

اللؤلؤ والمرجان

فیما اتفق علیہ الشیخان

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی
مشفق علیہ احادیث کا مجموعہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ

فضیلۃ محمد قوادری السیاقی
ماہر لسانیات و ماہر لغوی

مکتبہ قرآنیہ
پبلیشرز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

الْوَلِيُّ وَالْمَرْحُومُ

فِيمَا أَتَفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ

صحيح بخاری و صحیح مسلم کی
متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

جلد اول

مترجم

فضيلة محمد فواد عبدالباقی

ترجمہ مولانا محمد اودراز رحمہ اللہ ① مولانا عبدالرشید تونسوی

مکتبہ قادیانیہ
غزنی سیکرٹریٹ
اردو بازار لاہور، پاکستان

مسلك كتاب و سنت کے فروغ کے لیے کوشاں
خوبصورت اور معیاری مطبوعات

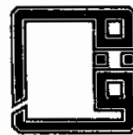
جملہ حقوق محفوظ ہیں
اشاعت اول اگست ۱۹۹۷ء

ابو بکر قدوسی
ندیم یونس پرنٹرز
480/= روپے

باہتمام
مطبع
قیمت

MAKTABA-E-QUDDUSIYA

GHAZNI STREET URDU BAZAR
LAHORE - PAKISTAN PH : 042-7351124



فہرست عنوانات جلد اول

۲۳	عرض ناشر
۲۵	مقدمہ از مرتب
۳۳	مقدمہ کتب
۱- ایمان کا بیان	
۳۵	(۱) ایمان اور اس کے خصائل کا بیان
۳۶	(۳) نماز کا بیان جو ارکن اسلام میں ہے
۳۷	(۵) ایمان کا بیان جس سے جنت میں داخلہ ہو گا
۳۸	(۶) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
۳۸	(۷) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا حکم اور دین کے احکامات و شرائع اور اس کی دعوت دینا
۴۰	(۸) جو لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے ان سے جنگ کرنے کا حکم ہے
۴۲	(۹) ایمان کا بنیادی اور پہلا جزو لا الہ الا اللہ کہنا ہے
۴۳	(۱۰) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایمان کی حالت میں ملاقات کرے گا جس میں اسے کوئی شک و شبہ نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور آگ اس پر حرام ہے
۴۶	(۱۲) ایمان کی شاخوں کا بیان
۴۶	(۱۳) اسلام کے افضل مفصول ہونے کا بیان اور کون سا اسلام افضل ہے
۴۷	(۱۵) ان خصلتوں کا بیان جن کے ساتھ موصوف شخص ایمان کی منہاس پالیتا ہے
۴۸	(۱۶) رسول اللہ ﷺ سے اہل و عیال، ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھنا واجب ہے
۴۸	(۱۷) ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے
۴۸	(۱۹) ہمسایہ اور مہمان کو خاطر داری کی ترغیب، اچھی بات کہنے ورنہ چپ رہنے کی فضیلت اور ان باتوں کا ایمان میں داخل ہونا
۴۹	(۲۱) اہل ایمان کا ایمان ایک دوسرے سے کم زیادہ ہونا اور یمن کے لوگوں کا ایمان زیادہ ہونا
۵۱	(۲۲) دین خیر خواہی، سچائی اور خلوص کو کہتے ہیں
۵۲	(۲۳) منافق کی خصلتیں
۵۲	(۲۴) مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے کا ایمان
۵۳	(۲۵) اپنے باپ سے پھر جانے، نفرت کرنے اور دانستہ دوسرے کو باپ بنانے والے کے ایمان کا بیان
۵۳	(۲۶) مسلمان کو گالی دینا برا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے
۵۳	(۲۷) میرے بچہ ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (فرمان رسول)

- (۳۰) اس شخص کا کافر بن جانا جو کہ بارش ستاروں کی گردش سے ہوئی
- (۳۱) اس بات کی دلیل کہ انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے
- (۳۲) عبادت کی کمی سے ایمان کے کم ہونے کا بیان
- (۳۳) اللہ پر ایمان لانا سب کاموں سے بڑھ کر ہے
- (۳۵) شرک سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد کونسا گناہ ہے اس کا بیان
- (۳۶) کبیرہ گناہوں اور ان میں بڑے گناہوں کا بیان
- (۳۸) جو شخص شرک سے پاک حالت میں مرے وہ جنت میں جائے گا
- (۳۹) کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا حرام ہے
- (۴۰) مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے والا مسلمان نہیں ہے
- (۴۲) رخسار پر مارنا گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے
- (۴۳) چغل خوری سخت حرام ہے
- (۴۴) تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے اور احسان کر کے جتانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کی سخت حرمت کا بیان اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا
- (۴۵) نہ ان کو پاک کرنے کا بلکہ ان کو دکھ کا عذاب ہوگا
- (۴۵) خودکشی کی سخت حرمت اور خودکشی کرنے والے کا عذاب جہنم میں مبتلا ہونا اور جنت میں سوائے مسلمان کے کسی کا نہ جانا
- (۴۶) مل غنیمت چوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت میں صرف ایماندار ہی جائیں گے
- (۵۱) کیا قبول اسلام کے بعد زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ ہوگا؟
- (۵۲) حج اور ہجرت سے اگلے گناہوں کا معاف ہو جانا
- (۵۳) کافر اگر کفر کی حالت میں نیک کلام کرے پھر مسلمان ہو جائے اس کے عمل کا حکم
- (۵۴) ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان
- (۵۶) اللہ جل جلالہ نے دل کی بات اور خواہشات کو جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے، بخش دیا
- (۵۷) جب بندہ دل میں نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرے تب تک نہیں لکھی جاتی جب تک اس پر عمل نہ کرے
- (۵۸) وسوسے کا بیان اور جب وسوسہ آئے تو کیا کرے
- (۵۹) جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کی سزا جہنم ہے
- (۶۰) جو شخص پر ایامال ناحق چھیننا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر مارا جائے تو جہنم میں جائے گا اور مال والا اگر اپنا مال بچانے میں مارا جائے تو وہ شہید ہے

- ۷۶ (۶۱) جو حاکم رعایا کے حقوق میں خیانت کرے اس کے لیے جہنم ہے
- ۷۷ (۶۲) بعض دلوں سے امانت اور ایمان اٹھ جانے کا بیان اور قتلوں کا دلوں میں آنا
- ۷۸ (۶۳) اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور پھر غریب ہو جائے گا اور سٹ کر دو مسجدوں تک رہ جائے گا
- ۷۹ (۶۴) اپنی عزت یا جان جانے سے ڈرنے والا اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے
- ۸۰ (۶۵) جو شخص ضعیف الایمان ہو اس کی دلجوئی کرنا اور جب تک ایمان کا یقین
- ۸۱ نہ ہو کسی شخص کو مومن نہ کہنا
- ۸۱ (۶۶) جب دلیلیں خوب پہنچ جائیں تو دل کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے
- ۸۲ (۶۷) ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا یقین کرنا اور تمام شریعتوں
- ۸۱ کو آپ کی شریعت سے منسوخ سمجھنا واجب ہے
- ۸۲ (۶۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور ان کے شریعت محمدی کے موافق چلنے کا بیان
- ۸۳ (۷۰) اسی زمانے کا بیان جب ایمان مقبول نہ ہو گا
- ۸۳ (۷۱) رسول اللہ ﷺ پر وحی اترنا کیونکر شروع ہوا
- ۸۷ (۷۲) رسول اللہ ﷺ کا آسمانوں پر تشریف لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا
- ۹۱ (۷۳) مسیح بن مریم علیہ السلام اور مسیح دجل کا ذکر
- ۹۷ (۷۴) سدرۃ المنتهی کا بیان
- ۹۸ (۷۵) ولقد راہ نزلة لخری سے کیا مراد ہے اور رسول اللہ ﷺ نے حق تعالیٰ جل جلالہ کو معراج کی رات
- ۹۹ میں دیکھا تھا یا نہیں
- ۱۰۰ (۷۸) اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو آخرت میں ہو گا
- ۱۰۷ (۷۹) اللہ جل جلالہ کو (قیامت کے دن) دیکھنا کس طرح ممکن ہے اس کی پہچان کا بیان
- ۱۰۸ (۸۰) شفاعت کا ثبوت اور موحدوں کا جہنم سے نکالا جانا
- ۱۰۹ (۸۱) سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا
- ۱۱۱ (۸۲) جنت میں سب سے کم درجے کے جنتی کا بیان
- ۱۱۷ (۸۳) نبی اکرم ﷺ کا اپنی شفاعت کی دعا کو اپنی امت کے لیے چھپا رکھنے کا بیان
- ۱۱۷ (۸۷) اللہ تعالیٰ کے قول (وانذر عشیرتک الاقربین) کے بیان میں
- ۱۱۸ (۸۸) ابوطالب کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کرنا اور شفاعت کی وجہ سے ان سے عذاب جہنم میں
- ۱۱۹ تخفیف ہونے کا بیان
- ۱۱۹ (۸۹) جہنم والوں میں سب سے ہلکے عذاب والے کا بیان
- ۱۱۹ (۹۱) مومن سے دوستی رکھنے اور غیر مومن سے دوستی قطع کرنے اور ان سے جدا رہنے کا بیان

- (۹۲) مسلمانوں کے ایک گروہ کا بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہونے کا بیان ۱۲۰
- (۹۳) اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے ارشاد فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے آدمی جہنم کے لیے نکل لو ۱۲۳

۲۔ طہارت کے مسائل

- (۲) نماز کے لیے طہارت کا ہونا ضروری ہے ۱۲۵
- (۳) وضو کی ترکیب اور اس کے پورا کرنے کا بیان ۱۲۵
- (۴) نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کے بیان میں ۱۲۶
- (۸) ناک میں پانی ڈالنا اسی طرح استنجاء کرنا طاق مرتبہ بہتر ہے ۱۲۶
- (۹) پورا پاؤں دھونا واجب ہے ۱۲۷
- (۱۲) منہ کو زیادہ دھونا اس قدر کہ سر کے سامنے کا حصہ بھی دھل جائے، اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں کو کھنیوں اور ٹخنوں کے پار تک دھونا مستحب ہے ۱۲۷
- (۱۵) مسواک کرنے کا بیان ۱۲۸
- (۱۶) سنت پاؤں کا بیان ۱۲۸
- (۱۷) استنجاء کے بیان میں ۱۲۹
- (۱۸) واسنہ ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت ۱۳۰
- (۱۹) طہارت وغیرہ میں داہنی طرف شروع کرنے کا بیان ۱۳۱
- (۲۱) بول و براز سے پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان ۱۳۱
- (۲۲) موزوں پر مسح کرنے کا بیان ۱۳۱
- (۲۷) برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا بیان ۱۳۳
- (۲۸) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۱۳۴
- (۳۰) مسجد میں پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے، کھدائی ضروری نہیں ۱۳۴
- (۳۱) شیر خوار بچے کے پیشاب کو دھونے کا طریقہ ۱۳۴
- (۳۲) منی سے آلودہ کپڑے کو دھونے اور کھپنے کا بیان ۱۳۵
- (۳۳) خون کی نجاست اور اس کے دھونے کا بیان ۱۳۶
- (۳۴) پیشاب کی نجاست اور اس سے سخت پرہیز کا بیان ۱۳۶

۳۔ حیض کے مسائل

- (۱) تہبند کے اوپر حائضہ عورت سے میل ملاپ ۱۳۷
- (۲) حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا ۱۳۷

- (۳) حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے
- (۴) مذی کا بیان
- (۶) جنبی کا سونا درست ہے لیکن وضو کرنا مستحب ہے
- (۷) اگر عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل واجب ہے
- (۹) غسل جنابت کا طریقہ
- (۱۰) غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے
- (۱۱) سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا بیان
- (۱۳) جو عورت حیض کا غسل کرے وہ کپڑے یا روٹی کو مشک لگا کر خون کے مقام پر استعمال کرے تو مستحب ہے
- (۱۴) مستحاضہ کا بیان اور اس کے غسل اور نماز کا حال
- (۱۵) حائضہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں اور روزے کی قضا واجب ہے
- (۱۶) غسل کرنے والا کپڑے وغیرہ کی آڑ کرے
- (۱۸) تنہائی میں ننگے نہانا درست ہے
- (۱۹) ستر ڈھانپنے میں احتیاط رکھنا
- (۲۱) پانی کا استعمال پانی نکلنے سے ہے
- (۲۲) (الماء من الماء) کا منسوخ ہونا اور دخول پر غسل کا واجب ہونا
- (۲۳) آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا واجب ہونا منسوخ ہے
- (۲۶) جس شخص کو طہارت کا یقین ہو پھر اس میں شک ہو تو وہ اسی وضو میں نماز پڑھ سکتا ہے
- (۲۷) مردہ جانوروں کی کھل دباغت سے پاک ہو جاتی ہے
- (۲۸) تیمم کا بیان
- (۲۹) مسلمان نجس نہیں ہوتا اس کی دلیل
- (۳۲) پاخانہ جاتے وقت کیا کہنا ہے؟
- (۳۳) بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۔ نماز کے مسائل

- (۱) اذان کی ابتدا
- (۲) اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات قد قامت الصلوٰۃ کے سوائے ایک ایک مرتبہ کے جائیں
- (۷) اذان سننے والا وہی کلمات کے جو موذن کہتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے اور آپ کیلئے وسیلہ مانگے
- (۸) اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے
- (۹) تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے اور سجدوں کے

- ۱۵۸ درمیان نہ اٹھانے کے احکام
- ۱۵۹ (۱۰) نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سح اللہ لمن حمد کہنے کا حکم
- (۱۱) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھنا جانتا ہو اور سیکھنا بھی ممکن نہ ہو
- ۱۶۰ توجو بھی میسر ہو پڑھ سکتا ہے
- ۱۶۱ (۱۲) بسم اللہ بلند آواز سے نہ پڑھنے کی دلیل
- ۱۶۲ (۱۳) نماز میں تشہد پڑھنے کا حکم
- ۱۶۳ (۱۴) تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے احکام
- ۱۶۴ (۱۵) سح اللہ لمن حمد رینالک الحمد اور آمین کہنے کا حکم
- ۱۶۵ (۱۶) مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے
- ۱۶۶ (۱۷) امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لیے اپنا نائب مقرر کرے
- (۱۸) جب امام کے آنے میں تاخیر ہو اور کسی فتنہ و فساد کا خوف نہ ہو تو ایسی حالت میں
- ۱۶۷ کسی اور کو عارضی امام بنا سکتے ہیں
- ۱۶۸ (۱۹) نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین (ہاتھ سے) دستک دیں
- ۱۶۹ (۲۰) دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھنے کے احکام
- ۱۷۰ (۲۱) امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرنا منع ہے
- ۱۷۱ (۲۲) صفوں کو برابر کرنے اور ان کو قائم رکھنے کا بیان
- ۱۷۲ (۲۳) خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں
- ۱۷۳ (۲۴) بزمانہ امن خواتین کو مساجد میں جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت
- ۱۷۴ (۲۵) جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں بھی قراءت درمیانی آواز سے پڑھی جائے
- ۱۷۵ (۲۶) قرأت سننے کا بیان
- ۱۷۶ (۲۷) نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم
- ۱۷۷ (۲۸) ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان
- ۱۷۸ (۲۹) فجر اور مغرب کی نماز میں قرأت کا بیان
- ۱۷۹ (۳۰) عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان
- ۱۸۰ (۳۱) امام کے لیے نماز کو مکمل لیکن ہلکا پڑھنے کا حکم
- ۱۸۱ (۳۲) نماز میں تمام ارکان اعتدال سے پورے کرنے اور نماز کو ہلکا پڑھنے کا بیان
- ۱۸۲ (۳۳) امام کی پیروی کرنے اور ہر کلام امام کے بعد کرنے کا بیان
- ۱۸۳ (۳۴) رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہئے

- ۱۸۸ سجدوں کے اعضاء کا بیان اور نماز میں بالوں اور کپڑے کو نہ روکا جائے اور بالوں کا جوڑا نہ بنایا جائے (۳۴)
- ۱۸۹ نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے نماز شروع اور ختم کی جاتی ہے اس کا بیان (۳۶)
- ۱۸۹ نمازی کے سترے کا بیان (۳۷)
- ۱۹۱ نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کا بیان (۳۸)
- ۱۹۲ نمازی کے سترے کے قریب کھڑے ہونے کا بیان (۳۹)
- ۱۹۳ نمازی کے سامنے لیٹے رہنے کا بیان (۵۱)
- ۱۹۵ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور اس کے سینے کا طریقہ (۵۲)

۵- مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

- ۱۹۸ مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر (۱)
- ۱۹۹ بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا تبدیل ہونا (۲)
- ۲۰۱ قبروں پر مسجد بنانے کی ممانعت کا بیان (۳)
- ۲۰۲ مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا (۴)
- ۲۰۳ رکوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور تطبیق کا منسوخ ہونا (۵)
- ۲۰۳ نماز میں باتیں کرنا حرام ہے اور اجازت منسوخ ہونے کا بیان (۷)
- ۲۰۵ نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا درست ہے (۸)
- ۲۰۵ دوران نماز میں بچوں کو اٹھا لینا درست ہے (۹)
- ۲۰۵ نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے (۱۰)
- ۲۰۶ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت (۱۱)
- ۲۰۶ نماز میں کنگریاں ہٹانے اور مٹی صاف کرنے کی ممانعت (۱۲)
- ۲۰۷ دوران نماز یا نماز کے علاوہ مسجد میں تھوکنے کی ممانعت نماز میں ہو یا نماز کے سوا (۱۳)
- ۲۰۹ جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کا بیان (۱۴)
- ۲۰۹ پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (۱۵)
- ۲۰۹ کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ ہے (۱۶)
- ۲۱۰ لہسن، پیاز، گندتایا اسی طرح کی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے (۱۷)
- ۲۱۱ نماز میں بھولنے اور سجدہ سو کرنے کا بیان (۱۹)
- ۲۱۲ سجدہ تلاوت کا بیان (۲۰)
- ۲۱۵ نماز کے بعد ذکر کرنا کیسا ہے (۲۳)

۲۱۵	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا مستحب ہے	(۲۴)
۲۱۶	نماز میں جس سے پناہ مانگنا چاہیے اس کا بیان	(۲۵)
۲۱۷	نماز کے بعد کون سا ذکر مستحب ہے اور اس کا طریقہ	(۲۶)
۲۱۸	تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی دعاؤں کا بیان	(۲۷)
۲۱۹	نماز کے لیے وقار و سکون سے آنا مستحب اور دوڑ کر آنا ممنوع ہے	(۲۸)
۲۲۰	نماز کے لیے نمازی کب کھڑے ہوں	(۲۹)
۲۲۰	جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی	(۳۰)
۲۲۰	پانچوں نمازوں کے اوقات	(۳۱)
۲۲۲	گرمی میں جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت پڑھنا مستحب ہے	(۳۲)
۲۲۳	جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی چاہیے	(۳۳)
۲۲۳	عصر اول وقت پڑھنے کا بیان	(۳۴)
۲۲۳	نماز عصر فوت ہونے کے نقصان کا بیان	(۳۵)
۲۲۴	نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے	(۳۶)
۲۲۵	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی محافظت کا بیان	(۳۷)
۲۲۶	مغرب کا اول وقت غروب شمس سے ہے	(۳۸)
۲۲۷	عشاء کا وقت اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان	(۳۹)
۲۳۰	صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی قرأت کا بیان	(۴۰)
۲۳۱	نماز باجماعت کی فضیلت اور تارکین جماعت کے لیے وعید	(۴۱)
۲۳۲	کسی عذر کی وجہ سے جماعت کا معاف ہونا	(۴۲)
۲۳۳	باجماعت نقلی نماز اور بوریے وغیرہ پر نماز پڑھنے کا بیان	(۴۳)
۲۳۵	جماعت کی نماز کی فضیلت اور جماعت کے لیے انتظار کا بیان	(۴۴)
۲۳۵	مسجد کی طرف زیادہ چلنے کی فضیلت	(۴۵)
۲۳۵	نماز کے لیے چل کر جانے سے خطائیں معاف ہوتی ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں	(۴۶)
۲۳۶	امامت کا مستحق کون ہے	(۴۷)
۲۳۷	جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو بلند آواز سے قوت پڑھنا مستحب ہے	(۴۸)
۲۳۸	قضاء نماز جلدی قضا کرنے کا بیان	(۴۹)

- ۲۴۱ (۱) مسافروں کی نماز اور اس کے قصر کا بیان
- ۲۴۲ (۲) منیٰ میں نماز قصر کا بیان
- ۲۴۲ (۳) بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان
- ۲۴۳ (۴) سواری پر نفل نماز پڑھنا چاہے اس کا رخ کدھر بھی ہو
- ۲۴۴ (۵) سفر میں نمازوں کا جمع کرنا
- ۲۴۵ (۶) مقیم کے لیے نمازوں کا جمع کرنا
- ۲۴۵ (۷) نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف مڑنے کا بیان
- ۲۴۶ (۸) فرض شروع ہونے کے بعد نفل مکروہ ہونے کا بیان
- ۲۴۶ (۹) مسافر کے لیے مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے اور تحیت المسجد تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے
- ۲۴۶ (۱۰) مسافر کو مسجد میں آکر پہلے دو رکعت پڑھنا مستحب ہے
- ۲۴۷ (۱۱) نماز چاشت کا بیان اور یہ کم از کم دو رکعت ہے
- ۲۴۸ (۱۲) فجر کی سنت کی فضیلت و رغبت کا بیان
- ۲۴۹ (۱۳) فرائض سے پہلے اور بعد سنتوں کی فضیلت اور تعداد
- ۲۵۰ (۱۴) نفل کھڑے بیٹھے یا ایک رکعت میں کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے پڑھنا جائز ہے
- ۲۵۰ (۱۵) نماز شب اور ایک وتر کا بیان اور ایک رکعت صبح نماز ہے
- ۲۵۳ (۱۶) رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے
- ۲۵۳ (۱۷) دعوات کے آخری حصہ میں قبول ہوتی ہے اور آخری پہر ذکر کی ترغیب
- ۲۵۳ (۱۸) تراویح کا بیان
- ۲۵۳ (۱۹) رات کی نماز
- ۲۵۷ (۲۰) تہجد میں لمبی قراءت کا مستحب ہونا
- ۲۵۸ (۲۱) اس آدمی کا بیان جو پوری رات صبح تک سوتا ہے
- ۲۵۹ (۲۲) نفل نماز مسجد میں پڑھنا بھی جائز ہے لیکن گھر میں پڑھنا مستحب ہے
- ۲۰۷ (۲۳) اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو جانے کی اجازت
- ۲۶۱ (۲۴) قرآن کی نمکبانی کرنے کا حکم
- ۲۶۲ (۲۵) خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کا بیان
- ۲۶۳ (۲۶) فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کا سورہ فتح پڑھنا
- ۲۶۳ (۲۷) قرأت قرآن کی برکت سے تسکین کا اثرنا
- ۲۶۵ (۲۸) حافظ قرآن کی فضیلت

۳۱۵	قرآن پڑھنے میں ماہر کا بیان اور اس کا بیان جو انگ انگ کر قرآن پڑھے	(۳۸)
۳۲۱	مرتبہ میں افضل و برتر قاری کا اپنے سے کم رتبہ کے سامنے تلاوت قرآن کرنا	(۳۹)
۳۲۲	قرآن سننے، حافظ سے اس کی فرمائش کرنے اور بوقت قرأت رونے اور غور کرنے کا بیان	(۴۰)
۳۱۷	سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت	(۴۳)
۳۱۸	قرآن پر عمل کرنے اور اس کے سکھانے والے کی فضیلت	(۴۷)
۳۱۸	قرآن کا سات لہجوں میں اترنا اور اس کا مفہوم	(۴۸)
۲۷۰	قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت میں دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان	(۴۹)
۲۷۰	قرأت کا بیان	(۵۰)
۲۷۱	نماز کے ممنوعہ اوقات	(۵۱)
۲۷۲	نبی اکرم ﷺ کی نماز عصر کے بعد کی دو رکعت کا بیان	(۵۳)
۲۷۳	نماز مغرب سے پہلے دو رکعت کے پڑھنے کا بیان	(۵۵)
۲۷۵	ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے	(۵۶)
۲۷۵	نماز خوف کا بیان	(۵۷)

۷۔ جمعہ کا بیان

۲۷۸	جمعہ کے دن کا غسل ہر مرد پر فرض ہے	(۱)
۲۷۹	جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کا بیان	(۲)
۲۸۱	جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا ضروری ہے	(۳)
۲۸۱	جمعہ کے دن کی قیمتی گھڑی کا بیان	(۴)
۲۸۱	جمعہ کا دن امت محمد ﷺ کے حصہ میں آنے کا بیان	(۶)
۲۸۱	نماز جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہے	(۹)
۲۸۲	نماز سے پہلے دو نوبتوں خطبوں اور ان کے درمیان بیٹھنے کا ذکر	(۱۰)
۲۸۲	ارشاد باری تعالیٰ واذ لو تجارۃ لیل کا بیان	(۱۱)
۲۸۳	نماز اور خطبہ کو مختصر بنا کر پڑھنے کا بیان	(۱۳)
۲۸۳	خطبہ کے وقت تحیۃ المسجد پڑھنے کا بیان	(۱۴)
۲۸۳	جمعہ کے دن قرأت قرآن	(۱۷)

۸۔ نماز عیدین کا بیان

۲۸۷	نماز عید کے لیے خواتین کا عید گاہ جانا اور مردوں سے علیحدہ بیٹھ کر امام کا خطبہ سنانا	(۱)
۲۸۸	عید کے دن میں مباح کھیل کھیلنا جائز ہے	(۴)

۹۔ نماز استسقاء کا بیان

- (۱) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا ۲۹۰
 (۲) بارش کے لیے دعا کرنا ۲۹۰
 (۳) بھول اور آندھی دیکھ کر پناہ مانگنے اور بارش کے وقت خوش ہونے کا بیان ۲۹۱
 (۴) دیور کے ساتھ صبا کی آندھی کا بیان ۲۹۲

۱۰۔ کسوف کی نماز کا بیان

- (۱) نماز کسوف کا بیان ۲۹۳
 (۲) نماز خسوف میں قبر کے عذاب کا بیان ۲۹۵
 (۳) نماز کسوف میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے جنت اور دوزخ کا پیش کیا جانا ۲۹۶
 (۵) کسوف کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لیے بلانے کا بیان ۲۹۹

۱۱۔ جنازے کے مسائل

- (۶) میت پر رونے کا بیان ۳۰۲
 (۸) ابتدائے صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے کا بیان ۳۰۳
 (۹) میت کو گھر والوں کے رونے سے عذاب دیا جانے کا بیان ۳۰۴
 (۱۰) شدت سے لوحہ کرنے کا بیان ۳۰۸
 (۱۱) عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے ۳۰۹
 (۱۲) میت کو غسل دینے کا بیان ۳۱۰
 (۱۳) میت کے کفن کا بیان ۳۱۱
 (۱۴) میت کو چادر اڑھلنے کا بیان ۳۱۲
 (۱۶) جنازہ جلدی لے جانے کا حکم ۳۱۲
 (۱۷) جنازہ کے ساتھ جانے اور جنازہ کی نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ۳۱۲
 (۲۱) میت کی اچھائی اور برائی بیان کرنا ۳۱۳
 (۲۱) مسترح اور مسترح کے بارے جو وارو ہوا اس کا بیان ۳۱۳
 (۲۲) نماز جنازہ میں تکبیروں کا بیان ۳۱۴
 (۲۳) قبر پر نماز پڑھنے کا بیان ۳۱۵
 (۲۴) جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان ۳۱۶
 (۲۷) امام نماز جنازہ پڑھاتے وقت کہاں کھڑا ہو؟ ۳۱۷

۱۲۔ زکوٰۃ کا بیان

- ۳۱۹ (۲) مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں
- ۳۱۹ (۳) زکوٰۃ دینے اور نہ دینے کا بیان
- ۳۲۰ (۴) مسلمانوں پر کھجور اور جو سے صدقہ فطر دینے کا بیان
- ۳۲۱ (۶) زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب
- ۳۲۲ (۸) زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیئے جانے کا بیان
- ۳۲۳ (۹) صدقہ دینے کی رغبت دلانے کا بیان
- ۳۲۶ (۱۰) مال جمع کرنے والوں پر سختی کا بیان
- ۳۲۷ (۱۱) سخاوت کی فضیلت کا بیان
- ۳۲۷ (۱۳) پہلے اپنے اوپر پھر گھر والوں پر پھر اقرباء پر خرچ کرنے کا بیان
- ۳۲۸ (۱۴) والدین اور دیگر اقرباء پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں
- ۳۳۰ (۱۵) میت کے ایصالِ ثواب کا بیان
- ۳۳۱ (۱۶) ہر نیکی صدقہ ہے
- ۳۳۲ (۱۷) خرچ (صدقہ) کرنے والے اور نہ کرنے والے کا بیان
- ۳۳۲ (۱۸) صدقہ کرنے کی ترغیب دلانا قبل اس کے کہ کوئی صدقہ لینے والا باقی نہ رہے
- ۳۳۳ (۱۹) حلال کمائی سے صدقہ قبول ہونے کا بیان
- ۳۳۴ (۲۰) ایک کھجور یا ایک کام کی بت بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ ہے
- ۳۳۵ (۲۱) حمال مزدور کو بھی صدقہ کرنا چاہیے
- ۳۳۵ (۲۲) دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت
- ۳۳۶ (۲۳) سخی اور بخیل کی مثال
- ۳۳۶ (۲۴) صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاجر وغیرہ کو پہنچے
- (۲۵) خازن، امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملتا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کے مطابق اجازت ہو صدقہ دے
- ۳۳۹ (۲۷) صدقہ کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کرنا
- ۳۴۰ (۲۸) خرچ کرنے کی فضیلت اور شمار کرنے کی کراہت
- ۳۴۰ (۲۹) تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو حقیر نہ جاننے کا بیان
- ۳۴۰ (۳۰) صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت
- ۳۴۱ (۳۱) خوش حالی اور تندرستی میں صدقہ کرنے کی فضیلت

- ۳۴۲ صدقہ دینا افضل ہے لینا افضل نہیں (۳۲)
- ۳۴۳ سوال کرنے کی ممانعت (۳۳)
- ۳۴۴ اس مسکین کا بیان جو اپنی حاجت پوری نہیں کر سکتا اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اسکو صدقہ دیں (۳۴)
- ۳۴۴ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا مکروہ ہے (۳۵)
- ۳۴۵ بغیر خواہش اور سوال کے لینا جائز ہے (۳۷)
- ۳۴۵ حرص دنیا کی مذمت (۳۸)
- ۳۴۶ اگر بہن آدم کے دو جنگل بھی سونے کے ہوں تب بھی تیسرنے کی آرزو کرے (۳۹)
- ۳۴۶ امارت مال و متاع زیادہ ہونے سے نہیں (۴۰)
- ۳۴۷ دنیا کی پر فریب زینت سے ڈرانے کا بیان (۴۱)
- ۳۴۹ صبر کرنے اور سوال نہ کرنے کا بیان (۴۲)
- ۳۴۹ تھوڑے رزق پر قناعت کرنے کا بیان (۴۳)
- ۳۵۰ سخت لہجہ سے مانگنے والے کو بھی دینے کا بیان (۴۴)
- ۳۵۱ کمزور ایمان والے کو دینے کا بیان (۴۵)
- ۳۵۲ تالیف قلب کے لیے دینے اور قوی الایمان والوں کے صبر کرنے کا بیان (۴۶)
- ۳۵۱ خوارج اور ان کے اوصاف کا بیان (۴۷)
- ۳۶۱ خوارج کے قتل کی رغبت دلانا (۴۸)
- ۳۶۱ خوارج کے بدترین مخلوق ہونے کا بیان (۴۹)
- ۳۶۳ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اولاد نبی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے (۵۰)
- ۳۶۳ حضور اکرم ﷺ اور آپ کی اولاد پر ہدیہ حلال ہے — (۵۲)
- ۳۶۳ نبی اکرم ﷺ کا ہدیہ کو قبول کرنا اور زکوٰۃ واپس کرنا (۵۳)
- ۳۶۳ صدقہ لے کر آنے والے کے لیے دعا کا بیان (۵۴)

۱۳- روزہ کے مسائل

- ۳۶۵ (۱) ماہ رمضان کی فضیلت
- ۳۶۵ (۲) اس بیان میں کہ روزہ اور انظار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بادل ہوں تو تیس تاریخ پوری کریں
- ۳۶۶ (۳) رمضان شروع ہونے سے پہلے ایک دو دن کا روزہ رکھنا منع ہے
- ۳۶۶ (۴) مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے
- ۳۶۷ (۷) دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے
- ۳۶۷ (۸) روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے —

- ۳۶۹ (۹) سحری دیر سے کھانے اور روزہ جلدی افطار کرنے کی فضیلت
- ۳۷۰ (۱۰) روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا بیان
- ۳۷۰ (۱۱) پے در پے روزہ رکھنے کی ممانعت
- ۳۷۲ (۱۲) روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو
- ۳۷۲ (۱۳) روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے
- ۳۷۳ (۱۴) روزہ دار پر رمضان میں دن کو جمع کرنا سخت حرام ہے —
- ۳۷۳ (۱۵) رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے —
- ۳۷۵ (۱۶) سفر میں روزہ افطار کرنے کا اجر
- ۳۷۶ (۱۷) سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار ہے
- ۳۷۶ (۱۸) عرفہ کے دن حاجی کے لیے روزہ نہ رکھنا مستحب ہے
- ۳۷۷ (۱۹) عاشورہ کے روزے کا بیان
- ۳۷۹ (۲۱) جس نے عاشورہ کے دن کھانا کھالیا وہ باقی دن کھانے سے پرہیز کرے
- ۳۸۰ (۲۲) یوم الفطر یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے
- ۳۸۱ (۲۳) اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت
- ۳۸۱ (۲۵) آیت وعلی الذین یطیقونہ کے منسوخ ہونے کا بیان —
- ۳۸۲ (۲۶) شعبان میں رمضان کے روزے پورے کرنے کا بیان
- ۳۸۲ (۲۷) میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان
- ۳۸۲ (۲۹) روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنے کا بیان
- ۳۸۳ (۳۰) روزے کی فضیلت
- ۳۸۳ (۳۱) مجاہد کے روزے کی فضیلت
- ۳۸۳ (۳۳) بھول کر کھانے پینے اور جمع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا
- ۳۸۳ (۳۴) نبی ﷺ کے روزوں کا بیان —
- ۳۸۵ (۳۵) صوم دھر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت —
- ۳۸۹ (۳۷) شعبان کے روزوں کا بیان
- ۳۹۰ (۴۰) شب قدر کی فضیلت اور اس کو تلاش کرنا اور اس کے تعین کا ذکر

۱۳۔ اعتکاف کا بیان

- (۲) اعتکاف کا ارادہ کرنے والے کو اعتکاف کی جگہ کب داخل ہونا چاہیے
- (۳) رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہیے
- ۱۵- حج کے مسائل
- (۱) محرم کو حالت احرام میں کونسا لباس پہننا چاہیے
- (۲) حج اور عمرہ کے میقات
- (۳) لبیک کا بیان
- (۴) اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں
- (۵) جہاں سے سواری اٹھے وہیں سے لبیک پکارنے کا بیان
- (۶) محرم کے لیے احرام سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے
- (۸) محرم کے لیے جنگلی شکار کی حرمت
- (۹) حل و حرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے
- (۱۰) عذر کی وجہ سے محرم سرمنڈا سکتا ہے۔۔۔۔۔
- (۱۱) محرم کے لیے چھپنے لگانے کا جواز
- (۱۳) محرم کے لیے بدن لور سرد ہونا جائز ہے
- (۱۴) محرم مرجائے تو کیا کریں
- (۱۵) محرم کی شروط
- (۱۷) احرام کی قسموں کا بیان
- (۲۱) وقوف عرفہ کا بیان
- (۲۲) احرام باندھتے وقت جو تلبیہ کیا جائے اس کے پورا کرنے کا بیان
- (۲۳) تمتع کے جائز ہونے کا بیان
- (۲۴) تمتع پر قربانی واجب ہے نہ ملنے پر روزے رکھے
- (۲۵) قارن مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے
- (۲۶) حاجی بوقت انحصار احرام کھول سکتا ہے
- (۲۷) حج افراد اور قرآن کا بیان
- (۲۸) جو حج کا احرام باندھ کر مکہ آئے اس پر کیا لازم آتا ہے؟
- (۲۹) حاجی کو طواف قدوم سے پہلے احرام نہیں کھولنا چاہیے
- (۳۱) حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان

- (۳۲) قربانی کے جانور کی کوہان چیرنے اور اس کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان ۴۲۱
- (۳۳) عمرہ کرنے والے کے لیے بال کتروانے کا بیان ۴۲۱
- (۳۴) نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ کہنا اور قربانی کے جانور کا بیان ۴۲۱
- (۳۵) نبی اکرم ﷺ کے عمرے اور ان کے اوقات ۴۲۲
- (۳۶) رمضان المبارک میں عمرے کی فضیلت ۴۲۳
- (۳۷) مکہ میں دخول بلند راستے سے اور خروج منشیبت سے مستحب ہے ۴۲۴
- (۳۸) ذی طوئی میں رات کو رہنا اور نما کردن کو مکہ میں جانا مستحب ہے ۴۲۵
- (۳۹) طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں رمل مستحب ہے ۴۲۶
- (۴۰) طواف میں دونوں ارکان یحالی کا چھونا مستحب ہے ۴۲۷
- (۴۱) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے ۴۲۷
- (۴۲) سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھوا جاسکتا ہے ۴۲۸
- (۴۳) صفا مروہ کی سعی حج کا رکن ہے ۴۲۸
- (۴۴) حاجی جمرہ عقبہ کی سعی شروع کرنے تک لبیک پکارتا جائے ۴۳۱
- (۴۵) لبیک اور تکبیر کہنا جب منیٰ سے عرفات کو عرفہ کے دن جائے ۴۳۲
- (۴۶) عرفات سے مزدلفہ لوٹنا اور اسی رات مغرب و عشاء جمع کرنا ۴۳۲
- (۴۷) مزدلفہ میں عید کی صبح کو بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان ۴۳۳
- (۴۸) ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے ۴۳۳
- (۴۹) جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کا بیان ۴۳۶
- (۵۰) سر مونڈنا افضل ہے کترانا جائز ہے ۴۳۷
- (۵۱) نحر کے دن پہلے سعی کرے پھر باقی کام ۴۳۸
- (۵۲) قربانی سے پہلے سر منڈوانے اور سعی سے پہلے قربانی کر لینے کا بیان ۴۳۸
- (۵۳) طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے ۴۳۹
- (۵۴) کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے ۴۳۹
- (۵۵) ایام تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا واجب ہے — ۴۴۰
- (۵۶) قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کر دو ۴۴۰
- (۵۷) اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کرنا مستحب ہے ۴۴۰
- (۵۸) قربانی کو حرم محترم میں بھیجنا مستحب ہے — ۴۴۱
- (۵۹) قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار ہونا جائز ہے ۴۴۲

- ۲۴۲ طواف وداع کے واجب ہونے کا بیان (۶۷)
- ۲۴۳ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے (۶۸)
- ۲۴۴ کعبہ توڑ کر بنانے کا بیان (۶۹)
- ۲۴۵ کعبہ کی دیواروں اور دروازے کا بیان (۷۰)
- ۲۴۵ بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان (۷۱)
- ۲۴۶ حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے (۷۳)
- ۲۴۷ عورت حج وغیرہ میں بغیر محرم کے سفر نہ کرے (۷۴)
- ۲۴۸ سفر حج وغیرہ سے واپس آ کر کیا دعا پڑھے (۷۶)
- ۲۴۸ ذوالحلیفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان (۷۷)
- ۲۴۹ مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان (۷۸)
- ۲۵۰ حج، عمرہ اور عرفہ کے دن کی فضیلت کا بیان (۷۹)
- ۲۵۰ مکہ میں حاجیوں کے اترنے اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا بیان (۸۰)
- ۲۵۱ مہاجر کے مکہ میں صرف تین دن رہنے کا ذکر (۸۱)
- ۲۵۱ مکہ کی حرمت اور مکہ میں شکار وغیرہ کی حرمت (۸۲)
- ۲۵۲ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے (۸۳)
- ۲۵۲ مدینہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی دعا (۸۵)
- ۲۵۷ مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب (۸۶)
- ۲۵۸ طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا (۸۷)
- ۲۵۸ مدینہ کا بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا (۸۸)
- ۲۵۹ اہل مدینہ سے چھ برائی کا ارادہ کرے خدا اس کو سزا دے گا (۸۹)
- ۲۵۹ لوگوں کو مدینہ کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائے (۹۰)
- ۲۶۰ مدینہ میں رہنے کی فضیلت جب لوگ مدینہ سے کوچ کر رہے ہوں (۹۱)
- ۲۶۰ قبر مبارک اور منبر کے درمیان موضع کی فضیلت کا بیان (۹۲)
- ۲۶۱ احد پہاڑ کی فضیلت کا بیان (۹۳)
- ۲۶۱ مسجد مکہ اور مدینہ (مسجد نبوی) میں نماز کی فضیلت (۹۴)
- ۲۶۲ سفر صرف تین مسجدوں کی طرف کرنے کا بیان (۹۵)
- ۲۶۲ مسجد قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کا بیان (۹۷)

۱۶- نکاح کے مسائل

- (۲) متعہ حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان
- (۳) بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا نکاح میں جمع کرنا حرام ہے
- (۴) حالت احرام میں نکاح حرام ہے اور پیغام نکاح دینا مکروہ ہے
- (۵) ایک بھائی کے پیغام نکاح کا جب تک فیصلہ نہ ہو جائے تب تک پیغام دینا جائز نہیں
- (۶) نکاح شغار حرام ہے
- (۷) نکاح کی شرائط پوری کرنا
- (۸) شیبہ (بیوہ مطلقہ) کا نکاح کیلئے زبان سے اجازت دینا ضروری ہے اور کنواری لڑکی کی خاموشی ہی رضامندی ہے
- (۹) والد کے لیے جائز ہے کہ نابالغ کنواری لڑکی کا نکاح کر دے
- (۱۰) مہر کا بیان اور قرآن کی تعلیم اور لوہے وغیرہ کا چھلا مہر ٹھہرانے کا بیان اور صاحب استطاعت کے لیے پانچ سو درہم مہر مستحب ہے
- (۱۱) اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت
- (۱۲) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کا نکاح
- (۱۳) دعوت قبول کرنے کا بیان
- (۱۴) طلاق ثلاثہ کے بعد عورت دوسرے نکاح کے بغیر پہلے شوہر
- (۱۵) جملع کے وقت کی دعا
- (۱۶) در سے بچتے ہوئے آگے اور پیچھے سے قبل میں جملع کرنے کا جواز
- (۱۷) بیوی کے لیے جائز نہیں کہ شوہر کو جملع سے روکے
- (۱۸) عمل کا حکم

۱۷- دودھ پلانے کے مسائل

- (۱) نسب سے جن رشتہ داروں سے نکاح حرام ہے رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتے ہیں
- (۲) کیا رضاعت کی حرمت شوہر کی طرف بھی منتقل ہو جاتی ہے؟
- (۳) رضاعت سے بھتیجی حرام ہونے کا بیان
- (۴) رضاعت اور بیوی کی حرمت کا بیان
- (۵) رضاعت بھوک کے وقت ہے
- (۶) لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شہمت سے بچنے کا بیان
- (۷) اولاد کی نسبت میں قیافہ شناس کی بات کا اعتبار کرنا

- ۲۸۳ (۱۲) باکہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے قیام کی مدت
- ۲۸۳ (۱۳) بیویوں کی باری کا بیان اور سنت ہر بیوی کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے
- ۲۸۳ (۱۴) اپنی باری سوکن کو بیہ کرنے کا بیان
- ۲۸۵ (۱۵) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا بیان
- ۲۸۵ (۱۶) باکہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان
- ۲۸۸ (۱۸) عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا بیان

۱۸- طلاق کے مسائل

- ۲۹۰ (۱) حائضہ کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے۔۔۔
- ۲۹۱ (۳) جس نے اپنی عورت سے طلاق کی نیت کے بغیر کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اس پر کفارہ واجب ہے
- ۲۹۳ (۴) عورت کو اختیار دینے سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو
- ۲۹۵ (۵) ایلاء اور عورتوں سے الگ رہنے کا بیان اور بیویوں کو اختیار دینے کا بیان۔۔۔
- ۵۰۳ (۶) مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان
- ۵۰۳ (۸) وضع حمل سے بیوہ اور مطلقہ کی عدت کا تمام ہونا
- ۵۰۵ (۹) اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے سوگ واجب ہے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے

۱۹- لعان کا بیان

۲۰- بردہ آزاد کرنے کا بیان

- ۵۱۳ (۱) غلام کے باقی ماندہ حصے کی قیمت مقرر کرنے کا بیان
- ۵۱۳ (۲) ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے
- ۵۱۵ (۳) ولاء کا بیچنا یا بیہ کرنا درست نہیں
- ۵۱۵ (۴) اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو ”مولا“ نہیں بنا سکتا
- ۵۱۶ (۵) بردہ آزاد کرنے کی فضیلت

۲۱- خرید و فروخت کے مسائل

- ۵۱۷ (۱) بیع ملامہ اور متابذہ باطل ہے
- ۵۱۸ (۳) جبل الجبلہ کی بیع کی ممانعت
- ۵۱۸ (۴) اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر زائد قیمت لگائے اور دھوکہ دینا اور شخص میں دودھ روکے رکھنا حرام ہے
- ۵۱۹ (۵) آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت

- ۵۲۰ (۶) شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے
- ۵۲۰ (۸) قبضہ سے پہلے دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے
- ۵۲۱ (۱۰) بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک مجلس برخواست نہ ہو
- ۵۲۲ (۱۱) خرید و فروخت میں بیچ بولنے کی فضیلت
- ۵۲۲ (۱۲) جو شخص بیچ میں دھوکہ کھائے
- ۵۲۲ (۱۳) میوہ جب تک اس کے پکنے کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کلٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو
- ۵۲۳ (۱۴) تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے
- ۵۲۵ (۱۵) جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو
- ۵۲۵ (۱۶) محافلہ اور ہزاینہ اور مخارہ کی ممانعت اور پھل کی بیچ قبل تیاری کے اور معلومہ کا منع ہونا
- ۵۲۶ (۱۷) زمین کو کرایہ پر دینا
- ۵۲۷ (۱۸) کھانے کے عوض زمین کو کرایہ پر دینا
- ۵۲۸ (۲۱) زمین کا زراعت کے لیے کسی کو دینا

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک عرصے سے خواہش تھی کہ احادیث مبارکہ کا ایک ایسا مجموعہ شائع کیا جائے جو ظاہری اور باطنی ہر دو اعتبار سے اپنی مثال آپ ہو۔ اللہ الحمد! کہ آج یہ مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اشاعت حدیث کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرات محدثین کو کہ انہوں نے زندگی کی راحتیں اور سکون قربان کر کے دور دراز کے پر صعوبت سفر اختیار کئے۔ محض اس لیے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث اکٹھی کی جائیں۔ جب کہ اس زمانے میں آج کی طرح سفر کی سولتیں میسر نہ تھیں۔ مبینوں کی مسافت طے کرنے کے بعد لوگ منزل مقصود پر پہنچا کرتے تھے۔ محدثین کو جہاں بھی احادیث کا پتہ چلا وہاں پہنچے۔ اس کا تفصیلی تذکرہ آپ سیرۃ سوانح کی کتب میں دیکھ سکتے ہیں۔ محدثین نے راویوں کے حالات میں جس کمال احتیاط کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کی ان کوششوں کی وجہ سے اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کا فن وجود میں آیا۔ امام بخاریؒ نے جب صحیح بخاری لکھنا شروع کیا تو ہر حدیث کو صحیح بخاری میں شامل کرنے سے قبل حضرت امامؒ نے استخارہ فرمایا اور پھر حدیث کو بخاری شریف میں شامل کیا۔ اسی طرح حضرت امام مسلمؒ نے بھی صحیح مسلم کی جمع و ترتیب میں بڑی ہی احتیاط کا مظاہرہ فرمایا۔

”اللؤلؤ والمرجان“ بنیادی طور پر ان احادیث کا مجموعہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مشترک ہیں گویا جن کی سند اور متن پر حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مسلمؒ کا اتفاق ہے۔ محدثین کے ہاں ایسی احادیث کو ”متفق علیہ“ کہا جاتا ہے۔ اور یہ حدیث کی اعلیٰ ترین قسم سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کا نام اس کے فاضل مرتب علامہ محمد فواد عبدالباقی نے ”اللؤلؤ والمرجان“ تجویز فرمایا۔ اردو زبان میں اس کے معنی ہیرے اور جواہرات ہوئے۔ یہ نام سورۃ الرحمن سے اخذ کیا گیا ہے۔ جس مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ذکر فرمایا ہے، بئینہ وہی مفہوم یہ عنوان بھی واضح کر رہا ہے۔ یعنی یہ ان موتیوں اور جواہرات کا مجموعہ ہے جو ناطق وحی ﷺ کی زبان مبارک سے بیان ہوئے۔ اور جن کو امام الحدیثین حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مسلمؒ نے بڑی ہی دیانت و امانت سے چھان پھنگ کر اکٹھا فرمایا۔ اور امت مسلمہ نے ان جلیل القدر قدسی صفات بزرگوں کی کوششوں کو شرف قبولیت بخشا۔ صحیح بخاری کا درجہ ”قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب“ قرار پایا جب کہ بعض علماء نے صحیح مسلم کو حسن ترتیب کے لحاظ سے صحیح بخاری پر ترجیح دی۔ لیکن ان دونوں کتب کی صحت پر اجماع امت رہا ہے۔ شیخ فواد عبدالباقی نے بڑی عرق ریزی کے بعد احادیث کے ان عظیم الشان مجموعوں سے متفق علیہ احادیث کا انتخاب کیا ہے۔ فاضل مرتب کے نزدیک متفق علیہ کا معیار اور پیمانہ کیا ہے، اس کا ذکر انہوں نے اپنے مقدمے میں تفصیل کے ساتھ فرمایا ہے۔

ہم نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ظاہری اعتبار سے بھی کتب کا حسن نمایاں ہو۔ اس میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں، قارئین بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ہماری محنت خاصی کم ہو جاتی، اگر ہم ”اللؤلؤ والمرجان“ کا عربی متن پہلے سے شائع کسی نسخے سے لے لیتے۔ لیکن اس سے کتب کے حسن میں فرق آجاتا۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ عربی متن جدید انداز میں کمپوز کیا جائے۔ چنانچہ احادیث کی کمپوزنگ کا مشکل کام بھی اللہ کے فضل سے ہم نے مکمل کیا ہے اور اپنی بساط کے مطابق اس کی تصحیح کا خیال بھی رکھا ہے۔

”اللؤلؤ والمرجان“ میں احادیث کا متن صحیح بخاری سے لیا گیا ہے۔ ہم نے ”اللؤلؤ والمرجان“ کا ترجمہ صحیح بخاری کے اس ترجمے سے اخذ کیا ہے جو مولانا محمد داؤد راز نے کیا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ ترجمے کی روایتی اور سلاست ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قارئین کو یہ ترجمہ ضرور پسند آئے گا۔ صحیح بخاری کے ترجمہ و شرح سے ”اللؤلؤ والمرجان“ کی احادیث کے ترجمے کا انتخاب عمر فاروق قدوسی نے کیا ہے۔ نیز انہوں نے بعض مقالات پر مولانا داؤد راز کی طرف سے کی گئی شرح کا انتخاب بھی حواشی کی صورت میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ہر راوی حدیث صحیحی کے مختصر حالات بھی ترتیب دیئے ہیں جو آپ اس صفحے کے نیچے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ چونکہ ”اللؤلؤ والمرجان“ کا یہ ترجمہ صحیح بخاری کے ترجمے سے منتخب کیا گیا ہے، اس لئے احادیث کے متن کی حد تک تو کام ٹھیک تھا لیکن شیخ فواد عبدالباقی کے حواشی و مقدمہ کے ترجمے کے لیے ہم نے مولانا عبدالرشید تونسوی، استاذ حدیث جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے رجوع کیا۔ ان کی محبت، کہ انہوں نے اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا اور اس سارے کام پر نظر ثانی بھی فرمائی۔ مندرجہ بالا ان خصوصیات کی بناء پر ”اللؤلؤ والمرجان“ کا یہ نسخہ کسی بھی دوسرے نسخے کے مقابلے میں زیادہ افادیت کا حامل ہے۔

اس گفتگو کو ختم کرنے سے قبل ان سب افراد کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ جنہوں نے ہمارے ساتھ اس کتب کی اشاعت میں تعاون فرمایا۔ مولانا اسحاق شاہ صاحب مدرس جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ راجستھان نے جامعہ کی لائبریری سے اور ہمارے دوست حافظ حمود الرحمن مکی صاحب نے اپنے والد بزرگوار محترم مولانا محمد بیگی صاحب شریقی کی لائبریری سے ”اللؤلؤ والمرجان“ کے قدیم نسخے عنایت فرمائے۔ جن سے ہمیں تصحیح میں آسانی ہوئی۔ ان کے علاوہ مکتبہ قدوسیہ سے متعلقہ افراد بھی شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کام کو دین کی خدمت سمجھتے ہوئے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتب کی اشاعت کے سبب ہمارے والد مولانا عبدالخالق قدوسی شہید راجستھان کے درجات بلند فرمائے اور اس کتب کو ہر اس شخص کے لیے ذریعہ نجات بنائے جس نے اس کی اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احادیث طیبہ پڑھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

ابوبکر قدوسی

15 جولائی 1997ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ . الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (۱: الفاتحة: ۱-۴)
 ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو جہانوں کا پروردگار ہے بہت زیادہ رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے جزا اور سزا کے دن کا مالک ہے۔“

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ﴾ (۶: الأنعام: ۱)
 ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکی اور روشنی بنائی۔“
 ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَكَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ﴾ (۱۷: الإسراء: ۱۱۱)

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ بادشاہت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کمزوری کی وجہ سے اس کا کوئی حمایتی اور مددگار ہے۔“

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَكَمْ يَجْعَلُ لَهُ عِوَجًا قِيمًا﴾

(۱۸: الكهف: ۲۷)

”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر کتاب نازل کی اور اس میں کوئی کجی نہیں چھوڑی، سیدھی راہ دکھانے والی پختہ کتب ہے۔“

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (۴۴: سبأ: ۱)

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کے لئے وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں آخرت میں اور وہ حکمت والا خبردار ہے۔“

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنَحَةٍ مَّثْنَى وَثُلَاثَ وَرَبَاعَ، يُزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ، إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (۳۵: فاطر: ۱)

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے جو کہ دو دو

تین تین اور چار چار پروں والے ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے مخلوق میں زیادہ فرماتا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

﴿لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾. (۲۱: القصص: ۷۰)

”اسی کے لئے دنیا اور آخرت میں تمام تعریفیں ہیں اور حکم کرنا اسی کو سزاوار ہے۔ اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔“

﴿وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾. (۳۰: الروم: ۱۸)

”اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں آسمانوں میں اور زمین میں، شام کے وقت اور ظہر کے وقت میں۔“

﴿فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾. (۴۵: الجاثية: ۳۶، ۳۷)

”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور جہان والوں کا پروردگار ہے۔ آسمانوں

اور زمین میں کبریائی و بڑائی بھی اسی کے لئے ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔“

﴿لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾. (۶۴: التغابن: ۱)

”اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے ہی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾.

(۷: الأعراف: ۴۳)

اور مومن کہتے ہیں: ”تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس راہ کی ہدایت عطا کی اگر وہ ہدایت

عطا نہ کرتا تو ہم راہ نہ پا سکتے۔“

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾.

(۹: التوبة: ۳۳ و ۴۸: الفتح: ۲۸ و ۶۱: الصف: ۹)

”اللہ کریم وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام اویان پر غالب

فرمائے۔“

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا

سُجَّدًا يَسْتَغْنُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾

(۴۸: الفتح: ۲۸)

”محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں مہربان تو

انھیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رضامندی طلب کرتے ہیں۔ ان کی نشانی یہ ہے کہ ان کی پیشانیوں پر سجدے کے نشان ہیں۔“

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾
(۴۷: محمد: ۲)

”جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا جو کہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ تعالیٰ ان کی غلطیوں اور برائیاں مٹا دیتے ہیں اور ان کی حالت کو سنوار دیتے ہیں۔“

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾
(۳۳: الأحزاب: ۴۰)

”محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا. وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾
(۳۳: الأحزاب: ۴۵، ۴۶)

”اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے والا (مومنوں کو) اور ڈرانے والا (کافروں کو) اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا (داعی الی اللہ) اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔“

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾
(۲۱: الأنبياء: ۱۰۷)

”ہم نے آپ کو جہانوں والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾
(۳۳: الأحزاب: ۵۶)

”یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام

پڑھو۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

”اے اللہ محمد اور ان کی آل پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل کی یقیناً تو ہی قابل تعریف اور بزرگی کے لائق ہے۔ اے اللہ محمد اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں نازل کیں۔“

حمد و ثناء کے بعد!

کتاب بنام اللؤلؤ والمرجان فیما اتفق علیہ الشیخان (از امام المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرة بن بردزبہ البخاری الجعفی المولودی م ۱۹۴ھ المتوفی عام ۲۵۶ھ و امام المحدثین ابوالحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیساپوری المولود عام ۲۰۴ھ المتوفی عام ۲۶۱ھ) لکھنے کا مشورہ اس کے ناشر اور طباعت کے نگران السید محمد الحلیبی نے دیا جو کہ دار احیاء الکتب العربیہ کے مدیر ہیں۔

انہوں نے شرط لگائی کہ الفاظ صحیح بخاری کے ذکر ہوں لیکن وہ نص جو مسلم کے الفاظ سے متفق ہو۔ یہ شرط انہوں نے تو لگائی مگر میری طرف سے اس کا التزام کرنا بڑا مشکل اور دشوار تھا۔ اس کے مشکل ہونے کے لئے یہی دلیل کافی ہے کہ آج تک جس نے بھی کسی حدیث کو متفق علیہ کہا یا لکھا تو اس نے اس قید کو ملحوظ نہیں رکھا۔

حافظ ابن حجر رشتی ہی کو دیکھئے جو کہ علم حدیث میں ایک عالم کے استاذ ہیں، انہوں نے بھی ثابت کیا ہے کہ امام مسلم رشتی اور امام بخاری رشتی کی موافقت سے مراد صحابی سے حدیث کی اصل کا تخریج کرنا ہوتا ہے اگرچہ سیاق میں کچھ مخالفت واقع ہو جاتی ہے۔

ایسے ہی امام نووی رشتی کو لہجے جب انہوں نے اپنی کتاب ”الاربعون النوویہ“ لکھی تو اس کا آغاز الاعمال بالنبیہ والی حدیث سے کیا اور ساتھ ہی اشارہ کیا کہ اس پر امام مسلم اور امام بخاری متفق ہیں۔ حالانکہ انہوں نے بخاری کی نص کے وہ الفاظ ذکر نہیں کئے جو مسلم کی نص کے قریب تر ہوں بلکہ انہوں نے وہ الفاظ ذکر کئے ہیں جو امام بخاری نے اپنی کتاب میں ذکر کئے ہیں اور اس نص اور مسلم کی حدیث میں سیاق میں اختلاف ہے۔

میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اس موقع پر الاعمال بالنبیہ والی حدیث کہ جس سے صحیح بخاری کا آغاز ہوتا ہے، کے تمام طرق جمع کر دوں۔ تاکہ جو ان نصوص کا امام مسلم کی بیان کردہ نص سے موازنہ کرنا چاہے اس کے لئے آسانی رہے۔ امام بخاری نے اس حدیث کو سات مقالات پر ذکر کیا ہے۔

الأول فی: ۱- کتاب بدء الوحي ۱- باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا
الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا،

أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ یقیناً عمل کا دارومدار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر شخص کے لئے وہ ہے جو اس نے نیت کی تو جس کی ہجرت دنیا کے حصول کے لئے ہے یا عورت سے شادی کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب اس نے ہجرت کی۔

الثاني في: ۲- كتاب الإيمان ۴۱- باب ماجاء أن الأعمال بالنية.

عَنْ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

الثالث في: ۴۹- كتاب العتق ۶- باب الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَلَا مَرِيءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ؛ وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

الرابع في: ۶۳- كتاب مناقب الأنصار ۴۵- باب هجرة النبي ﷺ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ . عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ)).

الخامس في: ۶۷- كتاب النكاح ۵- باب مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمَلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى . عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا لِمَنْ نَوَى ؛ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ ، وَ مَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا ، فَهَاجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)).

والسادس في: ۸۳- كتاب الإيمان والنذور ۲۳- باب النية في الإيمان.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانَوِي ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) .

والسابع في: ۹۰- كتاب الحيل ۱- باب في ترك الحيل.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) .

امام مسلم نے اس حدیث کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

۳۳- کتاب الإمامة ۴۵- باب قوله ﷺ إنما الأعمال بالنية- حدیث رقم ۱۵۵
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ ، وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ؛ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا ، أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا ، فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)) .

اب مسلم کی یہ نص صرف اس حدیث پر صادق اور موافق آتی ہے جسے امام بخاری نے کتاب الایمان والاندور میں ذکر کیا

ہے۔

یہ ہے وہ دشواری جو مجھے آڑے آئی اور ممکن تھا کہ یہ دشواری میرے اس کام میں رکاوٹ بن جاتی۔ لیکن میری دو کتابوں جامع مسانید صحیح البخاری اور قرۃ العینین فی الطراف الصحیحین نے اسے آسان بنا دیا۔ موخر الذکر کتاب سے میں نے متفق علیہ احادیث کی طرف بلاستیعاب رہنمائی حاصل کی اور اول الذکر کتاب کے ذریعے میں اس نص سے واقف ہوا جو ناشر نے لازم قرار دی ہے اور میں نے اس کا اہتمام کیا ہے۔

اللؤلؤ والمرجان کتاب کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے جو امام تقی الدین ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمان بن عثمان بن موسیٰ بن ابی نصر النصری الشہر زوری الشافعی المعروف بابن الصلاح نے صحیح کی قسمیں ذکر کرتے ہوئے بیان کی ہے۔

- (۱) صحیح جسے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ دونوں نے ذکر کیا ہے۔
- (۲) صحیح جسے صرف اکیلے امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔
- (۳) صحیح جسے صرف اکیلے امام مسلم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔
- (۴) صحیح جو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ دونوں کی شرط پر ہے لیکن انھوں نے اسے ذکر نہیں کیا۔
- (۵) صحیح جو امام بخاری رحمہ اللہ کی شرط پر ہے لیکن انھوں نے ذکر نہیں کیا۔
- (۶) صحیح جو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ہے لیکن انھوں نے ذکر نہیں کیا۔
- (۷) صحیح جو دوسرے ائمہ کے نزدیک صحیح ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر نہیں ہے۔
- یہ صحیح کی بنیادی قسمیں ہیں۔ بلند ترین پہلی قسم ہے جس کے متعلق محدثین اکثر فرماتے ہیں کہ صحیح متفق علیہ۔ اس قول (متفق علیہ) سے ان کی مراد امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کا اتفاق ہوتا ہے نہ کہ امت کا۔ لیکن امت کا اتفاق اس سے لازم ضرور آتا ہے۔ کیونکہ جس حدیث پر امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کا اتفاق ہے، امت نے اسے تلقی بالقبول کیا ہے۔ یہ قسم ساری کی ساری قطعی طور پر صحیح ہے اور اس سے علم یقینی نظری واقع ہوتا ہے۔
- میں کوئی ایسی کتاب نہیں جانتا جس میں اس کے مولف نے متفق علیہ احادیث کو جمع کیا ہو ماسوائے زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری و مسلم کے۔ یہ استاذ الحرم الشیخ محمد حبیب اللہ الشنقیطی کی تالیف ہے لیکن انھوں نے بھی تمام متفق علیہ احادیث جمع نہیں کیں بلکہ صرف قولی احادیث کو ان کے آغاز کے اعتبار سے حروف تہجی کی ترتیب پر جمع کیا ہے اور ساتھ ساتھ وہ احادیث ملا دی ہیں جو لفظ ”کلن“ سے شروع ہوتی ہیں اور شمائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ ایسے ہی ان احادیث کو ذکر کیا ہے جو لفظ ”نہی“ سے شروع ہوتی ہیں۔

اس کتاب کی احادیث کی کل تعداد ۱۳۶۸ ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں

(فصل) جب صحابی کہے کہ ہم یوں کہتے یا کرتے تھے یا صحابہ کرام یوں کرتے یا کہتے تھے یا ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے اس بارے میں اختلاف ہے۔ امام ابو بکر اسماعیلی تو فرماتے ہیں کہ یہ مرفوع کے حکم میں نہیں بلکہ موقوف ہے۔ اور موقوف کا حکم ان شاء اللہ اس کے بعد والی فصل میں بیان کریں گے۔

جمہور محدثین، فقہاء اور اصولی کہتے ہیں کہ اگر ایسا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرف منسوب نہ ہو تو وہ تو مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے لیکن اگر وہ منسوب ہے اور راوی یوں کہتا ہے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یا آپ کے زمانہ میں یوں کرتے تھے یا آپ ہمارے درمیان موجود تھے وغیرہ تو یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ یہ صحیح مذہب ہے کیونکہ جب ایک کام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا جائے تو ظاہری یہی ہے کہ آپ کو اس کی اطلاع ہوتی تھی اور یہ آپ کی تقریر اور سکوت کی قبیل سے ہے جو کہ

مرفوع ہے۔ (مرفوع تقریری حدیث)

دیگر علماء یوں فرماتے ہیں کہ اگر کلام ایسا ہو جو اکثر مخفی رہتا ہے تو وہ مرفوع ہے ورنہ موقوف۔ اسی قول کو ابو اسحاق شیرازی نے قطعیت سے بیان کیا ہے، واللہ اعلم۔ لیکن جب صحابی کے کہ: اس چیز کا ہمیں حکم دیا گیا یا ہم اس سے منع کئے گئے یا فلاں کلام سنت سے ہے تو یہ مرفوع کے حکم میں ہیں۔ اصحاب فن میں سے جمہور محدثین کا یہی قول ہے جو کہ صحیح مذہب ہے۔

السید جمال الدین القاسمی رحمۃ اللہ علیہ قواعد الحدیث میں فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام امام تقی الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک فتویٰ میں فرماتے ہیں حدیث نبوی کا لفظ جب مطلقاً بولا جائے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ چیز جو اپنے قول یا فعل یا تقریر سے ہے جس کا صدور نبوت کے بعد ہوا ہے۔

اسی لئے زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری و مسلم کتاب کی احادیث جن کی تعداد ۱۳۶۸ ہے اور اللؤلؤ والمرجان کی احادیث جن کی تعداد ۲۰۰۶ ہے۔۔۔ (یہ کسی سے خطا ہوئی ہے ورنہ صحیح تعداد ۱۹۰۶ ہے) میں فرق ہوا ہے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب کو پڑھئے جس میں صحت کے بلند مرتبہ کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اسی حلقے میں اپنے نفس کو محفوظ رکھئے اور اس کی رکاب مضبوط ہاتھوں سے تھام لیجئے!

﴿رَبَّنَا ءَامَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتَبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ (۳ : آل عمران : ۵۲)

ہمارے پروردگار جو تو نے نازل کیا ہے اس پر ہم ایمان لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ ہمیں گواہوں میں سے لکھ دے۔ (آمین)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔

محمد نواز عبد الباقی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

(۱) رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کی سخت

نذمت کا بیان

۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ پر جھوٹ نہ باندھو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے وہ آگ میں داخل ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

(۱) باب تغلیظ الکذب علی

رسول اللہ ﷺ

۱- حدیث عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۳- كِتَابِ الْعِلْمِ: ۳۸- بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ.

۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے فرماتے ہیں۔ مجھے کثرت سے احادیث نبوی بیان کرنے سے یہ روایت منع کئے ہوئے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانا آگ بنا لینا چاہیے۔

۲- حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أَحَدَثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۳- كِتَابِ الْعِلْمِ: ۳۸- بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ.

۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر جان بوجھ کر عدا "جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانا آگ میں بنا لینا چاہیے۔

۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۳- كِتَابِ الْعِلْمِ: ۳۸- بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ.

۴- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ مجھ پر جھوٹ بولنا تمہارے ایک پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے۔ (بلکہ) جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا اور مکان آگ میں بنا لے۔

۴- حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَيَّ أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۲۳- كِتَابِ الْجَنَائِزِ: ۳۴- بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ النَّيَاحَةِ عَلَيَّ الْمَيِّتِ.

۱- کتاب الایمان

۱- ایمان کا بیان

(۱) باب الایمان ما هو و بیان خصاله

(۱) ایمان اور اسکے خصائل کا بیان

۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں کے وجود پر اور اس (اللہ) کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شرک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ فرض ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے احسان کے متعلق پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ نہ حاصل ہو تو پھر یہ تو سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا اس کے بارے میں جواب دینے والا پوچھنے والے سے کچھ زیادہ نہیں جانتا (البتہ) میں اس کی نشانیاں بتا سکتا ہوں وہ یہ ہیں کہ جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔ اور جب سیاہ اونٹوں کے چرانے والے (دہماتی لوگ ترقی کرتے کرتے) مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے ترقی لے جانے کی کوشش کریں گے (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ”سمجھ رکھو کہ اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے“ وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسے جانتا ہے، کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا، نہ کسی

۵- حدیث اُمی ہُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ : «الْإِيمَانُ أَنْ تُوْمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبَلْقَائِهِ وَبِرَسُولِهِ وَتُوْمَنَ بِالْبَعْثِ» قَالَ : مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ : «الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تَشْرِكَ بِهِ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ» قَالَ : مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ : «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ» قَالَ : مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ : «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا ؛ إِذَا وَكَلَّتِ الْأُمَّةُ رَبِّهَا ، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاةُ الْإِبِلِ الْبَهْمُ فِي الْبَنِيَانِ ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ» ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ - ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ - . .﴾ الْآيَةَ : ثُمَّ أَدْبَرَ . فَقَالَ : «رُدُّوهُ» فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا . فَقَالَ : «هَذَا جَبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ۲- كتاب

یمان : ۳۷- باب سؤال جبریل النبي ﷺ

کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ یاد رکھو اللہ پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے“ (لقمان: ۳۳) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ۔ لوگ دوڑ پڑے مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(۳) نماز کا بیان جو ارکان اسلام میں ہے

(۳) باب بیان للصلوات التي

هي أحد أركان الإسلام

۶- حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نجد والوں میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، سر پریشان یعنی بال بکھرے ہوئے تھے، ہم اس کی آواز کی جھنجھناہٹ سنتے تھے، اور ہم سمجھ نہیں پارہے تھے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ نزدیک آن پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا ہے۔ اس نے کہا بس اس کے سوا تو اور کوئی نماز مجھ پر نہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر تو نفل پڑھے (تو اور بات ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے روزے رکھنا اس نے کہا اور تو کوئی روزہ مجھ پر نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر تو نفل روزے رکھے (تو اور بات ہے) حضرت طلحہ نے کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا بیان کیا۔ وہ کہنے لگا کہ بس اور تو کوئی صدقہ مجھ پر نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفل صدقہ دے (تو اور بات ہے) راوی نے کہا پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور یوں کہتا جا رہا تھا، اللہ کی قسم کی میں نہ اس سے بڑھاؤں گا نہ گھٹاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچا ہے تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

۶- حدیث طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدَةَ قَالَ :
جَاءَ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ
ثَائِرُ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا
يَقُولُ ، حَتَّى دَنَا فِإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ
الْإِسْلَامِ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «خَمْسُ
صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» فَقَالَ : هَلْ عَلَيَّ
غَيْرَهَا؟ قَالَ : «لَا. إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «وَصِيَامُ رَمَضَانَ» قَالَ :
هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ : «لَا. إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ»
قَالَ ، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الزَّكَاةَ .
قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرَهَا؟ قَالَ «لَا. إِلَّا أَنْ
تَطَوَّعَ» قَالَ فَادْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ :
وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ . قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ» .

أخرجه البخاري في : ۲- كتاب الإيمان: ۳۴- باب الزكاة من الإسلام.

(۵) ایمان کا بیان جس سے جنت میں داخلہ ہوگا

(۵) باب بیان الایمان الذی

یدخل به الجنة

۷- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا یا رسول اللہ! کوئی ایسا عمل بتلائیں جو مجھے جنت میں لے جائے؟ اس پر لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا ہے؟ اسے کیا ہو گیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں کیا ہو گیا ہے۔ اس کی ضرورت ہے، اس لیے پوچھتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دیتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔ بس یہ اعمال تمہ کو جنت میں لے جائیں گے۔ چل اب نکلیں چھوڑو۔

۷- حدیث ابی ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، فَقَالَ الْقَوْمُ: مَالَهُ! مَالَهُ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرَبَّ مَا لَهُ» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذَرُهَا» قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ.

أخرجه البخاري في: ۷۸- كتاب الأدب: ۱۰- باب فضل صلة الرحم.

۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلایے جس پر اگر میں بیٹھکی کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ فرض نماز قائم کرو۔ فرض زکوٰۃ دے۔ اور رمضان کے روزے رکھو۔ دیہاتی نے کہا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ان عملوں پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ بیٹھ کر جانے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنت والوں میں سے ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

۸- حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ذُلْنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: «تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ» قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا».

أخرجه البخاري في ۲۴- كتاب الزكاة: ۱- باب وجوب الزكاة.

۷- ذرہا یعنی سواری کو چھوڑو تاکہ تمہارے گھر کی راہ لے کیونکہ تمہاری کوئی مطلوبہ ضرورت باقی نہیں رہی یا شاید ایسا ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے اور اس آدمی نے اس کی لگام پکڑ رکھی تھی تو جواب دینے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اب سواری کی (باگ) چھوڑو۔ (مرتب)

(۶) نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اسلام کی بنیاد پانچ

چیزوں پر ہے

(۹) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے اول گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔
کو سلام کرو۔“

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۲ - باب دعاؤكم إيمانكم.

(۷) اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لانا کا حکم اور دین کے احکامات و شرائع اور اسکی دعوت دینا

(۶) باب قول النبی - ﷺ -
بني الإسلام على خمس

۹- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بِنَبِيِّ الْإِسْلَامِ
عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ
الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ».

(۷) باب الأمر بالإيمان بالله ورسوله
وشرائع الدين والدعاء إليه

۱۰- حدیث ابن عباس قال إن وفد عبد القيس لما أتوا النبي ﷺ قال : «مَنْ الْقَوْمُ أَوْ مِنَ الْوَفْدِ؟» قَالُوا : رِبِيعَةَ . قَالَ «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرِ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى» فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ مُضَرٍّ ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصَلَّ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ .

۱۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عبد القیس کا وفد جب آنحضرت ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا کہ کس قوم کے لوگ ہیں یا یہ وفد کہاں کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ربیعہ خاندان کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا مرحبا (خوش آمدید) اس قوم کو یا اس وفد کو نہ ذلیل ہونے والے نہ شرمندہ ہونے والے (یعنی ان کا اتنا بہت خوب ہے) وہ کہنے لگے اے اللہ کے رسول ہم آپ کی خدمت میں صرف ان حرمت والے مہینوں میں آسکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کے کافروں کا قبیلہ آہو ہے۔ پس آپ ہم کو ایک ایسی قطعی بات بتلا دیجئے جس کی خبر ہم اپنے پچھلے لوگوں

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی قدر کے ساتھ یحییٰ بن میں ہی مسلمان ہو گئے تھے اور ہجرت کی۔ بدر اور احد کے غزوات میں کم عمری کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے تھے جب کہ پندرہ سال کی عمر میں غزوہ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ بیعت رضوان والوں میں سے ہیں۔ آپ کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا عبد اللہ بہت ہی اچھا آدمی ہے کاش کہ قیام اللیل کرے۔ اس کے بعد آپ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ آپ نے ۲۳۰ احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے ۱۸۶ مشفق علیہ ہیں۔ ۷۳ ہجری کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

کو بھی کر دیں جو یہاں نہیں آئے اور اس پر عمل درآمد کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے آپ ﷺ سے اپنے برتنوں کے بارے میں بھی پوچھا۔ آپ ﷺ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار قسم کے برتنوں کو استعمال میں لانے سے منع فرمایا۔ ان کو حکم دیا کہ ایک اکیلے خدا پر ایمان لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ جانتے ہو ایک اکیلے خدا پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول کو ہی معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے جو طے اس کا پانچواں حصہ (مسلمانوں کے بیت المال میں) داخل کرنا۔ نیز چار برتنوں کے استعمال سے آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا۔ سبز لاکھی مرتبان سے، کدو کے بنائے ہوئے برتن سے، لکڑی کے کھودے ہوئے برتن سے اور روغنی برتن سے اور فرمایا کہ ان باتوں کو حفظ کر لو اور ان لوگوں کو بھی بتلا دینا جو تم سے پیچھے ہیں اور یہاں نہیں آئے ہیں۔

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے

۱۰۔ ان برتنوں میں نمیز بنانے سے منع کیا گیا ہے الحنتم۔ اس سے مراد سبز یا سرخ رنگ کے ٹیکے اور گھڑے جن کی گردنیں پتلو پر ہوں یا جو مٹی، بل اور خون ملا کر بنائے گئے ہوں یا وہ لاکھ کے بنائے ہوئے گھڑے جو کلچ وغیرہ کا لپ کئے گئے ہوں۔ الدباء۔ کدو کی توہنی سے بنایا گیا برتن۔ النقییر۔ وہ برتن جو کھجور کی جڑ میں کھدائی کر کے بنایا گیا ہو اس میں شراب محفوظ کی جاتی ہے۔ المذفت۔ جو رال کا لپ کیا گیا ہو۔ (تارکول لگا برتن) المقییر۔ جو قار کا لپ کیا گیا ہو۔ اسے قیر بھی کہتے ہیں اور قار سے مراد ایک بوٹی ہے جو خشک ہونے پر جلائی جاتی ہے اور اس سے رال کی طرح کشتیاں وغیرہ لپ کی جاتی ہیں۔ (مرتب)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبداللہ ہے نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں ہجرت سے تین سال پہلے شعب بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ ڈیڑھ سال نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ کہ یا اللہ انہیں قرآن کا علم عطا فرما اور علم تفسیر سے بہرہ ور کر دے انہوں نے ۱۷۷۰ احادیث روایت کی ہیں، جن میں سے ۷۵ متفق علیہ ہیں۔ علم تفسیر کی نشر و اشاعت کے لیے مدرسہ قائم فرمایا تھا ۶۸ھ میں وفات پائی۔

وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرَبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ : أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحَدَهُ، قَالَ : « أُنذِرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحَدَهُ؟ » قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : « شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تَعْتَبُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمْسَ » وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ : عَنِ الْحَنْتَمِ وَالذُّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَزْفَتِ وَرَبَّمَا قَالَ الْمُقَيِّرِ . وَقَالَ : « احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ » .

أخرجه البخاري في: ۲- كتاب الإيمان: ۴۰
- باب أداء الخمس من الإيمان.

۱۱- حديث ابن عباس رضي الله عنهما
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ

فرمایا کہ دیکھو! تم ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب (عیسائی، یہودی) ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کو پہچان لیں (یعنی اسلام قبول کر لیں) تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اسے بھی ادا کریں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض قرار دی ہے جو ان کے سرمایہ داروں سے لی جائے گی (جو صاحب نصاب ہوں گے) اور انہیں کے فقیروں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرنا۔ البتہ ان کی عمدہ چیزیں (زکوٰۃ کے طور پر لینے سے) پرہیز کرنا۔

اللہ عنہ علی الیمین قال: «إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللَّهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيَالِيَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرُدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب

الزكاة : ۴۱ - باب لا تؤخذ كرائم أموال الناس في الصدقة.

۱۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو جب (عالم بنا کر) یمن بھیجا تو آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ ”مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔“

۱۲- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ : «اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ».

أخرجه البخاري في : ۴۶ - كتاب المظالم : ۹- باب الانتقاء والحذر من دعوة المظلوم.

(۸) جو لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہیں کہتے ان سے جنگ کرنے کا حکم ہے

(۸) باب الأمر بقتال الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله محمد رسول الله

۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب

۱۳- حدیث ابی بکر وعمر رضي الله عنهما قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : لَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ

۱۱- مولانا عبدالرحمن مبارکپوری تحتہ لائحہ عمل میں فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ظاہری ہے کہ صرف اسی صورت میں وہاں سے زکوٰۃ دوسری جگہ دی جائے جب وہاں مستحق لوگ نہ ہوں یا وہاں سے نقل کرنے میں کوئی مصلحت ہو جو بہت ہی اہم ہو اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش ہو کہ وہ نہ بھیجنے کی صورت میں حاصل نہ ہو۔ ایسی حالت میں دوسری جگہ زکوٰۃ نقل کی جاسکتی ہے۔ (راز)

کے کچھ قبائل کافر ہو گئے۔ (اور کچھ نے زکوٰۃ سے انکار کر دیا اور حضرت ابو بکرؓ نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں کہ ”مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دے دیں۔ اور جو شخص اس کی شہادت دے دے تو میری طرف سے اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا۔ سوائے اسی کے حق کے (یعنی قصاص وغیرہ کی صورتوں کے) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہو گا“ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ قسم اللہ کی میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں تفریق کرے گا۔ (یعنی نماز تو پڑھے مگر زکوٰۃ کے لئے انکار کر دے) کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے زکوٰۃ میں چار مہینے کے بچے کے دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بخدا یہ بات اس کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تھا اور بعد میں میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابو بکرؓ ہی حق پر تھے۔

أخرجہ البخاری فی : ۲۴ - کتاب الزکاة : ۱ - باب وجوب الزکاة .

۱۳ - حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو اس کی جان اور مال ہم سے محفوظ ہے سوائے اس حق کے جس کی بناء پر قانوناً اس کی جان و مال زد میں آئے اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

أخرجہ البخاری فی : ۵۶ - کتاب الجہاد : ۱۰۲ - باب دعاء النبی ﷺ إلى الإسلام والنبوة

اللہ ﷻ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَاللَّهِ لِأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا .

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَوْلُ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ .

۱۴ - حدیث ابی ہریرہ قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ» .

۱۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں اس وقت تک کہ وہ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز ادا کرنے لگیں اور زکوٰۃ دیں۔ جس وقت وہ یہ کرنے لگیں گے تو مجھ سے اپنے جان و مال کو محفوظ کر لیں گے سوائے اسلام کے حق کے“ (ربان کے دل کا حال تو) ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔“

۱۵- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ».

أخرجه البخاري في: ۲ - كتاب الإيمان: ۱۷- باب فإن تابوا وأقاموا الصلاة وآتوا الزكاة فخلوا سبيلهم.

(۹) ایمان کا بنیادی اور پہلا جزو لہ الا اللہ کہنا ہے

(۹) باب أول الإيمان قول لا إله إلا الله

۱۶- حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ دیکھا تو ان کے پاس اس وقت ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپ نے ابو طالب سے فرمایا کہ بچو! آپ ایک کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہہ دیجئے تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کلمہ کی وجہ سے آپ کے حق میں گواہی دے سکوں۔ اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا: ابو طالب! کیا تم اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ رسول کریم ﷺ برابر کلمہ اسلام ان پر پیش کرتے رہے۔ ابو جہل اور ابن ابی امیہ بھی اپنی بات دہراتے رہے۔ آخر ابو طالب کی آخری بات یہ تھی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر ہیں۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ پھر بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۱۶- حَدِيثُ الْمُسَيْبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ «يَا عَمُّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ»، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أترغب عن ملة عبد المطلب؟ فلم يزل رسول الله ﷺ يعرضها عليه، ويعودان يبتلك المقالة حتى قال أبو طالب،

☆ حضرت مسیب بن حزن کی کنیت ابو سعید تھی۔ آپ نے اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی۔ مسیب بیعت رضوان میں شریک ہوئے۔ صحیحین میں ان کی ایک حدیث ہے جو طارق بن عبدالرحمن کے واسطے سے بیان ہوئی ہے۔ شام کی فتوحات میں شریک رہے۔ مشہور تابعی سعید بن مسیب کے باپ ہیں۔

کہ میں آپ کے لئے استغفار کرتا رہوں گا تا آنکہ مجھے منع نہ کر دیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔ نبی کو اور ایمان داروں کو یہ لائق ہی نہیں کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں، گو وہ قربت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے بعد کہ ان پر یہ ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں۔ (التوبہ: ۱۳)

آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ ، هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمَا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ . . . ﴾ الآية .

أخرجه البخاري في: ۲۳ - كتاب الجنائز: ۸۱ باب إذا قال المشرك عند الموت لا إله إلا الله.

(۱۰) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایمان کی حالت میں ملاقات کرے گا جس میں اسے کوئی شک و شبہ نہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور آگ اس پر حرام ہے

(۱۰) باب من لقي الله بالإيمان وهو غير

شاك فيه دخل الجنة وحرّم على النار

۱۷- حضرت عباده رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لا شریک ہے اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہے جسے پہنچا دیا تھا اللہ نے مریم تک، اور ایک روح ہیں اس کی طرف سے اور یہ کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو اس نے جو بھی عمل کیا ہو گا (آخر) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ سند کے ایک راوی نے مزید یہ لفظ بیان کئے ہیں کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا داخل کیا جائے گا۔

۱۷- حديث عبادة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قَالَ : «مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ». وزاد أحد رجال السند «مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيُّهَا شَاءَ».

أخرجه البخاري في: ۶۰ - كتاب الأنبياء: ۴۷ - باب قوله: ﴿يَا أَهْلَ

الكتاب لا تغلوا في دينكم ولا تقولوا على الله إلا الحق﴾.

☆ حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الولید تھی۔ یلتہ العقبہ میں نقیب مقرر تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں شام میں قاضی اور معلم کے فرائض انجام دیئے۔ بعد میں بیت المقدس میں مقیم رہے۔ آپ کی روایات ۱۸۱ ہیں جن میں سے چھ متفق علیہ ہیں۔ آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں ۳۴ھ کو ملہ مقام پر وفات پائی۔

۱۸- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کجاوہ کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ اسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! (میں بولا) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر تک چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا اے معاذ! میں بولا۔ یا رسول اللہ! حاضر ہوں، آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول، ہی کو زیادہ علم ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ بندے خاص اس کی ہی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر آپ تھوڑی دیر چلتے رہے۔ اس کے بعد فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے جب کہ وہ یہ کام کر لیں؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ پھر بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ کرے۔

۱۸- حدیث مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :
بَيْنَا أَنَا وَرَدِيفُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
إِلَّا أُنْجِرَةٌ الرَّحْلِ ، فَقَالَ : « يَا مُعَاذُ » قُلْتُ :
لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ! ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ : « يَا مُعَاذُ » قُلْتُ : لَبَّيْكَ رَسُولَ
اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ! قَالَ : « هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ
اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ ؟ » قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ ، قَالَ : « حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ
يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا » ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ « يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ » قُلْتُ : لَبَّيْكَ
رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ! فَقَالَ « هَلْ تَدْرِي مَا
حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ ؟ » قُلْتُ : اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ :
« حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ » .

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب
اللباس : ۱۰۱- باب إرداف الرجل
خلف الرجل .

۱۹- حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا

۱۹- حدیث مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كُنْتُ
رَدِفَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى جِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عَفِيرٌ ،
فَقَالَ : « يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى

☆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد الرحمن انصاری تھی۔ حلال اور حرام کے بارے میں مقدم اور امام تھے۔ خوبصورت انسان تھے۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کا گورنر اور حاکم مقرر کیا تھا۔ پھر ممص میں رہے اور شام میں طاعون کی بیماری میں ۳۸ سال کی عمر میں ۷ھ کو وفات پائی۔

تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس کی لوگوں کو بشارت دے دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ وہ خالی اعتماد کر بیٹھیں گے (اور نیک اعمال سے غافل ہو جائیں گے)

عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرُهُمْ فَيَتَكَلَّمُوا».

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب

الجهاد : ۴۶ - باب اسم الفرس والحمار.

۲۰ - حديث أنس بن مالك أن النبي ﷺ ومُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! ثَلَاثًا، قَالَ: «مَا مِنْ أَجْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «إِذَا يَتَكَلَّمُوا» وَأَخْبِرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِمًا.

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب

العلم : ۴۹ - باب من خص بالعلم قوما

دون قوم كراهية أن لا يفهموا.

۲۰ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے معاذ! انہوں نے عرض کیا، حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے (دوبارہ) فرمایا، اے معاذ! انہوں نے عرض کیا، حاضر ہوں اے اللہ کے رسول، آپ نے (سہ بارہ) فرمایا، اے معاذ! انہوں نے عرض کیا، حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول۔ تین بار ایسا ہوا۔ (اس کے بعد) آپ نے فرمایا کہ جو شخص سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیتا ہے۔ (حضرت معاذ نے) کہا یا رسول اللہ! کیا اس بات سے لوگوں کو باخبر کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا (اگر تم یہ خبر سناؤ گے) تو لوگ اس پر بھروسہ کر بیٹھیں گے، (اور عمل چھوڑ دیں گے) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انتقال کے وقت یہ حدیث اس خیال سے بیان فرمادی کہ کہیں حدیث رسول چھپانے کے گناہ پر ان سے آخرت میں مواخذہ نہ ہو۔

(۱۳) ایمان کی شاخوں کا بیان

۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الایمان : ۳ - باب أمور الایمان.

۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ انصاری اپنے ایک بھائی سے کہہ رہے تھے کہ تم اتنی شرم کیوں کرتے ہو؟ آپ نے اس (انصاری) سے فرمایا کہ ”اس کو اس کے حال پر رہنے دو۔ کیونکہ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔“

۲۲- حدیث ابنِ عمرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «دَعَهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ».

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب

الایمان : ۱۶ - باب الحياء من الایمان.

۲۳- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا سے ہمیشہ بھلائی پیدا ہوتی ہے۔

۲۳- حدیثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ».

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۷۷ - باب الحياء.

(۱۴) اسلام کے افضل مفضول ہونے کا بیان اور کون سا اسلام افضل ہے

(۱۴) باب بیان تفاضل الإسلام

وأي أموره أفضل

۲۴- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے

۲۴- حدیثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ

۲۴- حیا اور شرم انسان کا ایک فطری نیک جذبہ ہے۔ جو اسے بے حیائی سے روک رہتا ہے اور اس کے طفیل وہ بہت سے گناہوں کے ارتکاب سے بچ جاتا ہے۔ حیا سے مراد وہ بے جا شرم نہیں ہے جس کی وجہ سے انسان کی جرات عمل ہی مفقود ہو جائے اور وہ اپنے ضروری فرائض کی ادائیگی میں بھی شرم دحیا کا بمانہ تلاش کرنے لگے۔ (راز)

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو نجد تھی۔ فتح خیبر والے سال ۷ ہجری کو مسلمان ہوئے۔ بصرہ والوں کی طرف بھیجے گئے تا کہ انہیں فقہ اور علم سکھائیں۔ آپ سے ۱۸۰ احادیث مروی ہیں جن میں سے ۹ متفق علیہ ہیں۔ ۵۲ ہجری کو وفات پائی۔

ہیں کہ ایک دن ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ کون سا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا ”یہ کہ تم کھانا کھاؤ اور جس کو پہچانو اس کو بھی اور جس کو نہ پہچانو اس کو بھی“ الغرض سب کو سلام کرو۔“

اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ».

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۶ - باب إطعام الطعام من الإسلام.

۲۵- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کون سا اسلام افضل ہے؟ فرمایا وہ ”جس (کے ماننے والے مسلمانوں) کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان سلامتی میں رہیں۔“

۲۵- حدیث أبي موسى بن جعفر قال : قالوا يا رسول الله! أي الإسلام أفضل؟ قال : «من سلم المسلمون من لسانه ويده».

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۵ - باب أي الإسلام أفضل.

(۱۵) ان خصلتوں کا بیان جن کے ساتھ

(۱۵) باب بيان خصال من اتصف

موصوف شخص ایمان کی مٹھاس پالیتا ہے

بہن وجد حلاوة الایمان

۲۶- حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔ اول یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں۔ دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان سے محض اللہ کی رضا کے لئے محبت رکھے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹے جانے کو ایسا برا جانے جیسا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

۲۶- حدیث أنس بن النبی ﷺ قال : «ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الإيمان ، أن يكون الله ورسوله أحب إليه مما سواهما ، وأن يحب المرء لا يُجبه إلا لله ، وأن يكره أن يعود في الكفر كما يكره أن يقذف في النار».

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۹ - باب حلاوة الإيمان

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بڑے عالم و زاہد اور ماہر عالم تھے۔ آپ کی کنیت ابو محمد یا ابو عبدالرحمن تھی۔ اپنے والد سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام العاص تھا لیکن اسلام لانے پر نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ سے بدل دیا تھا۔ ابتداء میں جب احادیث لکھنے کی اجازت نہیں تھی تو یہ خاص اجازت نبوی کے تحت حدیث لکھا کرتے تھے۔ ۶۸ ہجری میں وفات پائی۔

☆ حضرت عبداللہ بن قیس بن مسلمؓ اپنی کنیت ابو موسیٰ اشعری سے زیادہ معروف ہیں۔ غزوہ خیبر کے دوران وفد کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور پھر آپ کے ساتھ رہے اور جہاد کیا۔ آپ نے انہیں حضرت معاذ بن جبلؓ کے ساتھ یمن میں والی بنا کر بھیجا تھا پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں کوفہ کے عامل مقرر ہوئے۔ جنگ صفین کے بعد حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان حکم اور ثالث تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ترنم والی آواز دی تھی۔ آپ بہترین قاری قرآن تھے۔ ۶۳ سال کی عمر میں مکہ یا کوفہ میں وفات پائی۔

(۱۶) رسول اللہ ﷺ سے اہل و عیال، ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھنا واجب ہے (اور جسکو ایسی محبت نہ ہو وہ مومن نہیں)

۲۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہ ہو گا جب تک کہ اس کے دل میں اپنے والد اور اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو جائے۔“

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۸ - باب حب الرسول ﷺ من الإيمان.

(۱۷) ایمان کی خصلت یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے

۲۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہ ہو گا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ نہ چاہے جو وہ اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۷ - باب من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه.

(۱۹) ہمسایہ اور مہمان کی خاطر داری کی ترغیب اور اچھی بات کہنے ورنہ چپ رہنے کی فضیلت اور ان باتوں کا ایمان میں داخل ہونا

۲۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی

(۱۶) باب وجوب محبة رسول الله ﷺ أكثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين

۲۷- حديث أنس قال : قال النبي ﷺ : «لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين».

(۱۷) باب الدليل على أن من خصال الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه من الخير

۲۸- حديث أنس عن النبي ﷺ قال : «لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه».

(۱۹) باب الحث على إكرام الجار والضيف وقول الخير أو لزوم الصمت وكون ذلك كله من الإيمان

۲۹- حديث أبي هريرة قال : قال رسول الله ﷺ : «من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره ، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه،

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۳۱ - باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره.

۳۰- حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مسمان کی دستور کے موافق ہر طرح سے عزت کرے۔ پوچھایا رسول اللہ دستور کے موافق کب تک ہے؟ فرمایا ایک دن اور ایک رات اور میزبانی تین دن کی ہے اور جو اس کے بعد ہو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کے یا خاموش رہے۔

۳۰- حدیث ابي شريح العدوي قال : سَمِعْتُ اُذْنَايَ وَاَبْصَرْتُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ جَائِزَتُهُ» ، قَالَ : وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ ، وَالصَّيْفَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۳۱ - باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره.

(۲۱) اہل ایمان کا ایمان ایک دوسرے سے کم

زیادہ ہونا اور یمن کے لوگوں کا ایمان زیادہ ہونا

(۲۱) باب تفاضل اهل الإيمان فيه

ورجحان اهل اليمن فيه

۳۱- حضرت عقبہ بن عمرو ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

۳۱- حدیث عقبۃ بن عمرو ابی مسعود

☆ حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کا اصل نام خولید بن عمرو تھا۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ فتح مکہ کے دن خزانہ قبیلہ کے علم بردار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ امام طبری نے لکھا ہے کہ ۶۸ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔

☆ حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو مسعود انصاری تھی۔ لیلۃ العقبہ میں شریک تھے۔ امام بخاری کے بقول بدری صحابی ہیں۔ لیکن امام ذہبی نے لکھا ہے کہ بدر میں شامل نہیں تھے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ حضرت علی کے دور خلافت میں ۳۰ ہجری سے قبل وفات پائی۔

قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «الإيمانُ يمان ههنا، ألا إنَّ القسوةَ وَعَلَّظَ الْقُلُوبَ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ».

رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو اُدھر ہے یمن میں! ہاں، اور قساوت اور سخت دلی ان لوگوں میں ہے جو اونٹوں کی دیمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں۔ جہاں سے شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی، یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں میں۔

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۵ - باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

۳۲- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اتاكم أهلُ اليمنِ ، أضعفُ قلوباً وأرقُّ أفئدةً ، أَلْفِقُهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ».

۳۲- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے یہاں اہل یمن آئے ہیں جو نرم دل اور رقیق القلب ہیں۔ دین کی سمجھ یمن والوں میں ہے اور حکمت بھی یمن کی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازی : ۷۴ - باب قدوم الأشعريين وأهل اليمن.

۳۳- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلُ الْوَبْرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ».

۳۳- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کفر کی چوٹی مشرق میں ہے۔ اور فخر اور تکبر کرنا گھوڑے والوں، اونٹ والوں اور زمینداروں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں، اور بکری والوں میں دل جمعی ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۵ - باب خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال.

۳۴- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

۳۴- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر ان چیتنے اور

۳۳- مشرق میں کفر کی چوٹی کی خبری۔ کیونکہ عرب کے لحاظ سے ایران، توران، یہ سب مشرق میں واقع ہیں اس زمانہ میں یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا۔ (راز)

شور مچانے والے اونٹ والوں میں ہے اور بکری چرانے والوں میں نرم دلی اور ملائمت ہوتی ہے اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمنی ہے۔

«الْفَخْرُ وَالْحِيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبْرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْعَنَمِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ».

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ١ - باب قول الله تعالى : ﴿يَأْيُهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾.

باب بيان أن الدين النصيحة

دین خیر خواہی، سچائی اور خلوص کو کہتے ہیں
۳۵- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی تو آپ نے مجھے اس کی تلقین کی کہ جتنی مجھ میں طاقت ہو۔ اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر بھی بیعت کی۔

۳۵- حَدِيثُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي «فِيمَا اسْتَطَعْتُ» وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

أخرجه البخاري في : ٩٣ - كتاب الأحكام : ٤٣ - باب كيف يسابع الإمام الناس.

ایمان نافرمانیوں سے کم ہوتا ہے اور نافرمان سے ایمان کی نفی کرنے سے اسکے کمال کی نفی مراد ہے

باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله

۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جب زنا کرتا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

۳۶- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

اور ایک روایت میں زیادتی ہے کہ کوئی شخص (دن دہائے) اگر کسی پونجی پر اس طور ڈاکہ ڈالتا ہے کہ لوگ

وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ «وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ

☆ حضرت جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عمرو یا ابو عبد اللہ تھی۔ نجاشی کی موت والی حدیث کے راوی ہونے کی وجہ سے حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہ دس ہجری سے پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ بڑے خوبصورت اور جوان تھے اسی لیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہ اس امت کے یوسف ہیں۔ کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی بعد میں قرمیسیا میں رہائش اختیار کی اور ۵۱ یا ۵۳ ہجری کو وفات پائی۔

دیکھتے کے دیکھتے رہ جاتے ہیں تو وہ مومن رہتے ہوئے یہ لوٹ مار نہیں کرتا۔

شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيهَا حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۴ - كِتَابِ الْأَشْرِبَةِ : ۱ - بَابِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾.

(۲۳) منافق کی خصالتیں

(۲۳) باب بیان خصال المنافق

۳۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار علوتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے۔ اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک علوت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک کہ اسے نہ چھوڑ دے۔ (وہ یہ ہیں) جب اسے ایمن بنایا جائے تو (المانت میں) خیانت کرے۔ اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے۔ اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے۔ اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔

۳۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : « أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ حَصَلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ حَصَلَةٌ مِنَ النَّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَا أَوْثَمِنَ خَانَ ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ » .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲ - كِتَابِ الْإِيمَانِ : ۲۴ - بَابِ عِلَامَةِ الْمُنَافِقِ .

۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے، اور جب اس کو ایمن بنایا جائے تو خیانت کرے۔"

۳۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ ، وَإِذَا أَوْثَمِنَ خَانَ » .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲ - كِتَابِ الْإِيمَانِ : ۲۴ - بَابِ عِلَامَةِ الْمُنَافِقِ .

(۲۳) مسلمان بھائی کو کافر کہنے والے

(۲۴) باب بیان حال ایمان من قال

کا ایمان

لأخيه المسلم يا كافر

۳۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

۳۸- ان احادیث میں نفاق کی جنسی علامتیں ذکر ہوئی ہیں وہ عمل سے تعلق رکھتی ہیں۔ یعنی مسلمان ہونے کے بعد عمل میں نفاق کا مظاہرہ ہو۔ اور اگر نفاق قلب میں ہے یعنی سرے سے ایمان ہی موجود نہیں اور محض زبان سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہا ہے تو وہ نفاق یقیناً کفر و شرک کے برابر بلکہ بڑھ کر ہے۔ قرآن میں ہے۔ "منافقین دونوں کے نیچے والے درجے میں ہوں گے۔" (راز)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کو کہا کہ اے کافر! تو ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔“

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۷۸ - كِتَابِ الْأَدَبِ : ۷۳ بَابِ مَنْ كَفَرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ.

(۲۵) باب بیان حال ایمان من رغب

عن أبيه وهو يعلم

(۲۵) اپنے باپ سے پھر جانے، نفرت کرنے اور دانستہ دوسرے کو باپ بنانے والے کے ایمان کا بیان

۳۰۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ بنایا تو اس نے کفر کیا اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کا کوئی (نسبی) تعلق نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

۴۰ - حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ ، وَمَنْ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۶۱ - كِتَابِ الْمَنَاقِبِ : ۵ - بَابِ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ.

۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اپنے باپ کا کوئی انکار نہ کرے کیونکہ جو اپنے باپ سے منہ موڑتا ہے (اور اپنے کو دوسرے کا بیٹا ظاہر کرتا ہے تو) یہ کفر ہے۔“

۴۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تَرُغِبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸۵ - كِتَابِ الْفَرَائِضِ : ۲۹ - بَابِ مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ.

۳۲۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ

۴۲ - حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبِي بَكْرَةَ. قَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ

☆ حضرت جناب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابوذر الغفاری کے ساتھ مشہور و معروف ہوئے۔ ابتداء میں ہی اسلام قبول کیا تھا۔ اور اس موقع پر بڑی اذیتیں دی گئیں۔ بڑے ہمار اور اور ماہر تیر انداز تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ زمین کے اوپر اور آسمان کی چھت کے نیچے ابوذر سے زیادہ سچا اور راست گو کوئی نہیں ہے۔ اونٹ کے بیمار ہونے کی وجہ سے غزوہ تبوک میں لشکر کے ساتھ نہ جا سکے تو بعد میں اپنا سامان پیٹھ پر اٹھایا اور پیدل شرکت کی۔ ۲۸۱ احادیث کے راوی ہیں۔ ربذہ مقام پر ۳۶ ہجری کو وفات پائی۔

اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے۔ پھر اس حدیث کا تذکرہ حضرت ابو بکرؓ سے کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے میرے دونوں کانوں نے بھی سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

أَبِيهِ فَالْحَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ” - فَذِكْرٌ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ : وَأَنَا سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أخرجه البخاري في : ۸۵ - كتاب الفرائض : ۲۹ - باب من ادعى إلى غير أبيه.

(۲۶) مسلمان کو گالی دینا، برا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے

(۲۶) باب بيان قول النبي ﷺ

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر

۴۳- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔

۴۳- حديث عبد الله بن مسعودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ” سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ“.

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۳۶ - باب خوف المؤمن من أن يحبط عمله وهو لا يشعر.

(۲۷) میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافرنہ بن جانا (فرمان رسول)

(۲۷) باب لا ترجعوا بعدي كفاراً

يضرب بعضكم رقاب بعض

۴۴- حضرت جریرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے حجتہ الوداع میں فرمایا کہ ”لوگوں کو بالکل خاموش کر دو (تا کہ وہ خوب سن لیں) پھر فرمایا، لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔“

۴۴- حديث جريرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ”اسْتَنْصَبِ النَّاسَ“ ، فَقَالَ : ”لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ“.

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۴۳ - باب الإنصاف للعلماء.

۴۵- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ۴۵- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ بدری صحابی ہیں اور فقیہ الامت کے لقب سے مشہور ہیں۔ ہجرت جشہ اور تمام غزوات میں شریک رہے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی اور آپ کے ساتھ رہے۔ اس لیے آپ کے نکمہ، مسواک اور جوتے اٹھانے والے معروف ہیں۔ آپ شکل و صورت میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ تھے۔ قرآن کے قاری تھے، مسند احمد میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جسے یہ پسند ہو کہ وہ قرآن اس طرح سنے جیسے وہ اترا تو عبداللہ بن مسعودؓ سے سن لے۔ قرآن مجید کے اسباب نزول کے ماہر تھے۔ ۸۳۰ احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۲ ہجری کو ساٹھ سال کے قریب عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

افسوس (راوی کو شک ہے کہ ویلکم یا ویلکم کہا) میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» .

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۹۵ - باب ما جاء في قول الرجل ويحك .

(۳۰) اس شخص کا کافر بن جانا جو کہے کہ

(۳۰) باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء

بارش ستاروں کی گردش سے ہوئی

۳۶- حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز پڑھائی اور رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا معلوم ہے تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول خوب جانتے ہیں (آپ نے فرمایا کہ) تمہارے رب کا ارشاد ہے کہ صبح ہوئی تو میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان لائے اور کچھ میرے منکر ہوئے۔ جس نے کہا اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لیے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ فلاں تارے کے فلاں جگہ پر آنے سے بارش ہوئی وہ میرا منکر ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

۴۶- حدیث زید بن خالد الجہنی قال : صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : «هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : «أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٍ بِي وَكَافِرٍ ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ . وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنُورٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۵۶ - باب يستقبل الإمام الناس إذا سلم .

۳۶- کفر سے حقیقی کفر مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ جو کوئی ستاروں کو موثر جانے وہ بہ نص حدیث کافر ہے۔ پانی برسانا اللہ کا کام ہے ستارے کیا کر سکتے ہیں۔ (راز)

☆ حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو زرعہ یا ابو عبد الرحمن یا ابو طلحہ تھی۔ صلح حدیبیہ میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن جھینڈ قبیلے کے علم بردار تھے۔ ۸۵ سال کی عمر میں ۷۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(۳۱) باب الدلیل علی أن

(۳۱) اس بات کی دلیل کہ انصار سے محبت

حب الأنصار من الایمان

ایمان کی نشانی ہے

۴۷- حدیث انس عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : " آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ ."

۳۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے کینہ رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔"

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الایمان : ۱۰ - باب علامة الایمان حب الأنصار .

۳۸- حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انصار سے صرف مومن ہی محبت رکھے گا اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھے گا۔ پس جو شخص ان سے محبت رکھے گا اس سے اللہ محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھے گا۔

۴۸- حدیث البراء قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : " الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ ."

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۴ - باب حب الأنصار .

(۳۲) باب بیان نقصان الایمان

(۳۲) عبادت کی کمی سے ایمان کے کم ہونے

بنقص الطاعات

کامیاب

۳۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ عید الضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ عورتوں کے قریب سے گزرے، تو فرمایا "اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنم میں زیادہ تم ہی کو دیکھا ہے۔" انہوں نے کہا یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا کہ "تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی

۴۹- حدیث ابي سعيد الخدري قَالَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَضْحَىٰ أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمَصَلَى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ : " يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيْتُ كُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ " فَقُلْنَ : وَيَمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عمارہ انصاری تھی۔ بڑے پابند کے فقیہ تھے۔ بدر کے دن کم سنی کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے تھے۔ بعد میں پندرہ غزوات میں شریک ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو یہ قرآن مجید کی مفصل سورتیں حفظ کرتے تھے۔ کوفہ میں آئے تو ۲۳ھ میں رے فتح کیا۔ ۱۱ یا ۱۲ھ ہجری کو کوفہ میں وفات پائی۔

☆ حضرت سعد بن مالک بن سنان رضی اللہ عنہما اپنی کنیت ابو سعید خدری سے مشہور و معروف ہیں۔ مفتی مدینہ اور مجاہد و امام تھے۔ غزوہ احد میں صفر سنی کی وجہ سے حاضری کی اجازت نہ مل سکی۔ غزوہ خندق اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے۔ بڑے مجتہد و فقیہ تھے۔ ۱۰ھ احادیث کے راوی ہیں۔ ۷۴ھ ہجری کو ۸۳ھ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

ہو، باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقل مند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا، عورتوں نے عرض کی اور ہمارے دین اور ہماری عقل میں نقصان کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انہوں نے کہا جی ہے۔ آپ نے فرمایا بس یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو تو نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔

”تُكثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلْبِ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ“ . قُلْنَ : وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : «أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟» قُلْنَ : بَلَى ، قَالَ : «فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا ، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟» قُلْنَ : بَلَى ، قَالَ : «فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا“.

أخرجه البخاري في : كتاب الحيض : ٦ - باب ترك الحائض الصوم.

(۳۳) اللہ پر ایمان لانا سب کاموں

سے بڑھ کر ہے

(۳۴) باب بیان کون الایمان باللہ

- تعالیٰ - أفضل الأعمال

۵۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا ”اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا“ کہا گیا اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا“ کہا گیا پھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ”حج مبرور“

۵۰۔ حدیث ابي هريرة أن رسول الله ﷺ سئل: أيُّ العملِ أفضلُ؟ فقال: «إيمانٌ باللهِ ورسولِهِ» قيل: ثمَّ ماذا؟ قال: «الجهادُ في سبيلِ الله» قيل: ثمَّ ماذا؟ قال: «حجٌّ مبرورٌ».

أخرجه البخاري في : ٢ - كتاب الإيمان : ١٨ - باب من قال إن الإيمان هو العمل.

۵۱۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے، فرمایا اللہ پر

۵۱۔ حدیث ابي ذرٍّ رضي الله عنه ، قال سألْتُ النَّبِيَّ ﷺ : أيُّ العملِ أفضلُ؟

۵۰۔ حج مبرور سے خالص حج مراد ہے کہ جس میں ریا اور نمود و نمائش کا شائبہ تک نہ ہو۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی گناہوں سے توبہ کرے اور پھر گناہوں میں مبتلا نہ ہو۔ (رازی)

ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے پوچھا اور کس طرح کا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، جو سب سے زیادہ قیمتی ہو اور مالک کی نظر میں جو بہت زیادہ پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر مجھ سے یہ نہ ہو سکا؟ آپ نے فرمایا، کہ پھر کسی مسلمان کاری گری مدد کر یا کسی بے ہنر کی۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ بھی نہ کر سکا؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ کر دے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جسے تم خود اپنے اوپر کرو گے۔

قَالَ : «إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ» .
قُلْتُ : فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ :
«أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا» .
قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ : «تُعِينُ
صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقٍ» قَالَ : فَإِنْ لَمْ
أَفْعَلْ؟ قَالَ : «تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ
فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ» .

أخرجه البخاري في: ۴۹ - كتاب العتق : ۲ - باب أي الرقاب أفضل.

۵۲ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا۔ پھر پوچھا، اس کے بعد؟ فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ پوچھا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بھی بتلاتے (لیکن میں نے بطور ادب کے خاموشی اختیار کی)

۵۲ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ
إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ : «الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا»
قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ»
قَالَ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ» . قَالَ حَدَّثَنِي بَهَنٌ ، وَلَوْ اسْتَزِدْتُهُ
لَرَأَدْتَنِي .

أخرجه البخاري في: ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۵ - باب فضل الصلاة لوقتها.

(۳۵) شرک سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے

(۳۵) باب کون الشرك أقیح الذنوب

اور اس کے بعد کونسا گناہ ہے اس کا بیان

وبیان أعظمها بعده

۵۳ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اللہ کے نزدیک کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو برابر ٹھہراؤ حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو واقعی سب سے بڑا گناہ ہے۔ پھر اس کے بعد کونسا گناہ سب سے

۵۳ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ - أَيُّ
الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ : «أَنْ
تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ» قُلْتُ : إِنَّ

بڑا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے پوچھا، اور اس کے بعد؟ فرمایا، یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرو۔

ذَلِكَ لِعَظِيمٍ ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ :
«وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ
مَعَكَ» ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ : «أَنْ
تُرَانِي حَلِيلَةَ جَارِكَ» .

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير ، تفسير سورة البقرة : ٣ - باب قوله
- تعالى: ﴿فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أُنْدَادًا﴾

(۳۶) کبیرہ گناہوں اور ان میں بڑے گناہوں
کا بیان

(۳۶) باب بیان الکبائر وأکبرها

۵۴- حضرت ابو بکرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔ حضرت ابو بکر کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس جملے کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔

۵۴- حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ «أَلَا أُنبئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ»
ثَلَاثًا ، قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ،
قَالَ : «الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ»
وَجَلَسَ ، وَكَانَ مُتَكِمًا ، فَقَالَ «أَلَا
وَقَوْلُ الزُّورِ» قَالَ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا
حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ .

أخرجه البخاري في: ٥٢- كتاب الشهادات : ١٠ - باب ما قيل في شهادة الزور .

۵۵- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی کی جان لینا، اور جھوٹی گواہی دینا۔

۵۵- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكِبَائِرِ
قَالَ : «الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ ، وَعُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ ، وَشَهَادَةُ
الزُّورِ» .

أخرجه البخاري في: ٥٢- كتاب الشهادات : ١٠ .

☆ حضرت ابو بکرؓ کا اصل نام نفع بن حارثؓ ہے اور اپنی کنیت سے معروف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ میں تمہارا دینی بھائی ہوں۔ بڑے عبوت گزار تھے۔ بصرہ میں زندگی بسر کی۔ بڑے مالدار اور کثیر اولاد والے تھے۔ ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ ابو بکرؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

۵۶- حدیث اَبی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ : «الشُّرْكَ بِاللَّهِ ، وَالسَّحَرُ ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ، وَأَكْلُ الرِّبَا ، وَأَكْلُ مَا لِ الْيَتِيمِ ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الزَّحْفِ ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ».

أخرجه البخاري في: ۵۵- كتاب الوصايا : ۲۳ - باب قول الله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا﴾.

۵۷- حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ» قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ : «يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ».

أخرجه البخاري في: ۷۸- كتاب الأدب : ۴ - باب لا يسب الرجل والديه.

۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جاؤ کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تمت لگانا۔

۵۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی (جو اب میں) اس کے ماں باپ کو برا بھلا کہے گا۔

(۳۸) جو شخص شرک سے پاک حالت میں

مرے وہ جنت میں جائے گا

۵۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اس حالت میں مرے کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں جائے گا۔“ اور میں یہ کہتا ہوں

(۳۸) باب من مات لا يشرك بالله

شيئاً دخل الجنة

۵۸- حدیث عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ

کہ ”جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں جائے گا۔“

النَّارَ» وَقُلْتُ أَنَا : مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

أخرجه البخاري في: ۲۳- كتاب الجنائز : ۱ - باب في الجنائز ومن كان آخر كلامه لا إله إلا الله.

۵۹- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خواب میں میرے پاس میرے رب کا ایک آنے والا (فرشتہ) آیا۔ اس نے مجھے خبر دی، یا آپ نے یہ فرمایا کہ اس نے مجھے خوش خبری دی کہ میری امت میں سے جو کوئی اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس پر میں نے پوچھا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ زنا کیا ہو، اگرچہ چوری کی ہو۔

۵۹- حديث أبي ذر رضي الله عنه، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي ، أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي ، أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ».

أخرجه البخاري في: ۲۳- كتاب الجنائز : ۱ - باب في الجنائز ومن كان آخر كلامه لا إله إلا الله.

۶۰- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے پھر آپ نے فرمایا جس بندے نے بھی کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ مرا تو جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو؟ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو؟ چاہے اس نے چوری کی ہو؟ فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حیرت کی وجہ سے پھر) عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو یا اس

۶۰- حديث أبي ذر رضی اللہ عنہ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَيْضٌ وَهُوَ نَائِمٌ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ ، فَقَالَ : «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» ، قُلْتُ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ» ، قُلْتُ : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟

نے چوری کی ہو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضرت ﷺ کے الفاظ ”اگرچہ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو“ ضرور بیان کرتے۔

قَالَ: «وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَيَّ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ».

وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ
وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ.

أخرجه البخاري في: ۷۷- كتاب اللباس : ۲۴ - باب الثياب البيض.

(۳۹) کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کرنا
حرام ہے

(۳۹) باب تحريم قتل الكافر

بعد أن قال لا إله إلا الله

۶۱- حضرت مقداد بن اسود یعنی مقداد بن عمرو کندي رضی اللہ عنہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔ اگر کسی موقع پر میری کسی کافر سے ٹکرا ہو جائے اور ہم دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور وہ میرے ایک ہاتھ پر تلوار مار کر اسے کٹ ڈالے، پھر وہ مجھ سے بھاگ کر ایک درخت کی پناہ لے کر گئے۔ ”میں اللہ پر ایمان لے آیا“ تو کیا یا رسول اللہ! اس کے اس اقرار کے بعد پھر بھی میں اسے قتل کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم اسے قتل نہ کرنا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ پہلے میرا ایک ہاتھ بھی کٹ چکا ہے؟ اور یہ اقرار میرے ہاتھ کٹنے کے بعد کیا ہے؟ آپ نے پھر بھی یہی فرمایا۔ کہ اسے قتل نہ کر، کیوں کہ اگر تو نے اسے قتل کر ڈالا تو اسے قتل کرنے سے پہلے جو تمہارا مقام تھا اب اس کا وہ مقام ہو گا اور تمہارا مقام وہ ہو گا جو اس کا مقام اس وقت تھا جب اس

۶۱- حديث المقداد بن الأسود (هو المقداد بن عمرو الكندي) أنه قال لرسول الله ﷺ: أرأيت إن لقيت رجلاً من الكفار، فاقتلنا، فضرب إحدى يدي بالسيف فقطعها، ثم لاذ مني بشجرة، فقال أسلمت لله، أقتله يا رسول الله بعد أن قالها؟ فقال رسول الله ﷺ: «لا تقتله»، فقال يا رسول الله إنه قطع إحدى يدي ثم قال ذلك بعد ما قطعها؛ فقال رسول الله ﷺ: «لا تقتله، فإن قتلته فإنه بمنزلة قبيل أن تقتله، وإنك بمنزلة

☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مقداد بن عمرو بن شعلہ رضی اللہ عنہ کے نام سے معروف ہیں۔ انہوں نے اسود بن عبد -خوث زہری کی گود میں پرورش پائی تھی اور ان کے منہی تھے۔ سابقین اولین صحابہ میں سے ہیں۔ بدر میں بطور گھڑسوار شریک ہوئے۔ بارعب شخصیت کے مالک تھے تقریباً ستر سال کی عمر پانے کے بعد ۳۳ ہجری کو وفات پائی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ بہت سی احادیث کے راوی ہیں۔

نے اس کلمہ کا اقرار نہیں کیا تھا۔

قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ.

أخرجه البخاري في: ۶۴- كتاب المغازی: ۱۲ - حدثني خليفة.

۶۳- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ حرقہ کی طرف بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور انہیں شکست دے دی۔ پھر میں اور ایک اور انصاری صحابی اس قبیلہ کے ایک شخص (مرد اس بن عمرو) سے بھڑگئے۔ جب ہم نے اس پر غلبہ پالیا تو وہ لالہ الا اللہ کہنے لگا۔ انصاری تو فوراً ہی رک گیا لیکن میں نے اسے اپنے برہمے سے قتل کر دیا، جب ہم لوٹے تو آنحضرت ﷺ کو بھی اس کی خبر ہوئی۔ آپ نے دریافت فرمایا اسامہ کیا اس کے لالہ الا اللہ کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ قتل سے بچنا چاہتا تھا (اس نے یہ کلمہ دل سے نہیں پڑھا تھا) آپ بار بار یہی فرماتے رہے (کیا تم نے اس کے لالہ الا اللہ کہنے پر بھی اسے قتل کر دیا) حتیٰ کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش میں آج سے پہلے اسلام نہ لاتا۔

۶۲- حدیث أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا عَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ عَنْهُ، وَطَعَنَتْهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ؛ فَلَمَّا قَدِمْنَا، بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟»، قُلْتُ كَانَ مُتَعَوِّذًا؛ فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

أخرجه البخاري في: ۶۴- كتاب المغازی: ۴۵ - باب بعث النبي ﷺ أسامة بن زيد إلى الحرقات من جهنية.

(۳۰) مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے والا مسلمان نہیں ہے

(۴۰) باب قول النبي ﷺ -

من حمل علينا السلاح فليس منا

۶۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ہم مسلمانوں پر ہتھیار

۶۳- حدیث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال:

☆ حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب غلام اور آپ کے شبلی حضرت زید کے بیٹے تھے۔ ان کی والدہ ام ایمن نے رسول اللہ ﷺ کو پالا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی زندگی مبارک میں جس آخری لشکر کو ترتیب دیا اور جس میں حضرت عمرؓ اور دوسرے کبار صحابہ تھے اس لشکر کا سپہ سالار حضرت اسامہ کو بنایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ ان سے بڑی محبت کرتے تھے۔ انہیں اور حضرت حسنؓ کو پکڑ کر فرمایا تھا کہ یا اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ ۱۲۸ احادیث کے رولوی ہیں۔ حضرت امیر مصلوبہؓ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی۔

«مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»۔ اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في: ۹۲- كتاب الفتن: ۷ - باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا.

۶۴- حديث أبي موسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا»۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے ہم مسلمانوں پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔“

أخرجه البخاري في: ۹۲- كتاب الفتن: ۷ - باب قول النبي ﷺ من حمل علينا السلاح فليس منا.

(۴۲) رخسار پر مارنا گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے

۶۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص (کسی میت پر) اپنے رخسار پٹینے گریبان پھاڑے اور عمد جاہلیت کی سی باتیں کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

أخرجه البخاري في: ۲۳- كتاب الجنائز: ۳۹ - باب ليس منا من ضرب الخدود.

۶۶- حديث أبي موسى رضي الله عنه. وَجَع أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا فَعُشِي عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجَرٍ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا؛ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءٌ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقِقَةِ۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیمار پڑے ایسے کہ ان پر غشی طاری تھی۔ اور ان کا سر ان کی ایک بیوی (ام عبداللہ بنت ابی رومہ) کی گود میں تھا (وہ ایک زور دار حج مار کرنے والی) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کچھ بول نہ سکے لیکن جب ان کو ہوش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں بھی اس کام سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ ”رسول اللہ ﷺ نے (کسی غم کے وقت) چلا کر رونے والی، سرمندوا دینے والی، اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اپنی بیزاری کا اظہار فرمایا۔“

أخرجه البخاري في: ۲۳- كتاب الجنائز: ۳۸ - باب ما ينهي من الحلق عند المصيبة.

(۴۳) باب بیان غلط تحریم النمیمۃ

(۴۳) چغل خوری سخت حرام ہے

۶۷- حَدِيثُ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ».

۶۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

أخرجه البخاري في: ۷۸- كتاب الأدب : ۵۰ - باب ما يكره من النمیمۃ.

(۴۴) باب بیان غلط تحریم إسبال الإزار

(۴۴) تہنہد ٹخنوں سے نیچے رکھنے اور احسان

والمن بالعطية وتفريق السلعة بالخلف ، وبيان الثلاثة الذين لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ، ولا يزكهم وهم عذاب اليم

کر کے جتانے اور جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کی سخت حرمت کا بیان اور ان تین آدمیوں کا بیان جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ ان کو پاک

کرنے گا بلکہ ان کو دکھ کا عذاب ہو گا

۶۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «ثَلَاثَةٌ لَا يُنْظَرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ ؛ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامَهُ لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا ، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ ؛ وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جن کی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت صرف دنیا کے لئے کرے کہ اگر وہ حاکم اسے کچھ دے تو وہ راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سلن عصر کے بعد لے کر کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں مجھے اس سلن کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی۔ اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور اس کی بتائی ہوئی قیمت پر

☆ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بڑے منتخب اور گئے پنے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کے والد میل نے اپنی قوم کا ایک آدمی مار دیا، پھر بھاگ کر مدینہ میں پناہ لی اور نبی عبدالمصلح کے حلیف بن گئے۔ اس لیے قوم نے اس کا نام یمان رکھ دیا تھلہ بنیادی احادیث کے راوی ہیں جن میں سے بارہ متفق علیہ ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدائن میں وفات پائی۔

اس سالن کو خرید لیا) پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا اور نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہیں۔ (آل عمران: ۷۷)

لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذًا وَكَذًا ، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾

أخرجه البخاري في: ۴۲- كتاب المساقاة: ۵ - باب إثم من منع ابن السبيل من الماء.

(۳۵) خود کشی کی سخت حرمت اور خود کشی کرنے والے کا عذاب جہنم میں مبتلا ہونا اور جنت میں سوائے مسلمان کے کسی کا نہ جانا

(۴۵) باب بيان غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه وأن من قتل نفسه بشيء عذب به في النار، وأنه لا يدخل الجنة إلا نفس مسلمة

۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خود کشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہو گا اور اس میں ہمیشہ پہاڑ سے گرتا رہے گا اور جس نے زہری کر خود کشی کر لی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں وہ اسے اسی طرح ہمیشہ پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خود کشی کر لی تو اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ کے لیے وہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

۶۹- حدیث ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: «مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَحَا بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

أخرجه البخاري في: ۷۶- كتاب الطب: ۵۶- باب شرب السم والدواء به وما يخاف منه.

۷۰- حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ اصحاب شجر (بیعت رضوان کرنے والوں) میں سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ

۷۰- حدیث ثابت بن الضحاک ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، أَنَّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب پر قسم کھائے (کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو میں نصرانی ہوں، یہودی ہوں) تو وہ ایسے ہی ہو جائے گا جیسے اس نے کہا اور کسی انسان پر ان چیزوں کی نذر صحیح نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہ ہوں۔ اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خود کشی کر لی اسے اسی چیز سے آخرت میں عذاب ہو گا اور جس نے کسی مسلمان پر لعنت بھیجی تو یہ اس کا خون کرنے کے برابر ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کے تو وہ ایسا ہے جیسے اس کا خون کیا۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ ، وَكَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ».

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۴۴ - باب ما ينهى من السباب واللعن .

۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے۔ آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو مسلمان کہتا تھا، فرمایا کہ یہ شخص دو زخموں والوں میں سے ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ لڑا۔ اور وہ زخمی بھی ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دو زخموں میں جائے گا، آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا ہے اور (زخمی ہو کر) مر بھی گیا ہے۔ آپ نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جنم میں گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں کچھ شبہ پیدا ہو جاتا۔ لیکن ابھی لوگ اسی غورو فکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں ہے۔ البتہ زخم کاری ہے۔ پھر جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خود کشی کر لی۔ جب آنحضرت ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ

۷۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ ، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ : «هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ» ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ ، فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا ، وَقَدْ مَاتَ ، فَقَالَ ﷺ : (إِلَى النَّارِ) قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ ؛ فَبَيَّنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ

☆ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یزید ہے۔ آپ بیعت رضوان میں شریک ہوئے، بقول امام ترمذی بدر میں حاضر ہوئے۔ تین نبوی کو پیدا ہوئے، اور ۳۵ ہجری کو وفات پائی۔

۷۱- کیونکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے جس کا خون محفوظ ہے۔ اور اسلام اس غلطی پر غالب آ گیا ہے جو اس نے تیرا ہاتھ کاٹا تھا۔ یعنی قصاص کی وجہ سے تیرا خون بہانا جائز ہو گیا ہے۔ (مرتب)

نے فرمایا، اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا جنت میں کوئی اور داخل نہیں ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے دین کی امداد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے۔

جِرَاحًا شَدِيدًا ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ : فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : « اللَّهُ أَكْبَرُ ! أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ » ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ : « إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ »

أخرجه البخاري في: ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۸۲ - باب إن الله يؤيد الدين بالرجل الفاجر .

۷۲ - حدیث سہل بن سعدی رضی اللہ عنہما
السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَسْكَرِهِ ، وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهُمْ شَاذَةَ وَلَا فَاذَةَ إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ ، فَقَالُوا مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأُ فُلَانٌ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ » . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ

۷۲ - حضرت سہل بن سعد سلمی بن سعد سلمی رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی (اپنے اصحاب کے ہمراہ احد یا خیبر کی لڑائی میں) مشرکین سے مدد بھیڑ ہوئی اور جنگ چھڑ گئی پھر جب آپ (اس دن لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف، تو آپ کی فوج کے ساتھ ایک شخص تھا۔ لڑائی لڑنے میں اس کا یہ حال تھا کہ مشرکین کا کوئی آدمی بھی اگر کسی طرف نظر پڑ جاتا تو اس کا پیچھا کر کے وہ شخص اپنی تلوار سے اسے قتل کر دیتا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا کہ آج جتنی سرگرمی کے ساتھ فلاں شخص لڑا ہے۔ ہم میں کوئی بھی اس طرح نہ لڑ سکا۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ لیکن وہ شخص دوزخی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا اچھا میں اس کا پیچھا کروں گا۔ (دیکھو، حضور ﷺ نے اسے کیوں دوزخی فرمایا ہے) بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ (دوسرے دن لڑائی میں موجود) رہا۔ جب کبھی وہ کھڑا ہو جاتا تو یہ بھی کھڑا ہو جاتا اور جب وہ تیز

☆ حضرت سہل بن سعد بن مالک رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو العباس السامدی تھی۔ ان کا نام حزن تھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے بدل کر سہل رکھ دیا۔ بڑے مشہور صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے والے صحابی ہیں۔ ۹۱ ہجری کو وفات پائی۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔

چلا۔ تو یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلتا بیان کیا کہ آخر وہ شخص زخمی ہو گیا، زخم بڑا گہرا تھا۔ اس لئے اس نے چاہا کہ موت جلدی آجائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے مقابلہ میں کر لیا اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی۔ اب وہ صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی؟ انہوں نے بیان کیا کہ وہی شخص جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، صحابہ پر آپ کا فرمان بڑا شاق گذرا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق کرتا ہوں۔ چنانچہ میں اس کے پیچھے ہو لیا، اس کے بعد وہ شخص سخت زخمی ہوا اور چاہا کہ جلدی موت آجائے۔ اس لئے اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابلہ میں کر لیا اور اس پر گر کر خود جان دے دی۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی زندگی بھر بظاہر اہل جنت کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں ہوتا ہے۔

مَعَهُ ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ ؛ قَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا ، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ ، وَذَبَابَهُ بَيْنَ نَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ! قَالَ : «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ : الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ إِنَّمَا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ ، أَنَا لَكُمْ بِهِ ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ، ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ ، وَذَبَابَهُ بَيْنَهُ نَدْيَيْهِ ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «عِنْدَ ذَلِكَ : « إِنْ الرَّجُلُ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ » .

أخرجه البخاري في: ۵۶- كتاب الجهاد : ۷۷- باب لا يقول فلان شهيد.

۷۳- حضرت جناب بن عبد اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، پچھلے زمانے میں ایک شخص (کے ہاتھ میں) زخم ہو گیا تھا اور اسے اس سے بڑی تکلیف تھی، آخر اس

۷۳- حدیث جناب بن عبد اللہ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ ،

نے چھری سے اپنا ہاتھ کٹ لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون بننے لگا اور اسی سے وہ مر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود میرے پاس آنے میں جلدی کی اس لئے میں نے بھی جنت کو اس پر حرام کر دیا۔

فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ. فَمَا رَقَأَ الدَّمَ حَتَّى مَاتَ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَدْرَبِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

أخرجه البخاري في: ٦٠- كتاب الأنبياء: ٥٠- باب ما ذكر عن بني إسرائيل.

(۴۶) مال غنیمت چوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت میں صرف ایماندار ہی جائیں گے

(۴۶) باب غلط تحريم الغلول وأنه

لا يدخل الجنة إلا المؤمنون

۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نے خیبر فتح کیا تو مال غنیمت میں ہمیں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے، اونٹ، مسلمان اور بھانٹے ملے تھے پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مدغم نامی غلام تھا جو بنی ضباب کے ایک صحابی نے آپ کو ہدیہ میں دیا تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیرا کر اس کو لگا۔ لوگوں نے کہا مبارک ہو شہادت! لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے چرائی تھی وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک دوسرے صحابی ایک یا دو تسمے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یہ میں نے اٹھائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی جنم کا تسمہ بنتا۔

۷۴- حدیث أبي هريرة رضي الله عنه قال: افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَكَمْ نَعْنَمَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى وادي القري ومعه عبد له يقال له مدغم، أهده له أحد بني الضباب؛ فبينما هو يحيط رجل رسول الله ﷺ إذ جاءه سهم عائر حتى أصاب ذلك العبد. فقال الناس: هنيئاً له الشهادة. فقال رسول الله ﷺ: «بلى والذي نفسي بيده إن الشملة التي أصابها يوم خيبر من المغانم لم تصبها المقاسم لتشتعل عليه ناراً» فجاء رجل، حين سمع ذلك

۶۵ حضرت جناب بن عبد اللہ بن سفیان رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں اور اپنے ولاد کی طرف منسوب ہوتے تھے۔ کوفہ اور بصرہ میں رہائش پذیر رہے۔ انہیں جناب الخیر، جناب الفاروق اور جناب ابن ام جناب بھی کہا جاتا ہے۔ ۶۳ ہجری کو وفات پائی۔

مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ، بِشِرَاكِ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ ، فَقَالَ : هَذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصْبَتُهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((شِرَاكِ أَوْ شِرَاكَيْنِ مِنْ نَارٍ)) .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازی : ۳۸ - باب غزوة خيبر .

(۵۱) کیا قبول اسلام کے بعد زمانہ کفر کے اعمال کا مواخذہ ہوگا؟

۷۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جو گناہ جاہلیت کے زمانہ میں کئے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہم سے ہوگا؟ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام کی حالت میں نیک اعمال کرتا رہا اس سے جاہلیت کے گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا۔ اور جو شخص مسلمان ہو کر بھی برے کام کرتا رہا اس سے دونوں زمانوں کے گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔

(۵۱) باب هل يؤخذ بأعمال الجاهلية

۷۵- حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال : قال رجل يا رسول الله! أتؤخذ بما عملنا في الجاهلية؟ قال «من أحسن في الإسلام لم يؤخذ بما عمل في الجاهلية ، ومن أساء في الإسلام أخذ بالأول والآخِر» .

أخرجه البخاري في : ۸۸ - كتاب استتابة المرتدين : ۱ - باب إثم من أشرك بالله .

(۵۲) حج اور ہجرت سے اگلے گناہوں کا معاف ہو جانا

۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مشرکین میں بعض نے قتل کا گناہ کیا تھا اور کثرت سے کیا تھا۔ اسی طرح زنا کاری بھی کثرت سے کرتے رہے تھے۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں اور جس کی طرف دعوت دیتے ہیں (یعنی اسلام) یقیناً اچھی چیز ہے، لیکن ہمیں یہ بتائیے کہ اب تک ہم نے جو گناہ کئے ہیں وہ اسلام لانے سے معاف ہوں گے یا نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا اور کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی بھی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے، ہاں مگر حق کے ساتھ نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کلام کرے

(۵۲) باب كون الإسلام يهدم ما قبله

وكذا الهجرة والحج

۷۶- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، أن ناساً من أهل الشرك كانوا قد قتلوا وأكثروا ، وزنوا وأكثروا ، فأتوا مُحَمَّدًا ﷺ فقالوا : إن الذي تقول وتدعوا إليه لحسن لو تخبرنا أن لما عملنا كفارة ؛ فنزل - ﴿ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ﴾ - ، ونزل :

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾
لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب

التفسير : ٣٩ - سورة الزمر.

(٥٣) باب حکم عمل الکافر إذا أسلم بعده

٧٧- حدیث حکیم بن حزام رضی اللہ
عنه، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ
أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنُّتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِن
صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَّةٍ رَجِمَ ، فَهَلْ فِيهَا مِن
أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَسَلِمْتَ عَلَىٰ مَا
سَلَفَ مِن خَيْرٍ».

أخرجه البخاري في : ٢٤ - كتاب الزكاة : ٢٤ - باب من تصدق في الشرك ثم أسلم.

(٥٣) ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان

(٥٤) باب صدق الایمان واخلاصه

٧٨- حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنه، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ - ﴿الَّذِينَ آمَنُوا
وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ - شَقَّ ذَلِكَ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ ؛ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ

٤٨- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنه نے بیان کیا کہ جب
آیت ”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی
ملاوٹ نہیں کی“ (الانعام: ٨٢) نازل ہوئی، مسلمانوں پر بڑا
شاق گزرا اور انہوں نے عرض کیا ہم میں کون ایسا ہو سکتا ہے
جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کی ملاوٹ نہ کی ہوگی؟

☆ حضرت حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو خالد اسدی قرشی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ کے بھتیجے تھے۔ فتح مکہ
کے دن اسلام قبول کیا۔ حنین اور خندق کے غزوات میں شامل ہوئے۔ ٣٠ احادیث کے راوی ہیں۔ ایک سو بیس سال زندہ رہ کر ساٹھ ہجری کو
وفات پائی۔ ٦٠ سال جاہلیت اور ٦٠ سال اسلام میں بسر کئے۔

٤٤- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے تھے اور سوانٹ سواری کے لیے مفت تقسیم کئے یا سوانٹوں کے برابر
سلمان اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔ (مرتب)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں، ظلم سے مراد آیت میں شرک ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بے شک شرک بڑا ہی ظلم ہے۔“ (لقمان: ۱۳)

أَيْنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ! قَالَ: «لَيْسَ ذَلِكَ، إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكَ؛ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ ﴿يَا بَنِيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾».

أخرجه البخاري في: ۶۰- كتاب الأنبياء: ۱- باب قول الله تعالى ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ﴾.

(۵۶) اللہ جل جلالہ نے دل کی بات اور خواہشات کو جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے، بخش دیا

(۵۶) باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر

۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خیالات فاسدہ کی حد تک معاف کیا ہے، جب تک کہ اس پر عمل نہ کرے یا اسے زبان سے ادا نہ کرے۔

۷۹- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَن أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ».

أخرجه البخاري في: ۶۸- كتاب الطلاق ۱۱ - باب الطلاق في الإغلاق.

(۵۷) جب بندہ دل میں نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نیکی لکھ لی جاتی ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرے تب تک نہیں لکھی جاتی جب تک اس پر عمل نہ کر لے

(۵۷) باب إذا هم العبد بحسنة كتبت وإذا هم بسينة لم تكتب

۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے اسلام کو عمدہ بنالے (یعنی نفاق اور ریا سے پاک کرے) تو ہر نیک کام جو

۸۰- حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ»

۸۰- حضرت امام المحدثین امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی خدا دلو بصیرت کی بنا پر یہاں بھی اسلام و ایمان کے ایک ہونے اور ان میں کمی و بیشی کے صحیح ہونے کے عقیدہ کا اثبات فرمایا ہے۔ اور بطور دلیل ان احادیث کو نقل فرمایا ہے جن سے صاف ظاہر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب جب سات سو گنا تک لکھا جاتا ہے تو یقیناً اس سے ایمان میں زیادتی ہوتی ہے اور کتب و سنت کی رو سے یہی عقیدہ درست ہے۔ (راز)

وہ کرتا ہے اس کے عوض دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر برا کام جو کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے (جتنا کہ اس نے کیا ہے)

لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا».

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۳۱ - باب حسن إسلام المرء.

۸۱- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث قدسی میں فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں دس گنا سے سات سو گنا تک نیکیاں لکھی ہیں۔ اور اس سے بڑھا کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کے لئے ایک برائی لکھی ہے۔

۸۱- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيمَا يَرُوي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ : قَالَ «إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ، ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ ، إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ ، إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا ، كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً ، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۳۱ - باب من هم بحسنة أو بسئنة.

(۵۸) وسوسے کا بیان اور جب وسوسہ آئے تو

(۵۸) باب الوسوسة في الإيمان

کیا کرے

وما يقوله من وجدها

۸۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے

۸۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «يَأْتِي الشَّيْطَانُ

☆ حضرت ابو ہریرہؓ کا اسلامی نام رانج قول کے مطابق عبد الرحمن بن صخر دوسی ہے جاہلیت میں ان کا نام ابو لاسود عبد شمس تھا۔ سات ہجری کو اسلام قبول کیا بقول امام شافعی یہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔ انہوں نے ۵۳۳۶ احادیث روایت کی ہیں۔ ابن عمرؓ کا فرمان ہے کہ ابو ہریرہؓ ہماری نسبت کہیں زیادہ رسول اللہ ﷺ کو لازم پکڑے رکھتے اور آپؐ کی حدیث کو ہم سے زیادہ جانتے تھے۔ مدینہ میں ۵۸ کے قریب ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔

دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی، فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی شخص کو ایسا وسوسہ ڈالے تو اسے اللہ سے پناہ مانگنی چاہئے اور شیطانی خیال کو چھوڑ دے۔

أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبِّكَ؟ فَيَأْذَا بَلْعُهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهَ.

أُخْرِجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۵۹ - كِتَابُ بَدَأِ الْخَلْقِ: ۱۱ - بَابُ صِفَةِ إِبْلِيسَ وَجَنُودِهِ.

۸۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان برابر سوال کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ سوال کرے گا کہ یہ تو اللہ ہے، ہر چیز کا پیدا کرنے والا۔ لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ (معاذ اللہ شیطان ان کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالے گا)

۸۳- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ؟».

أُخْرِجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۹۶ - كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ: ۳ - بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ.

(۵۹) جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کی سزا جہنم ہے

(۵۹) بَابُ وَعِيدٍ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ

بِئِمْنٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ

۸۴- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اس لئے قسم کھائی کہ کسی مسلمان کا مال (جھوٹ بول کر وہ) مار لے تو جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر نہایت ہی غصہ ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس فرمان کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی۔ ”پیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے بات چیت کرے گا نہ ان کی طرف قیامت کے دن دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہیں“ (آل عمران: ۷۷) راوی نے

۸۴- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ حَلَفَ يَهِينٍ صَبْرٍ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ» فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ - ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأِيمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾ - إِلَى آخِرِ الْآيَةِ؛ قَالَ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: مَا

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حمزہ انصاری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی لیکن کبھی بھی آپ نے نہ ڈانٹا نہ نکتہ چینی کی۔ متعدد غزوات میں شریک ہوئے۔ اہل تاریخ انہیں بدری شمار نہیں کرتے کیونکہ یہ بچوں میں شامل تھے اور لڑائی میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ آپ نے ۲۲۸۶ احادیث مرفوع روایت کی ہیں جن میں سے ۱۸۶ متفق علیہ اور ۸۰ تفردات بخاری اور ۹۰ تفردات مسلم میں سے ہیں۔ ۹۳ ہجری کو وفات پائی۔

بیان کیا کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور پوچھا، ابو عبد الرحمن (حضرت عبد اللہ بن مسعود) نے آپ لوگوں سے کوئی حدیث بیان کی ہے؟ ہم نے بتایا کہ ہاں اس طرح سے حدیث بیان کی ہے۔ اشعث نے اس پر کہا کہ یہ آیت تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی، میرے ایک چچا کے بیٹے کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا (ہم دونوں کا اس کے بارے میں جھگڑا ہوا اور مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو) آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو گواہ پیش کر یا پھر اس کی قسم پر فیصلہ ہو گا، میں نے کہا پھر تو یا رسول اللہ وہ (جھوٹی) قسم کھالے گا۔ آپ نے فرمایا کہ جو جھوٹی قسم اس لئے کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کامل لے لے اور اس کی نیت بری ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر نہایت ہی غضبناک ہو گا۔

يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قُلْنَا : كَذَا وَكَذَا ، قَالَ فِي أَنْزَلْتُ : كَأَنْتَ لِي بِنْتٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمِّ لِي ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيِّنَتَكَ أَوْ يَمِينُهُ» ؛ فَقُلْتُ : إِذَا يَحْلِفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ ، وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ» .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٣ - سورة آل عمران ٣ - باب إن الذين يشترون بعهد الله .

(٦٠) جو شخص پر ایسا مال ناحق چھیننا چاہے تو اس کا خون مباح ہے اور اگر مارا جائے تو جہنم میں جائے گا اور مال والا اگر اپنا مال بچانے میں مارا جائے تو وہ شہید ہے

(٦٠) باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق كان القاصد مهمل الدم في حقه، وإن قتل كان في النار ، وأن من قتل دون ماله فهو شهيد

٨٥- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا وہ شہید ہے۔

٨٥- حديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما ، قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ قَتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ» .

أخرجه البخاري في : ٤٦ - كتاب المظالم : ٣٣ - باب من قاتل دون ماله .

(٦١) جو حاکم رعایا کے حقوق میں خیانت کرے اس کے لیے جہنم ہے

(٦١) باب استحقاق الوالي الغاش لرعية النار

٨٦- عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی عیادت

٨٦- حديث معقل بن يسار ، أَنَّ عُبَيْدَ

کے لئے اس مرض میں آئے جس میں ان کا انتقال ہوا، تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ ”جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی رعیت کا حاکم بناتا ہے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اس کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔“

اللَّهُ بِنَ زِيَادٍ عَادَهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ - يَقُولُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرَعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحْطُهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۸ - باب من استرعى رعية فلم ينصح.

(۶۲) بعض دلوں سے امانت اور ایمان اٹھ جانے کا بیان اور فتنوں کا دلوں میں آنا

(۶۲) باب رفع الأمانة والإيمان من بعض القلوب وعرض الفتن على القلوب

۸۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں ارشاد فرمائیں۔ ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منظر ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتی ہے۔ پھر قرآن شریف سے، پھر حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کے اٹھ جانے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ”آدمی ایک نیند سوئے گا۔ اور (اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس بے ایمانی کا ہلکا نشان پڑ جائے گا۔ پھر ایک اور نیند لے گا تو اب اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا جیسے توپاؤں پر ایک چنگاری لڑھکائے تو ظاہر میں ایک چھالا پھول آتا ہے اس کو پھولا دیکھتا ہے، پر اندر کچھ نہیں ہوتا۔ پھر حال یہ ہو جائے گا کہ صبح اٹھ کر لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت دار نہیں ہو گا۔ کہا جائے گا کہ بنی فلاں میں ایک امانت دار شخص

۸۷- حَدِيثُ حُذَيْفَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا ، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ . حَدَّثَنَا «أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ» وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعِهَا قَالَ : «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ ، فَيَطِلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَسْتِ ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ ، فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَحَمْرِ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رَجْلِكَ ، فَتَنْفِطُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَيَصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ ،

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو علی تھی۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ بصرہ میں قیام پذیر رہے۔ بصرہ کی نمر معقل ان کی طرف منسوب ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے آخر تک رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

ہے۔ کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کتنا عقل مند ہے، کتنا بلند حوصلہ ہے اور کتنا بہادر ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا“ (حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) میں نے ایک ایسا وقت بھی گزارا ہے کہ میں اس کی پروا نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کو اسلام (بے ایمانی سے) روکتا تھا۔ اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کا مدگار اسے روکتا تھا۔ لیکن اب میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت ہی نہیں کرتا۔

فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا ؛ وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَطْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ! وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. وَلَقَدْ أَتَى عَلِيَّ زَمَانٌ وَمَا أَبَالِي أَيْكُمْ بَايَعْتُ ؛ لَيْسَ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ ، فَأَمَّا الْيَوْمَ ، فَمَا كُنْتُ أَبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

أخرجه البخاري في : ٨١- كتاب الرقاق : ٣٥- باب رفع الأمانة.

(٦٣) اسلام غربت کے ساتھ شروع ہوا اور پھر غریب ہو جائے گا اور سمٹ کر دو مسجدوں تک رہ جائے گا

(٦٣) باب بيان أن الإسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً وأنه يارز بين المسجدين

٨٨- حديث حذيفة ، قال : كنا جلوساً عند عمر رضي الله عنه فقال : أَيْكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ : أَنَا كَمَا قَالَه ، قَالَ : إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَحَرِيءٌ ؛ قُلْتُ «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ» ، قَالَ : لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنْ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ ، قَالَ : لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ ، قَالَ : أَيْكَسْرُ أَمْ يَفْتَحُ؟ قَالَ :

٨٨- حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پوچھا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث تم میں سے کسی کو یاد ہے؟ میں بولا، میں نے اسے (اسی طرح یاد رکھا ہے) جیسے آنحضرت ﷺ نے اس حدیث کو بیان فرمایا تھا۔ حضرت عمرؓ بولے کہ تم رسول اللہ ﷺ سے فتنہ کو معلوم کرنے میں بہت بے باک تھے۔ میں نے کہا کہ انسان کے گھر والے، مل، اولاد اور پڑوسی سب فتنہ (کی چیز) ہیں۔ اور نماز، روزہ، صدقہ، اچھی بات کے لئے لوگوں کو حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا ان فتنوں کا کفارہ ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھتا، مجھے تم اس فتنہ کے بارے میں بتلاؤ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا بڑھے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ یا امیر المؤمنین! آپ اس سے خوف نہ کھائیے۔ آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔

يُكْسَرُ ، قَالَ : إِذَا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا .

قُلْنَا : أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ ؟ قَالَ
نَعَمْ ، كَمَا أَنَّ دُونَ الْعَدِ اللَّيْلَةَ ، إِنِّي
حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ .

فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرَنَا مَسْرُوقًا
فَسَأَلَهُ ؛ فَقَالَ : الْبَابُ عُمَرُ .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب
مواقيت الصلاة : ۴ - باب الصلاة
كفارة .

۸۹- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ الْإِيمَانَ
لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى
جُحْرِهَا» .

أخرجه البخاري في : ۲۹ - كتاب فضائل المدينة : ۶ - باب الإيمان يأرز إلى المدينة .

(۶۵) اپنی عزت یا جان جانے سے ڈرنے والا

(۶۵) باب جواز الاستسوار للخائف

اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے

۹۰- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھ چکے ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کئے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا، ہماری تعداد ڈیڑھ ہزار ہو گئی ہے، اب ہم کو کیا ڈر

۹۰- حديث حُذَيْفَةَ رضي الله عنه قال:
قال النبي ﷺ «اكتبوا لي من تلفظ
بالإسلام من الناس» فكتبنا له ألفاً
وخمسمائة رجل. فقلنا نخاف ونحزن

۸۹- یعنی جس طرح سانپ اپنے سوراخ اور بل سے لگتا ہے اور گزران زندگی طلب کرتا ہے پھر جب اسے کوئی دیکھ لیتا ہے تو اپنے بل کی طرف لوٹ جاتا ہے اور سکر جاتا ہے ایسے ہی ایمان مدینہ میں منتشر ہوا اور پھیلا۔ تو ہر مومن کو اس کا نفس مدینے والوں سے محبت کی وجہ سے اس طرف کھینچتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کو اہل مدینہ سے محبت تھی۔ (مرتب)

أَلْفٌ وَحَمْسُمِائَةٌ؟ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتِلَانَا حَتَّى
إِنَّ الرَّجُلَ لِيَصَلِّيَ وَخَذَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

ہے۔ لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ (نبی اکرم ﷺ کے بعد) ہم
فتنوں میں اس طرح گھر گئے کہ اب مسلمان تنہا نماز پڑھتے
ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد . ۱۸۱ - باب كتابه الإمام للناس .

(۶۶) جو شخص ضعیف الایمان ہو اس کی دلجوئی
کرنا اور جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص
کو مومن نہ کہنا

(۶۶) باب تألف قلب من يخاف على إيمانه

لضعفه والنهي عن القطع بالإيمان من

غير دليل قاطع

۹۱۔ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو کچھ عطیہ دیا اور حضرت
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما وہاں موجود تھے۔ (وہ کہتے ہیں کہ)
رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہ دیا۔
حالات کہ وہ ان میں مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ میں نے کہا یا
رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں کو کچھ نہ دیا حالانکہ میں اسے
مومن گمان کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مومن یا مسلمان؟
میں تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر اس کے متعلق میرے
خیالات نے مجھے دوبارہ بولنے پر مجبور کیا اور میں نے کہا یا
رسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں کو کچھ نہ دیا حالانکہ اللہ کی قسم
وہ میرے مشاہدے کے مطابق مومن ہے۔ آپ نے فرمایا
مومن یا مسلمان؟ میں تھوڑی دیر چپ رہ کر ایک بار پھر اپنی
معلومات کی وجہ سے پہلی بات کو دہرانے لگا۔ رسول اللہ ﷺ
نے بھی اپنا جواب دہرایا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے سعد بلو جو
یہ کہ ایک شخص مجھے زیادہ عزیز ہے (پھر بھی میں اسے نظر
انداز کر کے) کسی اور دوسرے کو اس خوف کی وجہ سے یہ مل
دے دیتا ہوں کہ (وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اسلام سے پھر

۹۱۔ حدیث سعد رضی اللہ عنہ أن
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ
جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ
أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا
لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا،
فَقَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا!» فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ
عَلَّيْنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ:
مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا؟
فَقَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا!» فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ
عَلَّيْنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي،
وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ!
إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ،

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کنیت ابواسحاق ہے، بڑے ہبلور صحابی تھے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امت محمدیہ میں پہلے انسان ہیں
جنہوں نے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر پھینکا تھا۔ بدر میں شریک ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کیا۔ یہ وہ جلیل القدر صحابی
ہیں۔ جنہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا "سعد تیر بھینکتے رہو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں" اور فرمایا کہ یا اللہ سعد جب بھی دعا کرے قبول
فرماتا۔ ۲۷۰ احادیث کے راوی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں ۵۵ کو ستر سال کی عمر میں عتیق کے مقام پر وفات پائی اور جنت متعین میں
دن ہوئے۔

خَشِيَّةَ أَنْ يَكْبَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ».

جائے) اور اللہ سے آگ میں اونداھا ڈال دے۔

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۱۹ - باب إذ لم يكن الإسلام على الحقيقة.

(۶۷) باب زيادة طمأنينة القلب بتظاهر الأدلة

(۶۷) جب ولیلین خوب پہنچ جائیں تو دل کو

زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے

۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم حضرت ابراہیم کے مقابلے میں شک کرنے کے زیادہ مستحق ہیں جب کہ انہوں نے کہا تھا کہ میرے رب! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیا تم ایمان نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں، لیکن یہ صرف اس لئے تاکہ میرے دل کو زیادہ اطمینان ہو جائے۔ اور اللہ لوٹ پر رحم کرے کہ وہ زبردست رکن (یعنی خداوند کریم) کی پنہ لیتے تھے۔ اور اگر میں اتنی مدت تک قید خانے میں رہتا جتنی مدت تک یوسف رہے تھے تو میں بلانے والے کی بات ضرور مان لیتا۔

۹۲- حديث أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال «نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ - ﴿ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ﴾ - وَيَرْحَمُ اللَّهُ لوطًا، لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ؛ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طَوْلَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ».

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۱۱ - باب قوله عز وجل - ﴿وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ الَّذِي هُمْ فِيهِ لَدِينٌ﴾ - ضيف إبراهيم

(۶۸) ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت

(۶۸) باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد

کا یقین کرنا اور تمام شریعتوں کو آپ کی شریعت

- إلى جميع الناس ونسخ الملل بملته

سے منسوخ سمجھنا واجب ہے

۹۲- یعنی ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں شک محال ہے اور اس کی گنجائش نہیں۔ اور اگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف شک کی نسبت جائز ہوتی تو میں صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کی نسبت شک کرنے کا زیادہ حق رکھتا۔ اور تم جانتے ہو کہ ابراہیم علیہ السلام نے شک نہیں کیا پھر جب میں نے کوئی شک نہیں کیا اور اللہ کے مردوں کے زندہ کرنے پر قدرت میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا تو ابراہیم علیہ السلام اس کے (شک نہ کرنے کے) زیادہ لائق اور حق دار ہیں۔ رکن شدید کی طرف آنے سے مراد خود اللہ تعالیٰ کی طرف آنا ہے۔ یعنی میں اگر حضرت یوسف علیہ السلام کی جگہ ہوتا تو قید سے نکلنے کو قبول کرنے میں جلدی کرتا اور برات کی طلب کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوتا۔ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوسف علیہ السلام کی متانت، سنجیدگی، معاملات میں سوچ بچار اور صبر کی خوبی بیان فرما رہے ہیں کہ جب ان کے پاس بادشاہ کا قاصد آیا تو باوجود لمبی قید کاٹنے کے معاف کردہ اور درگزر شدہ گناہ کے فعل سے جلدی نہیں کی کہ باہر آجاتے بلکہ قاصد سے فرمایا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس جاؤ اور ان سے کہو ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کٹ ڈالے تھے۔ مقصد یہ تھا کہ ان پر حجت اور دلیل قائم ہو جائے کہ ان کی طرف سے آپ کو قید میں روکے رکھنا صریح ظلم تھا (مرتب)

۹۳- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات عطا کیے گئے کہ (انہیں دیکھ کر) ان پر ایمان لائیں (بعد کے زمانے میں) انکا کوئی اثر نہیں رہا اور مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی (قرآن) ہے۔ جو اللہ نے مجھ پر نازل کی ہے۔ (اسکا اثر قیامت تک رہیگا) اسلئے مجھے امید ہے کہ روز قیامت میرے تابعدار لوگ دیگر پیغمبروں کے تابعداروں سے زیادہ ہونگے۔

۹۳- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

أخرجه البخاري في : ۶۶ - كتاب فضائل القرآن : ۱ - باب كيف نزول الوحي وأول ما نزل .
۹۴- حدیث أَبِي مُوسَى قَالَ ، قَالَ :
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أُمَّةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ».

۹۴- حضرت ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین شخص ہیں جن کے لئے دوگنا اجر ہے۔ ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد ﷺ پر ایمان لائے۔ اور (دوسرے) وہ غلام جو اپنے آقا اور اللہ (دونوں) کا حق ادا کرے اور (تیسرے) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے، تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے، تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۳۱ - باب تعليم الرجل أمته وأهله .

(۶۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور ان کے شریعت محمدیؐ کے موافق چلنے کا بیان

(۶۹) باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکما

بشریعة نبینا محمد - ﷺ -

۹۵- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔“

۹۵- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا ، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۰۲ - باب قتل الخنزير .

۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ بن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔

۹۶- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ».

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۴۹- باب نزول عيسى ابن مريم عليهما السلام.

(۷۰) باب بيان الزمن الذي

(۷۰) اس زمانے کا بیان جب ایمان مقبول نہ ہو گا

لا يقبل فيه الإيمان

۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے۔ جب مغرب سے سورج طلوع ہو گا۔ اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لائیں گے۔ لیکن یہ وہ وقت ہو گا جب کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ ”کیا یہ اس بات کے منتظر ہیں؟ کہ ان کے پاس فرشتے آئیں؟ یا تیرا رب آئے؟ یا تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں؟ جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی شخص کو جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا اس کا ایمان مطلق فائدہ نہ دے گا نہ اسے جس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیکیاں نہ کی ہوں، کہ وہ کہے کہ اچھا منتظر رہو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔“ (الانعام: ۱۵۸)

۹۷- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ، وَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا» ثُمَّ قرَأَ الآيَةَ.

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۶- سورة الأنعام : ۹- باب هلم شهداءكم.

۹۸- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اے ابو ذر! کیا تمہیں معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے؟ بیان کیا کہ میں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور سجدہ کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر اسے اجازت دی جاتی ہے۔ اور ایک وقت اسے کہا جائے گا کہ واپس وہاں جاؤ جہاں سے آئے ہو۔

۹۸- حدیثِ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟» قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ

۹۷- یعنی نماز میں امام تم میں سے ہو گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کی اقتداء کریں گے۔ ان کے مقتدی نہیں گے۔ (مرتب)

چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع ہو گا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”ذالک مستقر لها“

قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ ، فَتَطَّلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا» ثُمَّ قَرَأَ - ﴿ذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا﴾ - .

أُخْرِجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۷ - كِتَابِ التَّوْحِيدِ : ۲۲ - بَابِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ .
(۷۱) بَابُ بَلَاءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ - ﷺ -

۹۹ - حَدِيثُ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ :

۹۹۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ پر وحی کا ابتدائی دور اچھے سچے اور پاکیزہ خوابوں سے شروع ہوا۔ آپ خواب میں جو کچھ دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح صحیح اور سچا ثابت ہوتا۔ پھر من جانب قدرت آپ تنہائی پسند ہو گئے۔ اور آپ نے غار حرا میں خلوت نشینی اختیار فرمائی اور کئی کئی دن اور رات وہاں مسلسل عبادت، یاد الہی اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ جب تک گھر آنے کو دل نہ چاہتا تو شہ (کھانے پینے کا سامان) ہمراہ لے کر وہاں رہتے۔ توشہ ختم ہونے پر ہی الہیہ محترمہ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لاتے اور کچھ توشہ ہمراہ لے کر دوبارہ وہاں جا کر خلوت گزریں ہو جاتے یہی طریقہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ پر حق منکشف ہو گیا اور آپ غار حرا ہی میں قیام پذیر تھے اچانک حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد پڑھو! آپ نے کہا میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے بھیجا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس پر فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے بھیجا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو بھیجا پھر مجھے چھوڑ دیا۔ اور کہنے لگا کہ ”پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا

أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةَ فِي النَّوْمِ ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ ، وَهُوَ التَّعَبُّدُ ، اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ ، وَيَنْتَرِذُ لِذَلِكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَنْتَرِذُ لِمِثْلِهَا ، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ ؛ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ ، قَالَ : «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» ، قَالَ : «فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأْ قُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِئٍ ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأْ ، فَقُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِئٍ ، فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّلَاثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ : ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾ .»

ہے۔“ (العلق: ۳) پس (یہی آیتیں آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سن کر) اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا۔ آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مجھے کبمل اڑھا دو مجھے کبمل اڑھا دو۔ انہوں نے آپ کو کبمل اڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا۔ تو آپ نے اپنی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا۔ اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت خدیجہ نے آپ کی ڈھارس بندھائی۔ اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں۔ آپ تو کتبہ پرور ہیں۔ بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں۔ مفلسوں کے لئے آپ کھاتے ہیں۔ مہمان نوازی میں آپ بے نظیر ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ (ایسے اوصاف حسہ والا انسان یوں بے وقت ذلت و خواری کی موت نہیں پاسکتا۔) پھر مزید تسلی کے لئے حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی تھے اور زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب اختیار کر چکے تھے، اور عبرانی زبان کے کاتب تھے چنانچہ انجیل کو بھی حسب منشاء خدائے عربیہ میں لکھا کرتے تھے۔ وہ بہت بوڑھے ہو گئے تھے یہاں تک کہ ان کی بیٹائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ حضرت خدیجہ نے ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کئے اور کہا کہ اے چچا زاد بھائی اپنے بھتیجے (محمد) کی زبانی ذرا ان کی کیفیت سن لیجئے۔ وہ بولے کہ بھتیجے آپ نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی تفصیل سناؤ۔ چنانچہ آپ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز رازداں فرشتہ) ہے جسے اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش میں آپ کے اس عمد نبوت کے شروع

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجُفُ فَوَادُهُ ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : «زَمَلُونِي زَمَلُونِي» فزَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ ، وَأَخْبَرَهَا الْخَبِيرَ «لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي» فَقَالَتْ خَدِيجَةُ : كَيْلًا وَاللَّهِ ، مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَتَّصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ .

فَانطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى آتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ ، وَكَانَ امْرَأً تَنْصَرَفِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ : يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ .

فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَبَرِ مَا رَأَى . فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ : هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى ﷺ ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدْعًا ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ

ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش! میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ (حالانکہ میں تو ان میں صادق و امین و مقبول ہوں) ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔

۱۰۰- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک روز میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف ایک آواز سنی اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔ کیا دیکھا ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا، وہ آسمان و زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا اور گھر آنے پر میں نے پھر کھل اوڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آیات نازل ہوئیں۔ ”اے لحاف اوڑھ کر لیٹنے والے اٹھ کھڑا ہو اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ اور گندگی سے دور رہ۔“ (المدثر: ۵-۱۵) اس کے بعد وحی تیزی کے ساتھ پے در پے آنے لگی۔

۱- کتاب بدء الوحي : ۳ - باب حدثنا يحيى بن بكير .

۱۰۱- يحيى بن كثير روى بيان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا کہ قرآن مجید کی کون

۱۰۱- حديث جابر بن عبد الله الأنصاري . عن يحيى بن كثير ،

☆ حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام انصاری رضی اللہ عنہما بڑے مجتہد اور امام تھے۔ ابو عبد اللہ اور ابو عبد الرحمن کئی تیس تھیں۔ بدر کے علاوہ انیس غزوات میں شریک ہوئے۔ اپنے زمانہ میں مدینہ میں مفتی رہے ہیں۔ مسجد نبوی میں درس و تدریس اور افتاء کی مجلس لگایا کرتے تھے۔ آپ نے بڑھاپے کی عمر کو پایا اور آخر میں نابینے ہو گئے تھے۔ نوے سال کی زندگی پائی۔ اور ۴۷ھ میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ ۱۵۳۰ احادیث کے راوی ہیں۔ کثرت سے حدیث رسول بیان فرمائی۔

سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی؟ ابو سلمہ نے فرمایا کہ ”یا ایہا المدثر“ (اے کپڑے میں لپٹنے والے) میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو خبر ملی ہے کہ ”اقرا باسم ربک الذی خلق“ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں وہی خبر دے رہا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے غار حراء میں تمہاری اختیار کی، جب میں وہ مدت پوری کر چکا اور نیچے اتر کر وادی کے بیچ میں پہنچا تو مجھے پکارا گیا۔ میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا اور مجھے دکھائی دیا کہ فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہے۔ پھر میں خدیجہؓ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھا دو اور میرے اوپر ٹھنڈا پانی ڈالو۔ اور مجھ پہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ”اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھئے، پھر لوگوں کو عذاب آخرت سے ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بڑائی کیجئے۔“ (المدثر: ۱-۳)

سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ - يَا أَيُّهَا
الْمُدَّثِّرُ - قُلْتُ يَقُولُونَ - اقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ - فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ
سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ ذَلِكَ، وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِي
قُلْتُ، فَقَالَ جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا
حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «جَاوَرْتُ
بِحِرَاءَ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي هَبَطْتُ
فَنَوْدَيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي فَلَمْ أَرَ
شَيْئًا، وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا،
وَنَظَرْتُ أَمَامِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، وَنَظَرْتُ
خَلْفِي فَلَمْ أَرَ شَيْئًا؛ فَرَفَعْتُ رَأْسِي
فَرَأَيْتُ شَيْئًا، فَأَنْتَيْتُ خَدِيجَةَ فَقُلْتُ:
دَثِّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ
فَدَثِّرُونِي وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا، قَالَ
فَنَزَلَتْ - ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ.
وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ﴾ -».

أخرجه البخاري في: ٦٥ - كتاب التفسير: ٧٤ - سورة المدثر: - باب حدثنا يحيى.

(٤٢) رسول اللہ ﷺ کا آسمانوں پر تشریف

(٧٢) باب الإسراء برسول اللہ ﷺ -

لے جانا اور نمازوں کا فرض ہونا

إلى السموات وفرض الصلوات

۱۰۲- حضرت ابوذر غفاریؓ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ

۱۰۲- حدیث ابی ذرٍّ أَنَّ رَسُولَ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”میرے گھر کی چھت کھول دی گئی“ اس وقت میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام اترے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اس کو میرے سینے میں رکھ دیا، پھر سینے کو جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا۔ اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چلے۔ جب میں پہلے آسمان پر پہنچا تو جبریل نے آسمان کے داروغہ سے کہا کھولو۔ اس نے پوچھا ”آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل“ پھر انہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ جواب دیا ”ہاں میرے ساتھ محمد (ﷺ) ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ان کے بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا ”جی ہاں! پھر جب انہوں نے دروازہ کھولا تو ہم پہلے آسمان پر چڑھ گئے، وہاں ہم نے ایک شخص کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کے داہنی طرف کچھ لوگوں کے جھنڈ تھے، اور کچھ جھنڈ بائیں طرف تھے۔ جب وہ اپنی داہنی طرف دیکھتے تو مسکراتے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو روتے۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر فرمایا، ”آؤ اچھے آئے ہو، صلح نبی اور صلح بیٹے! میں نے جبریل سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں جو جھنڈ ہیں یہ ان کے بیٹوں کی روحیں ہیں۔ جو جھنڈ دائیں طرف ہیں وہ جنتی ہیں اور بائیں طرف کے جھنڈ دوزخی روحیں ہیں۔ اس لئے جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے مسکراتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (رنج سے) روتے ہیں۔ پھر جبریل مجھے لے کر دوسرے آسمان تک پہنچے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ کھولو۔ اس آسمان کے داروغہ نے بھی پہلے داروغہ کی طرح پوچھا پھر کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ یعنی نبی ﷺ نے آسمان پر حضرات آدم

اللہ ﷻ قَالَ : «فَرَجَ عَن سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ عَن صَدْرِي ، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ جَاءَ بَطَسَتْ مِن ذَهَبٍ مُّثَلِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَعَهُ فِي صَدْرِي ، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ ، قَالَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا جِبْرِيلُ ، قَالَ : هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدًا ﷺ ، فَقَالَ : أَوْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ؛ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ ، عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ ، إِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ ، وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى ، فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِنْسِ الصَّالِحِ ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا آدَمُ ، وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَن يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَيْتِهِ ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَن شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ؛

۱۰۲- سدرۃ المنتہی سے مراد بیری کا وہ درخت ہے جو جنت کے کنارے پر ہے جہاں پر پہلے اور پچھلے لوگوں کا علم ختم ہو جاتا ہے اور کوئی اس کے آگے تجاوز نہیں کر سکتا۔ (مرتب)

اوریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو موجود پایا۔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کا ٹھکانا بیان نہیں کیا۔ البتہ اتنا بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان پر پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب جبریل نبی کریم ﷺ کے ساتھ حضرت اوریس علیہ السلام پر گزرے تو انہوں نے فرمایا کہ آؤ اچھے آئے ہو صلح نبی اور صلح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جواب دیا کہ یہ اوریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صلح نبی اور صلح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچا، انہوں نے کہا آؤ اچھے آئے ہو صلح نبی اور صلح بھائی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر میں ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے فرمایا آؤ اچھے آئے ہو صلح نبی اور صلح بیٹے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے جبریل لے کر چڑھے، اب میں اس بلند مقام تک پہنچ گیا جہاں میں نے قلم کی آواز سنی (جو لکھنے والے فرشتوں کی قلموں کی آواز تھی) پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کیں۔ میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ تعالیٰ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس وقت کی نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے۔ کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو لوا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ میں واپس بارگاہ رب العزت میں گیا تو اللہ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا، پھر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا کہ ایک حصہ کم دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس

فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى . حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَازِنِهَا افْتَحْ ، فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ ؛ فَفَتَحَ .

قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ صَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يُشَبَّ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ ؛ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ . قَالَ أَنَسٌ ، فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ . ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ . قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا مُوسَى . ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ؛ قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : هَذَا عِيسَى . ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ ؛ قُلْتُ : مَنْ هَذَا؟

کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب موسیٰ کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے، کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی، پھر میں بار بار آیا گیا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔۔۔ اب میں موسیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ۔ لیکن میں نے کہا مجھے اب اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ جن کے متعلق مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں۔ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا، میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔

قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ
لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ ،
فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً ،
فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَيَّ
مُوسَى ، فَقَالَ : مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ
عَلَيَّ أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ : فَرَضَ خَمْسِينَ
صَلَاةً ، قَالَ فَارْجِعْ إِلَيَّ رَبِّكَ فَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَارْجِعْ بِي فَوْضِعَ
شَطْرَهَا فَارْجَعْتُ إِلَيَّ مُوسَى فَقُلْتُ :
وَضَعَ شَطْرَهَا ؛ فَقَالَ : رَاجِعْ رَبِّكَ
فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ، فَارْجَعْتُ فَوْضِعَ
شَطْرَهَا ، فَارْجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : ارْجِعْ
إِلَيَّ رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ،
فَرَجَعْتُهُ ، فَقَالَ : هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ
خَمْسُونَ - لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ -
فَرَجَعْتُ إِلَيَّ مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ ،
فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي . ثُمَّ انْطَلَقَ
بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ،
وَعَشِيْبَهَا أَلْوَانٌ لَا أُدْرِي مَا هِيَ .
ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْحَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَابِلُ
اللُّؤْلُؤِ ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱ - باب كيف فرضت الصلاة : في الإسراء .

۱۰۳- حضرت مالک بن معصوم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک دفعہ بیت اللہ کے قریب نیند اور بیداری کی درمیانی حالت میں تھا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان لیٹے ہوئے ایک تیسرے آدمی کا ذکر فرمایا۔ (پھر فرمایا) اس کے بعد میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا، جو حکمت اور ایمان سے بھر پور تھا۔ میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا۔ پھر میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ اور اسے حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی سفید، نچرے چھوٹی اور گدھے سے بڑی یعنی براق! میں اس پر سوار ہو کر جبریل علیہ السلام کے ساتھ چلا۔ جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جبریل، پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! اس پر جواب آیا کہ اچھی کشادہ جگہ آنے والے کیا ہی مبارک ہیں۔ پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: آؤ پیارے بیٹے اور اچھے نبی۔

اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے یہاں بھی وہی سوال ہوا۔ کون صاحب ہیں؟ کہا جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب بھی آئے ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں! اب اوھر سے جواب آیا، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے

۱۰۳- حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ صَعْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، وَذَكَرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأَتَيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِئِ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ، ثُمَّ غَسَلَ الْبَطْنَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، وَأُتِيَتْ بِدَابَّةٍ أَيْضًا دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْجَمَارِ، الْبُرَاقُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، قِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ؛ قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قِيلَ: نَعَمْ؛ قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ، فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ،

۱۰۳- بیت معمور اس لیے کہتے ہیں کیونکہ کعبہ کے ارد گرد عبادت کرنے والے فرشتوں کی کثرت اور ان کے آباد کرنے اور رونق بخشنے کی زیادتی ہے۔ جبرم دینے کے قریب ایک بستی اور دیہات ہے اس سے مراد ہجر بخرن نہیں ہے۔ یہاں پر قلعے بنائے جاتے تھے۔ ایک قلعے میں پانی کی ایک بڑی مشک سما جاتی تھی۔ اسے قلعہ اس لیے کہا جاتا تھا کہ اسے اوپر کرنے اور اٹھانے میں ہلکا اور کم سمجھا جاتا تھا۔ (مرتب)

☆ حضرت مالک بن معصوم رضی اللہ عنہ انصاری مدینہ کے رہنے والے تھے اور بنو نمازن سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ معراج دلی حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شیخ و استاد ہیں۔ ان کی روایات بخاری، ترمذی، مسلم اور تسائی میں موجود ہیں۔

کیا ہی مبارک ہیں۔ اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام سے ملا۔ ان حضرات نے بھی خوش آمدید! مرحبا کہا اپنے بھائی اور نبی کو۔

پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے یہاں بھی سوال ہوا کون صاحب ہیں؟ جواب: جبریل! سوال ہوا: آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ! سوال ہوا: انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں! اب آواز آئی۔ اچھی کشادہ جگہ آئے۔ آنے والے کیا ہی صالح ہیں۔ یہاں یوسف علیہ السلام سے میں ملا، اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، اچھی کشادہ جگہ آئے ہو میرے پیارے بھائی اور نبی!

یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے اس پر بھی یہی سوال ہوا، کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل! سوال ہوا آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، پھر آواز آئی، اچھی کشادہ جگہ آئے، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں۔ یہاں میں اور یس علیہ السلام سے ملا۔ اور سلام کیا، انہوں نے فرمایا، مرحبا! بھائی اور نبی!

یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے۔ یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل۔ پوچھا گیا، اور آپ کے ساتھ اور کون صاحب آئے ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ! پوچھا گیا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں! آواز آئی، اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ آنے والے کیا ہی اچھے ہیں۔ یہاں ہم ہارون علیہ السلام سے ملے۔ اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، مبارک! میرے بھائی اور نبی، تم اچھی کشادہ جگہ آئے۔

یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کہ کون صاحب؟ جواب دیا جبریل۔ پوچھا گیا، آپ کے ساتھ اور بھی کوئی ہیں؟ کہا کہ ہاں! محمد ﷺ ہیں، پوچھا گیا، کیا انہیں

قِيلَ : أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى عَيْسَى وَيَحْيَى فَقَالَ : مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ . فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّلَاثَةَ قِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قِيلَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ : مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ، فَأَتَيْتُ يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، قَالَ : مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ . فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ ، قِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ ﷺ قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ : مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ مَرَحَبًا مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ . فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ ، قِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : جِبْرِيلُ ، قِيلَ : وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ : مُحَمَّدٌ ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ وَلِنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ . فَأَتَيْنَا عَلَى هَرُونَ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَرَحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ . فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ

بلایا گیا تھا؟ کہا ہاں! کہا اچھی کشادہ جگہ آئے ہیں۔ اچھے آئے والے۔ یہاں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا انہوں نے فرمایا، میرے بھائی اور نبی، اچھی کشادہ جگہ آئے۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا، بزرگوار آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا، کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی، اس کی امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے، میری امت کے جنت میں داخل ہونے والوں سے زیادہ ہوں گے۔

اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں جو اب دیا کہ جبریل علیہ السلام! سوال ہوا کہ کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ پوچھا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا ہاں۔ مرحبا! اچھے آنے والے۔ یہاں میں ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی! مبارک، اچھی کشادہ جگہ آئے ہو۔ اس کے بعد مجھے بیت المعمور دکھایا گیا۔

میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے بتلایا کہ یہ بیت المعمور ہے۔ اس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس سے نکل جاتا ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا۔ اور مجھے سدرۃ المنتہی بھی دکھلایا گیا۔ اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام حجر کے منجے ہوتے ہیں۔ اور پتے ایسے تھے جیسے ہاتھی کے کان! اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں، دو نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ تو جنت میں ہیں اور دو ظاہری نہریں دنیا میں نیل اور فرات ہیں۔

اس کے بعد مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ تو

السَّادِسَةِ، قِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قِيلَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرَحَّبًا بِهِ وَلِنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ . فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَرَحَّبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ . فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكِّي ، فَقِيلَ : مَا أَبْكَاكَ؟ فَقَالَ : يَا رَبُّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي يُبْعَثُ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي . فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ، قِيلَ : مَنْ هَذَا؟ قِيلَ : جِبْرِيلُ، قِيلَ : مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ : مُحَمَّدٌ، قِيلَ : وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ مَرَحَّبًا بِهِ وَلِنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ ؛ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَرَحَّبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيٍّ فَرَفَعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ ، فَقَالَ : هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ، يُصَلِّي فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ . وَرَفَعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى ، فَإِذَا نَبَقَهَا كَأَنَّهُ قِلَالٌ هَجِرٍ وَوَرَقَهَا كَأَنَّهُ آدَانُ الْفَيْوَلِ، فِي

انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو۔ اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو۔ میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (یعنی تخفیف کرانے) پر مصر رہے۔ اس مرتبہ تیس وقت کی رہ گئیں پھر انہوں نے وہی فرمایا تو اب تیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لئے اپنا اصرار جاری رکھا۔ اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں۔ اب میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا، تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔

أَصْلَهَا أَرْبَعَةٌ أَنهَارَ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ ،
فَقَالَ : أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْحِنَةِ ، وَأَمَّا
الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ . ثُمَّ فُرِضَتْ
عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً ، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى
جِئْتُ مُوسَى ، فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟
قُلْتُ : فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً ،
قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ ، عَالَجْتُ
بَيْنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، وَإِنَّ
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
فَسَأَلُهُ ، فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ ، فَجَعَلَهَا
أَرْبَعِينَ ، ثُمَّ مِثْلَهُ ، ثُمَّ ثَلَاثِينَ ، ثُمَّ
مِثْلَهُ ، فَجَعَلَ عِشْرِينَ ، ثُمَّ مِثْلَهُ ،
فَجَعَلَ عَشْرًا ، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ
مِثْلَهُ ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا ، فَأَتَيْتُ مُوسَى ،
فَقَالَ : مَا صَنَعْتَ ؟ قُلْتُ : جَعَلَهَا
خَمْسًا ، فَقَالَ مِثْلَهُ ، قُلْتُ : سَلَّمْتُ
بِخَيْرٍ ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ
فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْرِي
الْحَسَنَةَ عَشْرًا

أخرجه البخاري في: ۵۹- كتاب بدء الخلق: ۶ - باب ذكر الملائكة.

۱۰۴- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا، شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ گندمی رنگ، لمبا قد، اور بال گھنگھریالے تھے، ایسے لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوۃ کا کوئی شخص ہو۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا تھا۔ درمیانہ قد، میانہ جسم، رنگ سرخی اور سفیدی لئے ہوئے، اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریالے نہیں تھے) اور میں نے جہنم کے داروغہ کو بھی دیکھا اور دجال کو بھی، منجملہ ان آیات (نشانیوں) کے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دکھائی تھیں (سورہ سجدہ: ۲۳ میں اسی کا ذکر ہے کہ) (اے نبی!) ان سے ملاقات کے بارے میں آپ کسی قسم کا شک و شبہ نہ کریں (یعنی موسیٰ علیہ السلام سے ملنے میں)

۱۰۴- حدیث ابن عباسؓ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي؛ مُوسَى، رَجُلًا آدَمَ طَوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ؛ وَرَأَيْتُ عَيْسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا حَازَنَ النَّارِ، وَالذَّجَّالَ» فِي آيَاتِ آرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ، فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ-

أخرجه البخاري في: ۵۹- كتاب بدء الخلق: ۷- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السما.

۱۰۵- مجاہد رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہو گا۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ تو نہیں سنا۔ ہاں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ جب آپ نالے میں اترے تو بلیک کہہ رہے ہیں۔

۱۰۵- حدیث ابن عباسؓ، عَنِ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَذَكَرُوا الذَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ «مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ»، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعُهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ «أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلْبَسِي».

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۳۰- باب التلبية إذا انحدر في الوادي.

۱۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا جس میں آپ کو معراج ہوا کہ میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوۃ میں سے ہوں۔ اور میں نے عیسیٰ کو بھی دیکھا، وہ میانہ

۱۰۶- حدیث ابي هريرة رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ «رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرَبَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ،

قد اور نہایت سرخ و سفید رنگ والے تھے۔ ایسے ترو تازہ اور پاک صاف کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں اور میں ابراہیمؑ سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ جبریلؑ نے کہا کہ دونوں چیزوں میں سے آپ کا جو جی چاہے پیجئے، میں نے دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے پی گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر اس کی بجائے آپ نے شراب پی ہوتی تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

وَرَأَيْتُ عَيْسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَّبْعَةٌ أَحْمَرٌ ، كَأَنَّمَا حَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ ، وَأَنَا أَشْبَهُهُ وَوَلَدَ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ، ثُمَّ أُتِيَتْ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ ، وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ ، فَقَالَ اشْرَبْ أَيُّهُمَا شِئْتَ ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ ، فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَوْتَ أُمَّتَكَ».

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٢٤ - باب قول الله تعالى : ﴿وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثَ مُوسَى﴾ ﴿وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا﴾.

(۷۳) مسیح بن مریم علیہ السلام اور مسیح دجال کا ذکر

(۷۳) باب في ذكر المسيح ابن مريم
والمسيح الدجال

۱۰۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے، لیکن دجال داہنی آنکھ سے کٹا ہو گا اس کی آنکھ اٹھے ہوئے انگوڑی طرح ہوگی۔

۱۰۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ، فَقَالَ : «إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةٌ طَافِيَةٌ»

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ٤٨ - باب ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ﴾.

۱۰۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے رات کعبہ کے پاس خواب میں ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جو گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین و جمیل ۳

۱۰۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ

اس کے سر کے بال شانوں تک لٹک رہے تھے۔ سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں۔ اس کے بعد میں نے ایک شخص کو دیکھا، سخت اور مڑے ہوئے بالوں والا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا۔ اسے میں نے ابن قطن سے سب سے زیادہ شکل میں ملتا ہوا پایا، وہ بھی ایک شخص کے شانوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔

كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدَمِ الرَّجَالِ ،
تَضْرِبُ لِمَتَهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ ، رَجُلٌ
الشَّعْرُ ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً ، وَأَضِعَا يَدَيْهِ
عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ
بِالْبَيْتِ ، فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا :
هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ، ثُمَّ رَأَيْتُ
رَجُلًا وَرَأَاهُ جَعْدًا قَطِطًا ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ
الْيُمْنَى ، كَأَشْبَهَ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنِ ،
وَأَضِعَا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ
بِالْبَيْتِ ، فَقُلْتُ ، مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا
الْمَسِيحُ الدَّجَالُ».

أخرجه البخاري في: ۶۰- كتاب الأنبياء: ۴۸ - باب ﴿واذكر في الكتاب مريم﴾.

۱۰۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ”جب قریش نے (معراج کے واقعہ کے سلسلے میں) مجھ کو جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو روشن کر دیا اور میں نے اسے دیکھ دیکھ کر قریش سے اس کے پتے اور نشان بیان کرنا شروع کر دیئے۔“

۱۰۹- حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: «لما كذبتني قریش قمت في الحجر فحلا الله لي بيت المقدس، فطفقت أخبرهم عن آياته وأنا أنظر إليه».

أخرجه البخاري في: ۶۳- كتاب مناقب الأنصار: ۴۱ - باب حديث الإسراء وقول الله تعالى ﴿سبحان الذي أسرى بعبده ليلاً﴾.

(۷۴) باب في ذكر سدرۃ المنتهى

(۷۴) سدرۃ المنتهى کا بیان

۱۱۰- حدیث ابن مسعود . عن أبي

۱۱۰- ابو اسحاق شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زبیر بن حبیش

سے اللہ تعالیٰ کے (سورہ نجم میں) ارشاد ”فمکان قاب قوسین او ادنی فاعوی الی عبده مالوحی“ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چہ سواڑ تھے۔

إِسْحَقُ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَ : سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حَبِيشٍ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى﴾ - قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتْمَاءَةٌ جَنَاحُ .

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۷ - باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء .

(۷۵) ولقد راه نزلة اخرى سے کیا مراد ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جل جلالہ کو معراج کی رات دیکھا تھا یا نہیں

(۷۵) باب معنی قول اللہ عزوجل : ﴿ولقد راه نزلة اخرى﴾ ، وهل رأى النبي - صلی اللہ علیہ وسلم - ربه ليلة الإسراء

۱۱۱ - حدیث عائشة . عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتُ ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكُهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ ، ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ - ؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ

۱۱۱ - حدیث عائشة . عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي مِمَّا قُلْتُ ، أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكُهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ ، ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ﴾ - ؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ

میں سے کہے کہ آنحضرت ﷺ نے تبلیغ دین میں کوئی بات چھپائی تھی وہ بھی جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی ”اے رسول پہنچا دیجئے وہ سب کچھ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کی رسالت کا حق ادا نہ کیا۔“ (المائدہ: ۶۷) ہاں آنحضرت ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مرتبہ دیکھا تھا۔ (اس تفصیل سے اسی کو ترجیح حاصل ہوئی کہ آپ نے شب معراج میں ان آنکھوں سے اللہ کو نہیں دیکھا، واللہ اعلم)

غَدَاكَ - ؛ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ، ثُمَّ قَرَأَتْ - ﴿يَأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ - الآية؛ وَبَلَّغَهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي صُورَتِهِ مَرَّتَيْنِ .

أخرجه البخاري في: ۶۵- كتاب التفسير: ۵۳- سورة النجم: ۱- باب حدثنا يحيى حدثنا وكيع.

۱۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جس نے یہ گمان کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا، تو اس نے بڑی جھوٹی بات زبان سے نکالی، لیکن آپ نے جبریل علیہ السلام کو (معراج کی رات میں) ان کی اصل صورت میں دیکھا تھا۔ ان کے وجود نے آسمان کا کنارہ ڈھانپ لیا تھا۔

۱۱۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ ، وَخَلَقَهُ سَادًّا مَا بَيْنَ الْأَفْقِ .

أخرجه البخاري في: ۵۹- كتاب بدء الخلق: ۷- باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

(۷۸) اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو آخرت میں ہوگا

(۷۸) باب إثبات رؤية المؤمنين في الآخرة ربهم سبحانه وتعالى

۱۱۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (جنت میں) دو بلغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام ضروری چیزیں چاندی کی ہوں گی اور دو دوسرے بلغ ہوں گے جن کے برتن اور تمام دوسری چیزیں سونے کی ہوں گی۔

۱۱۳- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «جَنَّتانِ مِنْ فِضَّةٍ آيْتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا ، وَجَنَّتانِ مِنْ ذَهَبٍ

☆ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ بڑی تہیہ تھیں۔ ہجرت والے سل لیکن ہجرت سے قبل رسول اللہ ﷺ سے نکاح ہوا اور دو ہجری کو رخصتی ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ پیارے سے حیراء کہا کرتے تھے۔ عرب کے انساب کو اپنے والد محترم کی طرح بخوبی جانتی تھیں۔ ۲۲۱۰ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے ۱۷۳۳ مشفق علیہ ہیں۔ ۵۷ ہجری کو مدینہ منورہ میں ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وصیت کے مطابق رات کے وقت دفن کیا گیا۔

اور جنت عدن سے جنتیوں کے اپنے رب کے دیدار میں کوئی چیز سوائے کبریائی کی چادر کے جو اس کے (اللہ رب العزت کے) چہرے پر ہوگی حائل نہ ہوگی۔

أَيَّتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ
أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءَ الْكَبِيرِ
عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

أخرجه البخاري في: ٦٥- كتاب التفسير: ٥٥- سورة الرحمن: ١- باب قوله ﴿وَمَنْ دُونَهُمَا جَنَّاتٌ﴾.

(٧٩) باب معرفة طريق الرؤية

(٤٩) اللہ جل جلالہ کو (قیامت کے دن) دیکھنا
کس طرح ممکن ہے اس کی پہچان کا بیان

۱۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اپنے رب کو قیامت میں دیکھ سکیں گے؟ آپ نے (جواب کے لئے) پوچھا، کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگ بولے ہرگز نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپ نے پوچھا۔ اور کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جب کہ اس کے قریب کہیں بادل بھی نہ ہو شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ! پھر آپ نے فرمایا کہ رب العزت کو تم اسی طرح دیکھو گے۔ لوگ قیامت کے دن جمع کئے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو جسے پوچھا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو لیں گے۔ بہت سے چاند کے اور بہت سے بتوں کے ساتھ ہو لیں گے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافقین بھی ہوں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک نئی صورت میں آئے گا۔ اور ان سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ منافقین کہیں گے کہ ہم یہیں اپنے رب کے آنے تک کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (ایسی صورت میں جسے وہ پہچان لیں) آئے گا اور فرمائے گا

۱۱۴- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ
النَّاسَ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى
رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ : «هَلْ تَمَارُونَ
فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ
سَحَابٌ؟» قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ.
قَالَ : «فَهَلْ تَمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ
دُونَهَا سَحَابٌ؟» قَالُوا : لَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ ، قَالَ : «فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ
كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ ، فَمِنْهُمْ مَنْ
يَتَّبِعُ الشَّمْسَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ ،
وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيَتِ وَتَبَقَى هَذِهِ
الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ
فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانَنَا
حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا ، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا
عَرَفْنَاهُ ، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ ،

کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ بھی کہیں گے کہ بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انہیں بلائے گا۔ پل صراطِ جہنم کے پتھروں بیچ رکھا جائے گا۔ اور آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے ساتھ اس سے گذرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔

اس روز سوائے انبیاء کے کوئی بات بھی نہ کر سکے گا اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے۔ اے اللہ مجھے محفوظ رکھیو! اے اللہ مجھے محفوظ رکھیو! اور جہنم میں سعدان کے کائناتوں کی طرح آنکس (آنکڑے) ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ ہاں! (آپ نے فرمایا) تو وہ سعدان کے کائناتوں کی طرح ہوں گے۔ البتہ ان کے طول و عرض کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہوگی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے تھے انہیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے۔ اور موصدوں کو سجدے کے آثار سے پہچانیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدے کے آثار کا جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ جب جہنم سے نکلے جائیں گے تو اثرِ سجدے کے سوا ان کے جسم کے تمام ہی حصوں کو آگ جلا چکی ہوگی۔ جب جہنم سے باہر ہوں گے تو بالکل جل چکے ہوں گے۔ اس لئے ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا۔ جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد سبزہ ابھر آتا ہے۔

فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا ، فَيَدْعُوهُمْ ، وَيَضْرِبُ الصِّرَاطَ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ ، فَأَكُونَ أَوْلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا نَعَمْ ، قَالَ : «فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمَتِهَا إِلَّا اللَّهُ ، تَخَطَّفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَدُّ ثُمَّ يَنْجُو ، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ ، فَيُخْرِجُونَهُمْ ، وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ ، فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ ؛ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا ، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ؛ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ

پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان اب بھی باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی شخص ہو گا۔ اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ اس لئے کہے گا کہ اے میرے رب! میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ! اس کی بد بوجھ کو مارے ڈالتی ہے۔ اور اس کی چمک مجھے جلائے دیتی ہے۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کیا اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو دوبارہ کوئی نیا سوال تو نہیں کرے گا؟

بندہ کہے گا نہیں تیری بزرگی کی قسم! اور جیسے جیسے اللہ چاہے گا وہ قول و قرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ جنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئی تو اللہ نے جتنی دیر چاہا وہ چپ رہے گا۔ لیکن پھر بول پڑے گا۔ اے اللہ! مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے عمد و بیان نہیں باندھا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟

بندہ کہے گا اے میرے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد نصیب نہ ہونا چاہیے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دی گئی تو دوسرا کوئی سوال تو نہیں کرے گا؟ بندہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب کوئی دوسرا سوال تجھ سے نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح عمد و بیان باندھے گا۔ اور جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازے پر پہنچ کر جب جنت کی پسائی، تازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ بندہ چپ رہے گا۔ لیکن آخر بول پڑے گا کہ اے اللہ! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ

الْعِبَادِ ، وَيَقِي رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ ، دُخُولًا الْجَنَّةَ ، مُقْبِلًا بَوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ ، يَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ ، قَدْ قَشَيْتَنِي رِيحُهَا ، وَأَحْرَقَنِي ذُكَاؤُهَا ، يَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ يَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ ، فَيُعْطِي اللَّهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ ؛ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ . فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بِهَجَّتِهَا ، سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدَّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ ، يَقُولُ اللَّهُ لَهُ ، أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاقِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ يَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشَقَى خَلْقِكَ ؛ يَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ يَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ ؛ فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ ، فَيَقْدُمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِذَا بَلَغَ بِأَبْهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا ، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ

فرمائے گا افسوس اے ابن آدم، تو ایسا دعا باز کیوں بن گیا؟ کیا (ابھی) تو نے عہد و پیمانہ نہیں باندھا تھا کہ جو کچھ مجھے دے دیا گیا، اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوں گا؟ بندہ کے گالے رب! مجھے اپنی سب سے زیادہ بد نصیب مخلوق نہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہنس دے گا اور اسے جنت میں بھی داخلے کی اجازت عطا فرما دے گا۔ اور پھر فرمائے گا مانگ کیا ہے تیری تمنا؟ چنانچہ وہ اپنی تمنائیں (اللہ تعالیٰ کے سامنے) رکھے گا۔ اور جب تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں چیز اور مانگو، فلاں چیز کا مزید سوال کرو۔ خود اللہ تعالیٰ ہی یاد دہانی کرائے گا۔ اور جب وہ تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا کہ تمہیں یہ سب (بھی) اور اتنی ہی اور (بھی) دی گئیں۔

أَنْ يَسْكُتَ ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ ، فَيَقُولُ اللَّهُ : وَيَحْكُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَرَكَا أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاطِيقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ؟ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ، ثُمَّ يَأْذُنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ تَمَنَّ ، فَيَتَمَنَّى ، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ أُمْنِيَّتُهُ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : مِنْ كَذَا وَكَذَا! أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ؛ حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ.

أخرجه البخاري في: ۱۰- كتاب الأذان: ۱۲۹- باب فضل السجود.

۱۱۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم کو سورج اور چاند دیکھنے میں کچھ تکلیف ہوتی ہے، جب کہ آسمان بھی صاف ہو؟

ہم نے کہا کہ نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ پھر اپنے رب کے دیدار میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پیش آئے گی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں نہیں پیش آتی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ پوجا کرتی تھی۔ چنانچہ صلیب کے پجاری اپنی صلیب کے ساتھ، بتوں کے

۱۱۵ - حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ. قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيَاةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟» قُلْنَا لَا. قَالَ: «فَبِأَنكُمْ لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَاةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَاةِهُمَا» ثُمَّ قَالَ: «يُنَادِي مُنَادٍ: لِيَذْهَبَ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ، فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ

پجاری اپنے بتوں کے ساتھ اور تمام جھوٹے معبودوں کے پجاری اپنے جھوٹے معبودوں کے ساتھ چلے جائیں گے (جیسے قبروں کے پجاری ان قبروں کے ساتھ، تعزیلے جھنڈے اور علم پوجنے والے ان کے ساتھ چلے جائیں گے) اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔

ان میں نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان ہوں گے۔ اور اہل کتاب کے کچھ باقی ماندہ لوگ بھی ہوں گے۔ پھر دوزخ ان کے سامنے پیش کی جائے گی وہ ایسی چمکدار ہوگی جیسے میدان کی رت ہوتی ہے (جو دور سے پانی معلوم ہوتا ہے) پھر یہود سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کو پوجا کرتے تھے؟

وہ کہیں گے کہ ہم عزیر بن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں جواب ملے گا کہ تم جھوٹے ہو خدا کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی لڑکا۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو۔

وہ اس چمکتی رت کی طرف پانی جان کر چلیں گے اور پھر وہ جنم میں ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟

وہ جواب دیں گے کہ ہم مسیح بن اللہ کی پوجا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ اللہ کی نہ بیوی تھی اور نہ کوئی بچہ۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟

وہ کہیں گے کہ ہم چاہتے ہیں کہ پانی سے ہمیں سیراب کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ پیو (ان کو بھی اس چمکتی رت کی طرف چلایا جائے گا) اور انہیں بھی جنم میں ڈال دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہی باقی رہ جائیں گے جو خالص اللہ

الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ ، وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ ، وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ ، حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ ، وَغُبْرَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ ، فَيَقَالُ لِلْيَهُودِ : مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عَزِيرَ بْنِ اللَّهِ ، فَقَالَ كَذَبْتُمْ ، لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِينَا ، فَيَقَالُ اشْرَبُوا ، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ . ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ بْنَ اللَّهِ ، فَيَقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ ، فَمَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِينَا ، فَيَقَالُ اشْرَبُوا ، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ . حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ ، فَيَقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ فَارْقَنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنْهَا إِلَيْهِ الْيَوْمَ ، وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي : لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ

کی عبادت کرتے تھے، نیک و بد دونوں قسم کے مسلمان۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم لوگ کیوں رکے ہوئے ہو، جب کہ سب لوگ جاچکے ہیں؟ وہ کہیں گے ہم دنیا میں ان سے ایسے وقت جدا ہوئے کہ ہمیں ان کی دنیاوی فائدوں کے لئے بہت زیادہ ضرورت تھی۔ اور ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا ہے کہ ہر قوم اس کے ساتھ جائے جس کی وہ عبادت کرتی تھی۔ اور ہم اپنے رب کے منتظر ہیں۔

بیان کیا کہ پھر اللہ جبار ان کے سامنے اس صورت کے علاوہ دوسری صورت میں آئے گا جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہو گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ لوگ کہیں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ اور اس دن انبیاء کے سوا اور کوئی بات نہیں کرے گا۔ پھر پوچھے گا کیا تمہیں اس کی کوئی نشانی معلوم ہے؟

وہ کہیں گے کہ ”ساق“ (پنڈلی) پھر اللہ اپنی پنڈلی کھولے گا اور ہر مومن اس کے لئے سجدہ میں گر جائے گا۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو دکھلوے اور شہرت کے لئے اسے سجدہ کرتے تھے۔ وہ بھی سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ تختہ کی طرح ہو کر رہ جائے گی۔ پھر انہیں پل پر لایا جائے گا۔ ہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! پل کیا چیز ہے؟

آپ نے فرمایا وہ ایک پھسلوان گرنے کا مقام ہے اس پر سنسنیاں ہیں، آنکڑے ہیں، چوڑے چوڑے کانٹے ہیں، ان کے سرخمدار سدان کے کانٹوں کی طرح ہیں جو نجد کے ملک میں ہوتے ہیں۔ مومن اس پر پلک مارنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑے اور سواری کی طرح گذر جائیں گے۔ ان میں بعض تو صحیح سلامت نجات پانے والے ہوں گے اور بعض جنم کی آگ سے جھلس کر بچ نکلنے

رَبَّنَا ؛ قَالَ فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ ، فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا . فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ ، فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ؟ فَيَقُولُونَ السَّاقُ ؛ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ ، فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ ، وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً ؛ فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدُ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ، ثُمَّ يُؤْتَى بِالْحَسْرِ فَيَجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ» قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْجَسْرُ؟ قَالَ «الْمَدْحَضَةُ مَزْلَةٌ عَلَيْهِ حَطَّاطِيفٌ وَكَلَالِيْبٌ ، وَحَسَكَةٌ مُفْلَطْحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عَقِيْفَاءُ تُكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ. الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرَّيْحِ ، وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرُّكَّابِ ، فَتَاجٍ مُسَلَّمٌ ، وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مَنَاشِدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ . فَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ

والے ہوں گے یہاں تک کہ آخری شخص اس پر سے گھسٹے ہوئے گذرے گا۔ تم لوگ آج کے دن اپنا حق لینے کے لیے جتنا تقاضا اور مطالبہ مجھ سے کرتے ہو اس سے زیادہ مسلمان لوگ اللہ سے تقاضا اور مطالبہ کریں گے۔

اور جب وہ دیکھیں گے کہ اپنے بھائیوں میں سے انہیں نجات ملی ہے تو وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارے بھائی بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ دوسرے (نیک) اعمال کرتے تھے (ان کو بھی دوزخ سے نجات فرما) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ایک اشرفی کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ جن کو وہ پہچانتے ہوں گے ان کو نکالیں گے۔ پھر وہ واپس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ چنانچہ پہچاننے والوں کو نکال لیں گے۔

حضرت ابو سعیدؓ نے (اس پر) کہا کہ اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے تو یہ آیت پڑھو ”اللہ تعالیٰ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اگر نیکی ہے تو اسے بڑھاتا ہے۔“ (النساء: ۴۰) پھر انبیاء اور مومنین اور فرشتے شفاعت کریں گے اور پروردگار کا ارشاد ہو گا کہ اب خاص میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک دوزخ سے ایک مٹھی بھر لے گا۔ اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جو کوئلہ ہو گئے ہوں گے۔ پھر وہ جنت کے سرے پر ایک نہر میں ڈال دیئے جائیں گے جسے نہر آب حیات کہا جاتا ہے اور یہ لوگ اس کے کنارے سے اس طرح ابھریں گے جس طرح سیلاب کے کوڑے کرکٹ سے سبزہ ابھر آتا ہے۔ تم نے یہ منظر کسی چٹان کے یا کسی درخت کے کنارے دیکھا ہو گا۔ تو جس پر دھوپ پڑتی

قَدْ نَجَوْنَا فِي إِخْوَانِهِمْ ، يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا ؛ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ ، وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُورَهُمْ عَلَى النَّارِ ، فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ. فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ ، فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ. فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ؛ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا».

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَأَقْرَعُوا - ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا﴾ - ﴿فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ. فَيَقُولُ الْحَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدْ امْتَحَشُوا ، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ ، فَيَنْبُتُونَ فِي

رہتی ہے وہ سبز ابھرتا ہے اور جس پر سایہ ہوتا ہے وہ سفید ابھرتا ہے۔ پھر وہ اس طرح نکلیں گے جیسے موتی چمکتا ہے۔ اس کے بعد ان کی گردنوں پر مہر کردی جائیں گی (کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں) اور انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ اہل جنت انہیں ”عققاء الرحمن“ (رحم کرنے والے اللہ کے آزاد کردہ بندے) کہیں گے۔ انہیں اللہ نے بلا عمل کے جو انہوں نے کیا ہو اور بلا خیر کے جو ان سے صادر ہوئی ہو جنت میں داخل کیا ہے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا جو تم دیکھتے ہو اور اتنا ہی اور بھی ملے گا (یہ اس امت کے گنہگار بے عمل لوگ ہوں گے)

حَافَتِيۡنِۙ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيۡلِ السَّيۡلِ قَدۡ رَأَيْتُمُوهَا اِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ اِلَى جَانِبِ الشَّحْرَةِ ، فَمَا كَانَ اِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ اَخْضَرَ ، وَمَا كَانَ مِنْهَا اِلَى الظُّلِّ كَانَ اَبْيَضَ . فَيَخْرُجُوۡنَ كَاَنَّهُمُ اللُّوۡلُؤُ ، فَيُجَعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيۡمُ فَيَدْخُلُوۡنَ الْجَنَّةَ ، فَيَقُوۡلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰۤؤُلَاءِ عَتَقَاۗءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بَغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوۡهُ ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوۡهُ ، فَيُقَالُ لَهُمۡ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ .

أخرجه البخاري في ۹۷- كتاب التوحيد: ۲۴- باب قول الله-تعالى: ﴿وَجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة﴾

(۸۰) شفاعت کا ثبوت اور موحدوں کا جہنم سے نکالا جانا

(۸۰) باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحدين من النار

۱۱۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ”جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، اللہ پاک فرمائے گا، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (بھی) ایمان ہو، اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ تب (ایسے لوگ) دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ اور وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر زندگی کی نسر میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے۔ (یہاں راوی کو شک ہو گیا ہے کہ کونسا لفظ استعمال کیا) اس وقت وہ دانے کی طرح آگ آئیں گے۔ جس طرح ندی کے کنارے دانے آگ آتے

۱۱۶- حدیث ابی سعید الخدریؓ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال : «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوۡلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَخْرِجُوۡا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيۡمَانٍ ، فَيَخْرُجُوۡنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوۡا ، فَيَلْقَوۡنَ فِي نَهَرٍ الْحَيَاۗءِ اَوْ الْحَيَاةِ

ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پتھر در پتھر نکلتا ہے؟

(شَكَ مِنْ أَحَدِ رِجَالِ السَّنَدِ) فَيَنْتَوْنَ
كَمَا تَنْبَتُ الْحَبَّةُ فِي حَاوِيَةِ السَّيْلِ ،
أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟

أخرجه البخاري في ۲ - كتاب الإيمان: ۱۵ - باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال.

(۸۱) سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا

۱۱۷- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ اہل جہنم میں سے کون سب سے آخر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں کون سب سے آخر میں اس میں داخل ہو گا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھٹتے ہوئے نکلے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے، چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا، اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا، اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ پھر آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہو گا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا کہ اے رب میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا دیا جاتا ہے یا (اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ) تمہیں دنیا کے دس گنا دیا جاتا ہے۔ وہ شخص کہے گا تو میرا مذاق بیٹا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور آپ کے آگے کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم درجے والا شخص ہو گا

(۸۱) باب آخر أهل النار خروجا

۱۱۷- حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ. قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا ، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا. رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبُورًا فَيَقُولُ اللَّهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى ، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى ، فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا ، أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا ، فَيَقُولُ تَسْحَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ».

فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

وَكَانَ يُقَالُ : ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً.

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق: ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

(۸۲) باب أدنی أهل الجنة منزلة فيها

(۸۲) جنت میں سب سے کم درجے کے جنتی

کا بیان

۱۱۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ اگر ہم اپنے رب کے حضور میں کسی کی شفاعت لے جائیں تو نفع بخش ثابت ہو سکتی ہے۔ ممکن ہے ہم اپنی اس حالت سے نجات پا جائیں۔ چنانچہ لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے آپ ہی وہ بزرگ نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ کے اندر اپنی چھپائی ہوئی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ ہمارے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیں۔ وہ کہیں گے کہ میں تو اس لائق نہیں ہوں، پھر وہ اپنی لغزش یاد کریں گے اور کہیں گے کہ نوح کے پاس جاؤ، وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں۔ وہ اپنی لغزش کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ لوگ ان کے پاس آئیں گے لیکن یہ بھی یہی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، اپنی خطا کا ذکر کریں اور کہیں گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے لیکن وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، اپنی خطا کا ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے، لیکن یہ بھی کہیں گے کہ میں اس لائق نہیں ہوں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ اس وقت میں اپنے رب سے

۱۱۸- حدیث انس بن مالک قال: قال رسول الله ﷺ: «يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقْتَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا؛ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ حَطِيئَتَهُ، وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا، أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ. فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ حَطِيئَتَهُ، ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ حَطِيئَتَهُ، ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ؛ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ حَطِيئَتَهُ، ائْتُوا عِيسَى، فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ، ائْتُوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ غَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَيَأْتُونِي، فَأَسْتَأْذِنُ

(شفاعت کی) اجازت چاہوں گا اور سجدہ میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ جتنی دیر تک چاہے گا مجھے سجدہ میں رہنے دے گا۔ پھر کہا جائیگا کہ اپنا سراٹھا لو، مانگو دیا جائے گا، کھو سنا جائے گا، شفاعت کرو، شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں اپنے رب کی اس وقت ایسی حمد بیان کروں گا کہ جو اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا۔ پھر شفاعت کروں گا اور میرے لئے حد مقرر کر دی جائے گی اور میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ اور اسی طرح سجدہ میں گر جاؤں گا، تیسری یا چوتھی مرتبہ جہنم میں صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جنہیں قرآن نے روکا ہے (یعنی جن کے جہنم میں ہمیشہ رہنے کا ذکر قرآن میں صراحت کے ساتھ ہے)

عَلَى رَبِّي ، فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا ،
فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ
رَأْسَكَ ، سَلْ تُعْطَى ، وَقُلْ يُسْمَعُ ،
وَأَشْفَعُ تُشْفَعُ . فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ
رَبِّي بِتَحْمِيدِ يُعَلِّمُنِي ؛ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحْدُ
لِي حَدًّا ، ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ
وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ؛ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقْعُ
سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى
مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ
الْقُرْآنُ .

أخرجه البخاري في: ۸۱- كتاب الرقاق : ۵۱- باب صفة الجنة والنار.

۱۱۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا قیامت کا دن جب آئے گا تو لوگ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ظاہر ہوں گے۔ پھر وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے کہ ہماری اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ میں اس قاتل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قاتل نہیں ہوں۔ ہاں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ اللہ سے شرف ہم کلامی پانے والے ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قاتل نہیں ہوں۔ البتہ تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ بھی کہیں گے کہ میں اس قاتل نہیں ہوں۔ ہاں تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ لوگ میرے پاس آئیں

۱۱۹- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ . قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : « إِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي
بَعْضٍ ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ : أَشْفَعْ لَنَا
إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ : لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ
عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ ؛
فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ ، فَيَقُولُ : لَسْتُ لَهَا
وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللَّهِ ؛
فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ : لَسْتُ لَهَا
وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللَّهِ
وَكَالِمَتُهُ ؛ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ :

گے اور میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لئے ہوں۔ اور پھر میں اپنے رب سے اجازت چاہوں گا اور مجھے اجازت دی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ تعریفوں کے الفاظ مجھے الہام کرے گا۔ جن کے ذریعہ میں اللہ کی حمد بیان کروں گا۔ جو اس وقت مجھے یاد نہیں ہیں۔ چنانچہ جب میں یہ تعریفیں بیان کروں گا۔ اور اللہ کے حضور میں سجدہ کرنے والا ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائیگا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے وہ سنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ (یہ سن کر) میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت۔ کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان سب کو نکال لاؤ جن کے دل میں جو کے دانے برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں واپس آؤں گا اور اللہ رب العزت کی یہی تعریفیں ایک بار پھر کروں گا۔ اور اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھ سے کہا جائیگا، اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے وہ سنا جائے گا۔ جو مانگو گے وہ دیا جائے گا۔ جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ پھر میں کہوں گا اے رب! میری امت، میری امت، کہا جائے گا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو دوزخ سے نکال لو جن کے دل میں ذرہ یا رائی برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا۔ پھر میں لوٹوں گا۔ اور یہی تعریفیں پھر کروں گا۔ اور اللہ کے لئے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ مجھ سے کہا جائے گا۔ اپنا سر اٹھاؤ۔ جو کہو گے سنا جائے گا، جو مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ اے رب میری امت، میری امت! اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ اور جس کے دل میں ایک رائی کے دانہ کے کم سے کم تر حصہ کے برابر بھی ایمان ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ میں پھر جاؤں گا اور نکالوں گا۔ پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹوں گا اور وہی تعریفیں کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ میں چلا جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو گے سنا جائے گا، جو

لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ،
فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَاسْتَأْذِنُ
عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِنُنِي لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ
أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ،
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِيرُ لَهُ
سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ
رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ،
وَاشْفَعْ تُشْفَعْ؛ فَأَقُولُ: يَا رَبُّ أُمَّتِي،
أُمَّتِي! فَيَقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ
فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ،
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِيرُ لَهُ سَاجِدًا،
فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ
تُشْفَعْ؛ فَأَقُولُ: يَا رَبُّ أُمَّتِي، أُمَّتِي!
فَيَقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ
فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ
إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ؛ ثُمَّ أَعُودُ
فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِيرُ لَهُ
سَاجِدًا، فَيَقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ
رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعُ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ،
وَاشْفَعْ تُشْفَعْ؛ فَأَقُولُ يَا رَبُّ أُمَّتِي،

مانگو گے دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔
میں کہوں گا۔ اے رب! مجھے ان کے بارے میں بھی اجازت
دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔
میری عزت، میرے جلال، میری کبریائی، میری بڑائی کی قسم
اس میں سے انہیں بھی نکالوں گا جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ
کہا ہے۔

أُمَّتِي! فَيَقَالُ أَنْطَلِقُ فَأَخْرَجَ مَنْ كَانَ
فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى أَذْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ
مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرَجَهُ مِنَ النَّارِ؛ فَأَنْطَلِقُ
فَأَفْعَلُ.

ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ
الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَحْرَجْتُ لَهُ سَاجِدًا؛ فَيَقَالُ:
يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعُ،
وَسَلِّ تُعْطَى، وَاشْفَعْ تُشْفَعُ؛ فَأَقُولُ يَا
رَبِّ! انْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
، فَيَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَايِ
وَعَظَمَتِي لِأَخْرَجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ.

أخرجه البخاري في: ۹۷- كتاب التوحيد: ۳۶- باب كلام الرب عز وجل يوم القيامة مع الأنبياء

وغيرهم

۱۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا
گیا۔ تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے اسے ایک بار نوچا اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ نے
فرمایا۔ قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا۔
تمہیں معلوم بھی ہے۔ یہ کونسا دن ہو گا؟

اس دن دنیا کے شروع سے قیامت کے دن تک کی
ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع ہو گی کہ ایک
پکارنے والے کی آواز سب کے کانوں تک پہنچ سکے گی اور
ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے

۱۲۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:
أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِلَحْمٍ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ
الذَّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَهَسَّ مِنْهَا
نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟
يُجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي
صَعِيدٍ وَاحِدٍ، يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي،
وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصْرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ

گاہ اور لوگوں کی پریشانی اور بے قراری کی کوئی حد نہ رہے گی۔ جو برداشت سے باہر ہو جائے گی۔ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہو گئی ہے۔ کیا کوئی ایسا مقبول بندہ نہیں ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟

بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ حضرت آدمؑ کے پاس چلنا چاہئے، چنانچہ سب لوگ حضرت آدمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے پروردگار ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ اس لئے آپ اپنے رب کے حضور میں ہماری شفاعت کر دیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت آدمؑ کہیں گے کہ میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی اتنا غضبناک ہو گا۔ اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی۔ پس مجھ کو اپنی جان کی فکر ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں حضرت نوحؑ کے پاس جاؤ۔

چنانچہ سب لوگ حضرت نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نوح! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ”شکر گزار بندہ“ کا خطاب دیا۔ آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے حضور میں شفاعت کر دیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ حضرت نوحؑ بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں تھا۔ اور نہ آج کے بعد

النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ؛ فَيَقُولُ النَّاسُ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَىٰ رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِيَعِضُ، عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَىٰ غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَىٰ نُوحٍ؛ فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ! إِنَّكَ أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَىٰ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، اشْفَعْ لَنَا إِلَىٰ رَبِّكَ، أَلَا تَرَىٰ إِلَىٰ مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ

سے روح ہیں۔ آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا۔ اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف) اتنا کہیں گے، 'نفسی، نفسی، نفسی میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، ہاں، محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔'

سب لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں، اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرشِ تلیٰ پہنچ کر اپنے رب عزوجل کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثناء کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ مہمات نہیں بتائے تھے۔

پھر کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا۔ اے میرے رب! میری امت، اے میرے رب! میری امت پر کرم کر۔ کہا جائے گا، اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے، جنت کے دانے دروازے سے داخل کیجئے اور ویسے انہیں اختیار ہے، جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں۔ پھر

كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي ،
نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى
غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ ، فَيَأْتُونَ
إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ يَا إِبْرَاهِيمُ! أَنْتَ نَبِيُّ
اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ اشْفَعْ لَنَا
إِلَى رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟
فَيَقُولُ لَهُمْ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَكِنْ
يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ قَدْ كُنْتُ
كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ، نَفْسِي! نَفْسِي!
نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى
مُوسَى ، فَيَأْتُونَ مُوسَى ، فَيَقُولُونَ : يَا
مُوسَى! أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَلَّكَ اللَّهُ
بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ ، اشْفَعْ
لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ
فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَكِنْ
يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ
نَفْسًا لَمْ أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا ، نَفْسِي! نَفْسِي!
نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى
عِيسَى ؛ فَيَأْتُونَ عِيسَى ، فَيَقُولُونَ :
يَا عِيسَى! أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کبھی اتنا غضبناک ہو گا۔ اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کر لی تھی۔ آج مجھ کو اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے ابراہیمؑ! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں، روئے زمین میں منتخب، آپ ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ بھی کہیں گے کہ آج میرا رب بہت غضبناک ہے؟ اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہو گا، اور میں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ بس مجھ کو اپنے نفس کی فکر ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے موسیٰؑ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعہ فضیلت دی، آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ کہیں گے کہ آج اللہ تعالیٰ بہت غضبناک ہے، اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہو گا۔ اور میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا۔ نفسی، نفسی، نفسی، بس مجھ کو آج اپنی فکر ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں عیسیٰؑ کے پاس جاؤ۔

سب لوگ حضرت عیسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہوں گے، اور عرض کریں گے، اے عیسیٰؑ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریمؑ پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف

وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوْحَ مِنْهُ،
وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ، اشفَعُ
لَنَا، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ
عِيسَى، إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ
غَضِبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَكِنْ
يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا ،
نَفْسِي! نَفْسِي! نَفْسِي! اذْهَبُوا إِلَى
غَيْرِي ، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ؛
فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ ، فَيَقُولُونَ : يَا
مُحَمَّدُ! أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ
الْأَنْبِيَاءِ ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، اشفَعُ لَنَا إِلَى
رَبِّكَ ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟
«فَانطَلِقْ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقْعُ
سَاجِدًا لِرَبِّي - عَزَّ وَجَلَّ - ثُمَّ يَفْتَحُ
اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ
عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي ،
ثُمَّ يُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! ارْفَعْ رَأْسَكَ ،
سَلْ تُعْطَى ، وَاشْفَعْ تُشْفَعْ ؛ فَأَرْفَعُ
رَأْسِي ، فَأَقُولُ : أُمَّتِي يَا رَبُّ! أُمَّتِي يَا
رَبُّ! فَيُقَالُ : يَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ
أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصریٰ میں ہے۔

الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ»، ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحَمِيرَ، أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى».

أخرجه البخاري في: ٦٥ - كتاب التفسير: ١٧ - سورة الإسراء: ٥ - باب ذرية من حملنا مع نوح

(۸۴) نبی اکرم ﷺ کا اپنی شفاعت کی دعا کو اپنی امت کے لیے چھپا رکھنے کا بیان

(۸۴) باب اختباء النبي - ﷺ - دعوة - الشفاعة لأمته

۱۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا تو اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھوں۔“

۱۲۱- حديث أبي هريرة . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - ﷺ - : «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ ، فَأُرِيدُ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، أَنْ أُخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

أخرجه البخاري في: ٩٧ -- كتاب التوحيد: ٣١ - باب قوله - تعالى - ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مَدَادًا لَكَلِمَاتِ رَبِّي﴾.

۱۲۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نبی نے کچھ چیزیں مانگیں یا فرمایا کہ ہر نبی کو ایک دعا دی گئی۔ جس چیز کی اس نے دعا مانگی اور پھر اسے قبول کیا گیا۔ لیکن میں نے اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہوئی ہے۔

۱۲۲ - حديث أنسٍ عَنِ النَّبِيِّ - ﷺ - . قَالَ : «كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤلاً» أَوْ قَالَ «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَتْ ، فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

أخرجه البخاري في: ٨٠ - كتاب الدعوات: ١ - باب لكل نبي دعوة مستجابة.

(۸۷) باب فی قوله - تعالیٰ - :

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

(۸۷) اللہ تعالیٰ کے قول (و انذر عشیرتک

الاقربین) کے بیان میں

۱۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ”اور اپنے نزدیک ناطے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا“ (الشعراء: ۲۱۳) تو آپ نے یہ فرمایا قریش کے لوگو (یا ایسا ہی کوئی اور کلمہ) تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل) خرید لو (بچالو) میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا (یعنی اس کی مرضی کے خلاف میں کچھ نہیں کر سکتا) عبد مناف کے بیٹوں میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ اے عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب! میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ صفیہ میری پھوپھی! اللہ کے سامنے میں تمہارے کچھ کام نہیں آسکتا۔ اے فاطمہ رضی اللہ عنہا میری بیٹی! تو جو چاہے میرا مال مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تیرے کچھ کام نہیں آسکوں گا۔

۱۲۳- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ - ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ - ، قَالَ : «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا «اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنْ اللَّهِ شَيْئًا . يَا بَنِي عَبْدِ مَنْفٍ! لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا . يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا . وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ! لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا . وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! ﷺ ، سَلِّبِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا» .

۱۱ - أخرجه البخاري في : ۵۵ - كتاب الوصايا : ۱۱ - باب هل يدخل النساء و الولد في الأقارب .

۱۲۴- حضرت ابن عباس نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ ”آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔ اور اپنے گروہ کے ان لوگوں کو ڈراؤ جو مخلصین ہیں۔“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور پکارا ”یا صباحا“ قریش نے کہا یہ کون ہے! پھر وہاں سے سب آکر جمع ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تمہیں بتاؤں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے سے آنے والا ہے، تو کیا تم مجھ کو سچا نہیں سمجھو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں جھوٹ کا آپ

۱۲۴- حدیثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا . قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ - ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ - وَرَهْطِكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّنَاءَ فَهَتَفَ : « يَا صَبَّاحَاهُ! فَقَالُوا مَنْ هَذَا؟ فَاجْتَمَعُوا

سے تجربہ کبھی بھی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں تمہیں سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے آ رہا ہے۔ یہ سن کر ابولہب بولا۔ تو تباہ ہو گیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا؟ پھر آنحضرت ﷺ وہاں سے چلے آئے اور آپ پر سورہ لہب نازل ہوئی۔ ”دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے ابولہب کے اور وہ برباد ہو گیا۔“

إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ حَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي؟» قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: «فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ»، قَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبَا لَكَ! مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا؟ ثُمَّ قَامَ.

فَنَزَلَتْ - ﴿تَبَّتْ يُدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ أخرجه البخاري في: ٦٥ - كتاب التفسير: ١١١ - سورة تبت يدا أبي لهب وتب: ١ - باب حدثنا يوسف .

(۸۸) ابو طالب کے لیے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کرنا اور شفاعت کی وجہ سے ان سے عذاب جہنم میں تخفیف ہونے کا بیان

(۸۸) باب شفاعة النبي ﷺ لأبي طالب

والتخفيف عنه بسببه

۱۲۵- حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا آپ اپنے چچا (ابوطالب) کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتے تھے اور آپ کے لئے غصہ ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا (اسی وجہ سے) وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں بالکل نیچے ہوتے۔

۱۲۵- حَدِيثُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : مَا أَغْنَيْتَ عَنِّ عَمَّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ . قَالَ : «هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَكَوْلًا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ» .

أخرجه البخاري في: ٦٣ - كتاب مناقب الأنصار: ٤٠ - باب قصة أبي طالب .

۱۲۶ - حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ؓ - حضرت ابو سعيد خدری ؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی

☆ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ کی کنیت ابو الفضل ہے۔ جاہلیت و اسلام میں قریش کے اکابرین میں سے تھے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے چچا جان تھے۔ حجاج کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آبا کرنا ان کا مشغلہ تھا۔ ہجرت سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے لیکن اپنا اسلام چھپائے رکھا اور مکہ میں ٹھہرے رہے۔ غزہ حنین میں حاضر ہوئے تھے۔ آخر عمر میں نابینے ہو گئے تھے، ان کی بزرگی کی وجہ سے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ ۳۵ احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۲ھ کو ۸۸ سال کی عمر میں مدینہ میں وفات پائی۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ ،
وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمَّهُ ، فَقَالَ : «لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي
ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَلْبِغُ كَعْبِيهِ يَغْلِي
مِنْهُ دِمَاغُهُ».

إيضاً

(۸۹) باب أهون أهل النار عذاباً

(۸۹) جہنم والوں میں سب سے ہلکے عذاب
والے کا بیان

۱۲۷- حدیث النعمان بن بشیر
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ
أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
لَرَجُلٍ تَوَضَّعَ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةً
يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ».

۱۲۷- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ قیامت کے
دن عذاب کے اعتبار سے سب سے کم وہ شخص ہو گا جس کے
دونوں قدموں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھا جائے گا اور اس کی
وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہو گا۔ (صحیح مسلم میں آگ کی دو
جو تیاں پہنانے کا ذکر ہے۔ اس سے ابو طالب مراد ہیں)

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵۱ - باب صفة الجنة والنار.

(۹۱) باب موالة المؤمنين ومقاطعة

(۹۱) مومن سے دوستی رکھنے اور غیر مومن
سے دوستی قطع کرنے اور ان سے جدا رہنے کا
بیان

غيرهم والبراءة منهم

۱۲۸- حدیث عمرو بن العاص ،
☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بقول امام بخاری ہجرت والے سال پیدا ہوئے۔ حضرت معاویہ کے زمانہ میں
کو فد پھر حمص کے گورنر اور عادل رہے۔ جب یزید بن معاویہ فوت ہوا تو یہ شام میں تھے۔ ۱۱۳ احادیث کے راوی ہیں۔ حمص کی بہتی بیرن میں
مرج راہط کے معرکہ کے بعد خالد بن خیلق کے ہاتھوں ۶۳ ہجری کو شہید ہوئے۔

☆ حضرت عمرو بن العاص بن وائل صحیحی بڑھو کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ زبان میں ضرب المثل تھے۔ آٹھ ہجری کے آغاز میں ہجرت کی۔ آپ
کے مسلمان ہونے پر آنحضرت ﷺ کو بڑی خوشی ہوئی اور انہیں کئی لشکروں کا امیر بھی مقرر کیا۔ اور عمان میں بطور عامل اور حاکم کے کام کیا۔
حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مصر کو فتح کیا اور وہاں کے والی رہے۔ مکررات کے ساتھ چالیس احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۳ ہجری میں ۹۰ سال کی عمر
میں وقت پائی۔

کریم ﷺ سے علی الاعلان سنا کہ فلاں کی اولاد میرے عزیز نہیں ہیں۔ (گو ان سے نسبی رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز تو وہ ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیزگار ہیں (گو ان سے نسبی رشتہ بھی نہ ہو) البتہ ان سے میرا رشتہ ناطہ ہے۔ اگر وہ تر رکھیں گے تو میں بھی رکھوں گا۔ یعنی وہ ناطہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑوں گا۔

قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ : «إِنَّ آلَ أَبِي فَلَانَ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ، وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَهَا بِيَلَالِهَا» يَعْنِي أَصْلَهَا بِصِلَتِهَا .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۱۴ - باب يبل الرحم ببالها .

(۹۲) مسلمانوں کے ایک گروہ کا بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہونے کا بیان

(۹۲) باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب

۱۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی جس کی تعداد ستر ہزار ہوگی۔ ان کے چہرے اس طرح روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند روشن ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر حضرت عکاشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اپنی دھاری دار کملی جو ان کے جسم پر تھی، اٹھاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ انہیں بھی ان میں سے کر دے۔ اس کے بعد ایک اور صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

۱۲۹- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وَجُوهَهُمْ إِضَاءَةُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ» قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنِ الْأَسَدِيِّ يُرْفَعُ نَمْرَةً عَلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» . ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ ، فَقَالَ : «سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ» .

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵۰ - باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب .

۱۳۰- حضرت سهل بن سعد سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت میں سے ستر ہزار یا

۱۳۰- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

سات لاکھ آدمی جنت میں جائیں گے، راوی کو شک ہوا کہ سہل سے کونسی تعداد بیان ہوئی تھی، (وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ) وہ ایک دوسرے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔

ان کا اگلا ابھی اندر داخل نہ ہونے پائے گا کہ جب تک آخری بھی داخل نہ ہو جائے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵۱ - باب صفة الجنة والنار.

۱۳۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ (خواب میں) مجھ پر تمام امتیں پیش کی گئیں۔ بعض نبی گذرتے اور ان کے ساتھ (ان کی اتباع کرنے والا) صرف ایک ہوتا۔ بعض گذرتے اور ان کے ساتھ دو ہوتے بعض کے ساتھ پوری جماعت ہوتی۔ اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ ہوتا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھک گیا تھا۔ میں سمجھا کہ یہ میری امت ہوگی۔ لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کے لوگ ہیں۔ پھر مجھ سے کہا کہ دیکھو، ابھر دیکھو، میں نے دیکھا کہ بہت سی جماعتیں ہیں جو تمام افق پر محیط تھیں۔ کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس میں سے ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بے حساب جنت میں داخل کیے جائیں گے۔ پھر صحابہ مختلف جگہوں میں اٹھ کر چلے گئے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی وضاحت نہیں کی کہ یہ ستر ہزار کون لوگ ہوں گے۔ صحابہ کرام نے آپس میں اس کے متعلق مذاکرہ کیا اور کہا کہ ہماری پیدائش تو شرک میں ہوئی تھی البتہ بعد میں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ ستر ہزار ہمارے بیٹے ہوں گے جو پیدائش ہی میں مسلمان ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ستر ہزار وہ لوگ

مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا ، أَوْ سَبْعُمِائَةٍ أَلْفٍ» (لَا يَدْرِي الرَّاوي أَيُّهُمَا قَالَ) «مَتَمَّا سَكُونَ أَحَدًا بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، لَا يَدْخُلُ أَوْلَهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ ، وَجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ».

۱۳۱- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ «عَرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَّمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ ، وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ ، وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ ، فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي ، فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ ؛ ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ ، فَقِيلَ لِي أَنْظُرْ هَكَذَا وَهَكَذَا ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ ، فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ ، وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بَغَيْرِ حِسَابٍ» فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَكَمْ بَيْنَ لَهُمْ ؛ فَتَذَكَّرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالُوا : أَمَا نَحْنُ فَوَلَدُنَا فِي الشَّرْكِ ، وَلَكِنَّا آمَنَّا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

ہوں گے جو بد فالی نہیں لیتے، نہ منتر سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ لگاتے ہیں بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ فرمایا کہ ہاں۔ ایک دوسرے صاحب (حضرت سعد بن عبادہ) نے کھڑے ہو کر عرض کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے بازی لے گئے (کہ تم سے پہلے عکاشہ کے لیے جو ہونا تھا وہ چکا)

، وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ هُمْ أَتْبَاؤُنَا. فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «هُمْ الَّذِينَ لَا يَتَطَهَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتُمُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ» فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ مِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «نَعَمْ» فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مِنْهُمْ أَنَا؟ فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عَكَاشَةُ».

أخرجه البخاري في: ۷۶ - كتاب الطب: ۴۲ - باب من لم يرق.

۱۳۲- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا ایک چوتھائی رہو؟ ہم نے کہا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی ہو کہ اہل جنت کا تم ایک تہائی رہو۔ ہم نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) اہل جنت کا آدھا حصہ ہو گے اور ایسا اس لئے ہو گا کہ جنت میں فرمانبردار نفس کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہو گا اور تم لوگ شرک کرنے والوں کے درمیان (تعداد میں) اس طرح ہو گے جیسے سیاہ بیل کے جسم پر سفید بال ہوتے ہیں۔ یا جیسے سرخ رنگ کے جسم پر ایک سیاہ بال ہو۔

۱۳۲- حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ».

أخرجه البخاري في: ۸۱ - كتاب الرقاق: ۴۵ - باب كيف الحشر.

(۹۴) باب قوله "يقول الله لآدم :

أخرج بعث النار من كل ألف تسعمائة

وتسعة وتسعين"

(۹۴) اللہ تعالیٰ حضرت آدم سے ارشاد فرمائے گا ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانوے آدمی جہنم کے لیے نکال لو۔

۱۳۳- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! حضرت آدمؑ کیسے گئے حاضر ہوں فرماں بردار ہوں۔ اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں نکال لو۔ آدم علیہ السلام پوچھیں گے۔ جہنم میں ڈالے جانے والے لوگ کتنے ہیں؟

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہی وہ وقت ہو گا جب بچے غم سے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ عورتیں اپنا حمل گرا دیں گی اور تم لوگوں کو نشہ کی حالت میں دیکھو گے۔ حالانکہ وہ واقعی نشہ کی حالت میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہو گا۔

صحابہ کو یہ بات بہت سخت معلوم ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ہم میں سے وہ (خوش نصیب) شخص کون ہو گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں خوشخبری ہو، ایک ہزار یا جوج و ماجوج کی قوم سے ہوں گے اور تم میں سے وہ ایک جنتی ہو گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک تملی حصہ ہو گے۔ راوی نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی تکبیر کہی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ آدھا حصہ اہل جنت کا تم لوگ ہو گے۔ تمہاری مثال دوسری امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے کسی سیاہ تیل کے جسم پر سفید بالوں

۱۳۳- حدیث ابی سعید، قال : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَقُولُ اللَّهُ : يَا آدَمُ! فَيَقُولُ : لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ! قَالَ : أخرج بعث النار، قال : وما بعث النار؟ قال : من كل ألف، تسعمائة وتسعة وتسعين، فذلك حين يثيب الصغير، وتضع كل ذات حمل حملها، وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد» فاشتد ذلك عليهم، فقالوا يا رسول الله! أينما ذلك الرجل؟ قال : «أبشروا فإن من ياجوج وماجوج ألفا ومنكم رجل» ، ثم قال : «والذي نفسي في يده إنني لأطمع أن تكونوا ثلث أهل الجنة» ، قال : فحمدنا الله وكبرنا ، ثم قال : «والذي نفسي في يده إنني لأطمع أن تكونوا شطر أهل الجنة ، إن مثلكم في الأمم كمثل الشعرة البيضاء في

کی (معمولی تعداد) ہوتی ہے۔ یا وہ سفید داغ جو گدھے کے آگے کے پاؤں پر ہوتا ہے۔

جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ.

أخرجہ البخاری فی: ۸۱- کتاب

الرقاق: - باب قوله عز وجل - ﴿إِنْ

زلزلة الساعة شيء عظيم﴾

۲ - کتاب الطہارۃ

۲- طہارت کے مسائل

(۲) باب وجوب الطہارۃ للصلاۃ

(۲) نماز کے لیے طہارت کا ہونا ضروری ہے

۱۳۴- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحَدَتْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ».

۱۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جسے وضو کی ضرورت ہو یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔“

أخرجه البخاري في : ۹۰ - كتاب الحيل : ۲ - باب في الصلاة.

(۳) باب صفة الوضوء وكمالہ

(۳) وضو کی ترکیب اور اس کے پورا کرنے کا بیان

۱۳۵- حدیث عَثْمَانَ بْنِ عَمَانَ. دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَمَسَّحَهُمَا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ مَسَّحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

۱۳۵- حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے (حمران سے) پانی کا برتن مانگا۔ (اور لے کر پہلے) اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا، پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کھلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ٹخنوں تک تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۲۴ - باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً.

☆ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عمر تھی۔ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ صحیح قول کے مطابق عام الفیل کے ۶ سال بعد پیدا ہوئے۔ آغاز اسلام میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کی نانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم سے یکے بعد دیگرے نکاح کرنے کی وجہ سے ذی النورین کے لقب سے معروف ہوئے۔ جنت کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ بیعت رضوان آپ کے لیے ہی ہوئی تھی۔ آپ نے مسجد نبوی کے لیے جگہ خرید فرمائی۔ یزید روم بھی آپ نے مسلمانوں کے لیے خرید۔ اشعارہ ذی الحجہ ۳۵ ہجری کو جمعہ کے دن مظلومانہ طور پر شہید ہوئے۔ آپ کے دور خلافت میں مسلمانوں نے بے مثال فتوحات حاصل کیں۔

(۷) نبی اکرم ﷺ کے وضو کرنے کے بیان میں

۳۳۶- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے پانی کا طشت منگولیا۔ اور ان (پوچھنے والوں) کے لئے رسول اللہ ﷺ کا سا وضو کیا۔ (پہلے) طشت سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا۔ پھر تین بار ہاتھ دھوئے، پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا (اور پانی لیا) پھر کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا، ناک صاف کی، تین چلوؤں سے، پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا، اور تین مرتبہ منہ دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ کنبیوں تک دوبار دھوئے۔ پھر اپنا ہاتھ طشت میں ڈالا اور سر کا مسح کیا۔ (پہلے) آگے لائے پھر پیچھے لے گئے، ایک بار، پھر ٹخنوں تک اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

(۷) باب في وضوء النبي ﷺ

۱۳۶- حدیث عبد اللہ بن زید۔ سئل عن وضوء النبي ﷺ ، فدعا بتور من ماء ، فنوضاً لهم وضوء النبي ﷺ ، فأكفأ على يديه من التور ، فغسل يديه ثلاثاً ، ثم أدخل يده في التور ، فمضمض واستنشق ، واستنثر بثلاث غرفات ، ثم أدخل يده فغسل وجهه ثلاثاً ، ثم غسل يديه مرتين إلى المرفقين ، ثم أدخل يده فمسح رأسه ، فأقبل بهما وأدبر مرة واحدة ، ثم غسل رجليه إلى الكعبين.

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۳۹ - باب غسل الرجلين إلى الكعبين.

(۸) ناک میں پانی ڈالنا اسی طرح استنجاء کرنا طاق مرثبہ بہتر ہے

۳۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص وضو کرے اسے چاہئے کہ ناک صاف کرے۔ اور جو پتھر سے استنجاء کرے اسے چاہئے کہ طاق عدد (یعنی ایک یا تین یا پانچ ہی) سے کرے۔“

(۸) باب الإيتار في الاستنثار والاستجمار

۱۳۷- حدیث أبي هريرة عن النبي ﷺ أنه قال : «من توضأ فليستثر ، ومن استجمر فليوتر».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۲۵ - باب الاستنثار في الوضوء.

۳۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین

۱۳۸- حدیث أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال : «إذا استيقظ أحدكم

☆ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ ابن ام عمارہ اور ابو محمد کی کتیت سے معروف ہوئے۔ ان کے بدر میں حاضر ہونے میں اختلاف ہے، میلہ کذاب کے قتل میں وحشی بن حرب کے ساتھ شریک تھے۔ وضو والی حدیث کے راوی ہیں۔ ۶۳ ہجری میں حہ کے دن شہید ہوئے۔ ۳۷- مٹی کے ڈھیلے بھی پتھری شمار ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ (راز)

مرتبہ ناک جھاڑے۔ کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے تختے پر بیٹھا رہتا ہے۔

مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلَيْسَتْ تَنْتَرِ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ».

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۱۱ - باب صفة إبليس وجنوده.

(۹) پورا پاؤں دھونا واجب ہے

(۹) باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما

۱۳۹ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک سفر میں جو ہم نے (رسول اللہ ﷺ کی معیت میں) کیا تھا آنحضرت ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے (وہ سفر مکہ سے مدینہ کا تھا) اور آپ ہم سے اس وقت طے جب (عصر کی) نماز کا وقت آن پہنچا تھا ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے۔ پس پاؤں کو خوب دھونے کی بجائے ہم یوں ہی سادھو رہے تھے۔ (یہ حال دیکھ کر) آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا دیکھو اریزوں کی خرابی دوزخ سے ہونے والی ہے۔ دو یا تین بار آپ ﷺ نے (یوں ہی بلند آواز سے) فرمایا۔

۱۳۹ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ تَحَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَذْرَكْنَا ، وَقَدْ أَرَهَقْتَنَا الصَّلَاةُ ، وَنَحْنُ تَوَضَّأُ ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا ، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ : «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۳ - باب من رفع صوته بالعلم.

۱۴۰ - ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما گزرے اور لوگ لوٹنے سے وضو کر رہے تھے۔ آپ نے کہا اچھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ ابوالقاسم رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے (خشک) اریزوں کے لئے آگ کا عذاب ہے۔

۱۴۰ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ. كَانَ يَمُرُّ وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُونَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ ؛ فَقَالَ : «سَبِّغُوا الْوُضُوءَ ، فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ : «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۲۹ - باب غسل الأعتقاب.

(۱۲) منہ کو زیادہ دھونا اس قدر کہ سر کے سامنے کا حصہ بھی دھل جائے، اسی طرح ہاتھوں اور پاؤں کو کہنیوں اور ٹخنوں کے پار تک دھونا مستحب ہے

(۱۲) باب استحباب إطالة الغرة

والتحجيل في الوضوء

۱۴۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ ”میری امت کے

۱۴۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : إِنْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ

۱۴۰ - منشا یہ ہے کہ وضو کا کوئی عضو خشک نہ رہ جائے ورنہ وہی عضو قیامت کے دن عذاب الہی میں مبتلا کیا جائے گا۔ (راز)

لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔ اس لیے تم میں سے جو کوئی اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے، وہ بڑھا لے۔“ (یعنی وضو اچھی طرح کرے)

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣ - باب فضل الوضوء ، والغفر المحجلون من آثار الوضوء.

(۱۵) مسواک کرنے کا بیان

۱۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دے دیتا۔“

أخرجه البخاري في : ١١ - كتاب الجمعة : ٨ - باب السواك يوم الجمعة.

۱۴۳- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک کرتے ہوئے پایا۔ اور آپ کے منہ سے ”اع اع“ کی آواز نکل رہی تھی۔ اور مسواک آپ کے منہ میں تھی جس طرح آپ نے کر رہے ہوں۔“

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٧٣ - باب السواك.

۱۴۴- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنے منہ کو مسواک سے صاف کرتے۔

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٧٣ - باب السواك.

(۱۶) سنت باتوں کا بیان

۱۴۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

۱۴۳- اگر حلق کے اندر سے مسواک کی جائے تو اس قسم کی آواز نکلا کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت یہی کیفیت تھی۔ اس سے مراد

مسواک کرنے میں مبالغہ ہے۔ (راز)

(۱۵) باب السواك

۱۴۲- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ - اَوْ عَلٰى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ».

۱۴۳- حدیثِ اَبِي مُوسٰى . قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنْ بِسِوَاكِ بِيَدِهِ، يَقُولُ : «اَعْ اَعْ» وَالسَّوَاكُ فِيْهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

۱۴۴- حدیثِ حُذَيْفَةَ . قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ فَاَهُ بِالسَّوَاكِ.

(۱۶) باب خصال الفطرة

۱۴۵- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

کہ پانچ چیزیں فطری ہیں۔ (یا فرمایا کہ) پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ ختمہ کرائے۔ زیر ناف بل مونڈنا۔ بعل کے بل نوچنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھ کم کرانا۔

قَالَ : «الْفِطْرَةُ حَمْسٌ أَوْ حَمْسٌ مِنْ الْفِطْرَةِ : الْخِتَانُ ، وَالْإِسْتِحْدَادُ ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۶۳ - باب قص الشارب .

۱۳۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”تم مشرکین کے خلاف کرو۔ داڑھی چھوڑو اور مونچھیں خوب کتراؤ۔“

۱۴۶- حدیث ابنِ عمرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ ، وَفَرُّوا اللَّحَى وَأَخْفُوا الشَّوَارِبَ».

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۶۴ - باب تقليم الأظفار .

۱۳۷- حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ ”مونچھیں خوب کترا لیا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔“

۱۴۷- حدیث ابنِ عمرَ رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحَى».

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۶۵ - باب إعفاء اللحى .

(۱۷) استنجاء کے بیان میں

باب الاستطابة

۱۳۸- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو اس وقت نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ پیٹھ کرو۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف اس وقت اپنا منہ کر لیا کرو۔“

۱۴۸- حدیث أبي أيوب الأنصاري أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا ، وَلَكِنْ شَرُّقُوا أَوْ غَرِّبُوا».

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم جب شام آئے تو یہاں کے بیت الخلاء قبلہ رخ بنے ہوئے تھے (جب ہم قضائے حاجت کے لئے جاتے) تو ہم مڑ جاتے اور اللہ عزوجل

قَالَ أَبُو أَيُّوبَ : فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَا حِيضَ يُنِيتُ قِبَلَ الْقِبْلَةِ ، فَتَنَحَّرَفُ

☆ حضرت خالد بن زید بن کلب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو ایوب انصاری ہے نجار قبیلہ سے تعلق تھا۔ ہجرت کے دن نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں ہی نزول فرمایا تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ حضرت علی کے ساتھ خارجیوں کے مد مقابل جنگ میں حصہ لیا۔ امیر معلویہ کی خلافت میں ان کے بیٹے یزید کے ساتھ ۵۲ ہجری میں قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور یہیں پر شہید ہوئے اور قلعہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ یزید نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

سے استغفار کرتے تھے۔

وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲۹ - باب قبة أهل المدينة وأهل الشام والمشرق.

۱۴۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ جب قضاء حاجت کے لئے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو نہ بیت المقدس کی طرف۔ حالانکہ ایک دن میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہیں۔

۱۴۹- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَنَا ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ.

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۱۲ - باب من تبرز على لبنتين.

۱۵۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن میں اپنی بہن اور رسول اللہ ﷺ کی البیہ محترمہ) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت سے چڑھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت اور شام کی طرف منہ کئے ہوئے نظر آئے۔

۱۵۰- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۱۴ - باب التبرز في البيوت.

(۱۸) داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت

(۱۸) باب النهي عن الاستنجاء باليمين

۱۵۱- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے، اور جب پاخانہ (بیت الخلاء) میں جائے اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ داہنے ہاتھ سے استنجاء

۱۵۱- حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَسُ فِي الْإِنَاءِ ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا

☆ حضرت حارث بن رمعی بیٹھو اپنی کینیت ابو قتادہ انصاری سے معروف ہیں۔ مشہور گھڑ سوار ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ہمارے بہترین گھڑ سوار ابو قتادہ ہیں۔ غزوہ احد، خندق اور حدیبیہ میں شامل رہے۔ ۵۳ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

کرے۔“

يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ».

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ١٨ - باب النهي عن الاستنجاء باليمين.

(۱۹) طہارت وغیرہ میں داہنی طرف شروع کرنے کا بیان

(۱۹) باب التيمن في الطهور وغيره

۱۵۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو تاپینے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں داہنی طرف سے کام کی ابتدا کرنے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔

۱۵۲- حديث عائشة ، قالت : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيْمَنُ فِي تَعْلِيهِ وَتَرْجُلِهِ وَطُهُورِهِ ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣١ - باب التيمن في الوضوء والغسل.

(۲۱) بول و براز سے پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کا بیان

(۲۱) باب الاستنجاء بالماء من التبرز

۱۵۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پاخانے (بیت الخلاء) میں جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ لے کر چلتے تھے۔ پانی سے آپ طہارت کرتے تھے۔

۱۵۳- حديث أنس ، قال : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغَلَامٌ إِدَاوَةَ مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةً ؛ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ١ - باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء.

۱۵۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لئے باہر تشریف لے جاتے تو میں آپ کے پاس پانی لاتا اور آپ اس سے استنجاء فرماتے۔

۱۵۴- حديث أنس بن مالك ، قال : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٦ - باب ما جاء في غسل البول.

(۲۲) موزوں پر مسح کرنے کا بیان

(۲۲) باب المسح على الخفين

۱۵۵- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور (موزوں سمیت) نماز پڑھی۔ آپ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ”میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔“

۱۵۵- حديث جرير بن عبد الله ، قال : بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيَّ خُفَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ، فَسُئِلَ فَقَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ

ہذا۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲۵ - باب الصلاة في الخفاف .

۱۵۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں اور رسول اللہ ﷺ جا رہے تھے کہ ایک قوم کی کوڑی (کوڑا پھینکنے کی جگہ) پر (جو) ایک دیوار کے پیچھے (تھی) پہنچے۔ تو آپ اس طرح کھڑے ہو گئے جس طرح ہم تم میں سے کوئی (شخص) کھڑا ہوتا ہے۔ پھر آپ نے پیشاب کیا۔ اور میں ایک طرف ہٹ گیا۔ تب آپ نے مجھے اشارہ کیا تو میں آپ کے پاس (پردہ کی غرض سے) آپ کی اڑیوں کے قریب کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

۱۵۶- حَدِيثُ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُنِي أَنَا وَالنَّبِيَّ ﷺ نَمَاشِي ، فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ . فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ ، فَبَالَ ، فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ ، فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ ، فَقَمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتَّى فَرَغَ .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۶۱ - باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط .

۱۵۷- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (ایک دفعہ) آپ ﷺ رفع حاجت کے لئے باہر گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا ایک برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے، جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے (آپ کو وضو کراتے ہوئے) آپ کے اعضاء مبارکہ پر پانی ڈالا۔ آپ نے وضو کیا اور منزلوں پر مسح فرمایا۔

۱۵۷- حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ ، فَصَبَّ عَلَيْهِ حِينِ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۴۸ - باب المسح على الخفين .

۱۵۸- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوہ تبوک) میں تھا۔ آپ نے ایک

۱۵۸- حَدِيثُ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَقَالَ : «يَا

۱۵۶- قضائے حاجت کرتے ہوئے جو چیز لٹو رکھنی چاہیے وہ ہے چھینٹوں سے بچنا۔ پس عام حالات میں بیٹھ کر ہی یہ بات ممکن ہوتی ہے جب کہ اس قسم کے خاص موقعوں پر کھڑے ہو کر چھینٹوں سے بچا جاسکتا ہے۔ اس لیے اگر بیٹھنا مشکل اور دشوار ہو یا کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں احتیاط ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں مضائقہ نہیں البتہ عام حالات میں بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے۔

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عیسیٰ یا ابو محمد یا ابو عبد اللہ تھی۔ حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان۔ جنگ عامہ اور شام و عراق کی فتوحات میں شریک رہے کئی مرتبہ کوفہ کے حاکم اور گورنر مقرر ہوئے۔ ستر سال کی عمر میں پچاس ہجری کو ماہ شعبان میں فوت ہوئے۔

موقعہ پر فرمایا مغیروہ! پانی کی چھاگل اٹھالے۔ میں نے اسے اٹھا لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور میری نظروں سے چھپ گئے۔ آپ نے قضائے حاجت کی۔ اس وقت آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ ہاتھ کھولنے کے لئے آستین اوپر چڑھائی چاہتے تھے لیکن وہ تنگ تھی اس لئے آستین کے اندر سے ہاتھ باہر نکالا۔ میں نے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ آپ نے نماز کے لئے وضو کی طرح وضو کیا اور اپنے خفین (موزے) پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۷ - باب الصلاة في الجبة الشامية.

۱۵۹- حضرت مغیروہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا چہرہ دھویا ہاتھ دھوئے۔ آپ لون کا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھائی آپ کے لیے دشوار تھیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو (کنٹیوں تک) دھویا پھر سر پر مسح کیا۔ پھر میں بڑھا کہ آنحضرت ﷺ کے موزے اتار دوں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ رہنے دو، میں نے طہارت کے بعد انہیں پہنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

مُغِيرَةُ! خُذِ الْإِدَاوَةَ؛ فَأَخَذَتْهَا، فَانطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي؛ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَصَبَّتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

۱۵۹- حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ «أَمْعَكَ مَاءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ؛ فَانزَلَ عَن رَأْسِهِ، فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ، فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزَعِ خَفَيْهِ، فَقَالَ: «دَعْتُهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۱۱ - باب جبة الصوف في الغزو.

(۲۷) باب حکم ولوغ الکلب

(۲۷) باب حکم ولوغ الکلب

۱۶۰- حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ

۱۶۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ

ﷺ نے فرمایا ”جب کتابرتن میں سے (کچھ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھولو“ (توپاک ہو جائے گا)

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا ».

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٣ - باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان.

(٢٨) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی

(٢٨) باب النهي عن البول في الماء الراكد

ممانعت

١١١- حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ”تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے (اور نہ) پھر اسی میں غسل کرنے لگے“

١٦١- حديث أبي هريرة أنه سمع رسول الله ﷺ ، قال : « لا يبولن أحدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه ».

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٦٨ - باب البول في الماء الدائم.

(٣٠) مسجد میں پیشاب کو پانی سے دھونا ضروری ہے اور زمین پانی سے پاک ہو جاتی ہے اس کی کھدائی ضروری نہیں

(٣٠) باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات إذا حصلت في المسجد وأن الأرض تطهر بالماء من غير حاجة إلى حفرها

١١٢- حضرت انس بن مالک ؓ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام اس کی طرف دوڑے لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے پیشاب کو مت روکو۔ پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوا لیا اور وہ پیشاب کی جگہ پر بہا دیا۔

١٦٢- حديث أنس بن مالك. أن أعرابياً بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَمَأَمُوا إِلَيْهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لا تَزْرِمُوهُ » ثُمَّ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ.

أخرجه البخاري في : ٧٨ - كتاب الأدب : ٣٥ - باب الرفق في الأمر كله.

(٣١) شیر خوار بچے کے پیشاب کو دھونے کا

(٣١) باب حكم بول الطفل الرضيع

طريقة

وكيفية غسله

١١٣- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا۔ تو آپ ان کے لئے دعا کرتے

١٦٣- حديث عائشة رضي الله عنهما ، قالت : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ ،

تھے۔ ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا اور اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے پانی منگایا اور پیشاب کی جگہ پر اسے ڈالا۔ کپڑے کو دھویا نہیں۔

فَيَدْعُو لَهُمْ ، فَأْتِي بِصَبِيٍّ قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ ،
فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتَبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۳ - باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رءوسهم .

۱۶۴- حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئی جو کھانا نہیں کھاتا تھا (یعنی شیر خوار تھا) رسول کریم ﷺ نے اسے گود میں بٹھالیا۔ اس بچے نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا اور اسے نہیں دھویا۔

۱۶۴ - حَدِيثُ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ .
أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فِي حِجْرِهِ قَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ ، فَدَعَا بِمَاءٍ
فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۵۹ - باب بول الصبيان .

(۳۲) منی سے آلودہ کپڑے کو دھونے اور

(۳۲) باب غسل المني في التوب وفركه

کھرپنے کا بیان

۱۶۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس منی کے بارے میں پوچھا گیا جو کپڑے کو لگ جائے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں منی کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی۔ پھر آپ نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان (یعنی) پانی کے دھبے آپ کے کپڑے میں باقی ہوتے۔

۱۶۵ - حَدِيثُ عَائِشَةَ . سُئِلَتْ عَنِ
الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ ، فَقَالَتْ : كُنْتُ
أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجُ
إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ ، يُقَعُ
الْمَاءِ .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۶۴ - باب غسل المني وفركه ، وغسل ما يصيب المرأة .

☆ حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا آپ حضرت عائشہ بن محسن اسدی رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، بقول بعض آپ کا نام آمنہ تھا۔ مکہ میں اسلام قبول کیا تھا بیعت کی اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ۲۳ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔
۱۶۴- شیر خوار بچہ جس نے کچھ بھی کھانا پینا نہیں سیکھا ہے اس کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے کافی ہیں۔ مگر یہ حکم صرف مزبوجوں کے لیے ہے بچوں کا پیشاب ہر جگہ دھونا ہی ہو گا۔ (راز)

(۳۳) باب نجاسة الدم وكيفية غسله

(۳۳) خون کی نجاست اور اس کے دھونے کا

بیان

۱۶۶- حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم میں سے کسی عورت کو کپڑے میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا ”(کہ پہلے) اسے کھرچے، پھر پانی سے رگڑے اور پانی سے دھو ڈالے، اور اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے۔“

۱۶۶- حَدِيثُ أَسْمَاءَ. قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: «تَحْتَهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ ثُمَّ تَصَلِّي فِيهِ».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۶۳ - باب غسل الدم.

(۳۴) پیشاب کی نجاست اور اس سے سخت

(۳۴) باب الدليل على نجاسة البول

پرہیز کا بیان

ووجوب الاستبراء منه

۱۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ دو قبروں پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے، اور کسی بڑے گناہ پر نہیں۔ ایک تو ان میں سے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ اور دو سرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ہری شنی لے کر بیچ سے اس کے دو ٹکڑے کئے، اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے (ایسا) کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا شاید جب تک یہ ٹھنڈیاں خشک نہ ہوں، ان پر عذاب میں کچھ تخفیف رہے۔

۱۶۷- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ؛ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنَ الْبَوْلِ؛ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ». ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْبَسَا».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۵۶ - باب ما جاء في غسل البول.

☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی کنیت ام عبد اللہ تھی۔ ابتدا میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ حضرت عائشہ سے دس سال بڑی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے چھوٹی بہن کے بیٹے حضرت زہیر کی زوجہ تھیں۔ ذات النطاقین کے لقب سے معروف ہیں۔ ہجرت کے وقت حاملہ تھیں، اسی بطن سے عبد اللہ بن زہیر پیدا ہوئے تھے۔ اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی تھی کہ اے بیٹے عزت کی زندگی گزارو اور عزت کی موت مو لورو دشمن تمہیں قیدی نہ بنا سکے۔ حضرت عبد اللہ بن زہیر کی شہادت سے دس یا بیس دن بعد سو برس کی عمر میں سے بھری کو مکہ میں وقت پائی۔

۳- کتاب الحيض

۳- حیض کے مسائل

(۱) تہبند کے اوپر حائضہ عورت سے میل ملاپ

۱۶۸- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم ازواج میں سے جب کوئی حائضہ ہوتی اس حالت میں رسول اللہ ﷺ اگر مباشرت کا ارادہ کرتے تو آپ ازار (زیر جامہ) باندھنے کا حکم دے دیتے باوجود حیض کی زیادتی کے۔ پھر بدن سے بدن ملاتے۔ (حضرت عائشہؓ) نے کہا تم میں ایسا کون ہے جو نبی کریم ﷺ کی طرح اپنی شہوت پر قابو رکھتا ہو؟ (یعنی جسے اپنی شہوت پر قابو نہ ہو اسے مباشرت سے بھی بچنا چاہیے)

(۱) باب مباشرة الحائض فوق الإزار

۱۶۸- حدیث عائشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ، فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا ، أَمَرَهَا أَنْ تَتَزَرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا . قَالَتْ : وَأَيْكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ؟

أخرجه البخاري في : ۶ - كتاب الحيض : ۵ - باب مباشرة الحائض.

۱۶۹- ام المومنین حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرنا چاہتے اور وہ حائضہ ہوتی تو آپ کے حکم سے وہ پہلے ازار باندھ لیتیں۔

۱۶۹- حدیث مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ، أَمَرَهَا فَاتَزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ .

أخرجه البخاري في : ۶ - كتاب الحيض : ۵ - باب مباشرة الحائض.

(۲) حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا

(۲) باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد

۱۷۰- حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے

۱۷۰- حدیث أم سلمَةَ ، قَالَتْ : بَيْنَا أَنَا

☆ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث سے عبد اللہ ابن مسعود ثقفی نے شادی کی اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ پھر ابوہریرہ نے ان سے نکاح کیا۔ وہ فوت ہو گئے تو پھر نبی کریم ﷺ نے ذوالقعدہ ۷ ہجری کو عمرہ قضاء کرنے کے بعد ان سے نکاح کر لیا تھا۔ اور مکہ سے دس میل دور سرف مقام پر رخصتی ہوئی تھی۔ کل ۱۳ احادیث کی رلوہ ہیں جن میں سے ۷ متفق علیہ ہیں۔ ۶ ہجری کو مکہ میں وفات پائی اور حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے حکم سے کدھوں پر سرف مقام میں لایا گیا۔

۱۶۹- ان احادیث میں حیض کی حالت میں مباشرت سے عورت کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا مراد ہے۔ منکرین حدیث کا یہاں جمع مراد لے کر ان احادیث کو قرآن کا معارض ٹھہرانا بالکل جھوٹ اور افتراء ہے۔ (رازی)

ساتھ ایک چادریں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا، میں چپکے سے چلی گئی اور اپنے حیض کے کپڑے بدل لئے۔ آپ نے پوچھا کیا تجھ کو حیض آگیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! پھر آپ نے مجھے بلالیا اور میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةً فِي حَمِيلَةٍ ،
حِضْتُ ، فَأَنْسَلْتُ ، فَأَخَذْتُ ثِيَابَ
حَيْضَتِي ؛ فَقَالَ : «أَنْفِسْتِ؟» قُلْتُ : نَعَمْ .
فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْحَمِيلَةِ .

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢٢ - باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر .

۱۷۱- حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ ----- میں نے اور نبی کریم ﷺ نے ایک ہی برتن میں جنابت کا غسل کیا۔

۱۷۱- حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ . . .
وَكَانَتْ أُغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ
وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢١ - باب النوم مع الحائض وهي في ثيابها .

(۳) حائضہ عورت اپنے خاوند کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے

(۳) باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله

۱۷۲- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ مسجد سے (اعتکاف کی حالت میں) سر مبارک میری طرف حجرہ کے اندر کر دیتے اور میں اس میں کنگھا کریتی۔ حضور ﷺ جب معتکف ہوتے تو بلا حاجت گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔

۱۷۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،
زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : وَإِنْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَيَدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي
الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ
إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا .

أخرجه البخاري في : ٣٣ - كتاب الاعتكاف : ٣ - باب لا يدخل البيت إلا للحاجة .

☆ ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا کا نام ہند تھا، حضرت خالد بن ولید کی بیچا زاد بہن تھیں۔ اولین مہاجرہ عورتوں میں شمار ہوتا ہے۔ پہلے حضرت ابو سلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ان کے فوت ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کر لیا اور چار ہجری کو رخصتی ہوئی۔ امات المومنین میں سب سے آخر میں ۵۹ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ۳۷۸ احادیث کی راویہ ہیں۔ جن میں سے تیرہ متفق علیہ ہیں۔

۱۷۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں حائضہ ہوتی، پھر بھی رسول اللہ ﷺ مجھے اپنے بدن سے لگا لیتے اور آپ معتکف ہوتے۔ اور میں حائضہ ہوتی اس کے باوجود آپ سر (مبارک مسجد) سے باہر کر دیتے اور میں اسے دھوتی تھی۔

۱۷۳- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ ، وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

أخرجه البخاري في : ۳۳ - كتاب الاعتكاف : ۴ - باب غسل المعتكف .

۱۷۴- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ کر قرآن مجید پڑھتے، حالانکہ میں اس وقت حیض والی ہوتی تھی۔

۱۷۴- حَدِيثَ عَائِشَةَ ، حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَكَبَّى فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ .

أخرجه البخاري في : ۶- كتاب الحيض : ۳- باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض .

(۳) مذی کا بیان

(۴) باب المذی

۱۷۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا آدمی تھا جس کو سیلان مذی کی شکایت تھی، مگر (اس کے بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے مجھے شرم آتی۔ تو میں نے مقداد بن الاسود کو حکم دیا، اس نے آپ ﷺ سے پوچھا، آپ نے فرمایا کہ ”اس میں وضو کرنا فرض ہے۔“

۱۷۵- حَدِيثَ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ . فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ ؛ فَقَالَ : «فِيهِ الْوُضُوءُ» .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۳۴ - باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين .

(۶) جنبی کا سونا درست ہے لیکن وضو کرنا

(۶) باب جواز نوم الجنب

مستحب ہے

واستحباب الوضوء له

۱۷۶- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول

۱۷۶- حَدِيثَ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صحیح قول کے مطابق آنحضرت ﷺ کی بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے اور آپ کی گود میں تربیت پائی۔ آپ کی کنیت ابو الحسن اور ابو تراب مشہور ہے۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوں میں شریک ہوئے۔ ہجرت والی رات آپ کے بستر سوئے۔ آنحضرت ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہؑ سے آپ کا نکاح ہوا۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ راشد بنے اور ساڑھے تین ماہ کم پانچ سال خلافت کے منصب پر فائز رہے۔ اور چالیس ہجری کو سترہ رمضان کی رات کو شہید ہوئے۔ آپ سے آپ کے صاحبزادے حضرت حسن، حسین اور محمد اور دیگر بعض صحابہ اور تابعین نے روایت کی ہے۔

اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں ہوتے اور سونے کا ارادہ کرتے تو اپنی شرمگاہ دھو لیتے اور نماز کی طرح وضو کرتے۔

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ.

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲۷ - باب الجنب يتوضأ ثم ينام.

۱۷۷- حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا ”ہاں“ وضو کر کے جنابت کی حالت میں بھی سو سکتے ہو“

۱۷۷- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْرُقَدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنْبٌ؟ قَالَ : «نَعَمْ ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيِرُقَدُ وَهُوَ جُنْبٌ».

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲۶ - باب نوم الجنب.

۱۷۸- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ رات میں انہیں غسل کی ضرورت ہو جایا کرتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ”وضو کر لیا کرو اور اپنی شرمگاہ دھو کر سو جاؤ۔“

۱۷۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «تَوَضَّأَ وَاعْسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ».

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲۷ - باب الجنب يتوضأ ثم ينام.

۱۷۹- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کی نویویاں تھیں۔

۱۷۹- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَّاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۳۴ - باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره.

(۷) اگر عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل

واجب ہے

واجب ہے

بمخرج المني منها

۱۸۰- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ام سلیم (ہای ایک عورت) رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا کہ یا رسول

۱۸۰- حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ ؛ قَالَتْ : جَاءَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؛ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ إِنَّ اللَّهَ لَا

اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا (اس لئے میں پوچھتی ہوں کہ) کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا (ہاں) جب عورت پانی دیکھ لے۔ (یعنی کپڑے وغیرہ پر منی کا اثر معلوم ہو) تو (یہ سن کر) حضرت ام سلمہؓ نے (شرم کی وجہ سے) اپنا چہرہ چھپا لیا۔ اور کہا 'یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا 'ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، پھر کیوں اس کا پچہ اس کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے (یعنی یہی اس کے احتلام کا ثبوت ہے)

يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غَسْلِ إِذَا اِحْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ» ، فَغَطَّتْ أُمَّ سَلَمَةَ ، تَعْنِي ، وَجْهَهَا ، وَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ : «نَعَمْ ، تَرَبَّتْ يَمِينُكَ ، فِيمَ يُشَبِّهُهَا وَلَدَهَا؟».

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۵۰ - باب الحياء في العلم.

(۹) غسل جنابت کا طریقہ

(۹) باب صفة غسل الجنابة

۱۸۱- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غسل فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے آپ وضو کیا کرتے تھے، پھر پانی میں اپنی انگلیاں داخل فرماتے اور ان سے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، پھر اپنے ہاتھوں سے تین چلو سر پر ڈالتے، پھر تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

۱۸۱- حَدِيثَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيَحْتَلِمُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرْفٍ بِيَدَيْهِ ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ.

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۱ - باب الوضوء قبل الغسل.

۱۸۰- ثوبت يعينك یعنی تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ یہ کلمہ اہل عرب کا نکیہ کلام ہے جس سے ان کا مقصد بد دعا دینا نہیں ہوتا۔ (مرتب)

۱۸۰- مذکورہ حدیث میں حضرت ام سلیم نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ پہلے اللہ تعالیٰ کی خاص صفت بیان فرمائی کہ وہ حق بات کے بیان میں نہیں شرماتا۔ پھر وہ مسئلہ دریافت کیا جو بظاہر شرم سے تعلق رکھتا ہے مگر مسئلہ ہونے کی حیثیت میں اپنی جگہ دریافت طلب تھا۔ امت مسلمہ کو انصار کی عورتوں کا ممنون ہونا چاہیے کہ اگر وہ طہارت کے ان پوشیدہ مسائل کو رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ فرماتیں تو آج مسلمان عورت کو زندگی کے اس پہلو کے متعلق کہاں سے راہ نمائی ملتی۔ (راز)

۱۸۲- حضرت میمونہؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا۔ تو پہلے آپ نے پانی کو دائیں ہاتھ سے بائیں پر گرایا۔ اس طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر اسے مٹی سے ملا اور دھویا۔ پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے کو دھویا۔ اور اپنے سر پر پانی بہلایا۔ پھر ایک طرف ہو کر دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر آپ کو رومل دیا گیا۔ لیکن آپ نے اس سے پانی کو خشک نہیں کیا۔

۱۸۲- حَدِيثٌ مِّمُونَةَ ، قَالَتْ : صَبَّيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا ، فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَيَّ يَسَارِهِ ، فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ، فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ، ثُمَّ غَسَلَهَا ، ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَيَّ رَأْسِهِ ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ، ثُمَّ أَتَى بِمَنْدِيلٍ ، فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵ - كِتَابُ الْغُسْلِ : ۷ - بَابُ الْمَضْمُضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ .

۱۸۳- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت کرنا چاہتے تو حلاب کی طرح کی ایک چیز منگاتے۔ پھر (پانی کا چلو) اپنے ہاتھ میں لیتے اور سر کے داہنے حصے سے غسل کی ابتداء کرتے پھر بائیں حصہ کا غسل کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے بیچ میں لگاتے تھے۔ (یعنی دونوں ہاتھوں سے سر پر پانی ڈالتے)

۱۸۳- حَدِيثٌ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحَلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِئْقِ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ، فَقَالَ بِهِمَا عَلَيَّ رَأْسِي .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۵ - كِتَابُ الْغُسْلِ : ۶ - بَابُ مِنْ بَدَأَ بِالْحَلَابِ أَوْ الطَّيِّبِ عِنْدَ الْغُسْلِ .

(۱۰) غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے

(۱۰) باب القدر المستحب

من الماء في غسل الجنابة

۱۸۴- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں

۱۸۴- حَدِيثٌ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ

۱۸۴- امام ابن قیمؒ نے فرمایا کہ وضو کے بعد اعضاء کے پونچھنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں آئی۔ بلکہ صحیح احادیث سے یہی ثابت ہے کہ غسل کے بعد آپ نے رومل واپس کر دیا۔ جسم مبارک کو اس سے نہیں پونچھا۔ امام نوویؒ نے کہا کہ اس بارے میں بہت اختلاف ہے۔ کچھ لوگ مکروہ جانتے ہیں۔ کچھ مستحب کہتے ہیں۔ کچھ کہتے ہیں کہ پونچھنا اور نہ پونچھنا برابر ہے۔ ہمارے نزدیک یہی مختار ہے۔ (راز)

۱۸۳- وہ برتن جو باشت سے کم چوڑا اور گہرا ہو۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کوزے اور پیالے کے برابر برتن جس میں آٹھ رطل سا جائیں۔ (مرتب)

۱۸۳- للفرق سوله رطل پر مشتمل پیانہ جس کا اہل مدینہ استعمال کرتے تھے۔ (سولہ رطل تقریباً پونے سات سیر کے برابر ہے)

اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ اس برتن کو فرق کہا جاتا تھا۔

أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرْقُ .

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲ - باب غسل الرجل مع امرأته .

۱۸۵- ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے بھائی (حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر) نے ان سے نبی کریم ﷺ کے غسل کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپؐ نے صاع جیسا ایک برتن منگوا لیا۔ پھر غسل کیا اور اپنے اوپر پانی بہلایا۔ اس وقت ہمارے درمیان اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا۔

۱۸۵- حَدِيثُ عَائِشَةَ . سَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غَسْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوِ مِنْ صَاعٍ ، فَأَغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا ؛ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ (قَوْلُ أَبِي سَلَمَةَ) .

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۳ - باب الغسل بالصاع ونحوه .

۱۸۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ جب دھوتے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تو ایک صاع سے لے کر پانچ مد تک (پانی استعمال فرماتے تھے) اور جب وضو فرماتے تو ایک مد (پانی) سے۔

۱۸۶- حَدِيثُ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ ، أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۴۷ - باب الوضوء بالمد .

(۱۱) سرو وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنے کا بیان

(۱۱) باب استحباب إفاضة الماء

على الرأس وغيره ثلاثا

۱۸۷- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں۔ اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

۱۸۷- حَدِيثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَمَّا أَنَا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا» ، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ ، كَلِمَتَيْهِمَا .

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۴ - باب من أفاض على رأسه ثلاثاً .

۱۸۵- یہ ابو سلمہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی بھانجے تھے اور آپ کے محرم تھے۔ ابو سلمہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے ہمراہ ام المومنین کے پاس گئے تو انہوں نے پردہ سے غسل فرما کر ان کو طریقہ غسل کی تعلیم فرمائی۔ (راز)

☆ حضرت جبیر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد یا ابو عدی تھی۔ بڑے حلیم، شریف اور سخی انسان تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ طائف سے واپس آئے تو انہوں نے آپ کو پناہ دی تھی۔ فتح مکہ سے قبل اسلام قبول کیا۔ پھر مدینہ ہجرت فرمائی اور وہیں ۵۹ ہجری کو وفات پائی۔

۱۸۸- حضرت ابو جعفر نے بیان کیا کہ وہ اور ان کے والد (حضرت زین العابدین) حضرت جابر بن عبد اللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس تھے، اور کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے آپ سے غسل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ایک صلہ کافی ہے۔ اس پر ایک شخص بولا یہ مجھے تو کافی نہ ہو گا۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا جن کے بل تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ) پھر حضرت جابرؓ نے صرف ایک کپڑا پہن کر ہمیں نماز پڑھائی۔

آخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۳ - باب الغسل بالصاع ونحوه.

(۱۳) جو عورت حیض کا غسل کرے وہ کپڑے یا روئی کو مشک لگا کر خون کے مقام پر استعمال کرے تو مستحب ہے

(۱۳) باب استحباب استعمال المغتسله من

الحيض فرصة من مسك في موضع الدم

۱۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک (انصاری) عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔ اس نے پوچھا اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا، اس سے پاکی حاصل کر۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! پاکی حاصل کر۔ پھر میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کہا کہ خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کر۔

۱۸۹- حدیث عائشہ أن امرأة سألت النبي ﷺ عن غسلها من المغيض، فأمرها كيف تغتسل، قال: «خذِي فرصة من مسك فتطهري بها»، قالت: كيف أتطهر بها؟ قال: «تطهري بها»، قالت: كيف؟ قال: «سبحان الله! تطهري بها» فأجبت عنها إلي، فقلتُ تتبعني بها أثر الدم.

أخرجه البخاري في : ۶- كتاب الحيض : ۱۳- باب ذلك المرأة نفسها إذا تطهرت من الحيض.

۱۸۸- وہ بولے والے شخص حسن بن محمد بن حنفیہ تھے (یعنی حضرت علی کے پوتے) حضرت جابرؓ نے ان کو سختی سے سمجھایا۔ جس سے معلوم ہوا کہ حدیث کے خلاف فضول اعتراض کرنے والوں کو سختی سے سمجھانا چاہیے اور حدیث کے مقابلے میں رائے 'قیاس' توویل سے کام لینا کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔ (راز)

۱۸۹- اس غسل کی کیفیت مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ اچھی طرح سے پاکی حاصل کر، پھر اپنے سر پر پانی ڈال تاکہ پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے، پھر سارے بدن پر پانی ڈال لے۔ (راز)

(۱۳) مستحاضہ کا بیان اور اس کے غسل اور

نماز کا حال

۱۹۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابو حبیص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی بیماری ہے، اس لئے میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا ”نہیں“ یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں۔ تو جب تجھے حیض آئے تو نماز چھوڑ دے۔ اور جب یہ دن گذر جائیں تو اپنے (بدن اور کپڑے) سے خون کو دھو ڈال پھر نماز پڑھ، پھر ہر نماز کے لئے وضو کر یہاں تک کہ وہی (حیض کا) وقت پھر آجائے۔“

(۱۴) باب المستحاضة وغسلها وصلاتها

۱۹۰۔ حدیث عائشۃ ، قَالَتْ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حَبِيشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ ، فَلَا أَطْهَرُ ، أَفَادَعُ الصَّلَاةَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتَكَ فَدَعِي الصَّلَاةَ ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ .

أخرجه البخاري في : كتاب الوضوء : ۶۳ - باب غسل الدم .

۱۹۱۔ حضرت عائشہ (جو آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں) فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ سات سال تک مستحاضہ رہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ”یہ رگ (کی وجہ سے بیماری) ہے۔“ پس ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔

۱۹۱۔ حدیث عائشۃ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتَحِضَتْ سَبْعَ سِنِينَ ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ، فَقَالَ : «هَذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

أخرجه البخاري في : ۶ - كتاب الحيض : ۲۶ - باب عرق الاستحاضة .

(۱۵) حائضہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں

اور روزے کی قضا واجب ہے

۱۹۲۔ ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ جس زمانہ میں ہم حیض سے پاک رہتے ہیں، کیا ہمارے لئے اسی زمانہ کی

(۱۵) باب وجوب قضاء الصوم

على الحائض دون الصلاة

۱۹۲۔ حدیث عائشۃ ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لَهَا : أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهَّرَتْ ؟

نماز کئی ہے؟ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کیا تم حورِیہ ہو؟ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حائضہ ہوتی تھیں اور آپ ہمیں نماز کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا کہ ہم نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

فَقَالَتْ : أَحْرُورِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ ، أَوْ قَالَتْ : : فَلَا نَعْمَلُهُ .

أخرجه البخاري في : ٦ - كتاب الحيض : ٢٠ - باب لا تقضي الحائض الصلاة .

(۱۶) غسل کرنے والا کپڑے وغیرہ کی آڑ کرے

(۱۶) باب تستر المغتسل بثوب ونحوه

۱۹۳- حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ غسل کر رہے ہیں۔ اور آپ کی صاحبزادی فاطمہؓ پردہ کئے ہوئے ہیں۔ میں نے آنحضور ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے بتایا کہ ام ہانی بنت ابی طالب ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھی آئی ہو (خوش آمدید) ام ہانی۔ پھر جب آپ نہانے سے فارغ ہو گئے تو اٹھے اور آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (حضرت علیؓ ابن ابی طالب) کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک شخص کو ضرور قتل کرے گا، حالانکہ میں نے اسے پناہ دے رکھی ہے۔ یہ (میرے خاوند) بیبرہ کا فلاں بیٹا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی ہم نے بھی اسے پناہ دی۔ ام ہانی نے کہا کہ یہ نماز چاشت تھی۔

۱۹۳- حَدِيثُ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ : ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ ، وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتَرُهُ ، قَالَتْ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ : «مَنْ هَذِهِ؟» فَقُلْتُ : أَنَا أُمُّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ ؛ فَقَالَ : «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيَةَ» فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ ، قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، فَلَمَّا انصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجْرْتُهُ ، فَلَانَ بَنَ هُبَيْرَةَ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «قَدْ أَجْرْنَا مَنْ أَجْرْتَ يَا أُمَّ هَانِيَةَ» ، قَالَتْ أُمُّ هَانِيَةَ : وَذَلِكَ ضَحِيٌّ .

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلاة : ٤ - باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به .

☆ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب عبد مناف رضی اللہ عنہما حضرت علیؓ و جعفرؓ کی بہن اور نبی اکرم ﷺ کی چچا زاد بہن ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو ان کا خاوند بیبرہ نجران کی طرف دوڑ گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں آٹھ رکعت نماز چاشت لواکی۔

(۱۸) تنہائی میں ننگے نمانا درست ہے

۱۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل ننگے ہو کر اس طرح نہاتے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو دیکھتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا (پردہ سے) نسل فرماتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ بخدا موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں صرف یہ چیز مانع ہے کہ ان کے خضے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور آپ نے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔ اتنے میں پتھر کپڑوں کو لے بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے۔ آپ کہتے جاتے تھے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اے پتھر میرا کپڑا دے۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے کہ بخدا موسیٰ کو کوئی بیماری نہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے کپڑا لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا اس پتھر پر چھ یا سات مار کے نشان باقی ہیں۔

(۱۸) باب جواز الاغتسال عریاناً فی الخلوۃ

۱۹۴- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «كَانَتْ بُنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً ، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ ، وَكَانَ مُوسَى يَغْتَسِلُ وَحَدَهُ ؛ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ ، فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ ، فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثْرِهِ ثَوْبِي يَا حَجْرًا حَتَّى نَفَسْتِ بُنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى ، فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ ؛ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً ضَرْبًا بِالْحَجَرِ .

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲۰ - باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوۃ.

(۱۹) ستر ڈھانپنے میں احتیاط رکھنا

۱۹۵- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت سے پہلے) کعبہ کی تعمیر کے لئے قریش کے ساتھ پتھر ڈھور رہے تھے۔ اس وقت آپ تمبند باندھے ہوئے تھے آپ کے چچا حضرت عباس نے کہا کہ بھتیجے کیوں نہیں تم تمبند کھول لیتے اور اسے پتھر کے نیچے اپنے کاندھے پر رکھ لیتے۔ (تاکہ تم پر آسانی ہو جائے) حضرت جابر نے کہا کہ آپ نے تمبند کھول لیا اور کاندھے پر رکھ لیا۔ اسی وقت غش کھا کر گر پڑے۔ اس کے بعد آپ تمبند بھی ننگے نہیں دیکھے گئے۔

(۱۹) باب الاعتناء بحفظ العورة

۱۹۵- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ ، وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ ؛ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي ! لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَهُ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ ! قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ، فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ ؛ فَمَا رَأَى بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا ، ﷺ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۸ - باب كراهية التعري في الصلاة وغيرها.

(۲۱) پانی کا استعمال پانی نکلنے سے ہے

(۲۱) باب إنما الماء من الماء

۱۹۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلایا۔ وہ آئے تو ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا۔ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جلدی (کاکام) آپڑے یا تمہیں انزال نہ ہو تو تم پر وضو ہے۔

۱۹۶- حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُرْسِلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَعَلْنَا أَعْجَلْنَاكَ» ، فَقَالَ : نَعَمْ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قَحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ» .

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۳۴- باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين.

۱۹۷- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرد عورت سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا، عورت سے جو کچھ اسے لگ گیا ہے اسے دھو لے، پھر وضو کرے اور نماز پڑھے۔

۱۹۷- حدیث أَبِي بِنِ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزَلْ؟ قَالَ : «يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي» .

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲۹ - باب غسل ما يصيب من فرج المرأة.

۱۹۸- حدیث عُمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ

۱۹۸- زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو المنذر تھی۔ بہت بڑے قاری اور مفسر تھے۔ اسلام لانے سے قبل یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ جب اسلام لائے تو کاتب وحی مقرر ہوئے۔ بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ کے ساتھ جابیہ کے معرکے میں شامل ہوئے۔ بیت المقدس والوں سے ہونے والا صلح نامہ انہوں نے لکھا تھا۔ حضرت عثمانؓ کے حکم سے جمع قرآن میں شریک تھے۔ مدینہ منورہ میں ہی وفات پائی۔ ۲۳ احادیث کے راوی ہیں۔ جن میں سے تین متفق علیہ ہیں۔

۱۹۸- یہ سب روایات ابتدائی عہد سے متعلق ہیں۔ اب صحبت کے بعد غسل فرض ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ امت کا اجماع ہے کہ جماع کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ مولانا عبد الرحمن مبارکپوریؒ فرماتے ہیں کہ یہی حق و صواب ہے۔ (تخفہ

الاحوذی ج ۱ ص ۱۱۰ راز)

پوچھا کہ اگر کوئی شخص صحبت کرے اور منی نہ نکلے۔ فرمایا کہ وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے، اور اپنے عضو کو دھو لے۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ (یہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

اللہ عنه ، قَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ : أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عَثْمَانُ : يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ ؛ قَالَ عَثْمَانُ : سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٤ - باب من لم ير الوضوء إلا من المخرجين.

(۲۲) (الماء من الماء) کا منسوخ ہونا اور دخول پر غسل کا واجب ہونا

(۲۲) باب نسخ (الماء من الماء)

ووجوب الغسل بالتقاء الختانين

۱۹۹- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مرد عورت کے چہرہ زانو میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ جماع کے لئے کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔

۱۹۹- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ» .

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ٢٨ - باب إذا التقى الختانان.

(۲۳) آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا واجب ہونا منسوخ ہے

(۲۴) باب نسخ الوضوء مما مست النار

۲۰۰- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے بکری کا شلہ کھلایا، پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۲۰۰- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٠ - باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق.

۲۰۱- حضرت عمرو بن امیہؓ نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا

۲۰۱- حدیث عَمْرٍو بْنِ أُمِيَّةَ ، أَنَّهُ رَأَى

۱۹۹- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ غسل انزال منی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ جب بھی دخول ہو گیا دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا۔ اور اب اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (راز)

☆ حضرت عمرو بن امیہؓ کی کنیت ابو امیہؓ زمری ہے احد کے دن اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اکیلے ایک سریر پر بھیجا اور نجاشی کی طرف بطور قاصد بھی بھیجا تھا۔ بیڑ معون کے معرکہ میں گرفتار ہوئے اور عامر بن طفیل نے انہیں قید کر دیا تھا۔ اور ان کی پیشانی کے بل کاٹ کر انہیں آزاد کر دیا تھا۔ حضرت معلویہؓ کے دور خلافت میں ۶۰ ہجری کو مدینہ میں وفات پائی۔

کہ آپ بکری کے شانے سے کاک کاک کر کھا رہے تھے پھر آپ نماز کے لئے بلائے گئے تو آپ نے چھری ڈال دی اور نماز پڑھی، نیا وضو نہیں کیا۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السُّكَّيْنِ ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٠ - باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق .

۲۰۲- حضرت میمونہ زوجہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ان کے یہاں (بکری کا) شانہ کھلایا پھر نماز پڑھی اور نیا وضو نہیں فرمایا۔

٢٠٢- حَدِيثٌ مِمُّونَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَيْفًا ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأَ .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥١ - باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ .

۲۰۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا، پھر کلی کی۔ اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

٢٠٣- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبْنَا فَمَضْمَضَ وَقَالَ : «إِنَّ لَهُ دَسْمًا» .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٥٢ - باب هل يمضمض من اللبن .

(۲۶) جس شخص کو طہارت کا یقین ہو پھر اس میں شک ہو تو وہ اسی وضو میں نماز پڑھ سکتا ہے

(۲۶) باب الدليل على أن من يقن الطهارة ثم شك في الحدث فله أن يصلي بطهارته

۲۰۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ ایک شخص ہے جسے یہ خیال ہوتا ہے کہ نماز میں کوئی چیز (یعنی ہوا نکلتی ہوئی) معلوم ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ (نماز سے) نہ پھرے یا نہ مڑے، جب تک آواز نہ سنے یا بونہ پائے۔

٢٠٤- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّهُ شَكََا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، الرَّجُلَ الَّذِي يُحْيِلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ ، فَقَالَ : «لَا يَنْفِتِلْ» أَوْ «لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا» .

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٤ - باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن .

(۲۷) باب طهارة جلود الميتة بالدباغ

(۲۷) مردہ جانوروں کی کھال دباغت سے پاک

ہو جاتی ہے

۲۰۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہؓ کی باندی کی بکری جو صدقہ میں کسی نے دی تھی، مری ہوئی دیکھی۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کے چمڑے کو کیوں نہیں کام میں لاتے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ تو مردہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حرام تو صرف اس کا کھانا ہے۔

۲۰۵- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما، قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلَّا اتَّفَعْتُمْ بِجُلْدِهَا»، قَالُوا: «إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلُهَا».

أخرجه البخاري في: ۲۴ - كتاب الزكاة: ۶۱ - باب الصدقة على موالي أزواج النبي ﷺ.

(۲۸) تیمم کا بیان

(۲۸) باب التيمم

۲۰۶- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر (غزوہ بنی المصطلق) میں تھے۔ جب ہم مقام بیداء یا ذات الحیش پر پہنچے تو میرا ایک ہار کھو گیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ لیکن وہاں پانی کہیں قریب میں نہ تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور کہا ”حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے اور پانی بھی کہیں قریب میں نہیں ہے اور نہ لوگوں ہی کے ساتھ ہے۔“ پھر ابو بکر صدیقؓ تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری زانو پر رکھے ہوئے سو رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ قریب میں کہیں پانی بھی نہیں ہے۔ اور نہ لوگوں کے پاس ہے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ والد ماجد (ﷺ) مجھ پر بہت نغما ہوئے۔ اور اللہ نے جو چاہا انہوں نے مجھے کہا

۲۰۶- حدیث عائشہ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَتْ: حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبِيدَاءِ، أَوْ، بِذَاتِ الْحَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدِي لِي؛ فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ التَّمَاسِيَةَ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَيَّ مَاءً؛ فَآتَى النَّاسَ إِلَيَّ تَمْرِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى إِلَيَّ مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَيَّ مَاءً وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ! فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاضْبَعُ زَأْسَهُ عَلَيَّ فَحِذِي قَدْ نَامَ. فَقَالَ: حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسِ، وَلَيْسُوا عَلَيَّ

اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کچو کے لگائے۔ رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا اس وجہ سے میں حرکت بھی نہیں کر سکتی تھی رسول اللہ ﷺ جب صبح کے وقت اٹھے تو پانی کا پتا تک نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری اور لوگوں نے تیمم کیا۔ اس پر اسید بن حنظلہ نے کہا کہ آل ابی بکر! تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا پھر ہم نے اس اونٹ کو ہٹایا جس پر میں سوار تھی تو ہمارا اسی کے نیچے مل گیا۔

مَاءٌ ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ ؛ فَقَالَتْ عَائِشَةُ :
فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ ، وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يُطْعِمَنِي يَقُولَ ، وَجَعَلَ يَطْعُمَنِي بِيَدِهِ فِي حَاصِرِي
فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ عَلَى فَحْدِي ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ
آيَةَ التِّيْمَمِ ، فَتَيَمَّمُوا ؛ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ
الْحَضْرِي : مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي
بَكْرٍ . قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ
فَأَصَبْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ .

أخرجه البخاري في : كتاب التيمم : ۱ - باب حدثنا عبد الله بن يوسف .

۲۰۷- حدیث عمار . عَنْ شَقِيقٍ قَالَ :
كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ أَنَّ رَجُلًا
أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا ، أَمَا كَانَ
يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّي ؟ فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهِذِهِ الْآيَةِ
فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ - ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً﴾

۲۰۷- جنابت، حیض اور نفاس کی وجہ سے (فرض غسل سے) تیمم کرنے کے جائز ہونے پر متاخرین اور خلف کا اتفاق ہے اور سلف کا بھی اتفاق تھا مگر سوائے حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور حضرت ابراہیم نخعیؓ کے کہ ان سے عدم جواز کا قول منقول ہے جب کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا اس مسئلہ میں رجوع بھی منقول ہوا ہے باقی اس مسئلہ کے جواز میں صحیح احادیث منقول ہیں جن کے مقابلے میں کسی کی بات قابل اعتناء نہیں سمجھی جاسکتی۔

☆ حضرت عمار بن یاسرؓ نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت اسمیہؓ تھا۔ آپ کے والد اور والدہ کو اللہ کی راہ میں بڑی اذیتیں دی گئیں۔ نبی اکرم ﷺ پاس سے گزرتے تو فرماتے اے یاسر کی اولاد صبر کرو یقیناً تمہارا ٹھکانا جنت ہے۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں بھی شریک رہے۔ جنگ یمامہ میں حاضر ہوئے تو ان کے کان کٹ لئے گئے۔ پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کوفہ کے عامل رہے۔

ابو موسیٰ نے اس پر کہا کہ پھر سورہ مائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب ہو گا ”اگر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی پر تیمم کر لو۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود بولے کہ اگر لوگوں کو اس کی اجازت دے دی جائے تو جلدی یہ حال ہو جائے گا کہ جب ان کو پانی ٹھنڈا معلوم ہو گا تو وہ مٹی سے تیمم ہی کر لیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا تو آپ نے جنی کے لئے تیمم اس لئے برا جانا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ کیا آپ کو حضرت عمارؓ کا حضرت عمر بن خطابؓ کے سامنے یہ قول معلوم نہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کلم کے لئے بھیجا تھا۔ سفر میں مجھے غسل کی ضرورت ہو گئی، لیکن پانی نہیں ملا۔ اس لئے میں مٹی میں جانور کی طرح لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے صرف اتنا کرنا کافی تھا۔ اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر ان کو جھاڑ کر بائیں ہاتھ سے دابنے کی پشت کو مل لیا یا بائیں ہاتھ کا داہنے ہاتھ سے مسح کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں سے چہرے کا مسح کیا۔

حضرت عبداللہؓ نے اس کا جواب دیا کہ آپ حضرت عمرؓ کو نہیں دیکھتے کہ انہوں نے عمار کی بات پر قناعت نہیں کی تھی۔

فَتَيْمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا - فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : لَوْ رُحِصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيْمَّمُوا الصَّعِيدَ . قُلْتُ : وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِذَا؟ قَالَ : نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى : أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَارٍ لِعُمَرَ : بَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا»؛ فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ، ثُمَّ نَفَضَهَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهَرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ ، أَوْ ظَهَرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ .

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ : أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَارٍ؟

أخرجه البخاري في : ۷ - كتاب التيمم : ۸ - باب التيمم ضربة .

۲۰۸- ایک شخص حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی اور پانی نہیں ملا (تو میں اب کیا کروں) اس پر حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا، کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ سفر میں تھے، ہم دونوں جنی ہو گئے۔ آپ نے تو نماز نہیں پڑھی لیکن میں زمین پر لوٹ پوٹ ہو گیا اور نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے

۲۰۸- حَدِيثُ عَمَارٍ . جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؛ فَقَالَ : إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ ، فَقَالَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ : أَمَا تَذَكُرُ أَنَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ ؛ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكُتُ فَصَلَّيْتُ ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

بس اتنا ہی کافی تھا۔ اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر انہیں پھونکا اور دونوں ہاتھوں سے چہرے اور پہنچوں تک ہاتھوں کا مسح کیا۔

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا» ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَيْهِ الْأَرْضَ ، وَنَفَخَ فِيهِمَا ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ؟

أخرجه البخاري في ۷ - كتاب التيمم : ۴ - باب المتيمم هل ينفخ فيهما.

۲۰۹- حضرت عباسؓ کے غلام عمیر بن عبد اللہ نے کہا کہ میں اور حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم ﷺ کے غلام عبد اللہ بن یسار، ابو جھیم بن حارث عمہ انصاری (صحابی) کے پاس آئے۔ تو ابو جھیم نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ”بیر جمل“ کی طرف سے تشریف لارہے تھے، راستے میں ایک شخص آپ کو ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا (یعنی خود ابو جھیم نے) لیکن آپ نے جواب نہیں دیا۔ پھر آپ دیوار کے قریب آئے اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

۲۰۹- حَدِيثُ أَبِي الْجُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ . عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ : أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بَيْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ، حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

أخرجه البخاري في ۷ - كتاب التيمم في الحضرة إذا لم يجد الماء.

(۲۹) مسلمان نجس نہیں ہوتا اس کی دلیل

۲۱۰- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی اور اس وقت میں جنبی تھا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلنے لگا۔ آخر آپ ایک جگہ بیٹھ گئے۔ اور میں آہستہ سے اپنے گھر آیا اور غسل کر کے حاضر خدمت ہوا۔ آپ ابھی (وہیں) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ

(۲۹) باب الدليل على أن المسلم لا ينجس

۲۱۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ يَدِي ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ ، فَاسْتَلَّتْ مِنْهُ وَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ، ثُمَّ جِئْتُ

☆ حضرت ابو جھیم بن حارث الانصاریؓ ابی بن کعب کے بھانجے ہیں اور معروف صحابی ہیں۔ خلافت معاویہؓ تک زندہ رہے۔ ان کا نام عبد اللہ تھا۔ بعض نے ان کا نام حارث بتایا ہے اور کہا ہے کہ ابو جھیم اور حارث کے درمیان ابن کالفظ غلط واقع ہوا ہے۔

نے دریافت فرمایا اے ابو ہریرہ کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اے ابو ہریرہ! مومن تو نجس نہیں ہوتا۔

وَهُوَ قَاعِدٌ ؛ فَقَالَ : «أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هِرٍّ؟»
فَقُلْتُ لَهُ ، فَقَالَ : «سُبْحَانَ اللَّهِ ! يَا أَبَا هِرٍّ !
إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ».

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۲۴ - باب الجنب يخرج ويمشي في السوق وغيره.

(۳۲) پاخانہ جاتے وقت کیا کہنا ہے؟

(۳۲) باب ما يقول إذا أراد دخول الخلاء

۲۱۱- حضرت انس نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ جب (فضائے حاجت کے لئے) پاخانہ میں داخل ہوتے تو (یہ دعا) پڑھتے۔ ”اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں“

۲۱۱- حديث أنس ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحُبْثِ وَالْحَبَائِثِ».

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۹ - باب ما يقول عند الخلاء.

(۳۳) بیٹھے بیٹھے سوجانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۳۳) باب الدليل على أن نوم الجالس

لا ينقض الوضوء

۲۱۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کے لئے تکبیر ہو چکی تھی۔ اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں کسی شخص سے چپکے چپکے کان میں باتیں کر رہے تھے۔ پھر آپ نماز کے لئے جب تشریف لائے تو لوگ سو رہے تھے۔

۲۱۲- حديث أنس بن مالك ، قَالَ : أَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۲۷ - باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة.

۴ - کتاب الصلاة

۳ - نماز کے مسائل

(۱) باب بدء الأذان

(۱) اذان کی ابتدا

۲۱۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب مسلمان (ہجرت کر کے) مدینہ پہنچے تو وقت مقرر کر کے نماز کے لئے آتے تھے۔ اس کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی۔ ایک دن اس بارے میں مشورہ ہوا۔ کسی نے کمانصاری کی طرح ایک گھنٹہ لے لیا جائے اور کسی نے کما یہودیوں کی طرح نرسنگا (بگل) بنا لو، اس کو پھونک دیا کرو۔ لیکن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کسی شخص کو کیوں نہ بھیج دیا جائے جو نماز کے لئے پکار دیا کرے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے (اسی رائے کو پسند فرمایا اور حضرت بلالؓ سے) فرمایا کہ بلال! اٹھ اور نماز کے لئے اذان دے۔

۲۱۳- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ . كَانَ يَقُولُ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ ، لَيْسَ يُنَادَى لَهَا ؛ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ بُوقًا مِثْلَ بُوقِ الْيَهُودِ ؛ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : أَوْلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا بِلَالُ ! قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ)) .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱ - باب بدء الأذان .

(۲) اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے

(۲) باب الأمر بشفع الأذان وإيتار الإقامة

کلمات قد قامت الصلوة کے سوائے ایک ایک

مرتبہ کے جائیں

۲۱۴- حضرت انسؓ نے فرمایا کہ (نماز کے وقت اعلان کے لئے) لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا۔ پھر یہود و نصاریٰ کا ذکر آگیا۔ پھر حضرت بلالؓ کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت میں ایک ایک مرتبہ۔

۲۱۴- حَدِيثُ أَنَسٍ ، قَالَ : ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ ، فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ، فَأَمَرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتَرَ الْإِقَامَةَ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱ - باب بدء الأذان .

۲۱۴- یعنی مؤذن اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ کے سوائے شروع اللہ اکبر کے اسے چار مرتبہ کے گا اور سوائے آخر میں کلمہ توحید کے کہ اسے ایک مرتبہ کے گا اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کے سوائے قد قامت الصلوة کے کہ اسے دو مرتبہ کے گا۔ (مرتبہ)

(۷) اذان سننے والا وہی کلمات کہے جو مؤذن کہتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے اور آپ کے لیے وسیلہ مانگے

(۷) باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي - ﷺ - ثم يسأل له الوسيلة

۲۱۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم اذان سنو تو جس طرح مؤذن کہتا ہے اسی طرح تم بھی کہو۔“

۲۱۵- حديث أبي سعيد الخدري، أن رسول الله ﷺ قال: «إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۷ - باب ما يقول إذا سمع المنادي.

(۸) اذان کی فضیلت جس سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے

(۸) باب فضل الأذان

وهرب الشيطان عند سماعه

۲۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے۔ لیکن جو ہی تکبیر شروع ہوتی ہے وہ پھر پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے۔ جب تکبیر بھی ختم ہو جاتی ہے تو شیطان دوبارہ آ جاتا ہے۔ اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ ان باتوں کی شیطان یاد دہانی کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا اور اس طرح اس شخص کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔“

۲۱۶- حديث أبي هريرة، أن رسول الله ﷺ قال: «إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْدِينَ، فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ، حَتَّى إِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّوْبُّ أَقْبَلَ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ، يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ؛ حَتَّى يَبْطُلَ الرَّجُلُ لَأ يَذْرِي كَمَ صَلَّى».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴ - باب فضل التأدين.

(۹) تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانے

(۹) باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الإحرام والركوع وفي الرفع من

الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود

اور سجدوں کے درمیان نہ اٹھانے کے احکام

۲۱۷- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَيَقُولُ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ .

۲۱۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ نے رفع یدین کیا۔ آپ کے دونوں ہاتھ اس وقت موندھوں تک اٹھے۔ اور اسی طرح جب آپ رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمد۔ البتہ سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۴ - باب رفع اليد إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع.

۲۱۸- حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کرتے۔ پھر جب رکوع میں جلتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی کرتے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۱۸- حدیث مالک بن الحویرث. عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ هَكَذَا .

۲۱۷- تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین پر ساری امت کا اجماع ہے۔ مگر بعد کے مقالات پر ہاتھ اٹھانے میں اختلاف ہے۔ ائمہ کرام و علمائے اسلام کی اکثریت حتیٰ کہ اہل بیت سب بالاتفاق ان مقالات پر رفع یدین کے قائل ہیں۔ مگر حنفیہ کے ہل مقالات مذکورہ پر رفع یدین نہیں ہے۔ کچھ علمائے احناف اسے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ کچھ ترک رفع کو اولیٰ جانتے ہیں۔ کچھ دل سے قائل ہیں مگر ظاہر میں عمل نہیں ہے۔ فرقین نے اس بارے میں کافی طبع آزمائی کی ہے۔ ہر دو جانب سے خاص طور پر آج کے دور پر فتن میں بہت سے کاغذ سیاہ کئے گئے ہیں۔ کتنے عوام ہیں جو کہتے ہیں کہ شروع اسلام میں لوگ بغلوں میں بت رکھ لیا کرتے تھے اس لیے رفع یدین کا حکم ہوا تاکہ ان کے بغلوں کے بت گر جایا کریں۔ استغفر اللہ۔ یہ ایسا جھوٹ ہے جو شاید اسلام کی تاریخ میں اس کے نام پر سب سے بڑا جھوٹ کہا جاسکتا ہے۔ کچھ لوگ اس سنت نبوی کو کبھی اڑانے سے تشبیہ دے کر توہین سنت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جنت اللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بڑی تفصیلات کے بعد فیصلہ دیا ہے کہ رفع یدین کرنے والا مجھ کو نہ کرنے والے سے زیادہ پیارا ہے کیونکہ رفع یدین کی احادیث بکثرت اور صحیح ہیں۔“ (راز)

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۴ - باب رَفَعَ اليدين إذا كبر وإذا ركع وإذا رفع.

(۱۰) نماز میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا حکم

(۱۰) باب إثبات التكبير في كل خفض ورفع في الصلاة إلا رفعه من الركوع فيقول فيه :
سمع الله لمن حمده

۲۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جب بھی وہ جھکتے اور جب بھی وہ اٹھتے تو تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو فرماتے کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھنے والا ہوں۔

۲۱۹- حديث أبي هريرة ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ ، فَإِذَا انصَرَفَ قَالَ : إِنِّي لِأَشْبَهُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۱۵ - باب إتمام التكبير في الركوع.

۲۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور کھڑے ہی کھڑے رنا و لک الحمد کہتے۔ پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تب بھی تکبیر کہتے۔ اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تب تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز میں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے تھے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے تھے۔

۲۲۰- حديث أبي هريرة ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرُكِعُ ، ثُمَّ يَقُولُ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرَفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ : «رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ» ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرَفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرَفَعُ رَأْسَهُ ؛ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَفْضِيهَا ؛ وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّلَاثِينَ بَعْدَ الْجُلُوسِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۱۷ - باب التكبير إذا قام من السجود.

۲۲۱- مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز

۲۲۱- حديث عمران بن حصين . عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ

پڑھی۔ تو وہ جب بھی سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔ اسی طرح جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ جب دو رکعات کے بعد اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب نماز ختم ہوئی تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد دلا دی، یا یہ کہا کہ اس شخص نے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی طرح آج نماز پڑھائی۔

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ ، وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ ؛ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ : لَقَدْ ذَكَرَنِي هَذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ قَالَ : لَقَدْ صَلَّى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۱۶ - باب إتمام التكبير في السجود.

(۱۱) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھنا جانتا ہو اور سیکھنا بھی ممکن نہ ہو تو جو بھی میسر ہو پڑھ سکتا ہے

(۱۱) باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وأنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها ، قرأ ما تيسر له من غيرها

۲۲۲- حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس شخص نے سورہ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔“

۲۲۲- حديث عبادة بن الصامت ، أن رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يقرأ بفاتحة الكتاب».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۹۵ - باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها.

۲۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں (قرآن

۲۲۳- حديث أبي هريرة رضي الله

۲۲۲- امام کے پیچھے جری اور سری نمازوں میں سورہ فاتحہ پڑھنا ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا اثبات بہت سی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ بلکہ جو اس حقیقت کے پھر یہ ایک معرکہ آراء بحث چلی آ رہی ہے جس پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ جو حضرات اس کے قائل نہیں ان میں بعض کا غلط تو یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ وہ اسے حرام مطلق کہتے ہیں اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے والوں کے بارے میں یہاں تک کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ان کے منہ میں آگ کے انگارے بھرے جائیں گے۔ نعوذ باللہ۔ اپنا مقصد صرف یہی ہے کہ سورہ فاتحہ ظف الامام پڑھنے والوں سے حسد بطنش رکھنا ان کو غیر مقلد لاندہب کہنا یہ کسی طرح بھی زیبا نہیں ہے۔ ضروری ہے کہ ایسے فردی مباحث میں وسعت قلبی سے کام لے کر باہمی اتفاق کے لیے کوشش کی جائے جس کی آج اشد ضرورت ہے، واللہ التوفیق۔ (راز)

مجید کی تلاوت کی جائے گی۔ (جن نمازوں) میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں قرآن سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے اور جن (نمازوں) میں آپ نے آہستہ قرأت کی ہم بھی ان میں آہستہ ہی قرأت کریں گے اور اگر سورہ فاتحہ ہی پڑھو جب بھی کافی ہے۔ لیکن اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

عنه، قَالَ : فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ ، فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ ، وَمَا أَحْفَى عَنَّا أَحْفَيْنَا عَنْكُمْ ، وَإِنْ لَمْ تَرُدْ عَلَيَّ أُمَّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۰۴ - باب القراءة في الفجر .

۲۲۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ نماز کے بعد اس نے آکر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور واپس آکر پھر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ دوبارہ جا کر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تین بار اسی طرح ہوا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا۔ میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔ اس لئے آپ مجھے سکھائیے۔ آپ نے فرمایا۔ جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو (پہلے) تکبیر کہہ پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ تجھ سے ہو سکے پڑھ، اس کے بعد رکوع کر اور پوری طرح رکوع میں چلا جا۔ پھر سر اٹھا اور پوری طرح کھڑا ہو جا۔ پھر جب تو سجدہ کرے تو پوری طرح سجدہ میں چلا جا۔ پھر (سجدہ سے) سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ جا۔ دوبارہ بھی اسی طرح سجدہ کر۔ یہی طریقہ نماز کی تمام (رکعات میں) اختیار کر۔

۲۲۴- حدیث أبي هريرة ، أن النبي ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ؛ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ ؛ فَقَالَ : «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَصَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ؛ فَقَالَ : «ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» ثَلَاثًا . فَقَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ ، فَعَلَّمَنِي . قَالَ : «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۲۲ - باب أمر النبي ﷺ الذي لا يتم ركوعه بالإعادة .

(۱۳) بسم الله بلند آواز سے نہ پڑھنے کی دلیل

(۱۳) باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة

۲۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے۔

۲۲۵- حدیث انس، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ- «الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»-

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۹ - باب ما يقول بعد التكبير.

(۱۶) نماز میں تشهد پڑھنے کا حکم

(۱۶) باب التشهد في الصلاة

۲۲۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (ابتداءً اسلام میں) نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہتے ”سلام ہو اللہ پر“ اس کے بندوں سے پہلے، سلام ہو جبریل پر، سلام ہو میکائیل پر، سلام ہو فلاں پر، پھر (ایک مرتبہ) جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ ہی سلام ہے، اس لئے جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين پڑھا کرے۔ کیونکہ جب وہ یہ دعا پڑھے گا تو آسمان وزمین کے ہر صلح بندے کو اس کی یہ دعا پہنچے گی۔ اشہدان لا اله الا الله واشہدان محمداً عبده ورسوله اس کے بعد اسے اختیار ہے جو دعا چاہے پڑھے۔ مگر یہ درود شریف پڑھنے کے بعد ہے۔

۲۲۶- حدیث عبدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا . السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ ، السَّلَامُ عَلَى ميكَائيلَ ، السَّلَامُ عَلَى فُلانَ ؛ فَلَمَّا انصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ : «إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ؛ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ؛ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ».

أخرجه البخاري في : ۷۹ - كتاب الاستئذان : ۳ - باب السلام اسم من أسماء الله تعالى.

(۱۷) باب الصلاة على النبي - ﷺ -

(۱۷) تشہد کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے احکام

بعد التشهد

۲۲۷- حدیث کعب بن عُجرَةَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْسَى، قَالَ: لَقِينِي كَعْبُ ابْنِ عُجْرَةَ؛ فَقَالَ: أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ! فَقُلْتُ: بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي. فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: «أَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»

۲۲۷- عبد الرحمن بن ابی لیلی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کیوں نہ میں تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمائیے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا تھا یا رسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو "اے اللہ! اپنی رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے اپنی رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو بڑی خوبیوں والا اور بڑی عظمت والا ہے۔"

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۱۰ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

۲۲۸- حدیث اَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ - حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ نے

☆ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد تھی اگرچہ بعض نے ابو اسحاق بھی بیان کی ہے۔ حدیثیہ والے عمرہ میں شریک ہوئے۔ آپ کے بارے میں ہی نذیہ والا قصہ منظر عام پر آیا اور سہولت مہیا ہوئی۔ جیسا کہ صحیحین میں موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ آپ کے پاس سے گزرے اور آپ محرم تھے۔ اور جو میں سر سے آپ کے چہرے پر گر رہی تھیں فرمایا سر منڈوا اور ایک فرق چھ مسکینوں میں تقسیم کر دو یعنی نذیہ دے دو۔ آپ کوفہ میں رہے ہیں اور ۵۳ ہجری کو ۷۵ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

☆ حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبد الرحمن بن سعد تھا۔ آپ بہت بڑے قیہ تھے۔ ۲۶ احادیث کے راوی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو ”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد پر اور ان کی بیویوں پر اور ان کی اولاد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور تو انتہائی خوبیوں والا عظمت والا ہے۔“

رضي الله عنه ، أَنَّهُمْ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «قُولُوا : اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ أَحْمَدُ مَحْمَدٌ».

أخرجه البخاري في : ٦٠ - كتاب الأنبياء : ١٠ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل .

(۱۸) سمح اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد اور آمین
کننے کا حکم

(۱۸) باب التسميع والتحميد والتأمين

۲۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب امام سمح اللہ لمن حمدہ کے تو تم اللہم ربنا لک الحمد کو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہو گا“ اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

۲۲۹- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ! سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ ، فَقُولُوا : اللَّهُمَّ رَبَّنَا ! وَلَكَ الْحَمْدُ ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَاَفَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١٢٥ - باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد .

۲۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی تم میں سے آمین کے اور فرشتوں نے بھی اسی وقت آسمان پر آمین کی۔ اس طرح ایک کی آمین دوسرے کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“

۲۳۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

أخرجه البخاري في : ١٠ - كتاب الأذان : ١١٢ - باب فضل التأمين .

۲۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس نے فرشتوں کے ساتھ آمین کہی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

۲۳۱- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ - ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ - فَقُولُوا : آمِينَ ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان : ۱۱۳- باب جهر المأموم بالتأمين.

(۱۹) مقتدی کو امام کی پیروی ضروری ہے

(۱۹) باب اتمام المأموم بالإمام

۲۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے زمین پر گر گئے۔ اس گرنے سے آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا۔ تو ہم آپ کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا اور آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ ہم بھی بیٹھ گئے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ اس لئے جب وہ تکبیر کے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ سمع للہ لمن حمدہ کے تو تم رینا و لک الحمد کہو۔ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

۲۳۲- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُهُ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَصَلَّى بِنَا قَاعِدًا فَقَعَدْنَا ؛ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ ، قَالَ : «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ؛ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا رَبَّنَا ! وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا».

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان : ۱۲۸- باب يهوى بالتكبير حين يسجد.

۲۳۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

۲۳۳- حدیث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّهَا

۲۳۱- لفظ آمین کے معنی یہ ہیں کہ "اے اللہ میں نے جو دعائیں تجھ سے کی ہیں ان کو قبول فرمائیے۔" یہ لفظ یہود و نصاریٰ میں بھی مستعمل رہا اور اسلام میں بھی اسے استعمال کیا گیا۔ جبری نمازوں میں اس کا زور سے کہنا کوئی امر قبیح نہ تھا مگر افسوس کہ بعض علماء سونے والی کاہاڑ بنا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں سر پھٹول ہوئی اور عرصہ کے لیے دلوں میں کلوش پیدا ہو گئی۔ (راز)

۲۳۳- جب امام عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کیا کرے؟ جمہور علماء سلف اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہم کے نزدیک جب

کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں میرے ہی گھر میں نماز پڑھی۔ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ آپ نے ان کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اس لئے جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ۔ اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم رننا و لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۵۱ - باب إنما جعل الإمام ليؤتم به .

۲۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”امام اس لئے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے“ اس لئے جب وہ تکبیر کہے تو تم کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی کہو۔ اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم رننا و لک الحمد کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی کہو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔“

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۲ - باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة .

(۲۱) امام کو اگر بیماری یا سفر وغیرہ کا عذر ہو تو وہ نماز پڑھانے کے لیے اپنا نائب مقرر کرے

۲۳۵- عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا

قَالَتْ : صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ ، فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا ؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا» .

۲۳۴- حدیث ابی ہریرہ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا ، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُولُوا رَبَّنَا ! وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا ، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۲ - باب إيجاب التكبير وافتتاح الصلاة .

(۲۱) باب استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس

۲۳۵- حدیث عائشہ . عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى

گذشتہ سے پوسہ

امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدی جو قیام کی قدرت رکھتا ہے کھڑے ہو کر اقتداء کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی آخری بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی بیٹھ کر نماز پڑھائی اور پیچھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ یہی بات امام بخاری کے استاد حمیدی نے بیان کی ہے جو صحیح بخاری میں نقل ہے اور وہ اس حدیث کو منسوخ قرار دیتے ہیں جس میں یہ ہے کہ جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

کاش! رسول اللہ ﷺ کی بیماری کی حالت آپ ہم سے بیان کرتیں، (تو اچھا ہوتا) انہوں نے فرمایا کہ ہاں ضرور سن لو۔ آپ کا مرض بڑھ گیا۔ تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھی؟ ہم نے عرض کی جی نہیں۔ یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لئے ایک لگن میں پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم نے پانی رکھ دیا۔ اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر آپ اٹھنے لگے، لیکن آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا تو پھر آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھی ہے؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ یا رسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لئے پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے پھر پانی رکھ دیا، اور آپ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) پھر آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لئے بیٹھے ہوئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر آپ نے حضرت ابو بکرؓ کے پاس آدمی بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ بھیجے ہوئے آدمی نے (حضرت ابو بکرؓ سے) آکر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو نماز پڑھانے کے لئے حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ بڑے نرم دل انسان تھے۔ انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم نماز پڑھاؤ۔ لیکن حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ آخر (بیماری کے) دنوں میں حضرت ابو بکرؓ نماز پڑھاتے رہے۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کو مزاج کچھ ہلکا معلوم ہوا تو دو مردوں کا سہارا لے کر جن میں ایک حضرت عباسؓ تھے ظہر کی نماز کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور ابو بکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ لیکن

عَائِشَةَ فَقُلْتُ : أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ! قَالَتْ : بَلَى . نَقَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا : لَا ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ ؛ قَالَ : «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» قَالَتْ : فَفَعَلْنَا ، فَفَعَدَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيُنَوِّءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ؛ فَقَالَ ﷺ : «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا : لَا ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» قَالَتْ : فَفَعَدَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيُنَوِّءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ؛ فَقَالَ : «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا : لَا ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ : «ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» فَفَعَدَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيُنَوِّءَ ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ ؛ فَقَالَ «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا : لَا ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ؛ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَاتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ، وَكَانَ رَجُلًا رَفِيقًا : يَا عُمَرُ ! صَلِّ بِالنَّاسِ ، فَقَالَ

نبی ﷺ نے اشارے سے انہیں روکا کہ پیچھے نہ ہٹو! پھر آپ نے ان دونوں مردوں سے فرمایا کہ مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہما کے بازو میں بٹھا دو۔ چنانچہ دونوں نے آپ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کے بازو میں بٹھارایا۔ راوی نے کہا کہ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما میں نبی ﷺ کی پیروی کر رہے تھے، اور لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہما کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے۔ عید اللہ نے کہا کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں گیا۔ اور ان سے عرض کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں جو حدیث بیان کی ہے کیا میں وہ آپ کو سنوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ضرور سناؤ۔ میں نے یہ حدیث ان کو سنا دی۔ انہوں نے کسی بات کا انکار نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان صاحب کا نام بھی تم کو بتایا جو حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہما تھے۔

لَهُ عُمْرٌ : أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ .

ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ ، لِصَلَاةِ الظُّهْرِ ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ ؛ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ ؛ قَالَ : «أَجْلِسْ أَيْ جَنِّبْ» ، فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ ، قَالَ : فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتُمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ . قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثْتَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ ! قَالَ : هَاتِ ؛ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ ؟ قُلْتُ : لَا ؛ قَالَ : هُوَ عَلِيٌّ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۵۱ - باب إنما جعل الإمام ليؤتم به .

۲۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری بڑھی اور تکلیف شدید ہو گئی تو آپ نے اپنی بیویوں سے میرے گھر میں ایام مرض گزارنے کی اجازت چاہی اور آپ کی بیویوں نے اجازت دے دی تو آپ اس طرح تشریف لائے کہ دونوں قدم زمین سے رگڑ کھا رہے تھے۔

۲۳۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : لَمَّا نَقَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ ، اسْتَأْذَنَ أَرْوَاجَهُ أَنْ يُعْرَضَ فِي بَيْتِي ، فَأُذِنَ لَهُ ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحُطُّ رِجْلَاهُ

آپ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان تھے۔ عبید اللہ (حدیث کے راوی) نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا۔ تو انہوں نے مجھ سے پوچھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن کا نام نہیں لیا جانتے ہو وہ کون تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب تھے۔

الأَرْضَ ، وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ ؛ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ (رَاوِي الْحَدِيثِ) فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ ؛ فَقَالَ : وَهَلْ تَدْرِي مَنْ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

أخرجه البخاري في : ٥١ - كتاب الهبة : ١٤ - باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها. ٢٣٧ - حديث عائشة ، قالت : لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ. وَمَا حَمَلَنِي عَلَى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِي قَلْبِي أَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ أَبَدًا. وَلَا كُنْتُ أَرَى أَنَّهُ لَنْ يَقُومَ أَحَدٌ مَقَامَهُ إِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ يَعْدِلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ.

٢٣٤ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے اس معللہ (یعنی ایام مرض میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امام بنانے کے سلسلے) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار پوچھا۔ میں بار بار آپ سے صرف اس لئے پوچھ رہی تھی کہ مجھے یقین تھا کہ جو شخص (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں) آپ کی جگہ پر کھڑا ہو گا، لوگ اس سے کبھی محبت نہیں رکھ سکتے بلکہ میرا خیال تھا کہ لوگ اس سے بدفالی لیں گے۔ اس لئے میں چاہتی تھی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم نہ دیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٨٣ - باب مرض النبي ﷺ ووفاته.

٢٣٨ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اوزان دی گئی تو فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ ابو بکر بڑے نرم دل ہیں۔ اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ آپ نے پھر وہی حکم فرمایا، اور آپ کے سامنے پھر وہی بت دہرا دی گئی۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ تم تو

٢٣٨ - حديث عائشة رضي الله عنها ، قالت : لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ فَأُذِّنَ ، فَقَالَ : «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. وَأَعَادَ

بالکل یوسف کی ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ (کہ دل میں کچھ ہے اور ظاہر کچھ اور کر رہی ہو) ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ آخر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ تکلیف کی وجہ سے زمین پر لکیر کرتے جاتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کے لئے کہا۔ پھر ان کے قریب آئے اور بازو میں بیٹھ گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء کی اور لوگوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کی؟

فَاعَادُوا لَهُ ، فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ ، فَقَالَ : «إِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ، مُرُوا أَبَابَكْرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ؛ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى ، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً ، فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، كَأَنِّي أَنْظِرُ رَجُلِيهِ تَخْطُطَانِ الْأَرْضَ مِنَ الْوَجَعِ ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ . فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي ، وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۳۹ - باب حد المريض أن يشهد الجماعة.

۲۳۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار ہو گئے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی خبر دینے آئے۔ آپ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ابو بکر ایک نرم دل آدمی ہیں اور جب بھی وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے لوگوں کو (شدت گریہ کی وجہ سے) آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لئے اگر آپ عمر سے کہتے تو بہتر تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ابو بکر سے نماز پڑھانے کے لئے کہو۔ پھر میں نے حفصہ سے کہا تم کہو کہ ابو بکر نرم دل آدمی ہیں۔ اور اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکیں گے۔ اس لئے اگر عمر سے کہیں تو بہتر ہو گا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ صواب یوسف سے کم نہیں ہو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ ہلکا پن محسوس فرمایا اور دو آدمیوں کا سہارا لے

۲۳۹- حدیث عائشہ ، قَالَتْ : لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ أَبَابَكْرَ رَجُلٌ أَسِيفٌ . وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ؟ فَقَالَ : «مُرُوا أَبَابَكْرَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» ، فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ : قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَابَكْرَ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ؟ قَالَ : «إِنْ كُنَّ لَأَتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ ، مُرُوا أَبَابَكْرَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ» ،

کر کھڑے ہو گئے۔ آپ کے پاؤں زمین پر نشان بنا رہے تھے۔ اس طرح چل کر آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے آپ کی آہٹ پائی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے روکا۔ پھر نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکرؓ کی بائیں طرف بیٹھ گئے تو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر۔ ابو بکرؓ آپ کی اقتداء کر رہے تھے۔ اور لوگ حضرت ابو بکرؓ کی۔

فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً ، فَقَامَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، وَرِجْلَاهُ تَخْطُانِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ ؛ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ، ذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ ؛ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قَاعِدًا ، يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۶۸ - باب الرجل يأتي بالإمام ويأتم الناس بالمأموم .

۲۴۰ - حضرت انس بن مالک انصاریؓ جو نبی کریم ﷺ کی پیروی کرنے والے آپ کے خادم اور صحابی تھے نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے مرض الموت میں ابو بکر صدیقؓ نماز پڑھتے تھے۔ یہم کے دن جب لوگ نماز میں صف باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ تو آنحضرت ﷺ حجرہ کا پردہ ہٹائے کھڑے ہوئے ہماری طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک (حسن وجمال اور صفائی میں) گویا مصحف کا ورق تھا۔ آپ مسکرا کر ہنسنے لگے۔ ہمیں اتنی خوشی ہوئی کہ خطرہ ہو گیا کہ کہیں ہم سب آپ کو دیکھنے ہی میں مشغول نہ ہو جائیں اور نماز توڑ دیں۔ حضرت ابو بکرؓ اٹھے پاؤں پیچھے ہٹ کر صف کے ساتھ آنا چاہتے تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز

۲۴۰ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ، وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ ، وَصَحِبَهُ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةٌ مُصْحَفٍ ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَيَّ .

کے لئے تشریف لارہے ہیں۔ لیکن آپ نے ہمیں اشارہ کیا کہ نماز پوری کر لو۔ پھر آپ نے پردہ ڈال دیا۔ پس آنحضرت ﷺ کی وفات اسی دن ہو گئی (اللہ وانا لہ راجعون)

عَقِيْبِهِ لِيَصِلَ الصَّفِّ ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتَمُّوا صَلَاتَكُمْ ، وَأَرْخَى السُّتْرَ ، فَتَوَفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۶ - باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة .

۲۴۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (ایام بیماری میں) تین دن باہر تشریف نہیں لائے۔ ان ہی دنوں میں ایک دن نماز قائم کی گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھنے کو تھے کہ نبی کریم ﷺ نے (حجرہ مبارک کا) پردہ اٹھایا۔ جب حضور ﷺ کا چہرہ مبارک دکھائی دیا۔ تو آپ کے روئے پاک و مبارک سے زیادہ حسین منظر ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ (قرآن اس حسن و جمال کے) پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھنے کے لئے اشارہ کیا اور آپ نے پردہ گرا دیا۔ اور اس کے بعد وفات تک کوئی آپ کو دیکھنے پر قادر نہ ہو سکا۔

۲۴۱- حَدِيثِ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ ؛ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ ، فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهَ النَّبِيِّ ﷺ ، مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وَضَحَ لَنَا ، فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ ، وَأَرْخَى النَّبِيُّ ﷺ الْحِجَابَ ، فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۶ - باب أهل العلم والفضل أحق بالإمامة .

۲۴۲- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے۔ اور جب بیماری نے شدت اختیار کر لی تو آپ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ وہ نرم دل ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کے لئے نماز پڑھانا مشکل ہو گا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر وہی بات کہی۔ آپ نے پھر فرمایا کہ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں، تم لوگ صواحب یوسف کی طرح (باتیں بناتی) ہو۔ آخر حضرت ابو بکر

۲۴۲- حَدِيثِ أَبِي مُوسَى ، قَالَ : مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ ، فَقَالَ : «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ، قَالَتْ عَائِشَةُ : إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَ : «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ» ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ : «مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ»

صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بلائے آیا اور آپ نے لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں نماز پڑھائی۔

فَاتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۰ - كِتَابُ الْأَذَانِ : ۴۶ - بَابُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ .
(۲۲) بَابُ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يَصَلِّي بِهِمْ إِذَا
تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوا مَفْسَدَةَ التَّقْدِيمِ
اور کو عارضی امام بنا سکتے ہیں

۲۴۳- حضرت سہل بن سعد سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں (قباء میں) صلح کرانے کے لئے گئے، پس نماز کا وقت آگیا۔ موزن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ کیا آپ نماز پڑھائیں گے۔ میں تکبیر کہوں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز شروع کر دی۔ اتنے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو لوگ نماز میں تھے۔ آپ صفوں سے گذر کر پہلی صف میں پہنچے۔ لوگوں نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا (تاکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر آگاہ ہو جائیں) لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب لوگوں نے متواتر ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا تو صدیق اکبر متوجہ ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ رہنے کے لئے کہا۔ (کہ نماز پڑھائے جاوے) لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کا اعزاز بخشا۔ پھر پیچھے ہٹ گئے اور صف میں شامل ہو گئے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا کہ ابو بکر جب میں نے آپ کو حکم دے دیا تھا، پھر آپ عبات قدم کیوں نہ رہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے کہ ابو قحافہ کے بیٹے (یعنی ابو بکر) کی یہ حیثیت نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز پڑھا سکیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی

۲۴۳- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَيَّ بَنِي عَمْرٍو
ابْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ ، فَحَانَتْ الصَّلَاةُ ،
فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ ، فَقَالَ : أَتُصَلِّي
بِالنَّاسِ فَأَقِيمُ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ ؛
فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ ،
فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ ، فَصَفَّقَ
النَّاسُ ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي
صَلَاتِهِ ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ لَتَفَتَ
فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا
أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ ، ثُمَّ
اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ ،
وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى ؛ فَلَمَّا
انْصَرَفَ ، قَالَ : «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ أَنْ

طرف خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عجیب بات ہے۔ میں نے دیکھا کہ تم لوگ بکثرت تالیاں بجا رہے تھے۔ (یاد رکھو) اگر نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو سبحان اللہ کہنا چاہئے۔ جب وہ یہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی اور یہ تالی بجانا عورتوں کے لئے ہے۔

تَثَبْتُ إِذْ أَمَرْتُكَ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ! مَنْ رَأَيْتُ شَيْءَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التَّنْفِثَ إِلَيْهِ ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۸ - باب من دخل ليوم الناس فحاء الأمام الأول فتأخر الآخر.

(۲۳) نماز میں اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو مرد تسبیح کہیں اور خواتین (ہاتھ سے) دستک دیں

(۲۳) باب تسبیح الرجل وتصفيق المرأة إذا نابهما شيء في الصلاة

۲۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نماز میں اگر کوئی بات پیش آجائے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مار کر یعنی تالی بجا کر امام کو اطلاع دینی چاہئے۔

۲۴۴- حدیث أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال : «التسبيح للرجال والتصفيق للنساء».

أخرجه البخاري في : كتاب العمل في الصلاة : ۵ - باب التصفيق للنساء.

(۲۴) دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھنے کے احکام

(۲۴) باب الأمر بتحسين الصلاة وإتمامها والخشوع فيها

۲۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "کیا تمہارا خیال ہے کہ میرا منہ (نماز میں) قبلہ کی طرف ہے، خدا کی قسم مجھ سے نہ تمہارا خشوع چھپتا ہے نہ رکوع۔ میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تم کو دیکھتا رہتا ہوں۔"

۲۴۵- حدیث أبي هريرة ، أن رسول الله ﷺ ، قال : «هل ترون قبلي ههنا؟ فوالله ما يخفى عليَّ خشوعكم ولا ركوعكم ، إني لأراكم من وراء ظهري»

أخرجه البخاري في : كتاب الصلاة : ۴۰ - باب عظة الإمام بالناس في إتمام الصلاة

۲۳۵- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں حقیقتاً دیکھنا مراد ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ہے کہ آپ پشت کی طرف کھڑے ہوئے لوگوں کو بھی دیکھ لیا کرتے تھے۔ (راز)

وذكر القبلة.

۲۴۶- حدیث انس بن مالک، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَأَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي، وَرَبُّمَا قَالَ: «مَنْ بَعْدَ ظَهْرِي إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ».

۲۴۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”رکوع اور سجدہ پوری طرح کیا کرو۔ خدا کی قسم! میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں۔“ یا اس طرح کہا کہ ”پیٹھ پیچھے سے جب تم رکوع کرتے ہو اور سجدہ کرتے ہو“ (تو میں تمہیں دیکھتا ہوں)

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۸ - باب الخشوع في الصلاة.

(۲۵) امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرنا منع

(۲۵) باب النهي عن سبق الإمام برکوع

ہے۔

أو سجود ونحوهما

۲۴۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کیا تم میں وہ شخص جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ پاک اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ یا اس کی صورت کو گدھے کی سی صورت بنا دے؟“

۲۴۷- حدیث ابي هريرة، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَمَّا يَخْشَى أَحَدُكُمْ»، أَوْ «لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ»، أَوْ «يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ؟».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۵۳ - باب إنهم من رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ.

(۲۸) صفوں کو برابر کرنے اور ان کو قائم رکھنے

(۲۸) باب تسوية الصفوف وإقامتها

کابیان

۲۴۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”صفیں برابر رکھو کیونکہ صفوں کا برابر رکھنا نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔“

۲۴۸- حدیث انس، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «سَوُّوا صَفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۷۴ - باب إقامة الصف من اتمام الصلاة.

۲۴۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۴۹- حدیث انس، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ،

۲۴۹- صفوں کو درست کرنا اس قدر اہم ہے کہ آپ اور آپ کے بعد خلفائے راشدین کا بھی یہی دستور رہا ہے کہ جب تک صفیں بالکل درست نہ ہو جاتیں یہ نماز شروع نہیں کیا کرتے تھے۔ عمد فاروقی میں اس مقصد کے لیے لوگ مقرر تھے جو صف بندی کراتے تھے۔ (رازی)

فرمایا ”صفیں سیدھ کر لو۔ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھ رہا ہوں۔“

قَالَ: «أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي».

أخرجه البخاري في ۱۰ - كتاب الأذان : ۷۱ - باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها.

۲۵۰- حضرت نعمان بن بشير رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”نماز میں اپنی صفوں کو برابر کر لو، نہیں تو خداوند تعالیٰ تمہارے منہ الٹ دے گا۔“

۲۵۰- حديث النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَتُسَوِّنَّ صُفُوفَكُمْ ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ».

أخرجه البخاري في ۱۰ - كتاب الأذان : ۷۱ - باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها.

۲۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اگر لوگوں کو معلوم ہو تاکہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے، پھر ان کے لئے قرعہ ڈالنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہ باقی رہتا، تو البتہ اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ نماز کے لئے ایک جلدی آنے میں کتنا ثواب ملتا ہے، تو اس کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ عشاء اور صبح کی نماز کا ثواب کتنا ملتا ہے، تو ضرور چوتروں کے بل گھسٹتے ہوئے ان کے لئے آتے۔“

۲۵۱- حديث أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا».

أخرجه البخاري في ۱۰ - كتاب الأذان : ۹ - باب الاستهام في الأذان.

(۲۹) خواتین اگر مردوں کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہوں تو مردوں کے سر اٹھانے تک وہ اپنا سر نہ اٹھائیں

(۲۹) باب أمر النساء المصليات وراء الرجال أن لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال

۲۵۲- حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کئی آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنی گردنوں پر

۲۵۲- حديث سهل بن سعد ، قَالَ : كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي

۲۵۰- امام ابن حزم نے ان احادیث کے ظاہر سے یہ کہا ہے کہ صفیں برابر کرنا واجب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک سنت ہے۔ برابر رکھنے سے یہ غرض ہے کہ ایک خط مستقیم پر کھڑے ہوں۔ آگے پیچھے نہ کھڑے ہوں۔ (وحید الزماں)

ازا میں ہاندھے ہوئے نماز پڑھتے تھے، اور عورتوں کو (آپ نے) حکم دیا تھا کہ اپنے سروں کو (سجدے سے) اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔

أُزْرِهِمْ عَلَىٰ أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ ،
وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ : «لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى
يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۶ - باب إذا كان الثوب ضيقاً.

(۳۰) بزمانہ امن خواتین کو مساجد میں جانے کی اجازت اور خوشبو لگا کر باہر نکلنے کی ممانعت

(۳۰) باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم
يترتب عليه فتنه وأنها لا تخرج مطيبة

۲۵۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں (نماز پڑھنے کے لئے) جانے کی اجازت مانگے تو اسے نہ رو کو بلکہ اجازت دے دو۔

۲۵۳- حديث ابن عمر ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :
«إِذَا اسْتَأْذَنَتْ امْرَأَةٌ أَحَدَكُمْ إِلَى
الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا».

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۱۱۶ - باب استئذان المرأة زوجها في الخروج إلى المسجد وغيره.

۲۵۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیوی تھیں جو صبح اور عشاء کی نماز جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ ان سے کہا گیا کہ بلو جو اس علم کے کہ حضرت عمرؓ اس بات کو مکروہ جانتے ہیں اور وہ غیرت محسوس کرتے ہیں پھر آپ مسجد میں کیوں جاتی ہیں؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ پھر وہ مجھے منع کیوں نہیں کر دیتے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی وجہ سے کہ ”اللہ کی بندوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکو۔“

۲۵۴- حديث ابن عمر ، قَالَ : كَانَتْ
امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي
الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقِيلَ لَهَا : لِمَ
تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ
وَيَغَارُ؟ قَالَتْ : وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي! قَالَ:
يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ
اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ».

أخرجه البخاري في : ۱۱ - كتاب الجمعة : ۱۳ - باب حدثنا عبد الله بن محمد.

۲۵۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج عورتوں میں جو نئی باتیں پیدا ہو گئی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ

۲۵۵- حديث عائشة رضي الله عنها ،
قَالَتْ : لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا

۲۵۵- حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ نہیں نکلتا کہ ہمارے زمانے میں عورتوں کو مسجد میں جانا منع ہے کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ زمانہ پیمانہ منع کیا اور شریعت کے احکام کسی کے قیاس اور رائے سے نہیں بدل سکتے۔ (راز)

لیتے تو ان کو مسجد میں آنے سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

أَحَدَتْ النِّسَاءَ لَمَنْعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۰ - كِتَابُ الْأَذَانِ : ۱۶۳ - بَابُ انْتِظَارِ النَّاسِ قِيَامَ الْإِمَامِ الْعَالِمِ.

(۳۱) جب فساد کا اندیشہ ہو تو جہری نماز میں

(۳۱) باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية

بھی قراءت درمیانی آواز سے پڑھی جائے

بين الجهر والإسرار إذا خاف من الجهر مفسدة

۲۵۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت مبارکہ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها (بنی اسرائیل: ۱۰) کے بارے میں بیان کیا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں چھپ کر عبادت کیا کرتے تھے۔ جب آپ نماز میں آواز بلند کرتے تو مشرکین سنتے اور قرآن مجید اور اس کے نازل کرنے والے (اللہ) کو اور اس کے لانے والے (جبریل) کو گالی دیتے (اور آنحضرت ﷺ کو بھی) اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”اپنی نماز میں نہ آواز بلند کرو اور نہ بالکل آہستہ“ یعنی آواز اتنی بلند بھی نہ کرو کہ مشرکین سن لیں۔ اور اتنی آہستہ بھی نہ کرو کہ آپ کے ساتھی بھی نہ سن سکیں۔ بلکہ ان کے درمیان کاراستہ اختیار کرو مطلب یہ کہ اتنی آواز سے پڑھیں کہ آپ کے اصحاب سن لیں اور قرآن سیکھ لیں۔ اس سے زیادہ چلا کر نہ پڑھیں۔

۲۵۶- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾ - قَالَ : أَنْزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَارِبًا بِمَكَّةَ ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ ، فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ؛ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا﴾ - لَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ ، وَلَا تُخَافِتُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ - ﴿وَأَتَّبِعْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ - أَسْمِعُهُمْ وَلَا تَجْهَرُ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنكَ الْقُرْآنَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹۷ - كِتَابُ التَّوْحِيدِ : ۳۴ - بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿أَنْزَلَهُ بِعَلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةَ يَشْهَدُونَ﴾.

(۳۲) قرات سننے کا بیان

(۳۲) باب الاستماع للقراءة

۲۵۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ

۲۵۷- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ : فِي قَوْلِهِ - ﴿لَا تَحْرُكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ - قَالَ :

ہلایا کریں۔“ (القیامہ: ۱۶) کے متعلق بتلایا کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ پر وحی لے کر نازل ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی زبان اور ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ اور آپ پر یہ بت سخت گذرتا، یہ آپ کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا تھا۔ اس لئے اللہ نے وہ آیت نازل کی جو سورہ قیامہ میں ہے ”آپ اس کو جلدی جلدی لینے کے لئے اس پر زبان نہ ہلایا کریں۔ یہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کا پڑھوانا، یعنی قرآن آپ کے دل میں جمادینا اور پڑھادینا ہمارے ذمہ ہے۔“ پھر جب ہم اسے پڑھنے لگیں تو آپ اس کے پیچھے یاد کرتے جلیا کریں۔“ یعنی جب ہم وحی نازل کریں تو آپ غور سے سنیں۔“ پھر اس کا بیان کر دینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔“ یعنی یہ بھی ہمارے ذمہ ہے کہ ہم اسے آپ کی زبانی لوگوں کے سامنے بیان کرادیں۔ بیان کیا کہ چنانچہ اس کے بعد جب جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو آنحضرت ﷺ خاموش ہو جاتے اور جب چلے جاتے تو پڑھتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا تھا۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحْرِكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفْتَيْهِ فَيَسْتَدُّ عَلَيْهِ ، وَكَانَ يُعْرِفُ مِنْهُ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي - ﴿لَا أَقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ - ﴿لَا تُحْرِكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ - قَالَ : عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ، وَقُرْآنَهُ - ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ - فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ - ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ - عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ. قَالَ : فَكَانَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ أُطْرَقَ ، فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللَّهُ.

أخرجه البخاري في: ۶۵ - كتاب التفسير: ۷۵ - سورة القیامة: ۲ - باب قوله ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ﴾.

۲۵۸ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام الہی لا تحریک لسانہ کی تفسیر کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول قرآن کے وقت بہت سختی محسوس فرمایا کرتے تھے اور اس کی (علامتوں) میں سے ایک یہ تھی کہ یاد کرنے کے لئے آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ حضرت ابن عباس نے کہا میں اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح آپ ہلاتے تھے۔ سعید (حضرت سعید بن جبیر جو کہ یہ حدیث حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں) کہتے ہیں میں بھی اپنے ہونٹ ہلاتا ہوں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے ہلاتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنے ہونٹ ہلائے۔ (حضرت ابن عباس

۲۵۸ - حدیث ابن عباس، فی قولہ تعالیٰ - ﴿لَا تُحْرِكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ - قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً ، وَكَانَ مِمَّا يُحْرِكُ شَفْتَيْهِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحْرِكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحْرِكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ (هُوَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَأَى الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ) : أَنَا أُحْرِكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ

نے کہا) پھر یہ آیات اتریں کہ ”اے محمد ﷺ قرآن کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لئے اپنی زبان نہ بلاؤ۔ اس کا جمع کر دینا اور پڑھنا ہمارا ذمہ ہے۔“ (القیامہ: ۴۹-۱۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں یعنی قرآن آپ کے دل میں جمادینا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ ”پھر جب ہم پڑھ چکیں تو اس پڑھے ہوئے کی ابتداء کرو۔“ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) کہ آپ اس کو خاموشی کے ساتھ سنتے رہیں۔ ”اس کے بعد مطلب سمجھنا ہمارے ذمہ ہے۔“ پھر یقیناً یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ اس کو پڑھیں (یعنی اس کو محفوظ کر سکیں) چنانچہ اس کے بعد جب آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام (وحی لے کر) آتے تو آپ (توجہ سے) سنتے۔ جب وہ چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ اس (وحی) کو اسی طرح پڑھتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے پڑھا تھا۔

أخرجه البخاري في: ۱ - كتاب بدء الوحي: ۴ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

(۳۳) نماز فجر میں اور جنات کے روبرو بلند

آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم

۲۵۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ چند صحابہؓ کے ساتھ عکاظ کے بازار کی طرف گئے۔ ان دنوں شیاطین کو آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا تھا۔ اور ان پر انگارے (شباب ثاقب) پھینکے جانے لگے تھے۔ تو وہ شیاطین اپنی قوم کے پاس آئے اور پوچھا کہ بات کیا ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں آسمان کی خبریں لینے سے روک دیا گیا ہے۔ اور (جب ہم آسمان کی طرف جاتے ہیں تو) ہم پر شباب ثاقب پھینکے جاتے ہیں۔ شیاطین نے کہا کہ آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کی کوئی نئی وجہ ہوئی ہے۔ اس لیے تم مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ اور اس

ابن عباسٍ يُحَرِّكُهُمَا ، فَحَرَكَ شَفْتَيْهِ . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ - قَالَ جَمْعُهُ لَهُ فِي صَدْرِكَ وَقَرَأَهُ ، - ﴿فَإِذَا قُرَأَتْ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ - قَالَ : فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ - ﴿فَإِذَا قُرَأَتْ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ - ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ . فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بَعْدَ ذَلِكَ ، إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ .

(۲۳) باب الجهر بالقراءة في الصبح

والقراءة على الجن

۲۵۹- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، قَالَ : انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَازٍ ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتْ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ ، فَقَالُوا مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا: مَا حَالَ

سب کو معلوم کرو جو تمہیں آسمان کی خبریں لینے سے روکنے کا باعث ہوا ہے۔ وجہ معلوم کرنے کے لئے نکلے ہوئے شیاطین تہمہ کی طرف گئے جہاں نبی کریم ﷺ عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے۔ جب قرآن مجید انہوں نے سنا تو غور سے اس کی طرف کان لگا دیئے۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم یہی ہے جو آسمان کی خبریں سننے سے روکنے کا باعث بنا ہے۔ پھر وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا۔ ”قوم کے لوگو! ہم نے حیرت انگیز قرآن سنا جو سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ اس لئے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔“ (الحج: ۱-۲) اس پر نبی کریم ﷺ پر یہ آیت (سورہ جن) نازل ہوئی۔ (آپ کہئے کہ مجھے وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے) اور آپ پر جنوں کی گفتگو وحی کی گئی تھی۔

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَّثَ،
فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانظُرُوا
مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ
السَّمَاءِ. فَانصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا
نَحْوَ تِهَابَةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ بِنَحْلَةٍ
عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ، وَهُوَ يُصَلِّي
بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا
الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ؛ فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ
الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ،
فَهَذَا الَّذِي رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ؛ فَقَالُوا:
- يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي
إِلَى الرُّشْدِ فَأَمْنَا بِهِ وَلَكِنْ نُنشِرُكَ بِرَبِّنَا-
أَحَدًا﴾ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ نَبِيَّهُ ﷺ ﴿قُلْ
أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ-
وَإِنَّمَا أَوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۰۵ - باب الجهر بقراءة صلاة الفجر.

(۳۳) ظہر اور عصر میں قرأت کا بیان

۳۶۰- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور ہر رکعت میں ایک سورت پڑھتے تھے۔ ان میں لمبی قرأت کرتے تھے۔ لیکن آخری دو رکعات ہلکی پڑھاتے۔ کبھی کبھی کوئی آیت ہم کو بھی سنا دیا کرتے تھے۔ عصر میں آپ سورہ فاتحہ اور دیگر سورتیں

(۳۴) باب القراءة في الظهر والعصر

۲۶۰- حديث أبي قتادة، قال: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ،

پڑھتے تھے۔ اس کی بھی پہلی دو رکعت لمبی پڑھتے اسی طرح صبح کی نماز کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری ہلکی۔

وَيُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ .

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب الأذان : ۹۶ - باب القراءة في الظهر .

۲۶۱- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لیل کوفہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا حاکم بنایا تو کوفہ والوں نے سعد کے متعلق یہاں تک کہہ دیا کہ وہ تو اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھا سکتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا بھیجا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ اے ابو اسحاق! ان کوفہ والوں کا خیال ہے کہ تم اچھی طرح نماز نہیں پڑھا سکتے۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرح نماز پڑھاتا تھا۔ اس میں کوئی کوتاہی نہیں کرتا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھاتا تو اس کی پہلی دو رکعت میں (قرات) لمبی کرتا اور دوسری دو رکعت ہلکی پڑھاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! مجھ کو تم سے امید بھی یہی تھی۔ پھر آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا کئی آدمیوں کو کوفہ بھیجا۔ قاصد نے ہر ہر مسجد میں جا کر ان کے متعلق پوچھا۔ سب نے آپ کی تعریف کی لیکن جب مسجد نبی عس میں گئے۔ تو ایک شخص جس کا نام اسامہ بن قلدہ اور کنیت ابو سعده تھی، کھڑا ہوا۔ اس نے کہا کہ جب آپ نے خدا کا واسطہ دے کر پوچھا ہے تو (سنئے کہ) سعد نے فوج کے ساتھ خود جلا کرتے تھے، نہ مال غنیمت کی تقسیم صحیح کرتے تھے اور نہ فیصلے میں عدل و انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ خدا کی قسم میں (تمہاری اس بات پر) تین دعائیں کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تیرا

۲۶۱- حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : شَكَأ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَعَزَلَهُ ، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا . فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ تَصَلِّيَ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : يَا أَبَا إِسْحَقَ ! إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ يُصَلِّيَ . قَالَ أَبُو إِسْحَقَ : أَمَا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، مَا أَحْرَمَ عَنْهَا ، أُصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ ، وَأُخْفُ فِي الْأُخْرَيْنِ . قَالَ : ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَقَ . فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا ، أَوْ رَجُلًا ، إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ ، وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا ، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ ؛ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ ، يُكْنَى أَبُو سَعْدَةَ ؛ فَقَالَ : أَمَا إِذْ نَشَدْنَا فَإِنَّ سَعْدًا

یہ بندہ جھوٹا ہے اور صرف ریا و نمود کے لئے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر دراز کر اور اسے خوب محتج بنا اور اسے فتنوں میں مبتلا کر۔ اس کے بعد (وہ شخص اس درجہ بد حال ہوا کہ) جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ ایک بوڑھا اور پریشان حال ہوں۔ مجھے سعدؓ کی بد دعا لگ گئی۔ عبد الملک (راویان حدیث میں سے ایک) نے بیان کیا کہ میں نے اسے دیکھا اس کی بھویں بڑھاپے کی وجہ سے آنکھوں پر آگئی تھیں۔ لیکن اب بھی راستوں میں وہ لڑکیوں کو چھیڑتا۔

كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ . قَالَ سَعْدٌ : أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُونَ بِنِثْلَاتٍ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسَمْعَةً فَأَطِلْ عُمُرَهُ ، وَأَطِلْ فَقْرَهُ ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ فَكَانَ بَعْدُ ، إِذَا سُئِلَ يَقُولُ : شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ .

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ (أَحَدُ رَوَاةِ هَذَا الْحَدِيثِ) فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْحَوَارِي فِي الطَّرْقِ يَغْمِزُهُنَّ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۹۵ - باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات كلها.

(۳۵) فجر اور مغرب کی نماز میں قرأت کا بیان

(۳۵) باب القراءة في الصبح والمغرب

۲۶۲ - حضرت ابو بزرہ (فضلہ بن عبید بن جحش) نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب ہم اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان لیتے تھے۔ صبح کی نماز میں آنحضرت ﷺ ساتھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔ اور آپ ظہر اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔ اور عصر کی نماز اس وقت کہ ہم مدینہ منورہ کی آخری حد تک (نماز پڑھنے کے بعد)

۲۶۲ - حَدِيثُ أَبِي بَرَزَةَ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السَّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ

☆ حضرت فضلہ بن عبید بن جحش اپنی کنیت ابو بزرہ اسلمی سے مشہور و معروف ہیں۔ آغاز میں ہی اسلام قبول کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر عبد العزی بن خطل کو جو کعبہ کے پرہ کے نیچے تھا انہوں نے قتل کیا تھا۔ تمام غزوات میں شریک ہے۔ پہلے بصرہ میں رہے پھر خراسان جا کر موصل میں رہے پھر بصرہ واپس آ گئے تھے۔ تیمول، ہواؤں اور مساکین پر بکثرت صدقہ کیا کرتے تھے رات کا قیام کثرت سے کرتے تھے حتیٰ کہ بیوی کو بھی بیدار کر دیا کرتے تھے۔ ۶۳ ہجری کو وفات پائی۔

جاتے لیکن سورج اب بھی تیز رہتا تھا۔ اور عشاء کی نماز کو
تمانی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

ثُمَّ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ. وَلَا يَأْتِي
بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۱۱ - باب وقت الظهر عند الزوال.

۲۶۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ام
فضل (ان کی ماں) نے انہیں والعمولات عرفاً پڑھتے ہوئے
سنا۔ پھر کہا کہ اے بیٹے! تم نے اس سورت کی تلاوت کر کے
مجھے یاد دلایا۔ آخر عمر میں آنحضرت ﷺ کو مغرب میں یہی
صورت پڑھتے ہوئے سنتی تھی۔

۲۶۳- حَدِيثُ أُمِّ الْفَضْلِ . عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ
سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ - ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾
- فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ ! وَاللَّهِ لَقَدْ ذَكَرْتَنِي
بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ ، إِنَّهَا لِأَجْرٌ مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي
الْمَغْرِبِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۹۸ - باب القراءة في المغرب.

۲۶۴- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا تھا۔

۲۶۴- حَدِيثُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ . قَالَ :
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ
بِالطُّورِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۹۹ - باب الجهر في المغرب.

(۳۶) عشاء کی نماز میں قرأت کا بیان

۲۶۵- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ سفر میں تھے کہ عشاء
کی دو پہلی رکعات میں سے کسی ایک رکعت میں آپ نے
والتين والزيتون پڑھی۔

(۳۶) باب القراءة في العشاء

۲۶۵- حَدِيثُ الْبَرَاءِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى
الرَّكَعَتَيْنِ بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ .

☆ حضرت ام الفضل کا نام لביہ بنت حارث بن حزن رضی اللہ عنہا ہے، آپ نے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپ
رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس کی زوجہ اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ نبی اکرم ﷺ آپ کے پاس تشریف لاتے تھے اور
قبولہ کیا کرتے تھے۔ یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی جو آخری نماز پڑھائی اس میں سورہ والمرسلات پڑھی
تھی۔ ۳۰ احادیث روایت کی ہیں۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۰۰ - باب الجهر في العشاء.

۲۶۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر اپنی قوم میں آتے اور انہیں نماز پڑھاتے۔ انہوں نے (ایک مرتبہ) نماز میں سورہ بقرہ پڑھی۔ اس پر ایک صاحب جماعت سے الگ ہو گئے اور ہلکی نماز پڑھی۔ جب اس کے متعلق حضرت معاذ کو معلوم ہوا تو کماؤہ منافق ہے۔ ان کی یہ بات جب ان صاحب کو معلوم ہوئی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ محنت کا کام کرتے ہیں اور اپنی اونٹنیوں کو خود پانی پلاتے ہیں۔ معاذ نے کل رات ہمیں نماز پڑھائی اور سورہ بقرہ پڑھنی شروع کر دی، اس لئے میں نماز توڑ کر الگ ہو گیا۔ اس پر وہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا۔ (جب امام ہو تو) سورہ اقراء، والشمس وضحاها اور صبح اسم ربك الاعلیٰ جیسی سورتیں پڑھا کرو۔

۲۶۶- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ ، فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ . قَالَ : فَتَحَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا ، فَقَالَ : إِنَّهُ مُنَافِقٌ . فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا ، وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا . وَأَنْ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ ، فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ ، فَتَحَوَّزْتُ ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « يَا مُعَاذُ ! أَفَتَأْنُ أَنْتَ ؟ » ثَلَاثًا « اقْرَأْ - ﴿ وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا ﴾ - وَ - ﴿ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴾ - وَنَحْوَهَا .

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۷۴ - باب من لم ير إكفار من قال ذلك متأولا أو جاهلا .

(۳۷) امام کے لیے نماز کو مکمل لیکن ہلکا پڑھنے کا حکم

۲۶۷- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم صبح کی جماعت میں فلاں (معاذ بن جبل یا ابی بن کعب) کی وجہ سے شرکت نہیں کر پاتا۔ کیونکہ وہ ہمارے ساتھ اس نماز کو بہت لمبی کر دیتے ہیں۔ ابو مسعود نے کہا کہ

(۳۷) باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة في تمام

۲۶۷- حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي وَاللَّهِ لَا تَأْخِرُ عَن صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيهَا . قَالَ : فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

میں نے آنحضرت ﷺ کو وعظ و نصیحت کے وقت اس سے زیادہ غضب ناک ہوتا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ آپ اس دن تھے۔ پھر آپ نے فرمایا اے لوگو! تم میں سے بعض نمازیوں کو نفرت دلانے والے ہیں، پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھانے سے اختصار کرنا چاہے۔ کیونکہ جماعت میں بوڑھے بچے اور ضرورت مند سب ہی ہوتے ہیں۔

أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ، ثُمَّ قَالَ : «يَأَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ مِنْكُمْ مَنَفَرِينَ ؛ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوجِزْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَّةِ» .

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۱۳ - باب هل يقضي الحاكم أو يفتي وهو غضبان .

۳۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھانے تو تخفیف کرے۔ کیونکہ جماعت میں ضعیف اور بیمار اور بوڑھے (سب ہی) ہوتے ہیں۔ لیکن اکیلا پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔

۲۶۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ ، فَإِنَّ مِنْهُمْ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ ؛ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۶۲ - باب إذا صلى لنفسه فليطول ما شاء .

۳۶۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کو مختصر اور پوری پڑھتے تھے۔

۲۶۹- حَدِيثُ أَنَسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۶۴ - باب الإيجاز في الصلاة وإكمالها .

۳۷۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن کمال نماز میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نہیں پڑھی۔ آپ کا یہ حال تھا کہ اگر آپ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اس کی ماں کہیں پریشانی میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے۔

۲۷۰- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ؛ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۶۵ - باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي .

۳۷۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میں نماز شروع کر دیتا ہوں۔ ارادہ یہ ہوتا ہے کہ

۲۷۱- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : «إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا

نماز طویل کروں۔ لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر مختصر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے ماں کے دل پر بچے کے رونے سے کیسی چوٹ پڑتی ہے۔“

أُرِيدُ إِطْلَاقَهَا فَاسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَّجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجَدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۶۵ - باب من أحف الصلاة عند بكاء الصبي .

(۳۸) نماز میں تمام ارکان اعتدال سے پورے

(۳۸) باب اعتدال أركان الصلاة

کرنے اور نماز کو ہلکا پڑھنے کا بیان

وتخفيفها في تمام

۲۷۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے، تقریباً سب برابر تھے۔ سوائے قیام اور تشہد کے قعود کے۔

۲۷۲- حديث البراء ، قال : كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَإِذَا زَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكُوعِ ، مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ ، قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۲۱ - باب حد إتمام الركوع والاعتدال فيه والطمأنينة .

۲۷۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جس طرح نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا بالکل اسی طرح تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں چھوڑنا ہوں۔ ثابت (حدیث کے راوی) نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسا عمل کرتے تھے جسے میں تمہیں کرتے نہیں دیکھتا جب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہتے کہ دیکھنے والا سمجھتا کہ بھول گئے ہیں۔

۲۷۳- حديث أنس رضي الله عنه قال: إني لا ألو أن أصلي بكم كما رأيت النبي ﷺ يصلي بنا . قال ثابت (راوي هذا الحديث) كان أنس يصنع شيئاً لم أركم تصنعونه ، كان إذا رفع رأسه من الركوع قام حتى يقول القائل قد نسي ؛ وبين السجدةين ، حتى يقول القائل قد نسي .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۴۰ - باب المكث بين السجدةين .

۲۷۴- حضرت امام شوکانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صد افسوس کہ لوگوں نے اس سنت کو جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، چھوڑ رکھا ہے حتیٰ کہ ان کے محدث، فقیہ، مجتہد اور مقلد سب ہی اس سنت کے تارک نظر آتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کے لیے ان لوگوں نے کون سا بہانہ تلاش کیا ہے۔ (راز)

(۳۹) باب متابعة الإمام والعمل بعده

(۳۹) امام کی پیروی کرنے اور ہر کام امام کے

بعد کرنے کا بیان

۲۷۴- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ جب آپ صبح اللہ لمن حمد کہتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو ہم میں سے کوئی اس وقت تک اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے۔

۲۷۴- حدیث البراء بن عازب ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَاِذَا قَالَ : «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۳۳ - باب السجود على سبعة أعظم.

(۴۲) رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھنا چاہئے

(۴۲) باب ما يقال في الركوع والسجود

۲۷۵- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ اور رکوع میں اکثر یہ پڑھا کرتے تھے۔ سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي (اس دعا کو پڑھ کر آپ قرآن کے حکم پر عمل کرتے تھے۔

۲۷۵- حدیث عائشَةَ رضي الله عنها ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْتَبُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ : «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي» يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۳۹ - باب التسييح والدعاء في السجود.

(۴۳) سجدوں کے اعضاء کا بیان اور نماز میں بالوں

(۴۴) باب أعضاء السجود والنهي عن كف

اور کپڑے کو نہ روکا جائے اور سر کے بالوں کا جوڑا

الشعر والثوب وعقص الرأس في الصلاة

نہ بنایا جائے

۲۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو سات اعضاء پر سجدہ کا حکم دیا گیا تھا اس طرح کہ نہ بالوں کو آپ سمیٹتے نہ کپڑے کو (وہ سات اعضاء یہ ہیں)

۲۷۶- حدیث ابن عباس ، قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءَ ، وَلَا يُكْفَ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا : الْجَبْهَةَ ،

۲۷۵- سورہ نصر کے حکم (اپنے رب کی پاکی بیان کر اور اس سے بخشش مانگ) کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ سجدہ اور رکوع میں مذکورہ دعا پڑھا کرتے تھے جس کا ترجمہ یہ ہے "اے اللہ تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں، اے اللہ تو مجھ کو بخش دے۔" اس دعا میں تسبیح، تحمید اور استغفار تینوں موجود ہیں۔ اس لیے رکوع اور سجدے میں اس کا پڑھنا افضل ہے۔ (رازی)

وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرَّجْلَيْنِ.

پیشانی، (معدناک) دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۳۳ - باب السجود على سبعة أعظم.

(۳۶) نماز کی صفت کی جامعیت اور جس سے

(۴۶) باب ما يجمع صفة الصلاة

نماز شروع اور ختم کی جاتی ہے اس کا بیان

وما يفتح به ويختم به

۲۷۷- حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے بازوؤں کے درمیان اس قدر کشادگی کر دیتے کہ دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہونے لگتی تھی۔

۲۷۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَحِينَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِنْطِئِهِ.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲۷ - باب يدي ضبعيه ويجافني في السجود.

(۳۷) نمازی کے سترے کا بیان

(۴۷) باب سترة المصلي

۲۷۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن (مدینہ سے) باہر تشریف لے جاتے تو چھوٹے نیزہ (برچھا) کو گاڑنے کا حکم دیتے وہ جب آپ کے آگے گاڑ دیا جاتا تو آپ اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے۔ یہی آپ سفر میں بھی کیا کرتے تھے۔ (مسلمانوں کے) خلفاء نے اسی وجہ سے برچھا ساتھ رکھنے کی عادت بنالی ہے۔

۲۷۸- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتَوَضَّعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا ، وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ ، فَمِنْ نَمَّ اتَّخَذَهَا الْأَمْرَاءُ.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۹۰ - باب سترة الإمام سترة من خلفه.

۲۷۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو سامنے عرض میں کر لیتے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

۲۷۹- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۹۸ - باب الصلاة إلى الراحلة والبعير والشجر والرحل.

۲۸۰- حضرت ابی جحیفہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے

۲۸۰- حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ ، أَنَّهُ رَأَى

☆ حضرت عبداللہ بن مالک بن قشب — بحینہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ہے۔ ابتدائی دور کے مسلمان ہیں۔ بڑے عبادت گزار، فاضل اور صائم اللہ تھے۔ مدینہ منورہ سے تیس میل کے فاصلے پر رم جمکہ پر قیام فرماتے تھے۔ مدینہ پر مروان کی خیرامارت میں ۵۶ ہجری میں وفات پائی۔

ہوئے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں میں بھی ان کے منہ کے ساتھ اوھر
اوھر منہ پھیرنے لگا۔

بَلَاً يُوذُنُ ، فَجَعَلْتُ أَتَّبِعُ فَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا
بِالْأَذَانِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۹ - باب هل يتبع المؤذن فاه ههنا وههنا .

۲۸۱- حضرت ابو جحيفة وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سرخ چڑے کے خیمہ میں
دیکھا۔ اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
وضو کرا رہے ہیں۔ اور ہر شخص آپ کے وضو کا پانی حاصل
کرنے کے لئے ایک دو سرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر
رہا ہے۔ اگر کسی کو تھوڑا سا بھی پانی مل جاتا تو وہ اسے اپنے اوپر
مل لیتا۔ اور اگر کوئی پانی نہ پاسکتا تو اپنے ساتھی کے ہاتھ کی
تری ہی حاصل کرنے کی کوشش کرتا۔ پھر میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو
دیکھا کہ انہوں نے اپنی ایک برچھی اٹھائی جس کے نیچے لوہے
کا پھل لگا ہوا تھا۔ اور اسے انہوں نے (بطور سترو) گاڑ دیا۔ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ذیرے میں سے) ایک سرخ پوشاک پہنے ہوئے
یہ بند (پنڈلیوں تک) اٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے اور
برچھی کی طرف منہ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی، میں
نے دیکھا کہ آدمی اور جانور برچھی کے پرے سے گزر رہے
تھے۔

۲۸۱- حديث أبي جحيفة ، قال :
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءَ مِنْ
أَدَمٍ ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَدَرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ ،
فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ ، وَمَنْ لَمْ
يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ،
ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنزَةً فَرَكَزَهَا ،
وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشْمَرًا ،
صَلَّى إِلَى الْعَنزَةِ بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ ، وَرَأَيْتُ
النَّاسَ وَالذُّوَابَ يَمُرُونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ
الْعَنزَةِ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۷ - باب الصلاة في الثوب الأحمر .

۲۸۲- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت
کرتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) گدھی پر سوار ہو کر چلا، اس
زمانے میں میں بلوغ کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں

۲۸۲- حديث عبد الله بن عباس ، قال :
أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانِ ، وَأَنَا
يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَرْتُ الْإِحْتِلَامَ ، وَرَسُولُ اللَّهِ

۲۸۱- امام ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ آپ کا یہ جوڑا مکمل طور پر سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سرخ اور کالی دھاریاں تھیں۔ سرخ رنگ کے متعلق حافظ
ابن حجر نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ کافروں یا عورتوں کی مشامت کی نیت سے مرد کو سرخ رنگ والے کپڑے پہننے درست نہیں۔ (راز)
☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام وہب بن عبد اللہ العامری تھا۔ آپ وہب الخیر کے نام سے معروف ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
آخری ایام میں تشریف لائے۔ صفار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ میں محکمہ پولیس کا سربراہ بنا دیا تھا۔ کوفہ میں ۴۰
ہجری کو وفات پائی۔

نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کے سامنے دیوار (کی آڑ) نہ تھی۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گذرا، اور گدھی کو چھوڑ دیا۔ وہ چرنے لگی، اور میں (نماز کے لیے) صف میں داخل ہو گیا (مگر) کسی نے مجھے اس بات پر ٹوکا نہیں۔

﴿يُصَلِّي بِمَنْسَى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ ، وَأُرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ .﴾

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۱۸ - باب متى يصح سماع الصغير .

(۳۸) نمازی کے آگے سے گذرنے کی

(۴۸) باب منع المار بين يدي المصلي

ممانعت کا بیان

۲۸۳- ابو صالح سہان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کسی چیز کی طرف منہ کئے ہوئے لوگوں کے لئے اسے آڑ بنائے ہوئے تھے۔ ابو معیط کے بیٹوں میں سے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گذر جائے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر دھکا دے کر باز رکھنا چاہا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گذرنے کے نہ ملا۔ اس لئے وہ پھر اسی طرف سے نکلنے کے لئے لوٹا۔ اب ابو سعید نے پہلے بھی زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابو سعید سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد ابو سعید بھی تشریف لے گئے۔ مروان نے کہا اے ابو سعید رضی اللہ عنہ آپ میں اور آپ کے بھتیجے میں کیا معاملہ پیش آیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ”جب کوئی شخص نماز کسی چیز کی طرف منہ کر کے پڑھے اور اس چیز کو آڑ بنا رہا ہو پھر بھی اگر کوئی سامنے سے گذرے تو اسے روک دینا چاہئے۔ اگر اب بھی اسے اصرار ہو تو اس سے لڑنا چاہئے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

۲۸۳- حدیث أبي سعيد الخدري. قال أبو صالح السمان : رأيت أبا سعيد الخدري في يوم الجمعة يصلي إلى شيء يسترّه من الناس ، فأراد شابٌ من بني أبي معيطٍ أن يجتاز بين يديه ، فدفع أبو سعيد في صدره ، فنظر الشاب فلم يجد مساعاً إلا بين يديه ؛ فعاد ليجتاز فدفعه أبو سعيد أشد من الأولى. فقال من أبي سعيد ، ثم دخل على مروان ، فشكا إليه ما لقي من أبي سعيد ، ودخل أبو سعيد خلفه على مروان ، فقال : مالك ولابن أخيك يا أبا سعيد ! قال : سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول : «إذا صلى أحدكم إلى شيء يسترّه من الناس فأراد أحدٌ أن يجتاز بين يديه فليدفعه ، فإن أباي فليقاتله فإنما هو

سَيِّطَانٌ». أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۰۰ - باب يرد المصلي من مر بين يديه.
 ۲۸۴ - حديث أبي جُهَيْمٍ . عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي ، فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۰۱ - باب إثم المار بين يدي المصلي.
 (۴۹) باب دنو المصلي من السترة
 نمازی کے سترہ کے قریب کھڑے ہونے کا بیان

۲۸۵ - حديث سهل بن سعد . قَالَ : كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْحِدَارِ مَمْرٌ الشَّاةِ .
 ۲۸۶ - حديث سلمة ، قَالَ : كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمُنْبِيرِ مَا كَادَتْ الشَّاةُ تَحْوِزُهَا .
 أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۹۱ - باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة.

۲۸۷ - حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد کی دیوار اور منبر کے درمیان بکری کے گذر سکنے کے فاصلہ کے برابر جگہ تھی۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۹۱ - باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة.

☆ حضرت سلمہ بن عمرو بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عامر اسلمی ہے پہلے پہل حدیبیہ میں شامل ہوئے۔ بڑے بہادر تھے اور تیز دوڑتے تھے حتیٰ کہ گھوڑے سے بھی سبقت لے جاتے تھے۔ مدینے میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ ۴۳ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

۲۸۷- حضرت یزید بن ابی عبید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی) میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ حضرت سلمہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

۲۸۷- حَدِيثُ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ : كُنْتُ آتِي مَعَ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ ، فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ ! أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ . قَالَ : فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۹۵ - باب الصلاة إلى الأستوانة .

(۵۱) نمازی کے سامنے لیٹے رہنے کا بیان

(۵۱) باب الاعتراض بين يدي المصلي

۲۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے پچھونے پر نماز پڑھتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی ہوتی جیسے (نماز کے لئے) جنازہ رکھا جاتا ہے۔

۲۸۸- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشٍ أَهْلِهِ اعْتَرَضَ الْجَنَازَةَ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲۲ - باب الصلاة على الفراش .

۲۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے۔ اور میں (آپ کے سامنے) پچھونے پر آڑی سوتی ہوئی پڑی ہوتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگادیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی۔

۲۸۹- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ أَقْطَنِي فَأَوْتِرْتُ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۰۳ - باب الصلاة خلف النائم .

۲۹۰- مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ان چیزوں کو ذکر ہوا جو نماز کو توڑ دیتی ہیں

۲۹۰- حَدِيثُ عَائِشَةَ . عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَهَا (عَائِشَةَ) مَا يَقْطَعُ

۲۸۷- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی میں ایک ستون کے پاس قرآن شریف صندوق میں رکھا رہتا تھا۔ اس کو ستون مصحف کہا کرتے تھے، یہاں اس کا ذکر ہے۔ (راز)

یعنی کتاگدھا اور عورت۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے ہمیں گدھوں اور کتوں کے برابر کر دیا۔ حالانکہ اللہ کی قسم! خود نبی کریم ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے کہ میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے بیچ میں لیٹی رہتی تھی۔ مجھے کوئی ضرورت پیش آتی اور چونکہ یہ بات مجھے پسند نہ تھی کہ آپ کے سامنے (جب کہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں) بیٹھوں اور اس طرح آپ کو تکلیف ہو۔ اس لئے میں آپ کے پاؤں کی طرف سے خاموشی کے ساتھ نکل جاتی تھی۔

الصَّلَاةَ، الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَتْ: شَبَّهْتُمُونَا بِالْحُمْرِ وَالْكَلَابِ! وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي وَإِنِّي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، مُضْطَجِعَةً، فَتَبَدُّو لِي الْحَاجَةَ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوذِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَنْسَلُ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.

۱۰۵ - باب من قال لا يقطع الصلاة شيء.

۲۹۱ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تم لوگوں نے ہم عورتوں کو کتوں اور گدھوں کے برابر بنا دیا۔ حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوتی تھی اور نبی کریم ﷺ تشریف لاتے اور چارپائی کے بیچ میں آجاتے (چارپائی کو اپنے اور قبلہ کے بیچ میں کر لیتے) پھر نماز پڑھتے۔ مجھے آپ کے سامنے بڑے زہنا برا معلوم ہوتا اس لئے میں پانچٹی کی طرف سے کھسک کر خلف سے باہر نکل جاتی۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸ - كِتَابُ الصَّلَاةِ : ۱۰۵ - بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ. ۲۹۱ - حَدِيثُ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ؟ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ، فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أُسْحَحَهُ فَأَنْسَلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلِي السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلُ مِنْ لِحَافِي.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸ - كِتَابُ الصَّلَاةِ : ۹۹ - بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ.

۲۹۲ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے سامنے سو جایا کرتی تھی۔ میرے پاؤں آپ کے سامنے (پھیلے ہوئے) ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو پاؤں کو ہلکے سے دبا دیتے اور میں انہیں سکیر لیتی پھر جب قیام فرماتے تو میں انہیں پھیلا لیتی تھی۔ اس زمانہ میں گھروں کے اندر چراغ نہیں ہوتے تھے۔

۲۹۲ - حَدِيثُ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحٌ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸ - كِتَابُ الصَّلَاةِ : ۱۰۴ - بَابُ التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْأَةِ.

۲۹۳ - حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم

۲۹۳ - حَدِيثُ مَيْمُونَةَ. قَالَتْ: كَانَ

ﷺ نماز پڑھتے اور میں حائضہ ہونے کے باوجود آپ کے سامنے ہوتی، اکثر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۹ - باب إذا أصاب المصلي امرأته إذا سجد.

(۵۲) ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان اور

اس کے پہننے کا طریقہ

۲۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک پوچھنے والے نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا (کچھ برائیاں) بھلا کیا تم میں ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِدَاءُهُ ، وَأَنَا حَائِضٌ ، وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ .

(۵۲) باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه

۲۹۴- حديث أبي هريرة ، أن سائلاً سأل رسول الله ﷺ عن الصلاة في ثوب واحد ، فقال رسول الله ﷺ : «أولكلكم ثوبان!».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۴ - باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به .

۲۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”کسی شخص کو بھی ایک کپڑے میں نماز اس طرح نہ پڑھنی چاہئے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔“

۲۹۵- حديث أبي هريرة ، قال : قال النبي ﷺ : «لا يصلي أحدكم في الثوب الواحد ليس على عاتقيه شيء».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۵ - باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه .

۲۹۶- حضرت عمر بن ابی سلمہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

۲۹۶- حديث عمر بن أبي سلمة ، قال : رأيت رسول الله ﷺ يصلي في ثوب واحد مُشْتَمِلاً به ، في بيت أم سلمة ، واضعاً طرفيه على عاتقيه .

☆ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص القرشی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی گود میں پرورش پائی یعنی ربیبہ بیٹے ہیں۔ ہجرت سے چند سال پہلے پیدا ہوئے۔ ان کے والد حضرت ابو سلمہ تین جبری کو وفات پا گئے۔ انہوں نے ہی اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہ کا نبی اکرم ﷺ سے نکاح کروایا تھا۔ نبی اکرم ﷺ ان کے رضاعی چچا ہیں۔ عبد الملک بن مروان کی خلافت میں ۸۳ ہجری کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۴ - باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحقاً به .

۲۹۷- محمد بن مسعود رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضي الله عنه کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔ اور انہوں نے بتلایا کہ میں نے نبی صلی الله عليه وسلم کو بھی ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

۲۹۷- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ : رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳ - باب عقد الإزار على القفا في الصلاة .

۲۹۷- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اکثر لوگوں کے پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا۔ اس میں وہ ستر پوشی کر کے نماز پڑھتے۔ حضرت جابر رضي الله عنه نے کپڑے موجود ہونے کے باوجود اسی لیے ایک کپڑے میں نماز ادا کی تاکہ لوگوں کو اس کا بھی جواز معلوم ہو جائے۔ اور اس طرح نماز جائز اور درست ہوگی۔ جسور امت کا یہی فتویٰ ہے۔ (راز)

۵ - کتاب المساجد

۵- مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا بیان

ومواضع الصلاة

۲۹۸- حضرت ابو ذرؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد بنی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں نے عرض کیا اور اس کے بعد؟ فرمایا کہ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے عرض کیا ان دونوں کی تعمیر کے درمیان میں کتنا فاصلہ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس سال۔ پھر فرمایا اب جہاں بھی تجھ کو نماز کا وقت ہو جائے وہاں نماز پڑھ لے۔ بڑی فضیلت نماز پڑھنا ہے۔

۲۹۸- حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوْلَى؟ قَالَ : «الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ» قَالَ : قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ : «الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى» قُلْتُ : كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : «أَرْبَعُونَ سَنَةً : ثُمَّ أَيَّمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ بَعْدُ ، فَصَلِّ ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ».

أخرجه البخاري في : ۶۰ - كتاب الأنبياء : ۱۰ - باب حدثنا موسى بن إسماعيل.

۲۹۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھیں۔ پہلی یہ کہ ایک مہینے کی راہ سے میرا رب ڈال کر میری مدد کی گئی، دوسری یہ کہ میرے لئے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس لئے میری امت کے جس آدمی کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی چاہئے، تیسری یہ کہ میرے لئے بل غنیمت حلال کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ پہلے انبیاء خاص اپنی قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہے۔ پانچویں یہ کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔“

۲۹۹- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ . قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي : نَصَرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ ، وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ، فَأَيَّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأَحَلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبْعَثُ إِلَيَّ قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۵۶ - باب قول النبي ﷺ «جعلت لي الأرض مسجداً وطهوراً».

۳۰۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر اور فصیح و بلیغ ہو) اور معنی بہت وسیع ہوں) دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (اپنے رب کے پاس) جا چکے اور (جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں) انہیں لب تم نکال رہے ہو۔

۳۰۰۔ حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَيِنَّا أَنَا نَائِمٌ آيَتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدِي».

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنْتُمْ تَنْتَلُونَهَا.

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۲۲ - باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم «نصرت بالرعب مسيرة شهر».

(۱) مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیر

(۱) باب ابتداء مسجد النبي صلی اللہ علیہ وسلم -

۳۰۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہاں کے بلند حصہ میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں آپ اترے۔ اور یہاں چوبیس رات قیام فرمایا۔ پھر آپ نے بنو نجار کو بلا بھیجا، تو وہ لوگ تلواریں لٹکائے ہوئے آئے۔ حضرت انس نے کہا، گویا میری نظروں کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف فرما ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور بنو نجار کے لوگ آپ کے چاروں طرف ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے اترے۔ اور آپ یہ پسند کرتے تھے کہ جہاں بھی نماز کا وقت آجائے فوراً نماز ادا کر لیں۔ آپ بکریوں کے باڑوں میں بھی نماز پڑھ لیتے تھے، پھر آپ نے

۳۰۱۔ حدیث أَنَسِ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِينَةَ، فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاعُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَدْفُهُ، وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّيَ فِي

۳۰۰۔ اس خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت کے ہاتھوں دنیا کی بڑی بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی۔ اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گے۔ چنانچہ بعد میں اس خواب کی مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دو سب سے بڑی سلطنتیں روم و ایران مسلمانوں نے فتح کیں۔ حضرت ابو ہریرہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ (راز)

یہاں مسجد بنانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ بنو نجار کے لوگوں کو آپ نے بلوا کر فرمایا ”اے بنو نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔“ انہوں نے جواب دیا نہیں یا رسول اللہ اس کی قیمت ہم صرف خداوند تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جیسا کہ تمہیں بتا رہا تھا یہاں مشرکین کی قبریں تھیں، اس باغ میں ایک ویران جگہ تھی اور کچھ کھجور کے درخت۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو اکھڑوا دیا، ویرانہ کو صاف اور برابر کرایا۔ اور درختوں کو کٹوا کر ان کی لکڑیوں کو مسجد کے قبلہ کی جانب بچھا دیا۔ اور پتھروں کے ذریعہ انہیں مضبوط بنا دیا۔ صحابہ پتھر اٹھاتے ہوئے رجز پڑھتے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے۔ اور یہ کہہ رہے تھے ”اے اللہ! آخرت کے فائدہ کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں۔ پس انصار و مہاجرین کی مغفرت فرمائیو۔“

مَرَابِضِ الْغَنَمِ ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ ، فَقَالَ : «يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا» قَالُوا : لَا وَاللَّهِ ! لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَيْ اللَّهِ . قَالَ أَنَسٌ : فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ ، قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ ، وَفِيهِ خَرِبٌ ، وَفِيهِ نَخْلٌ ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّتِ ، وَبِالنَّخْلِ فَقَطِّعَ . فَصَفَّوْا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ ، وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ :

«اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ»

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۴۸ - باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد؟!

(۲) بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی طرف قبلہ کا تبدیل ہونا

۳۰۲ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ یا سترہ سال تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں پڑھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل سے چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”ہم آپ کا آسمان کی طرف بار بار چہرہ

(۲) باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة

۳۰۲ - حديث البراء بن عازب رضي الله عنه ، قال : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اٹھانا دیکھتے ہیں۔“ (البقرہ: ۱۴۴) پھر آپ نے کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔ اور احمقوں نے جو یہودی تھے کہنا شروع کیا کہ ”انہیں اگلے قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا۔ آپ فرمادیتے کہ اللہ ہی کی ملکیت ہے مشرق بھی اور مغرب بھی۔ اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت کر دیتا ہے۔“ (البقرہ: ۱۴۲) (جب قبلہ بدلاتو) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر نماز کے بعد وہ چلے اور انصار کی ایک جماعت پر ان کا گذر ہوا جو عصر کی نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ وہ نماز پڑھی ہے جس میں آپ نے موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پھر وہ جماعت (نماز کے دوران ہی) مزگنی اور کعبہ کی طرف منہ کر لیا۔

يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ - فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ. وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ ، وَهُمْ الْيَهُودُ - مَا وَلَاهُمْ عَن قِبَلَتِهِمُ النَّبِيِّ كَانُوا عَلَيْهَا؟ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ - فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلَّى ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ؛ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۱ - باب التوجه نحو القبلة حيث كان.

۳۰۳ - حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا۔

۳۰۳ - حديث البراء رضي الله عنه ، قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، ثُمَّ صُرِفُوا نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۲ - سورة البقرة : ۱۸ - باب ولكل وجهة هو موليها.

۳۰۴ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ قبائیں نجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک آنے

۳۰۴ - حديث عبد الله بن عمر ، قَالَ : بَيْنَا النَّاسُ بِقَبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ

ولا آیا۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انہیں کعبہ کی طرف (نماز میں) منہ کرنے کا حکم ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب اپنے منہ کر لئے۔ اس وقت وہ شام کی جانب منہ کئے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ سب کعبہ کی جانب گھوم گئے۔

آتٍ ؛ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا ، وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ ، فَاسْتَقْبَلُوهَا . وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ ، فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۲ - باب ما جاء في القبلة.

(۳) قبروں پر مسجد بنانے کی ممانعت کا بیان

(۳) باب النهي عن بناء المساجد على القبور

۳۰۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ دونوں نے ایک کلیسا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں مورتیں تھیں۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے بھی کیا۔ تو آپ نے فرمایا ”ان کا یہ قاعدہ تھا کہ اگر ان میں کوئی نیکو کار شخص مرجاتا تو وہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بناتے اور اس میں یہی مورتیں بنادیتے یہ لوگ خدا کی درگاہ میں قیامت کے دن تمام مخلوق میں برے ہوں گے۔“

۳۰۵۔ حَدِيثُ عَائِشَةَ ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرْنَا كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِالْحَبَشَةِ ، فِيهَا تَصَاوِيرُ ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : «إِنَّ أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ ، فَأَوْلَيْكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۴۸ - باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ويتخذ مكانها مساجد؟! .

۳۰۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اگر ایسا ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر کھلی رہتی (اور حجرے میں نہ ہوتی) کیونکہ مجھے ڈر اس کا ہے کہ کہیں آپ کی قبر بھی مسجد نہ بنا لی جائے۔

۳۰۶۔ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدًا» . قَالَتْ : وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ ،

غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۶۲ - باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور.

۳۰۷- حديث أبي هريرة، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ : «قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ».

۳۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔“

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۵۵ - باب حدثنا أبو اليمان.

۳۰۸- حديث عائشة وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، طَفِقَ يَطْرَحُ حَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ ، فَقَالَ ، وَهُوَ كَذَلِكَ : «لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

۳۰۸- حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوقت میں اپنی چادر کو بار بار چہرے پر ڈالتے۔ جب کچھ افاقہ ہوتا تو چادر ہٹا دیتے۔ آپ نے اسی اضطراب و پریشانی کی حالت میں فرمایا، ”یہود و نصاریٰ پر خدا کی پھٹکار ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔“ آپ یہ فرما کر امت کو ایسے کاموں سے ڈراتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۵۵ - باب حدثنا أبو اليمان.

(۴) مسجد بنانے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا

(۴) باب فضل بناء المساجد والحث عليها

۳۰۹- عبد الله خولاني روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے متعلق لوگوں کی باتوں کو سن کر فرمایا کہ تم لوگوں نے بت زیادہ باتیں کی ہیں۔ حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ”جس نے مسجد بنائی اس سے مقصود اللہ پاک کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا ہی ایک مکان جنت میں اس کے لئے بنائے گا۔“

۳۰۹- حديث عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ ، عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ ، حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ : «إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَتَّبِعِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ»

فِي الْجَنَّةِ».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۶۵ - باب من بني مسجداً.

(۵) ركوع میں ہاتھوں کا گھٹنوں پر رکھنا اور
تطبیق کا منسوخ ہونا

(۵) باب الندب إلى وضع الأيدي على
الركب في الركوع ونسخ التطبيق

۳۱۰- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ اس پر میرے باپ نے مجھے نوکا اور فرمایا کہ ہم بھی پہلے اسی طرح کرتے تھے۔ لیکن بعد میں اس سے روک دیئے گئے اور یہ حکم ہوا کہ ہم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۳۱۰- حديث سعد بن أبي وقاص. قال مصعب بن سَعْدٍ : صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَيَّ ، ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ ، فَنَهَانِي أَبِي ، وَقَالَ : كُنَّا نَفْعَلُهُ ؛ فَنُهِنَا عَنْهُ ، وَأَمَرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرَّكْبِ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۱۸ - باب وضع الأكلف على الركب في الركوع.

(۷) نماز میں باتیں کرنا حرام ہے اور اجازت
منسوخ ہونے کا بیان

(۷) باب تحريم الكلام في الصلاة
ونسوخ ما كان من إباحته

۳۱۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (پہلے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوتے اور ہم سلام کرتے تو آپ اس کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے یہاں سے واپس ہوئے تو ہم نے (پہلے کی طرح نماز ہی میں) سلام کیا۔ لیکن اس وقت آپ نے جواب نہیں دیا۔ بلکہ (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا کہ نماز میں آدمی کو فرصت کہاں۔

۳۱۱- حديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ، قال : كُنَّا نَسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا ، وَقَالَ : «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا».

أخرجه البخاري في : ۲۱ - كتاب العمل في الصلاة : ۲ - باب ما ينهي من الكلام في الصلاة.

۳۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر دونوں رانوں کے بیچ میں رکھنا منقول ہے۔ حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے یہ باب لاکر اشارہ فرمایا کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔ (راز)

۳۱۲- حدیث زید بن ارقم، قَالَ :
 ﴿كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ ، يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ
 فِي حَاجَتِهِ ، حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ -
 ﴿حَافِظُوا عَلَيَّ الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوَسْطَى
 وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ - فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ .

۳۱۲- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پہلے ہم نماز پڑھتے ہوئے بات بھی کر لیا کرتے تھے، کوئی بھی شخص اپنے دوسرے بھائی سے اپنی کسی ضرورت کے لئے بات کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی ”سب ہی نمازوں کی پابندی رکھو اور خاص طور پر بیچ والی نماز کی، اور اللہ کے سامنے فرماں برداروں کی طرح کھڑے ہوا کرو“ (البقرہ: ۲۳۸) اس آیت کے ذریعہ ہمیں نماز میں چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۲ - سورة البقرة : ۴۳ - باب وقوموا لله قانتين أي مطيعين .

۳۱۳- حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی ایک ضرورت کے لئے (غزوہ بنی مصلح میں) بھیجا۔ میں جا کر واپس آیا۔ میں نے کام پورا کر دیا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا۔ لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میرے دل میں اللہ جانے کیا بات آئی، اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اس لئے خفا ہیں کہ میں دیر سے آیا ہوں۔ میں نے پھر دوبارہ سلام کیا اور جب اس مرتبہ بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا تو اب میرے دل میں پہلے سے بھی زیادہ خیال آیا۔ پھر میں نے (تیسری مرتبہ) سلام کیا۔ اور اب آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ پہلے دوبار جو میں نے جواب نہ دیا تو اس وجہ سے تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اور آپ اس وقت اپنی اونٹنی پر تھے۔ اور اس کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا بلکہ دوسری طرف تھا۔

۳۱۳- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ ، فَأَنْطَلَقْتُ ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ؛ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ ، وَقَالَ «إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أَصَلِّي» . وَكَانَ عَلَيَّ رَاحِلَتِيهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

أخرجه البخاري في : ۲۱ - كتاب العمل في الصلاة : ۱۵ - باب لا يرد السلام في الصلاة .

۶۶ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عمر ابو عامر تھی۔ احد کے موقع پر چھوٹے تھے۔ اس لیے خندق میں پہلی مرتبہ میدان میں آئے۔ سترہ غزوات میں حصہ لیا۔ آنکھیں دکھتی تھیں جس کی وجہ سے نظر نہیں آتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنکھیں درست کر دی تھیں۔ ۶۸ یا ۶۹ ہجری کو کوفہ میں وفات پائی۔

(۸) نماز کے اندر شیطان پر لعنت کرنا درست ہے

۳۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”گذشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ وہ میری نماز میں خلل ڈالنا چاہتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا۔ اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب بھی اسے دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی یہ دعایا آگئی ”اے میرے رب مجھے ایسا ملک عطا فرما دے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو۔“ (ص: ۳۵) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شیطان کو ذلیل کر کے دھکا دیا

(۸) باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة
۳۱۴- حديث أبي هريرة ، عن النبي ﷺ ، قال : «إِنَّ عَفْرِيَّتَا مِنَ الْجِنِّ تَقْلَتَا عَلَى الْبَارِحَةِ لَيَقَطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ ، فَأَمَكَّنَنِي اللَّهُ مِنْهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَحِي سُلَيْمَانَ - ﴿رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي﴾ - فَرَدَّهُ خَاسِمًا».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۷۵ - باب الأسير أو الغريم يربط في المسجد.

(۹) دوران نماز میں بچوں کو اٹھانا لینا درست ہے

۳۱۵- حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ کو نماز پڑھتے وقت اٹھائے رہتے تھے۔ ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی حدیث میں ہے کہ جب سجدہ میں جاتے تو اتار دیتے اور جب قیام فرماتے تو اٹھالیتے۔

(۹) باب جواز حمل الصبيان في الصلاة

۳۱۵- حديث أبي قتادة الأنصاري ، أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أَمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا ، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۰۶ - باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة.

(۱۰) نماز میں ضرورت سے دو ایک قدم چلنا درست ہے

۳۱۶- ابو حازم بن دنار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگ حضرت سل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ان کا آپس میں اس

(۱۰) باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة

۳۱۶- حديث سهل بن سعد الساعدي ، قال أبو حازم بن دينار : إِنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ، وَقَدِ امْتَرَوْا فِي

(بات) پر اختلاف تھا کہ منبر نبوی (علی صاحبہ العلوۃ والسلام) کی لکڑی کس درخت کی تھی۔ اس لئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا، خدا گواہ ہے میں جانتا ہوں کہ منبر نبوی کس لکڑی کا تھا۔ پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ ﷺ بیٹھے تو میں اس کو بھی جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی فلال عورت کے پاس۔۔۔۔۔۔ جن کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا۔۔۔۔۔۔ ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اپنے بڑھی غلام سے میرے لئے لکڑیاں جوڑ دینے کے لئے کہیں۔ تاکہ مجھے لوگوں سے کچھ کہنا ہو تو اس پر بیٹھا کروں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غلبہ کے جھاڑ کی لکڑی سے اسے بنا کر لایا۔ انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آں حضور ﷺ نے اسے یہاں رکھوایا۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی پر (کھڑے ہو کر) نماز پڑھائی۔ اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی۔ اسی پر رکوع کیا۔ پھر الٹے پاؤں لوٹے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا۔ لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنی سیکھ لو۔

الْمِنْبَرِ ، مِمَّ عُوْدُهُ ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ ! إِنِّي لِأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى فُلَانَةَ (امْرَأَةٌ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلًا) : «مُرِّي غُلَامَكَ النَّحَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ» فَأَمَرْتُهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا ، فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَوَضَعَتْ هُنَا . ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَيْهَا ، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرِي ، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ عَادَ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : «أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي» .

أخرجه البخاري في : ۱۱ - كتاب الجمعة : ۲۶ - باب الخطبة على المنبر ،

(۱۱) نماز میں کرپ رہا تھا رکھنے کی ممانعت

(۱۱) باب كراهة الاختصار في الصلاة

۳۱۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے کرپ رہا تھا رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۳۱۷ - حدیث ابي هريرة رضي الله عنه ، قال : نهى أن يصلي الرجل مُحْتَصِرًا .

أخرجه البخاري في : ۲۱ - كتاب العمل في الصلاة : ۱۷ - باب الخصر في الصلاة .

(۱۲) نماز میں کنکریاں ہٹانے اور مٹی صاف کرنے کی ممانعت

(۱۲) باب كراهة مسح الحصى

وتسوية التراب في الصلاة

۳۱۸- حضرت معقیب بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جو ہر مرتبہ سجدہ کرتے ہوئے کنکریاں برابر کرتا تھا فرمایا کہ اگر ایسا کرنا ہے تو صرف ایک ہی بار کر۔ (کیونکہ بار بار ایسا کرنا نماز میں خشوع و خضوع کے خلاف ہے)

۳۱۸- حدیث مُعَقِّيبِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ ، قَالَ : «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً» .

أخرجه البخاري في : ۲۱ - كتاب العمل في الصلاة : ۸ - باب مسح الحصى في الصلاة .

(۱۳) باب النهي عن البصاق في المسجد ، في الصلاة وغيرها

۳۱۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی دیوار پر تھوک دیکھا آپ نے اسے کھرج ڈالا اور لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز میں ہو تو سامنے نہ تھو کے کیونکہ نماز میں منہ کے سامنے اللہ عزوجل ہوتا ہے۔

۳۱۹- حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قَبْلَ وَجْهِهِ ، فَإِنَّ اللَّهَ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى» .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۳ - باب حك البزاق باليد من المسجد .

۳۲۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی دیوار پر بلغم دیکھا تو آپ نے اسے کنکری سے کھرج ڈالا۔ پھر فرمایا ”کوئی شخص سامنے یا دائیں طرف نہ تھو کے، البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیے۔“

۳۲۰- حدیث أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نَخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحِصَاةٍ ، ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۶ - باب ليزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى .

☆ حضرت معقیب بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ماجرین میں سے ہیں۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربارک کے امین رہے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بیت المال کے نگران مقرر تھے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مہر کے محافظ رہے۔ آپ کو جذام کی مرض لاحق تھی۔ چالیس ہجری کو وفات پائی۔

۳۲۱- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ وَأَبی سَعِيدٍ ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُحَامَةً فِي جِدَارِ
الْمَسْجِدِ فَتَنَاولَ حَصَاةً فَحَكَهَا ، فَقَالَ :
«إِذَا تَنَحَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَحَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ ،
وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَلْيَصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ
تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى».

۳۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک کنکری لی اور اسے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا ”جب کوئی شخص تھوکے تو اسے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکتا چاہیے۔ البتہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔“

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۴ - باب حك المحاط بالحصى من المسجد.

۳۲۲- حدیث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ
مُخَاطًا ، أَوْ بُصَاقًا ، أَوْ نُحَامَةً فَحَكَهُ.

۳۲۲- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی دیوار پر رہنٹ (ناک کاموا) یا تھوک یا بلغم دیکھا تو اسے آپ نے کھرچ ڈالا۔

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲۳ - باب حك البزاق باليد من المسجد.

۳۲۳- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي
الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ
تَحْتَ قَدَمِهِ».

۳۲۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مومن جب نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکه۔ ہاں بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔“

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۶ - باب ليزق عن يساره أو تحت قدمه.

۳۲۴- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «الْبُزُقُ فِي الْمَسْجِدِ
حَطِيئَةٌ وَكَفَّارَةٌ دَفْنُهَا».

۳۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مسجد میں تھوکتا گناہ ہے۔ اور اس کا کفارہ اسے (زمین میں) چھپا دینا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۷ - باب كفارة البزاق في المسجد.

۳۲۱- اس حدیث میں نماز کی قید نہیں۔ مگر حضرت انس رضی اللہ عنہ والی حدیث (نمبر ۳۲۳) میں نماز کی قید ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت مطلق ہے۔ یعنی نماز میں ہو یا غیر نماز میں مسجد میں ہو یا غیر مسجد میں قبلہ رخ تھوکتا منع ہے۔ (راز)

(۱۴) باب جواز الصلاة في النعنين

(۱۳) جوتیاں پن کر نماز پڑھنے کا بیان

۳۲۵- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ الْأَزْدِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۳۲۵- سعید بن یزید ازدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ اپنی جوتیاں پن کر نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں!

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲۴ - باب الصلاة في النعال.

(۱۵) باب كراهة الصلاة في ثوب له أعلام

(۱۵) پھول دار کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي حَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَقَالَ: «شَغَلْتَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ أَذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ».

۳۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دھاری دار چادر میں نماز پڑھی۔ پھر فرمایا کہ اس کے نقش و نگار نے مجھے غافل کر دیا۔ اسے لے جا کر ابو جہم کو واپس کر دو۔ اور ان سے (بجائے اس کے) ساتھی چادر مانگ لاؤ۔ (یہ چادر ابو جہم نے آپ کو تحفہ میں دی تھی۔ مگر اس کے نقش و نگار آپ کو پسند نہیں آئے کیونکہ ان کی وجہ سے نماز کے خشوع و خضوع میں فرق آ رہا تھا۔ اس لئے آپ نے اسے واپس کرا دیا۔ (معلوم ہوا کہ نماز میں غافل کرنے والی کوئی چیز نہ ہونی چاہیے)

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۹۳ - باب الالتفات في الصلاة.

(۱۶) باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام

(۱۶) کھانے کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

۳۲۷- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ».

۳۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو اور نماز بھی کھڑی ہو گئی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔

۳۲۵- سنن ابوداؤد اور مشرک حاکم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودیوں کے خلاف کرو۔ وہ جوتیوں میں نماز نہیں پڑھتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز میں جوتے اتارنا مکروہ جانتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نعل عربوں کا ایک خاص جوتا ہے۔ ان عام جوتوں میں نماز جائز نہیں۔ خواہ وہ پاک صاف بھی ہوں۔ دلائل کی رو سے ایسا صحیح نہیں ہے۔ جوتوں میں نماز بلا کراہت جائز اور درست ہے بشرطیکہ وہ پاک اور صاف تھریں ہوں۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ۷۰ - كتاب الأظعمة : ۵۸ - باب إذا حضر العشاء فلا يعجل عن عشاءه.

۳۲۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام کا کھانا حاضر کیا گیا تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لو۔ اور کھانے میں بے مزہ بھی نہ ہونا چاہیے۔ اور اپنا کھانا چھوڑ کر نماز میں جلدی مت کرو۔

۳۲۸- حديث أنس بن مالك ، أن رسول الله ﷺ ، قال : «إذَا قَدِمَ الْعَشَاءُ فَأَبْدِئُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ، وَلَا تَعَجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۲ - باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة.

۳۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر شام کا کھانا سامنے رکھا جائے اور اوہر نماز کے لئے تکبیر بھی ہونے لگے تو پہلے کھانا کھا لو۔“

۳۲۹- حديث عائشة ، عن النبي ﷺ أنه قال : «إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدِئُوا بِالْعَشَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۲ - باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة.

۳۳۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا شام کا کھانا تیار ہو چکا ہو، اور تکبیر بھی کسی جا چکی ہو تو پہلے کھانا کھا لو اور نماز کے لئے جلدی نہ کرو، کھانے سے فراغت کر لو۔

۳۳۰- حديث ابن عمر ، قال : قال رسول الله ﷺ : «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدِئُوا بِالْعَشَاءِ ، وَلَا يَعْجَلُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۲ - باب إذا حضر الطعام وأقيمت الصلاة.

(۱۷) لہسن، پیاز، گندنا یا اسی طرح کی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے

(۱۷) باب نہي من أكل ثوماً أو بصلاً أو كراثاً أو نحوها

۳۳۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم

۳۳۱- حديث ابن عمر رضي الله

۳۳۰- ان احادیث کا مقصد اتنا ہی ہے کہ بھوک کے وقت اگر کھانا تیار ہو، تو پہلے اس سے فارغ ہونا چاہئے تاکہ نماز پورے سکون کے ساتھ ادا کی جائے اور دل کھانے میں نہ لگا رہے۔ اور یہ اس کے لیے ہے جسے پہلے ہی سے بھوک ستا رہی ہو۔ (راز)

۳۳۱- کچا لہسن یا کچا پیاز کھانا مراد ہے کہ اس کے کھانے سے منہ میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ سگریٹ نوشیوں کے لیے بھی لازم ہے کہ منہ صاف کر کے بدبودار کر کے مسواک سے منہ کو رگڑ رگڑ کر مسجد میں آئیں۔ ان بدبودار چیزوں کا ایک ہی حکم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ لہسن اور پیاز کو پکا کر قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے۔ (راز)

ﷺ نے جنگ خیبر کے موقع پر کہا تھا کہ جو شخص اس درخت یعنی لسن کو کھائے ہوئے ہو اسے ہماری مسجد میں نہ آنا چاہئے۔

عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ : «مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ» يَعْنِي الثُّومَ «فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۶۰ - باب ما جاء في الثوم النيّ والبصل والكراث .
۳۳۲ - حديث أنس . عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا ، مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فِي الثُّومِ؟ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا» أَوْ «لَا يُصَلِّينَ مَعَنَا».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۶۰ - باب ما جاء في الثوم النيّ والبصل والكراث .
۳۳۳ - حديث جابر بن عبد الله ، زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَرِلْنَا» أَوْ قَالَ «فَلْيَعْتَرِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ».

۳۳۳ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لسن یا پیاز کھائے ہوئے ہو تو وہ ہم سے دور رہے یا (یہ کہا کہ اسے) ہماری مسجد سے دور رہنا چاہیے یا اسے اپنے گھر ہی میں بیٹھنا چاہیے۔
نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ہانڈی لائی گئی جس میں کئی قسم کی ہری ترکاریاں تھیں۔ (پیاز یا گندنا بھی) آپ نے اس میں بومحسوس کی اور اس کے متعلق دریافت کیا۔ اس سالن میں جتنی ترکاریاں ڈالی گئی تھیں وہ آپ کو بتادی گئیں۔ وہاں ایک صحابی موجود تھے آپ نے فرمایا کہ اس کی طرف یہ سالن بڑھا دو۔ آپ نے اسے کھانا پسند نہیں فرمایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھا لو۔ میری جن سے سرگوشی رہتی ہے تمہاری نہیں رہتی۔

وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِقِدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا ، فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ ، فَقَالَ : «قَرِّبُوهَا» إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ . فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا ، قَالَ : «كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِي مَنْ لَا تُنَاجِي».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۶۰ - باب ما جاء في الثوم النيّ والبصل والكراث .
(۱۹) باب السهو في الصلاة والسجود له (۱۹) نماز میں بھولنے اور سجدہ سہو کرنے کا

بیان

۳۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب نماز کے لئے اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاتا ہے۔ تاکہ اذان نہ سنے، جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے۔ پھر جب اقامت ہوتی ہے تو پھر بھاگ پڑتا ہے۔ لیکن اقامت ختم ہوتے ہی پھر آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کر۔ اس طرح اسے وہ باتیں یاد دلاتا ہے جو اس کے ذہن میں نہیں تھیں۔ لیکن دوسری طرف نمازی کو یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعات اس نے پڑھی ہیں۔ اس لئے اگر کسی کو یہ یاد نہ رہے کہ تین رکعت پڑھیں یا چار تو بیٹھے ہی بیٹھے سمو کے دو سجدے کر لے۔“

۳۳۴- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ ، فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ ، فَإِذَا تَوَبَّ بِهَا أَدْبَرَ ، فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبِيبُ أَقْبَلَ ، حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، يَقُولُ إِذْ كُرِّ كَذَا وَكَذَا ، مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ، حَتَّى يَظِلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْرِي كَمْ صَلَّى . فَإِذَا لَمْ يَذْرُ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ، ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ».

أخرجه البخاري في : ۲۲ - كتاب السهو : ۶ - باب إذا لم يدر كم صلى ثلاثًا أو أربعًا سجد سجدتين وهو جالس.

۳۳۵- حضرت عبداللہ بن بھینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی نماز کی دو رکعت پڑھانے کے بعد کھڑے ہو گئے۔ پہلا قعدہ نہیں کیا۔ اس لئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ نماز پوری کر چکے تو ہم سلام پھیرنے کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن آپ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے اللہ اکبر کہا اور سلام ہی سے پہلے دو سجدے بیٹھے بیٹھے کئے، پھر سلام پھیرا۔

۳۳۵- حدیث عبد الله بن بھينة رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ، ثُمَّ سَلَّمَ.

أخرجه البخاري في : ۲۲ - كتاب السهو : ۱ - باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة.

۳۳۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی (ابراہیم راوی نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ نماز میں زیادتی ہوئی یا کمی) پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ

۳۳۶- حدیث عبد الله بن مسعود ، قَالَ : صَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ، (قَالَ إِبْرَاهِيمُ ، أَحَدُ الرَّوَاةِ ، لَا أَذْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ) ؛

نہ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ آپ نے فرمایا آخر بات کیا ہے؟ لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اتنی رکعات پڑھی ہیں۔ یہ سن کر آپ نے اپنے دونوں پاؤں پھیرے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیا اور (سو کے) دو سجدے کئے اور سلام پھیرا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ”اگر نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہوتا تو میں تمہیں پہلے ہی ضرور کہہ دیتا لیکن میں تو تمہارے جیسا آدمی ہوں۔ جس طرح تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔ اس لئے جب میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلایا کرو اور اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو اس وقت ٹھیک بات سوچے، پھر اسی کے مطابق نماز پوری کرے، پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سو کے) کرے۔“

فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءًا؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا. فَتَنَى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجَهُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءًا لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنَسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فِإِذَا نَسِيتُ فَذَكَّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَسْلَمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.»

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۳۱ - باب التوجه نحو القبلة حيث كان.

۳۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد آپ مسجد کے آگے کے حصہ یعنی دالان میں ایک لکڑی پر سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ حاضرین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے مگر بات کرنے سے ڈرے اور جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل گئے۔ صحابہ نے آپس میں کہا کہ شاید نماز میں کمی ہو گئی ہے۔ (اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز چار کے بجائے صرف دو ہی رکعت پڑھائی ہیں) حاضرین میں ایک صحابی تھے جنہیں آپ ”ذوالیدین“ (لبے ہاتھوں والا) کہہ کر مخاطب فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی نماز کی رکعات کم ہو گئیں ہیں یا آپ بھول گئے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۳۳۷- حدیث ابي هريرة، قال: قال: صلّى بنا النبي صلی اللہ علیہ وسلم الظهر ركعتين، ثمّ سلم، ثمّ قام إلى خشبة في مقدم المسجد ووضع يده عليها؛ وفي القوم يومئذ أبو بكر وعمر، فهابا أن يكلماه، وخرج سراعاً الناس، فقالوا: قصرت الصلاة، وفي القوم رجل كان النبي صلی اللہ علیہ وسلم يدعوهُ ذا الیدین، فقال: يا نبي الله! أنسيت أم قصرت، فقال: «لم أنس ولم تقصّر»، قالوا: بل نسيت يا

۳۳۷- بخاری شریف کی ہی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار کے بجائے پانچ رکعت نماز پڑھی تھی۔ اور یہ ظہر کی نماز تھی۔ ٹھیک بات سوچنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً تین یا چار میں شک ہو تو تین کو اختیار کرے۔ دو اور تین میں شک ہو تو دو کو اختیار کرے۔ (راز)

نے فرمایا، نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کی رکعات کم ہوئی ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، آپ بھول گئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے یاد کر کے فرمایا کہ ذوالیدین نے صحیح کہا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعات اور پڑھائیں۔ پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہہ کر سجدہ (سہو) میں گئے، نماز کے سجدہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ میں گئے۔ پہلے سجدہ کی طرح یا اس سے بھی لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «اصْدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ»، فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

أخرجه البخاري في : ۷۸ - كتاب الأدب : ۴۵ - باب ما يجوز من ذكر الناس.

(۲۰) سجدہ تلاوت کا بیان

(۲۰) باب سجود التلاوة

۳۳۸- حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہماری موجودگی میں آیت سجدہ پڑھتے اور سجدہ کرتے تو ہم بھی آپ کے ساتھ (ہجوم کی وجہ سے) اس طرح سجدہ کرتے کہ پیشانی رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی جس پر سجدہ کرتے۔

۳۳۸- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ ، فِيهَا السَّجْدَةُ ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ.

أخرجه البخاري في : ۱۷ - كتاب سجود القرآن : ۸ - باب من سجد لسجود القاريء.

۳۳۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ میں نبی کریم ﷺ نے سورہ النجم کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ آپ کے پاس جتنے آدمی تھے (مسلمان اور کافر) ان سب نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ البتہ ایک بوڑھا شخص (امیہ بن خلف) اپنے ہاتھ میں کنکری یا مٹی اٹھا کر اپنی پیشانی تک لے گیا اور کہا میرے لئے یہی کافی ہے میں نے دیکھا کہ بعد میں وہ بوڑھا کافر ہی رہ کر مارا گیا۔

۳۳۹- حديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ، قَالَ : قرأ النبي ﷺ النجم بمكة فسجد فيها وسجد من معه. غير شيخ أخذ كفا من حصي أو تراب فرفعه إلى جبهته ، وقال : يكفيني هذا ؛ فرأيتُه بعد ذلك قتل كافراً.

أخرجه البخاري في : ۱۷ - كتاب سجود القرآن : ۱ - باب ما جاء في سجود القرآن وسنتها.

۳۳۹- شاہ ولی اللہ صاحب ریحونے لکھا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے سورہ نجم کی تلاوت کی تو مشرکین اس درجہ مسحور و مغلوب ہو گئے کہ آپ نے آیت سجدہ پر جب سجدہ کیا تو مسلمانوں کے ساتھ وہ بھی سجدہ میں چلے گئے۔ اس باب میں یہ تمولیل سب سے زیادہ مناسب اور واضح ہے۔ (راز)

۳۳۰- عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ آپ نے یقین کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم کی تلاوت کی تھی۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

۳۴۰- حدیث زید بن ثابت، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّحْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا.

أخرجه البخاري في : ۱۷ - كتاب سجود القرآن : ۶ - باب من قرأ السجدة ولم يسجد.

۳۳۱- حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء پڑھی آپ نے اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ اس پر میں نے کہا کہ یہ سجدہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ اس سورہ میں میں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لئے میں بھی ہمیشہ اس میں سجدہ کروں گا یہاں تک کہ آپ سے مل جاؤں۔

۳۴۱- حدیث ابي هريرة. عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ - ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشقت﴾ - فَسَجَدَ، فَقُلْتُ ، مَا هَذِهِ؟ قَالَ : سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ، فَلَا أَرَأَى أَنَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۰۱ - باب القراءة في العشاء بالسجدة.

(۲۳) نماز کے بعد ذکر کرنا کیسا ہے

(۲۳) باب الذكر بعد الصلاة

۳۳۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کو تکبیر کی وجہ سے سمجھ جاتا تھا۔

۳۴۲- حدیث ابن عباس رضي الله عنهما، قَالَ : كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۵۵ - باب الذكر بعد الصلاة.

(۲۴) قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا مستحب ہے

(۲۴) باب استحباب التعود من عذاب القبر

۳۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مدینہ کے یہودیوں کی دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ قبر والوں کو ان کی قبر میں عذاب ہو گا۔ لیکن میں نے انہیں جھٹلایا، اور ان کی تصدیق نہیں کر سکی۔ پھر وہ دونوں عورتیں چلی گئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دو بوڑھی عورتیں

۳۴۳- حدیث عائشة، قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَتَا لِي، إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمَ أَنْ أَصَدَّقْتُهُمَا؛ فَخَرَجَتَا. وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ

فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ عَجُوزَيْنِ ، وَذَكَرْتُ لَهُ ؛ فَقَالَ : «صَدَقْنَا ، إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا» . فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

پھر میں نے آپ سے واقعہ کا ذکر کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے صبح کما، قبر والوں کو عذاب ہو گا۔ اور ان کے عذاب کو تمام چوپائے سنیں گے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے لگے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۳۷ - باب التعوذ من عذاب القبر .

(۲۵) باب ما يستعاذ منه في الصلاة (۲۵) نماز میں جس سے پناہ مانگنا چاہیے اس کا بیان

(۲۵) باب ما يستعاذ منه في الصلاة

۳۴۴ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سنا۔

۳۴۴ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَعِيدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۴۹ - باب الدعاء قبل السلام .

۳۴۵ - نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھتے تھے ترجمہ ”اے اللہ قبر کے عذاب سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ زندگی کے اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ! تیری پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے اور قرض سے۔“ کسی (یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں! اس پر آپ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جائے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلاف ہو جاتا ہے۔

۳۴۵ - حَدِيثُ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ» ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ : مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ ! فَقَالَ : «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ

۳ - زندگی کے فتنے سے مراد پوری زندگی میں انسان کو جو فتنے اور آزمائشیں پیش آتی ہیں۔ مثلاً دنیاوی آزمائشیں، شہوات اور لاعلمی کے سبب غلطیوں سرزد ہونا اور موت کے فتنے سے مراد خاتمے کے وقت جو فتنے اور امتحان آتے ہیں۔ جن کے ذریعے انسان گناہ گار ہوتا ہے۔ ایسے قرض سے پناہ مانگی ہے جو آدمی ناجائز طور پر لے یعنی غیر ضروری ہو اور پھر ادائیگی سے عاجز آ جائے۔ باقی ضرورت کے تحت قرض لینا جس کی ادائیگی پر قادر ہو اس سے پناہ مانگنا مراد نہیں ہے۔ دعا کا پہلا جز اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور دوسرا بندوں کا۔ (مرتب)

فَكَذَّبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۴۹ - باب الدعاء قبل السلام.

۳۴۶ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قال :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو : «اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ
النَّارِ ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ».

۳۴۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کرتے تھے ”اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کالے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں“

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۸۸ - باب التعوذ من عذاب القبر.

(۲۶) نماز کے بعد کونسا ذکر مستحب ہے

(۲۶) باب استحباب الذكر

اور اسکا طریقہ

بعد الصلاة وبيان صفتہ

۳۴۷ - حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب و روانے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معلویہ رضی اللہ عنہا کو ایک خط میں لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے ”اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اس کی ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو نے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نے دے لے دینے والا کوئی نہیں۔ اور کسی مال دار کو اس کی دولت و مال تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہ پہنچائیں گے۔“

۳۴۷ - حَدِيثُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ. عَنْ
وَرَادِ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : أَمَلَى
عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابِ إِلَيَّ
مُعَاوِيَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي ذُبْرِ
كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لَا مَنَاصِعَ لِمَا
أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَيَّ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ
ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۵۵ - باب الذكر بعد الصلاة.

۳۴۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ناوار لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر رئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ

۳۴۸ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ :
جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالُوا : ذَهَبَ
أَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الْأَمْوَالِ بِالذَّرَجَاتِ الْعُلَا

جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں۔ (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کر پاتے) اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پا لو گے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے سوائے ان کے جو یہی عمل شروع کر دیں۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمد للہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ۔ تحمید تینتیس مرتبہ اور تکبیر جو تیس مرتبہ کہیں گے۔ میں نے اس پر آپ سے دوبارہ معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کہو۔ تا آنکہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ ، يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي
وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ ، وَاللَّهُمَّ فَضْلٌ مِنْ
أَمْوَالٍ يَحْجُونَ بِهَا وَيَعْتَمِرُونَ ، وَيُجَاهِدُونَ
وَيَتَصَدَّقُونَ . قَالَ : «أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ
أَحَدْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ
يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ
أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ ، إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؟
تُسَبِّحُونَ وَتُحَمِّدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ
صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ
بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُحَمِّدُ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ . فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ
فَقَالَ : «تَقُولُ : سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلُّهُنَّ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۵۵ - باب الذكر بعد الصلاة .

(۲۷) تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان کی
دعاؤں کا بیان

۳۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے۔ تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر میرے دل پاپ فدا ہوں۔ آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں ”اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر

(۲۷) باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة

۳۴۹- حديث أبي هريرة ، قال : كان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يسكت بين التكبير وبين القراءة إسكاته هنية ، فقلت : بأبي وأمي يارسول الله! إسكاتك بين التكبير والقراءة ما تقول؟ قال : أقول : «اللهم

جنتی مشرق اور مغرب میں ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر بھیجے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال۔“

بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرَدِ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۹ - باب ما يقول بعد التكبير.

(۲۸) نماز کے لیے وقار و سکون سے آنا مستحب اور دوڑ کر آنا ممنوع ہے

(۲۸) باب استحباب إتيان الصلاة بوقار وسكينة والنهي عن إتيانها سعيًا

۳۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ”جب نماز کے لئے تکبیر کسی جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ (اپنی معمولی رفتار سے) آؤ پورے اطمینان کے ساتھ پھر نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ) پالو اسے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کرو۔

۳۵۰- حديث أبي هريرة ، قال : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ وَأَتَوْهَا تَمْشُونَ ، عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتِمُوا».

أخرجه البخاري في : ۱۱ - كتاب الجمعة : ۱۸ - باب المشي إلى الجمعة وقول الله جل ذكره ﴿فاسعوا إلى ذكر الله﴾.

۳۵۱- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں تھے۔ آپ نے کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور بولنے کی آواز سنی۔ نماز کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا قصہ ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نماز کے لئے جلدی کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ بلکہ جب تم نماز کے لئے آؤ تو وقار اور سکون کو ملحوظ رکھو، نماز کا جو حصہ پاؤ اسے پڑھو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) پورا کرو۔

۳۵۱- حديث أبي قتادة ، قال : بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رَجَالٍ ، فَلَمَّا صَلَّى قَالَ : «مَا شَأْنُكُمْ؟» قَالُوا : اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ ، قَالَ : «فَلَا تَفْعَلُوا ، إِذَا أُتِيْتُمْ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا ، وَمَا فَاتَكُمْ فَأْتِمُوا».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۲۰ - باب قول الرجل فاتتنا الصلاة.

(۲۹) نماز کے لیے نمازی کب کھڑے ہوں

۳۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی تکبیر ہوئی اور صفیں برابر ہو گئیں۔ لوگ کھڑے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے ہماری طرف تشریف لائے۔ جب آپ معلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ پس آپ نے ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ اور آپ واپس چلے گئے۔ پھر آپ نے غسل کیا اور واپس ہماری طرف تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کے لئے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

أخرجه البخاري في : ۵ - كتاب الغسل : ۱۷ - باب إذا ذكر في المسجد أنه جنب يخرج كما هو ولا يتيمم.

(۳۰) جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس

نے نماز پالی

۳۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے ایک رکعت نماز (باجامعت) پالی اس نے نماز (باجامعت) کا ثواب (پالیا)۔“

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۲۹ - باب من أدرك من الصلاة ركعة.

(۳۱) پانچوں نمازوں کے اوقات

۳۵۴- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ جب ریل علیہ السلام نازل ہوئے، اور انہوں نے مجھے نماز پڑھائی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر (دوسرے وقت کی) ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچوں نمازوں کو گن کر بتایا۔

(۲۹) باب متى يقوم الناس للصلاة

۳۵۲- حديث أبي هريرة، قال : أقيمت الصلاة وُعِدلت الصفوف قياماً ، فخرج إلينا رسولُ الله ﷺ ، فلما قام في مُصلأه ذكرَ أنه جنبٌ ؛ فقال لنا : «مَكَانَكُمْ» ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ حَرَجَ إلينا ورأسه يَقَطِرُ ، فَكَبَّرَ ، فَصَلَّينا معه .

(۳۰) باب من أدرك ركعة من الصلاة

فقد أدرك تلك الصلاة

۳۵۳- حديث أبي هريرة، أن رسولَ الله ﷺ قال : «مَنْ أدرك ركعةً من الصلاة فقد أدرك الصلاة» .

(۳۱) باب أوقات الصلوات الخمس

۳۵۴- حديث أبي مسعود ، قال : سَمِعْتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ : «نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيتُ معه ، ثُمَّ صَلَّيتُ معه ، ثُمَّ صَلَّيتُ معه ، ثُمَّ صَلَّيتُ معه ، ثُمَّ صَلَّيتُ معه» يَحْسِبُ بِأصابعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۱ - باب مواقيت الصلاة وفضلها.

(۳۲) گرمی میں جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز

ٹھنڈے وقت پڑھنا مستحب ہے اور راستے میں
شدید گرمی محسوس ہوتی ہو۔

(۳۲) باب استحباب الإبرار بالظہر فی

شدة الحر لمن يمضي إلى جماعة

وبناله الحر في طريقة

۳۵۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو، کیونکہ گرمی کی تیزی جنم کی آگ کی بھاپ سے ہوتی ہے۔“

۳۵۷ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ».

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۹ - باب الإبراد بالظہر في شدة الحر.

۳۵۸ - حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزن (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) نے ظہر کی اذان دی تو آپ نے فرمایا کہ ٹھنڈا کر، ٹھنڈا کر، یا یہ فرمایا کہ انتظار کر۔ انتظار کر، اور فرمایا کہ گرمی کی تیزی جنم کی آگ کی بھاپ سے ہے۔ اس لئے جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو (پھر ظہر کی اذان اس وقت کہی گئی) جب ہم نے ٹیلوں کے سامنے دیکھ لئے۔

۳۵۸ - حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : أَدْنُ مُوَدَّنِ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ ، فَقَالَ : «أَبْرِدْ أَبْرِدْ» أَوْ قَالَ : «تَنْظِرُ تَنْظِرُ» ، وَقَالَ : «شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ» حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلْوْلِ.

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۹ - باب الإبراد بالظہر في شدة الحر.

۳۵۹ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی آگ کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب (آگ کی شدت کی وجہ سے) میرے بعض حصہ نے بعض حصہ کو کھالیا اس پر اللہ تعالیٰ نے اے دو سانس

۳۵۹ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «اشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا ، فَقَالَتْ : يَا رَبِّ! أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا ؛ فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ ، نَفْسٍ فِي الشَّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ ، فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنْ

۳۵۹ - قرطبی کہتے ہیں کہ اس امر کو حقیقت پر محمول کرنے میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اور جب صادق و مصدوق رضی اللہ عنہما نے ایک امر جائز کی خبر دی ہے تو اس کی تاویل کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ ”ہم قیامت کے دن دوزخ سے پوچھیں گے کیا تیرا پیٹ بھر گیا ہے؟ وہ جواب دے گی ابھی تو بہت گنجائش باقی ہے۔“ (راز)

الْحَرِّ ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ».

لینے کی اجازت دی، ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ اب انتہائی سخت گرمی اور سخت سردی جو تم لوگ محسوس کرتے ہو وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۹ - باب الإبراد بالظهر في شدة الحر.

(۳۳) جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑھنی

(۳۳) باب استحباب تقديم الظهر

چاہیے

في أول الوقت في غير شدة الحر

۳۶۰۔ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه نے بیان کیا کہ ہم سخت گرمیوں میں جب نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور چہرے کو زمین پر پوری طرح رکھنا مشکل ہو جاتا، تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

۳۶۰۔ حدیث أنس بن مالك رضي الله عنه ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ تَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

أخرجه البخاري في : ۲۱ - كتاب العمل في الصلاة : ۹ - باب بسط التوب في الصلاة للسجود.

(۳۴) عصر اول وقت پڑھنے کا بیان

(۳۴) باب استحباب التكبیر بالعصر

۳۶۱۔ حضرت انس بن مالک رضي الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو سورج بلند اور تیز روشن ہوتا تھا۔ پھر ایک شخص مدینہ کے بالائی علاقہ کی طرف جاتا وہاں پہنچنے کے بعد بھی سورج بلند رہتا تھا۔ (راوی نے کہا کہ) مدینہ کے بالائی علاقہ کے بعض مقلات تقریباً چار میل پر یا کچھ ایسے ہی واقع ہیں۔

۳۶۱۔ حدیث أنس بن مالك ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً حَيَّةً ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ؛ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ ، أَوْ نَحْوِهِ.

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۱۳ - باب وقت العصر.

۳۶۲۔ حضرت ابو امامہ (حضرت سعد بن سہل رضي الله عنه) کہتے تھے کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز رضي الله عنه کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر ہم نکل کر حضرت انس بن مالک رضي الله عنه کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے مکرم چچا! یہ کون سی نماز آپ نے پڑھی ہے؟ فرمایا کہ عصر

۳۶۲۔ حدیث أنس بن مالك . عَنْ أَبِي أَمَامَةَ ، قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ ،

کی اور اسی وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی یہ نماز پڑھتے تھے۔

فَقُلْتُ : يَا عَمَّ ! مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتُ؟ قَالَ : الْعَصْرُ ، وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۱۳ - باب وقت العصر .

۳۶۳- حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے اس کو دس حصوں میں تقسیم کرتے۔ اور پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی ہم اس کا پکا ہوا گوشت بھی کھا لیتے۔

۳۶۳- حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ ، فَتَنَحَّرُ جَزُورًا فَتُقَسَّمُ عَشْرَ قِسْمٍ ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيحًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ .

أخرجه البخاري في : ۴۷ - كتاب الشركة : ۱ - باب الشركة في الطعام .

(۳۵) نماز عصر فوت ہونے کے نقصان کا بیان

(۳۵) باب التغليظ في تفويت صلاة العصر

۳۶۴- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال لٹ گیا۔

۳۶۴- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «الَّذِي تَفَوَّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ» .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۱۴ - باب إثم من فاتته العصر .

(۳۶) نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے

(۳۶) باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى

هي صلاة العصر

۳۶۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین کو) یہ بددعا دی کہ

۳۶۵- حَدِيثُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَلَأَ

☆ حضرت رافع بن خديج رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے جو بدر میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے پیچھے رکھے گئے۔ احد اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ احد کے دن انہیں ایک تیر لگا جسے کھینچا تو پھل گوشت میں رہ گیا اور موت تک اندر رہا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا میں قیامت کے دن تمہاری گواہی دوں گا۔ ۴۲ ہجری کو ۸۶ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں عبد الملک بن مروان کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۳۶۳- جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے تو گویا اس سے اس کا اہل اور مال سلب کر لیا گیا ہے۔ اور وہ تمہارا گواہ ہے تو جس طرح وہ اللہ و عیال اور مال کے چھن جانے سے ڈرتا ہے اسی طرح اسے عصر کی نماز کے فوت ہونے سے بچنا چاہیے۔ (مرتب)

اے اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھردے۔ انہوں نے ہم کو صلوٰۃ وسطیٰ (عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی حتیٰ کہ سورج بھی غروب ہو گیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۹۸ - باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة.

۳۶۶- حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطابؓ غزوہ خندق کے موقع پر (ایک مرتبہ) سورج غروب ہونے کے بعد آئے اور وہ کفار قریش کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! سورج غروب ہو گیا، اور نماز عصر پڑھنا میرے لئے ممکن نہ ہو سکا۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں نے بھی نہیں پڑھی ہے۔ پھر ہم وادی بطنان میں گئے۔ اور آپؐ نے وہاں نماز کے لئے وضو کیا۔ ہم نے بھی وضو کیا۔ اس وقت سورج ڈوب چکا تھا۔ پہلے آپؐ نے عصر پڑھائی اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

اللَّهُ يُبَوِّئُهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا ، شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ».

۳۶۶- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا» فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ ، فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ، وَتَوَضَّأْنَا لَهَا ، فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۳۶ - باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت.

(۳۷) صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی محافظت کا بیان

(۳۷) باب فضل صلاتي الصبح

والعصر والحفاظة عليهما

۳۶۷- حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوئیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوئی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں کا) اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تمہارے پاس رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے، کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا؟ وہ جواب

۳۶۷- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ ، مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ ، وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ ، كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ

دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

تَرَكَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ».

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۱۶- باب فضل صلاة العصر .

۳۶۸- حضرت جریر بن عبداللہ بجليؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہوگی پس تم ایسا کر سکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”پس اپنے مالک کی حمد کی تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔“ (ق: ۳۹)

۳۶۸- حدیث جریر ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً ، يَعْنِي الْبَدْرَ ، فَقَالَ : «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ ، لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا» ثُمَّ قَرَأَ : - ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾-.

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۱۶- باب فضل صلاة العصر .

۳۶۹- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ٹھنڈے وقت کی دو نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر اور عصر) تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۳۶۹- حدیث ابي موسى ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۲۶- باب فضل صلاة الفجر .

(۳۸) مغرب کا اول وقت غروب شمس سے ہے

(۳۸) باب بيان أن أول وقت المغرب

ہے

عند غروب الشمس

۳۷۰- حضرت سلمہ بن اوعؓ نے فرمایا کہ ہم نماز مغرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس وقت پڑھتے تھے جب

۳۷۰- حدیث سلمة ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ

۳۶۹- یعنی نماز فجر اور نماز عصر۔ کیونکہ یہ دونوں دن کے ٹھنڈے اوقات میں ہیں۔ اور اس کے کنارے ہیں یعنی ابتدائے و انتہائے۔ ان اوقات میں تازہ اور پاکیزہ ہوا چلتی ہے اور گرمی کا اثر ختم ہو جاتا ہے، اسی طرح اپنے شرف اور فضیلت کے سبب فجر اور عصر ممتاز ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی فرشتوں کی حاضری کا ذکر کر کے ان کی حفاظت پر رغبت دلائی گئی ہے۔ (مرتب)

بِالْحِجَابِ. سورج پردے میں چھپ جاتا۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹ - كِتَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ : ۱۸ - بَابِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ.

۳۷۱- حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، قَالَ :
كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْصَرِفُ
أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُنْصِرُ مَوَاقِعَ نَبِيِّهِ.

۳۷۱- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم مغرب کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھ کر جب واپس ہوتے (اور تیر اندازی کرتے تو اتنا اجالا باقی رہتا تھا کہ) ایک شخص اپنے تیر کرنے کی جگہ کو دیکھتا تھا۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹ - كِتَابِ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ : ۱۸ - بَابِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ.

(۳۹) باب وقت العشاء وتأخيرها

۳۷۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ . قَالَتْ : أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ بِالْعِشَاءِ ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ : نَامَ النِّسَاءُ وَالصَّبِيَانُ ؛ فَخَرَجَ ، فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ : «مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرِكُمْ».

۳۷۲- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک رات رسول کریم ﷺ نے عشاء کی نماز دیر سے پڑھی۔ یہ اسلام کے پھیلنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ اس وقت تک باہر تشریف نہیں لائے جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نہ فرمایا کہ ”عمورتیں اور بچے سو گئے۔“ پس آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے علاوہ دنیا میں کوئی بھی انسان اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۹ - كِتَابِ الْمَوَاقِيتِ : ۲۲ - بَابِ فَضْلِ الْعِشَاءِ.

۳۷۳- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - شَغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً ، فَأَخْرَجَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ، ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ : «لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ».

۳۷۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کسی کام میں مشغول ہو گئے اور بہت دیر کی۔ ہم (نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے) مسجد ہی میں سو گئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر نبی کریم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ دنیا کا کوئی شخص بھی تمہارے سوا اس نماز کا انتظار نہیں کرتا۔

۳۷۱- اس کی وضاحت وہ حدیث کرتی ہے جو علی بن بلال کے طریق سے مسند احمد میں حسن سند سے مروی ہے۔ وہ انصار کے لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے پھر واپس آتے تو تیر اندازی کرتے حتیٰ کہ گھر واپس آجاتے۔ جبکہ تیروں کے گرنے کے مقالات ہم سے مخفی نہیں رہتے تھے۔ اس حدیث میں نماز مغرب جلدی پڑھنے اور اسے لہانہ کرنے پر دلیل ہے۔ (مرتب)

غَيْرُكُمْ».

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۲۴- باب النوم قبل العشاء لمن غلب.

۳۷۴- حدیث انس۔ قَالَ حُمَيْدٌ : سُئِلَ أَنَسٌ ، هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ حَاتِمًا؟ قَالَ : أَعْرَزَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجَهُ فِكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَيِصِ حَاتِمِهِ . قَالَ : «إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمُوهَا».

۳۷۴- حدیث انس کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی؟ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدھی رات میں پڑھائی۔ پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا۔ جیسے اب بھی میں آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ بت سے لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہوں گے لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۴۸- باب فص الخاتم.

۳۷۵- حدیث ابي موسى۔ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّفِينَةِ نَزُولًا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ ، فَكَانَ يَتَنَابَوُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرًا مِنْهُمْ ، فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا وَأَصْحَابِي ، وَكَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ . فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْهَارَ اللَّيْلِ ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ ، قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ : «عَلَى رِسْلِكُمْ ، أَبْشِرُوا ، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ» ، أَوْ قَالَ : «مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ».

۳۷۵- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ان ساتھیوں کے ساتھ جو کشتی میں میرے ساتھ (جسٹہ) آئے تھے ”شیخ بطحان“ میں قیام کیا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہم میں سے کوئی نہ کوئی عشاء کی نماز میں روزانہ باری مقرر کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اتفاق سے میں اور میرے ایک ساتھی ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اپنے کسی کام میں مشغول تھے (کسی ملی معاملہ میں آپ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما گفتگو کر رہے تھے) جس کی وجہ سے نماز میں دیر ہو گئی اور تقریباً آدھی رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز پوری کر چکے تو حاضرین سے فرمایا کہ اپنی جگہ پر وقار کے ساتھ بیٹھے رہو اور ایک خوشخبری سنو۔ تمہارے سوا دنیا میں کوئی بھی آدمی ایسا نہیں جو اس وقت نماز پڑھتا ہو یا آپ نے یہ فرمایا کہ تمہارے سوا اس وقت کسی (امت) نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا پس ہم نبی کریم ﷺ سے یہ سن کر بہت ہی خوش ہو کر لوٹے۔

قَالَ أَبُو مُوسَى ، فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۲۲ - باب فضل العشاء .

۳۷۶ - حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں دیر کی جس کے نتیجہ میں لوگ (سجد ہی میں) سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے، پھر بیدار ہوئے۔ آخر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور پکارا ”نماز“ اس کے بعد اللہ کے نبی ﷺ گھر سے تشریف لائے۔ وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے ہے جب کہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہو جاتی، تو میں انہیں حکم دیتا کہ عشاء کی نماز کو اسی وقت پڑھیں (ابن جریج یہ حدیث حضرت ابن عباس سے عطاء کے واسطے سے بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ) میں نے عطاء سے مزید تحقیق چاہی کہ نبی کریم ﷺ کے سر پر ہاتھ رکھنے کی کیفیت کیا تھی۔ ابن عباس نے انہیں اس سلسلے میں کس طرح خبر دی تھی۔ اس پر حضرت عطاء نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں تھوڑی سی کھول دیں اور انہیں سر کے ایک کنارے پر رکھا پھر انہیں ملا کر یوں سر پر پھیرنے لگے کہ ان کا انگوٹھا کان کے اس کنارے سے جو چہرے سے قریب ہے اور ڈاڑھی سے جا لگا۔ نہ سستی کی اور نہ جلدی، بلکہ اسی طرح کیا۔ اور کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر مشکل نہ گذرتی تو میں حکم دیتا کہ اس نماز کو اسی وقت پڑھا کریں۔

۳۷۶ - حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ . قَالَ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا ، وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا ؛ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَقَالَ : الصَّلَاةُ ! فَحَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ، كَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهِ الْآنَ ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً ، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ . فَقَالَ : «لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوَهَا هَكَذَا» قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ الرَّاويُّ عَنْ عَطَاءٍ ، الرَّاويِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ « فَاسْتَبْتُ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَبَدَدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا ، يُعْرِئُهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِنْهَامَهُ طَرْفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصَّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ ، لَا يَقْصُرُ وَلَا يَنْطُشُ إِلَّا كَذَلِكَ ، وَقَالَ : «لَوْ لَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرَتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوَهَا هَكَذَا» .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۲۴ - باب النوم قبل العشاء لمن غلب .

(۴۰) صبح کی نماز کے لیے سویرے جانے اور اس کی قرأت کا بیان

۳۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ کے ساتھ نماز فجر پڑھنے چادروں میں لپٹ کر آتی تھیں۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر جب اپنے گھروں کو واپس ہوتیں تو کوئی انہیں اندھیرے کی وجہ سے پہچان نہیں سکتا تھا۔

(۴۰) باب استحباب التکبیر بالصبح فی أول وقتها وهو التغلیس و بیان قمر القراءة فیها۔

۳۷۷- حدیث عائشَةَ ، قَالَتْ : كُنَّ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفَعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ، ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْعُلَسِ۔

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۲۷- باب وقت الفجر۔

۳۷۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز ٹھیک دوپہر میں پڑھایا کرتے تھے۔ ابھی سورج صاف اور روشن ہوتا تھا تو نماز عصر پڑھاتے۔ نماز مغرب وقت آتے ہی پڑھاتے اور نماز عشاء کو تمبھی جلدی پڑھاتے اور کبھی دیر سے۔ جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھا دیتے۔ اور اگر لوگ جلدی جمع نہ ہوتے تو نماز میں دیر کرتے۔ (اور لوگوں کا انتظار کرتے) اور صبح کی نماز صحابہ یا (یہ کہا کہ) نبی کریم ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۳۷۸- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةً ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ ، وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا : إِذَا رَأَاهُمْ اجْتَمَعُوا عَجَلًا ، وَإِذَا رَأَاهُمْ أَبْطَؤُوا آخَرَ ؛ وَالصُّبْحَ كَانُوا ، أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسِ۔

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۲۷- باب وقت الفجر۔

۳۷۹- حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔ عصر جب پڑھتے تو مدینہ کے انتہائی کنارہ تک ایک شخص چلا جاتا۔ لیکن سورج اب بھی باقی رہتا۔ مغرب کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا وہ مجھے یاد نہیں رہا۔ اور عشاء کے لئے تہائی رات تک دیر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ اور آپ اس سے پہلے سونے

۳۷۹- حدیث أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْمِيِّ ، وَقَدْ سُئِلَ عَنِ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ ، وَالْعَصْرَ ، وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةً (قَالَ الرَّوَايُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ : وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي

کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے تو ہر شخص اپنے قریب بیٹھے ہوئے کو پہچان سکتا تھا۔ آپ دونوں رکعت میں یا ایک میں ساٹھ سے لے کر سو تک آیتیں پڑھتے۔

الْمَغْرِبِ) وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ، وَلَا يُجِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا ، وَيُصَلِّي الصُّبْحَ ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيسَهُ ؛ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۰۴ - باب القراءة في الفجر .

(۳۲) نماز باجماعت کی فضیلت اور تارکین جماعت کے لیے وعید

(۴۲) باب فضل صلاة الجماعة

وبیان التشدید فی التخلف عنها

۳۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ باجماعت نماز اکیلے پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ اور رات دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو یعنی ”فجر میں قرآن پاک کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں“ (بنی اسرائیل: ۷۸)

۳۸۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «تَفْضُلُ صَلَاةِ الْجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا ، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ» .

ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَأَقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ - ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ - .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۳۱ - باب فضل صلاة الفجر في جماعة .

۳۸۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“

۳۸۱- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۳۰ - باب فضل صلاة الجماعة .

۳۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

۳۸۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ

میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ لکڑیوں کے جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے کموں، اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص سے کموں کہ وہ امامت کرے۔ اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے) پھر انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ جماعت میں نہ شریک ہونے والے لوگ اتنی بات جان لیں کہ انہیں مسجد میں ایک اچھی قسم کی گوشت والی ہڈی مل جائے گی یا دو عمدہ کھری مل جائیں گے تو یہ عشاء کی جماعت کے لئے مسجد میں ضرور حاضر ہو جائیں۔

هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ بِحَطَبٍ فَيَحْطَبُ ، ثُمَّ أَمُرُ
بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا ، ثُمَّ أَمُرُ رَجُلًا فَيَوْمُ
النَّاسِ ، ثُمَّ أَحَالِفُ إِلَى رِجَالٍ فَأَحْرِقُ
عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ
أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرَفًا سَمِينًا ، أَوْ مِرًا مَاتِينَ
حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۲۹ - باب وجوب صلاة الجماعة .

۳۸۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ اور کوئی نماز بھاری نہیں اور اگر انہیں معلوم ہو تاکہ ان کا ثواب کتنا زیادہ ہے (اور وہ چل نہ سکتے) تو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آتے۔ اور میرا تو ارادہ ہو گیا تھا کہ موزن سے کموں کہ وہ تکبیر کہے۔ پھر میں کسی کو نماز پڑھانے کے لئے کموں اور خود آگ کی چنگاریاں لے کر ان سب کے گھروں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز کے لئے نہیں نکلے۔

۳۸۳ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ : «لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ
مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا
لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَمُرَ
الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ ثُمَّ أَمُرُ رَجُلًا يُؤَمُّ النَّاسَ ، ثُمَّ
أَخْذُ شُعْلًا مِنْ نَارٍ فَأَحْرِقُ عَلَى مَنْ لَا
يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۳۴ - باب فضل العشاء في الجماعة .

(۴۷) کسی عذر کی وجہ سے جماعت کا معاف ہونا

(۴۷) باب الرخصة في التخلف

عن الجماعة بعذر

۳۸۴ - حضرت عثمان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور انصاری کی طرف سے غزوہ بدر میں شریک تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! میری بیعتی میں کچھ فرق آگیا ہے اور میں اپنی قوم کے لوگوں کو نماز پڑھایا کرتا ہوں، لیکن جب برسات کا موسم

۳۸۴ - حَدِيثُ عَثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ ، وَهُوَ
مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، مِمَّنْ شَهِدَ
بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ

آتا ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان جو واہی ہے وہ بھر جاتی ہے اور بسنے لگ جاتی ہے، اور میں انہیں نماز پڑھانے کے لئے مسجد تک نہیں جاسکتا۔ یا رسول اللہ میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور (کسی جگہ) نماز پڑھ دیں، تاکہ میں اسے نماز پڑھنے کی جگہ بنا لوں۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عتبنا سے فرمایا، انشاء اللہ تعالیٰ میں تمہاری اس خواہش کو پورا کروں گا۔ عتبنا نے کہا کہ (دوسرے دن) جب دن چڑھا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما دونوں تشریف لے آئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اجازت دے دی۔ جب آپ گھر میں تشریف لائے تو بیٹھے بھی نہیں اور پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصہ میں مجھ سے نماز پڑھنے کی خواہش رکھتے ہو؟ حضرت عتبنا نے کہا کہ میں نے گھر میں ایک کونے کی طرف اشارہ کیا، تو رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے، اور تکبیر کی۔ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور صف باندھی۔ آپ نے دو رکعت (نفل) نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا۔ عتبنا نے کہا کہ ہم نے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے روکا، اور آپ کی خدمت میں حلیم پیش کیا جو آپ ہی کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ عتبنا نے کہا کہ محلہ والوں کا ایک مجمع گھر میں لگ گیا۔ مجمع میں سے ایک شخص بولا کہ مالک بن دخیسن یا (یہ کہا) ابن دخیسن دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر کسی دوسرے نے کہہ دیا کہ وہ تو منافق ہے جسے اللہ اور رسول سے کوئی محبت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ”ایسا مت کہو، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔ اور اس سے مقصود خالص خدا کی رضا مندی حاصل کرنا ہے۔“ تب منافقت کا الزام لگانے والا بولا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔

بَصْرِي ، وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي ، فَبِإِذَا كَانَتْ
الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ ،
لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِي مَسْجِدَهُمْ ، فَأُصَلِّي
بِهِمْ ، وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَّكَ تَأْتِينِي
فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًى . قَالَ ،
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ . قَالَ عِتْبَانُ : فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَأَبُوبَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ ، فَاسْتَادَنَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَأَذْنَتْ لَهُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ
حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ، ثُمَّ قَالَ : «أَيْنَ تُحِبُّ
أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟» قَالَ : فَأَشْرْتُ لَهُ إِلَى
نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ . فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَكَبَّرَ ، فَقَمْنَا فَصَفْنَا فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ
سَلَّمَ ؛ قَالَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا
لَهُ ، قَالَ ، فَتَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالَ مِنْ أَهْلِ
الدَّبْرِ ذَوُورٍ عَدَدٍ ، فَاجْتَمَعُوا ؛ فَقَالَ قَائِلٌ
مِنْهُمْ : أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّحَيْشِينَ أَوْ ابْنُ
الدُّحَيْشِينَ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا
يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
: «لَا تَقُلْ ذَلِكَ ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا

☆ حضرت عتبنا بن مالک رضی اللہ عنہما خزیج قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابی ہیں۔ مواخت میں ان کا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا بھائی چارہ ہوا تھا۔ آپ نظر کے کمزور تھے حتیٰ کہ آخری عمر میں ٹاپیے ہو گئے تھے۔ دس احادیث کے راوی ہیں۔ خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں وفات پائی۔

ہم تو بظاہر اس کی توجہات اور دوستی منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے لالہ الا اللہ کہنے والے پر، اگر اس کا مقصد صرف اور صرف خدا کی رضا حاصل کرنا ہو، دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے۔“

اللَّهُ ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ! قَالَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، يَتَّعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۶۶ - باب المساجد في البيوت.

۳۸۵ - حضرت محمود بن ربيع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ پوری طرح یاد ہیں اور آپ کا میرے گھر کے ڈول سے کئی کرنا بھی یاد ہے (جو آپ نے میرے منہ میں ڈالی تھی) پھر انہوں نے حضرت عثمان بن مالک انصاری رحمہ اللہ سے سابقہ حدیث روایت کی۔

۳۸۵ - حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ. زَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، وَعَقَلَ مَحَّةً مَحَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ حَدِيثَهُ السَّابِقَ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۵۴ - باب من لم ير رد السلام على الإمام واكتفى بتسليم الصلاة.

(۴۸) باجماعت نقلی نماز اور بوریے وغیرہ پر نماز پڑھنے کا بیان

(۴۸) باب جواز الجماعة في النافلة والصلاة على حصير وخرقة وثوب وغيرها من الطاهرات

۳۸۶ - حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے اور حائضہ ہونے کے باوجود میں آپ کے سامنے ہوتی، اکثر جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کا کپڑا مجھے چھو جاتا۔ اور آپ (کھجور کے پتوں سے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے) محلے پر نماز پڑھتے تھے۔

۳۸۶ - حَدِيثَ مَيْمُونَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِدَاءَهُ ، وَأَنَا حَائِضٌ ، وَرَبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ. قَالَتْ : وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱۹ - باب إذا أصاب ثوب المصلي امرأته إذا سجد.

☆ حضرت محمود بن ربيع رحمہ اللہ کی کنیت ابو محمد یا ابو نعیم تھی جب کہ پہلے قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مدینہ میں رہائش پذیر رہے۔ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے گھر کے کونوں سے میرے چہرے میں جو کئی کی تھی وہ مجھے کبھی نہیں بھولی (بخاری و مسلم) نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت پانچ سال کے تھے۔ اور ۹۳ سال کی عمر پر ۹۹ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی اکثر روایات صحابہ سے مروی ہیں۔

(۴۹) باب فضل صلاة الجماعة وانتظار

الصلاة

۳۸۷- حدیثِ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَيَّ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنِ أَحَدُكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ، وَآتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ اِرْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۸۷- باب الصلاة في مسجد السوق.

(۵۰) باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد

۳۸۸- حدیثِ اَبِي مُوسَى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَعَدُّهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمَشَى، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۳۱- باب صلاة الفجر في جماعة.

(۴۹) جماعت کی نماز کی فضیلت اور جماعت

کے لیے انتظار کا بیان

۳۸۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں گھر کے اندر یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص تم میں سے وضو کرے اور اس کے تمام آداب کا لحاظ رکھے پھر مسجد میں صرف نماز کی غرض سے آئے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ اس سے معاف کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسجد کے اندر آئے گا۔ مسجد میں آنے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہے گا۔ اسے نماز ہی کی حالت میں شمار کیا جائے گا۔ اور جب تک اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت خداوندی کی دعائیں کرتے ہیں کہ اے اللہ اس کو بخش دے، اے اللہ اس پر رحم کر۔ جب تک کہ ریح خارج کر کے (وہ فرشتوں کو) تکلیف نہ دے۔

(۵۰) مسجد کی طرف زیادہ چلنے کی فضیلت

۳۸۸- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر وہ شخص ہوتا ہے جو (مسجد میں نماز کے لئے) زیادہ سے زیادہ دور سے آئے۔ اور جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے اور پھر امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس شخص سے اجر میں بڑھ کر ہے جو (پہلے ہی) پڑھ کر سوجائے۔

(۵۱) نماز کے لیے چل کر جانے سے خطائیں

(۵۱) باب المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا

وترفع به الدرجات

معاف ہوتی ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں

۳۸۹- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ حَمْسًا، مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَجَتِهِ؟» قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرَجَتِهِ شَيْئًا. قَالَ: «فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا».

۳۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے، کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا ”یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ پاک ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۹- كتاب مواقيت الصلاة : ۶- باب الصلوات الخمس كفارة.

۳۹۰- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ».

۳۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص صبح شام بار بار حاضری دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا۔ وہ صبح شام جب بھی مسجد میں جائے۔“

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان : ۳۷- باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح.

(۵۳) امامت کا مستحق کون ہے

(۵۳) باب من أحق بالإمامة

۳۹۱- حدیث مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَجِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ: «ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَصَلُّوا؛ فِيمَاذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ أَحَدَكُمْ، وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ».

۳۹۱- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے قوم (بنی یثرب) کے چند آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوا۔ اور میں نے آپ کی خدمت شریف میں بیس راتوں تک قیام کیا۔ آپ بڑے رحم دل اور ملنسار تھے۔ جب آپ نے ہمارے اپنے گھر پہنچنے کا شوق محسوس کر لیا تو فرمایا کہ اب تم جاسکتے ہو۔ وہاں جا کر اپنی قوم کو دین سکھاؤ۔ اور (سفر میں) نماز پڑھتے رہنا۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان : ۱۷- باب من قال ليؤذن في السفر مؤذنًا واحدًا.

☆ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو یثرب سے ہے۔ آپ بصرہ میں رہائش پذیر رہے۔ آپ کی روایات صحیحین اور سنن کی کتب میں ایوب عن ابی قلابہ عن مالک بن الحویرث کے طریق سے مروی ہیں۔ ۷۳ ہجری کو بصرہ میں وفات پائی۔

(۵۴) باب استحباب القنوت في جميع

الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة

(۵۴) جب مسلمانوں پر کوئی بلا نازل ہو تو بلند آواز سے قنوت پڑھنا مستحب ہے

۳۹۲- حدیثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا ! وَلَكَ الْحَمْدُ» يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيَسْمِيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ ؛ فَيَقُولُ : «اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْبَعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِينِي يُوسُفَ» . وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ .

۳۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر مبارک (رکوع سے) اٹھاتے تو سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا! وَلَكَ الْحَمْدُ کہہ کر چند لوگوں کے لئے دعائیں کرتے اور نام لے لے کر فرماتے۔ یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر کے لوگوں کو سختی کے ساتھ کچل دے۔ اور ان پر ایسا قحط مسلط کر جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آیا تھا۔ ان دنوں مشرق والے قبیلہ مضر کے لوگ مخالفین میں تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۲۸ - باب يهوى بالتكبير حين يسجد.

۳۹۳- حضرت انس بن مالک رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک دعائے قنوت پڑھی اور اس میں قبائل رعل و ذکوان پر بددعا کی تھی۔

۳۹۳- حدیثِ أَنَسٍ ، قَالَ : قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلِ وَذِكْوَانَ .

أخرجه البخاري في : ۱۴ - كتاب الوتر : ۷ - باب القنوت قبل الركوع وبعده.

۳۹۴- عاصم رضي الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضي الله عنه سے انارے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رکوع سے پہلے ہونی چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب (محمد بن سیرین) تو کہتے ہیں کہ آپ نے کہا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے۔ حضرت انس رضي الله عنه نے اس پر کہا کہ انہوں نے غلط کہا ہے۔ پھر حضرت انس رضي الله عنه نے ہم سے یہ حدیث

۳۹۴- حدیثِ أَنَسٍ . عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رضي الله عنه ، عَنِ الْقَنُوتِ ، قَالَ : قَبْلَ الرُّكُوعِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ . فَقَالَ : كَذَبٌ ؛ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ

۳۹۲- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں دعایا بددعا کسی مستحق حقیقی کا نام لے کر بھی کی جاسکتی ہے۔ (راز)

بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد دعائے قنوت کی تھی۔ اور آپ نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کے قبیلوں کے حق میں بددعا کی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم صحابہ کی ایک جماعت (راوی کو شک تھا) مشرکین کے پاس بھیجی تھی۔ لیکن یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو مار ڈالا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ سے ان کا معاہدہ تھا (لیکن انہوں نے وعادی) میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی معللہ پر اتار نیچیدہ اور غمگین نہیں دیکھا جتنا ان صحابہ کی شہادت پر آپ رنجیدہ تھے۔

الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَىٰ أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ. قَالَ : بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ (يَشْكُ فِيهِ) مِنَ الْقُرَاءِ إِلَىٰ أَنَسِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ، فَعَرَضَ لَهُمْ هَوْلًا ، فَقَتَلُوهُمْ ؛ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ عَهْدٌ ، فَمَا رَأَيْتُهُ وَجَدَ عَلَيَّ أَحَدٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ».

أخرجه البخاري في : ۵۸ - كتاب الجزية : ۸ - باب دعاء الإمام علي من نكث عهدها.

۳۹۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہم بھیجی، جس میں شریک لوگوں کو قراء (یعنی قرآن مجید کے قاری) کہا جاتا تھا۔ ان سب کو شہید کر دیا گیا۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کو کبھی کسی چیز کا اتنا غم ہوا ہو جتنا آپ کو ان کی شہادت کا غم ہوا تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ایک مہینے تک فجر کی نماز میں ان کے لئے بددعا کی۔ آپ کہتے کہ عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۳۹۵- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ ، فَأَصِيبُوا ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ شَيْءٌ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ ، فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ، وَيَقُولُ : «إِنَّ عَصِيَّةَ عَصَاؤِ اللَّهِ وَرَسُولَهُ».

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۵۸ - باب الدعاء على المشركين.

(۵۵) قضاء نماز جلدی قضا کرنے کا بیان

(۵۵) باب قضاء الصلاة الفاتنة

واستحباب تعجيل قضائها

۳۹۶- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات بھر سب

۳۹۶- حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيرٍ ، فَأَذْلَجُوا

۳۹۳- یعنی اتنا پریشان کسی پر نہیں ہوئے جتنا ان قراء پر پریشان اور غمگین ہوئے کیونکہ یہ دوسروں کی نسبت قرآن زیادہ اور کثرت سے پڑھتے تھے۔ ان کی تعداد ستر تھی آپ نے انہیں نجد والوں کی طرف بھیجا تاکہ انہیں اسلام کی دعوت دیں۔ جب یہ بیہر معونہ کے مقام پر پہنچے تو عامر بن طفیل نے ان پر لشکر کشی کر کے انہیں شہید کر دیا۔ بنو سلیم کے قبیلوں رعل اور ذکوان نے یہ دھوکہ دہی کی تھی۔

لوگ چلتے رہے جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پورا ڈاکا (چونکہ ہم تھکے ہوئے تھے) اس لئے سب لوگ اتنی گہری نیند سو گئے کہ سورج پوری طرح نکل آیا۔ سب سے پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جاگے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپ سوتے ہوتے تو جگاتے نہیں تھے۔ تا آنکہ آپ خود ہی جاگتے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ بھی جاگ گئے۔ آخر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے سر مبارک کے قریب بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جاگ گئے اور وہاں سے کوچ کا حکم دے دیا۔ (پھر کچھ فاصلے پر تشریف لائے) اور یہاں آپ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، ایک شخص ہم سے دور کونے میں بیٹھا رہا۔ اس نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس سے فرمایا اے فلاں! ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لے (پھر اس نے بھی تیمم کے بعد نماز پڑھی۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ (تاکہ پانی تلاش کریں کیونکہ) ہمیں سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ اب ہم اسی حالت میں چل رہے تھے کہ ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان (سواری پر) اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ملتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہاں پانی نہیں ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ایک دن ایک رات کا فاصلہ ہے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ وہ بولی رسول اللہ کے کیا معنی ہیں؟ عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آخر ہم اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ اس نے آپ سے بھی وہی کہا جو ہم سے کہہ چکی تھی۔ ہاں اتنا اور کہا کہ وہ تیمم بچوں

لَيْتَهُمْ ، حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَسُوا
فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ،
فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ ،
وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهِ
حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ . فَقَعَدَ
أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ
صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَنَزَلَ
وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ ؛ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا . فَلَمَّا انصَرَفَ قَالَ : «يَا
فُلَانُ ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟» قَالَ :
أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ . فَأَمْرَةٌ أَنْ يَتِيمًا بِالصَّعِيدِ ،
ثُمَّ صَلَّى . وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطْشًا
شَدِيدًا . فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا بِأَمْرَأَةٍ سَادِلَةٍ
رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَرَاذَتَيْنِ ؛ فَقُلْنَا لَهَا : أَيُّنَ
الْمَاءِ؟ فَقَالَتْ : إِنَّهُ لَا مَاءَ . فَقُلْنَا : كَمْ بَيْنَ
أَهْلِكَ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ : يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ .
فَقُلْنَا : انطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ :
وَمَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا
حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيُّ ﷺ . فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ
الَّذِي حَدَّثْنَا ، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا
مُؤْتِمَةٌ . فَأَمَرَ بِمَرَاذَتَيْهَا ، فَمَسَحَ فِي الْعِزِّ

کی ماں ہے (اس لئے واجب الرحم ہے) آنحضرت ﷺ کے حکم سے اس کے دونوں مشکیزوں کو اتارا گیا اور آپ نے ان کے دہانوں پر دست مبارک پھیرا۔ ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے بالٹیاں بھی بھر لیں۔ ہم نے صرف اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھری ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی ہمہ پڑیں گی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ (کھانے کی چیزوں میں سے) تمہارے پاس ہے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لا کر جمع کر دی گئیں۔ پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ آج میں سب سے بڑے جلاوگر سے مل کر آئی ہوں یا پھر جیسا کہ (اس کے ماننے والے) لوگ کہتے ہیں وہ واقعی نبی ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس کے قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی۔ وہ خود بھی اسلام لائی اور تمام قبیلے والوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام.

۳۹۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اس کو پڑھ لے۔ اس قضا کے سوا اور کوئی کفارہ اس کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ اور (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ) ”نماز میرے یاد آنے پر قائم کر۔“ (طہ: ۱۳)

لَاوَيْنِ ، فَشَرَبْنَا عِطَاشًا ، أَرْبَعِينَ رَجُلًا ، حَتَّى رَوَيْنَا . فَمَلَأْنَا كُلَّ قَرَبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةَ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا ، وَهِيَ تَكَادُ تَنْضُ مِنْ الْمِلءِ . ثُمَّ قَالَ : «هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ» فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسْرِ وَالْتَمَرِ . حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا . فَقَالَتْ : لَقَيْتُ أُسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا . فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الضَّرْمَ بِنَتِكَ الْمَرْأَةِ ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا .

۳۹۷- حديث أنس ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا ، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ ، - ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ -» .

أخرجه البخاري في : ٩ - كتاب مواقيت الصلاة : ٣٧ - باب من نسي صلاة فليصل إذا ذكرها ولا يعيد إلا تلك الصلاة .

۶ - کتاب

۶- مسافر کی نماز کا بیان

صلاة المسافرين وقصرها

(۱) باب صلاة المسافرين وقصرها

(۱) مسافروں کی نماز اور اس کے قصر کا بیان

۳۹۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں نماز میں دو دو رکعت فرض کی تھی۔ سفر میں بھی اور اقامت کی حالت میں بھی۔ پھر سفر کی نماز تو اپنی اصلی حالت پر باقی رکھی گئی۔ اور حالت اقامت کی نمازوں میں زیادتی کر دی گئی۔

۳۹۸- حَدِيثَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَتْ: فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۱- كيف فرضت الصلوات في الإسراء.

۳۹۹- حفص بن عاصم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں، میں نے آپ کو سفر میں کبھی سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔ اور اللہ جل ذکرہ کا ارشاد ہے کہ ”تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔“ (الاحزاب: ۲۱)

۳۹۹- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ. وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ - ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

أخرجه البخاري في : ۱۸- كتاب تقصير الصلاة : ۱۱ - باب من لم يتطوع في السفر دبر الصلاة وقبلها.

۴۰۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے مدینہ میں چار رکعات نماز (ظہر) اور ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز (عصر) پڑھی۔

۴۰۰- حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

أخرجه البخاري في : ۱۸ - كتاب تقصير الصلاة : ۵ - باب يقصر إذا خرج من موضعه.

۳۰۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مکہ کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے تو نبی کریم ﷺ برابر دو دو رکعت پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ واپس آئے۔ یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ کا مکہ میں کچھ دن قیام بھی رہا تھا؟ تو اس کا جواب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دیا کہ دس دن تک ہم وہاں ٹھہرے تھے۔

۴۰۱- حدیث انس، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ ، فَكَانَ يَصَلِّي رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ .

سَأَلَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ : أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا .

أخرجه البخاري في : ۱۸- كتاب تقصير الصلاة : ۱ - باب ما جاء في التقصير وكم يقيم حتى يقصر .

(۲) منیٰ میں نماز قصر کا بیان

(۲) باب قصر الصلاة بمنى

۳۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت (یعنی چار رکعت والی نمازوں میں قصر) پڑھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کے دور خلافت کے شروع میں دو ہی رکعت پڑھی تھیں لیکن بعد میں آپ نے پوری پڑھی تھیں۔

۴۰۲- حدیث عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنَى رَكَعَتَيْنِ ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ، ثُمَّ أَتَمَّهَا .

أخرجه البخاري في : ۱۸ - كتاب تقصير الصلاة : ۲ - باب الصلاة بمنى .

۳۰۳- حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں دو رکعت پڑھائیں ہمارا شمار اس وقت سب وقتوں سے زیادہ تھا اور ہم اتنے بے خوف کسی وقت میں نہ تھے (اس کے باوجود ہم کو نماز قصر پڑھائی)

۴۰۳- حدیث حارث بن وهب الخزاعي ، قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ ﷺ ، وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَأَمْنُهُ ، بِمِنَى رَكَعَتَيْنِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۸۴ - باب الصلاة بمنى .

(۳) بارش میں گھروں میں نماز پڑھنے کا بیان

(۳) باب الصلاة في الرحوال في المطر

۳۰۴- حضرت تابع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۴۰۴- حدیث ابن عمر ، أَنَّهُ أَدَنَّ

☆ حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہما آپ کی ماں ام کلثوم جردل تھیں۔ آپ عبداللہ بن عمر کے اخیالی بھائی ہیں۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ان میں چار احادیث متفق علیہ ہیں۔

اللہ عنمانے ایک ٹھنڈی اور برسات کی رات میں لڑان دی پھریوں پکار کر کہہ دیا کہ لوگو! اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سردی و بارش کی راتوں میں مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اعلان کر دے کہ لوگو! اپنی قیام گاہوں پر ہی نماز پڑھ لو۔

بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةِ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ، ثُمَّ قَالَ :
أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ . ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ ، إِذَا كَانَتْ
لَيْلَةُ ذَاتِ بَرْدٍ وَمَطَرٍ ، يَقُولُ : «أَلَا صَلُّوا
فِي الرَّحَالِ» .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۴۰ - باب الرخصة في المطر والعلّة ، أن يصلي في رحله .

۴۰۵ - حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے مؤذن سے ایک دفعہ بارش کے دن کہا کہ اشہد ان محمد رسول اللہ کے بعد جی علی الصلوة (نماز کی طرف آؤ) نہ کہنا بلکہ یہ کہنا کہ صلوا فی بیوتکم (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) لوگوں نے اس بات پر تعجب کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی طرح مجھ سے بہتر انسان (رسول اللہ ﷺ) نے کیا تھا۔ بے شک جمعہ فرض ہے اور میں کمزور جانتا ہوں کہ تمہیں گھروں سے نکال کر مٹی اور کچر پھسلوان میں چلاؤں۔

۴۰۵ - حدیث ابن عباس قال لمؤذنه في يوم مطير : إذا قلت أشهد أن محمداً رسول الله فلا تقل حي على الصلاة ، قل صلوا في بيوتكم . فكان الناس استنكروا ، قال : فعله من هو خير مني ، إن الجمعة عزيمة ، وإنني كرهت أن أخرجكم فتمشون في الطين والدخض .

أخرجه البخاري في : ۱۱ - كتاب الجمعة : ۱۴ - باب الرخصة لمن لم يحضر الجمعة في المطر .

(۴) سواری پر نفل نماز پڑھنا چاہے اس کا رخ

(۴) باب جواز صلاة النافلة على الدابة

کدھر بھی ہو

في السفر حيث توجهت

۴۰۶ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنمانے بیان کیا کہ

۴۰۶ - حدیث ابن عمر ، قال : كان

۴۰۴ - حدیث میں مذکور ہر دو سے سخت سردی مراد ہے 'مشقت کے کیساں موجود ہونے کی وجہ سے سخت گرمی بھی سردی کے حکم میں ہے۔ پھر بارش خواہ دن کو ہو یا رات کو حکم برابر ہے۔ لیکن آندھی تیز ہونے اور رات کے وقت چلنے کی شرط لگائی گئی ہے کیونکہ دن کی نسبت رات میں آندھی سے مشقت بڑھ جاتی ہے۔ ابن عمر نے مشقت کو عموم پر محمول کرتے ہوئے آندھی کو بارش پر قیاس کیا ہے۔ گھروں میں نماز کی رخصت عام ہے خواہ اکیلے اوہو یا باجماعت اگرچہ اکیلے کا امکان زیادہ ہے کیونکہ باجماعت نماز کا تعلق تو مسجد سے ہے۔

۴۰۵ - حضرت ابن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ بے شک جمعہ فرض ہے مگر حالت بارش میں یہ عزیمت رخصت سے بدل جاتی ہے۔ لہذا کیوں نہ اس رخصت سے تم کو فائدہ پہنچاؤں کہ تم کچر میں پھسلے اور بارش میں بھگنے سے بچ جاؤ۔ (راز)

نبی کریم ﷺ سفر میں اپنی سواری ہی پر رات کی نماز اشاروں سے پڑھ لیتے تھے، خواہ سواری کا رخ کسی طرف ہو جاتا۔ آپ اشاروں سے پڑھتے رہتے مگر فرائض اس طرح نہیں پڑھتے تھے اور و تراپنی اونٹنی پر پڑھ لیتے۔

النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ ، يُومِيْهُ إِسْمَاءُ ، صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ ، وَيُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ .

أخرجه البخاري في : ١٤ - كتاب الوتر : ٦ - باب الوتر في السفر .

۳۰۷ - حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے خود دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) سفر میں نفل نمازیں سواری پر پڑھتے تھے، وہ جدھر آپ کو لے جاتی ادھر ہی سہی۔

٤٠٧ - حديث عامر بن ربيعة ، أنه رأى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ .

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ١٢ - باب تطوع في السفر في غير دبر الصلاة وقبلها .

۳۰۸ - انس بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ شام سے جب (حجاز کی خلیفہ سے شکایت کر کے) واپس ہوئے تو ہم ان سے عین التمر میں ملے۔ دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ کا منہ قبلہ سے بائیں طرف تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا۔

٤٠٨ - حديث أنس بن سيرين ، قَالَ : اسْتَقْبَلْنَا أَنَسًا حِينَ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ ، فرَأَيْتُهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ ، وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ ، يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ ، فَقُلْتُ : رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ ، فَقَالَ : لَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلْتُهُ لَمْ أَفْعَلْهُ .

أخرجه البخاري في : ١٨ - كتاب تقصير الصلاة : ١٠ - باب صلاة التطوع على الحمار .

(۵) سفر میں نمازوں کا جمع کرنا

۳۰۹ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ مغرب کی نماز دیر سے پڑھتے یہاں تک کہ مغرب اور

(۵) باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر ٤٠٩ - حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى

☆ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے اپنی بیوی لیلیٰ بنت ابی خنیسہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ خطاب نے انہیں بتایا تھا کہ جنگ جابہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ کے چند دن بعد ۳۵ ہجری کو وفات پائی۔

عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھتے۔

يَجْمَعُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۸ - كِتَابِ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ : ۶ - يَصَلِي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ.

۴۱۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو ظہر، عصر کا وقت آنے تک نہ پڑھتے۔ پھر کہیں (راستے میں) ٹھہرتے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے۔ لیکن اگر سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہو تا تو پہلے ظہر پڑھتے پھر سوار ہوتے۔

۴۱۰- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَحْرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحَلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۸ - كِتَابِ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ : ۱۶ - بَابِ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَاغَتِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

(۶) مقیم کے لیے نمازوں کا جمع کرنا

(۶) باب الجمع بين الصلاتين في الحضر

۴۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعت ایک ساتھ (ظہر اور عصر) اور سات رکعت ایک ساتھ (مغرب اور عشاء) ملا کر پڑھیں۔

۴۱۱- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا، وَسَبْعًا جَمِيعًا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۹ - كِتَابِ التَّهَجُّدِ : ۳۰ - بَابِ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ.

(۷) نماز پڑھ کے دائیں بائیں دونوں طرف

(۷) باب جواز الانصراف من الصلاة عن

مڑنے کا بیان

اليمن و الشمال

۴۱۲- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھی شیطان کا حصہ نہ لگائے اس طرح کہ (سلام پھیرنے کے بعد) داہنی طرف ہی لوٹنا اپنے لئے ضروری قرار دے لے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بائیں طرف سے لوٹتے دیکھا۔

۴۱۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ. لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا

۴۱۱- لَامُ بَخَارِيِّ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ سنتوں کا ترک کرنا جائز ہے۔ اور سنت بھی یہی ہے کہ (نمازیں) جمع کرے تو سنتیں نہ

پڑھے۔ (مولانا وحید الزماں)

۴۱۲- جب مباح کام لازم قرار دینے سے شیطان کا حصہ سمجھا جائے تو جو کام مکروہ یا بدعت ہے اس کو کوئی لازم قرار دے لے اور اس کے نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ستائے تو اس پر شیطان کا کیا تسلط ہے، سمجھ لینا چاہیے۔ (راز)

يُنصَرَفُ عَنْ يَسَارِهِ.

أخرجه البخاري في: ۱۰ - كتاب الأذان: ۱۹۵ - باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال.

(۹) باب كراهة الشروع في نافلة فرض شروع ہونے کے بعد نفل مکروہ

ہونے کا بیان

بعد شروع المؤذن

۳۳۳ - حضرت مالک بن بھینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک ایسے نمازی پر پڑی جو تکبیر کے بعد دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگ اس شخص کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا صبح کی چار رکعت پڑھتا ہے؟ کیا صبح کی چار رکعت ہو گئیں؟

۴۱۳ - حدیث عبد اللہ بن مالک بن بھینہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى رَجُلًا، وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَلَمَّا انصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَأَتَ بِهِ النَّاسُ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «الصُّبْحُ أَرْبَعًا الصُّبْحُ أَرْبَعًا؟»

أخرجه البخاري في: ۱۰ - كتاب الأذان: ۳۸ - باب إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة.

(۱۱) مسافر کے لیے مسجد میں دو رکعت پڑھے

بغیر بیٹھنا مکروہ ہے اور تھتھتہ مسجد تمام اوقات

میں پڑھنا جائز ہے

(۱۱) باب استحباب تحية المسجد

بركعتين وكراهة الجلوس قبل صلاحتهما

وأنها مشروعة في جميع الأوقات

۳۱۳ - حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔“

۴۱۴ - حدیث ابي قتادة السلمي، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ».

أخرجه البخاري في: ۸ - كتاب الصلاة: ۶۰ - باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين.

(۱۲) مسافر کو مسجد میں آکر پہلے دو رکعت

پڑھنا مستحب ہے

(۱۲) باب استحباب الركعتين في المسجد

لمن قدم من سفر أول قدمه

۳۱۳ - امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تکبیر سن لینے کے بعد نمازی کے لیے فجر کی سنتیں پڑھنا کسی اور نفل نماز کا اور اگر ناہل نہیں ہے۔ چاہے وہ مسجد میں ہو یا باہر۔ اگر ایسا کیا تو (اللہ اور اس کے رسول کا) نافرمان ہوا۔ اہل ظاہر کا یہی فتویٰ ہے اور امام ابن حزم نے امام شافعی اور جمہور سلف سے اسی مسئلہ کو نقل کیا ہے۔ (راز)

۴۱۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (ذات الرقاع یا تبوک) میں تھا۔ میرا اونٹ تھک کر ست ہو گیا۔ اتنے میں میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ اور فرمایا، جاہرا میں نے عرض کیا، حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ میرا اونٹ تھک کر ست ہو گیا ہے۔ چلتا ہی نہیں اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد آئے تو اس حضور ﷺ مسجد کے دروازے پر ملے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں فرمایا، پھر اپنا اونٹ چھوڑ دے اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز پڑھ۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔

۴۱۵- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا ، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «جَابِرُ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ : أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا . وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَيَّ بَابِ الْمَسْجِدِ ، قَالَ : «الآنَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «فَدَعُ جَمَلَكَ وَاذْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ» فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ .

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۳۴ - باب شراء الدواب والحمير .

(۱۳) نماز چاشت کا بیان اور یہ کم از کم دو

(۱۳) باب استحباب صلاة الضحى

رکعت ہے

وأن أقلها ركعتان

۴۱۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک کام کو چھوڑ دیتے اور آپ کو اس کا کرنا پسند ہوتا۔ اس خیال سے ترک کر دیتے (ایسا نہ ہو) کہ دوسرے صحابہ بھی اس پر (آپ کو دیکھ کر) عمل شروع کریں اور اس طرح وہ کام ان پر فرض ہو جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی لیکن میں پڑھتی ہوں۔

۴۱۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يَحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ ، وَإِنِّي لِأَسْبِحُهَا .

أخرجه البخاري في : ۱۹- كتاب التهجد : ۵ - باب تحريض النبي ﷺ على صلاة الليل والنوافل من غير إيجاب .

۴۱۷- حضرت ابن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ ہمیں کسی نے یہ

۴۱۷- حَدِيثُ أُمِّ هَانِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي

۴۱۷- حضرت عائشہ کو شاید وہ قصہ معلوم نہ ہو گا جس کو ام ہانی نے نقل کیا کہ آپ نے فتح مکہ کے دن چاشت کی نماز پڑھی۔ البتہ آپ نے بیٹکی کے ساتھ کبھی نہیں پڑھی۔ (راز)

خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا۔ ہاں ام ہانی کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر غسل کیا تھا اور اس کے بعد آپ نے آٹھ رکعات پڑھی تھیں، میں نے آپ کو کبھی اتنی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، البتہ آپ رکوع اور سجدہ پوری طرح کرتے تھے۔

لَيْلِي ، قَالَ : مَا أَبْنَانَا أَحَدٌ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الضُّحَى غَيْرُ أُمِّ هَانِيءٍ . ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِي بَيْتِهَا ، فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ، فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ .

أخرجه البخاري في : ۱۸ - كتاب تقصير الصلاة : ۱۲ - باب من تطوع في السفر في غير دبر الصلوات وقبلها .

۳۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے محبوب دوست (ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت کی ہے کہ موت سے پہلے ان کو نہ چھوڑوں۔ ہر مہینہ میں تین دن کے روزے۔ چاشت کی نماز اور ترپڑھ کر سونا۔

۴۱۸- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ ، لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ : صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَصَلَاةِ الضُّحَى ، وَنَوْمٍ عَلَى وَتْرِ .

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۳۳ - باب صلاة الضحى في الحضر .

(۱۴) فجر کی سنت کی فضیلت و رغبت کا بیان

(۱۴) باب استحباب رکعتی

سنة الفجر والحث عليهما

۳۱۹- ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب موزن صبح کی اذان صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد دے چکا ہوتا تو آپ اذان اور تکبیر کے بیچ نماز قائم ہونے سے پہلے دو ہلکی سی رکعات پڑھتے (یہ فجر کی سنتیں ہوتی تھیں آپ سفر اور حضر ہر جگہ لانا ان کو ادا فرماتے تھے)

۴۱۹- حَدِيثُ حَفْصَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ ، إِذَا اغْتَسَفَ الْمُؤَدَّنُ لِلصُّبْحِ ، وَبَدَأَ الصُّبْحُ ، صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۲ - باب الأذان بعد الفجر .

۳۲۰- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی سی

۴۲۰- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

رکعات پڑھتے تھے۔

بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۲ - باب الأذان بعد الفجر.

۳۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو (سنت) رکعات کو بہت مختصر رکھتے تھے۔ آپ نے ان میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی۔

۴۲۱- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ،
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ
الَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ
هَلْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ!

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۲۸ - باب ما يقرأ في ركعتي الفجر.

۳۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کسی نفل نماز کی فجر کی دو رکعات سے زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

۴۲۲- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ،
قَالَتْ : لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ
النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَيَّ رَكْعَتِي
الْفَجْرِ.

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۲۷ - باب تعاهد ركعتي الفجر ومن سماها تطوعا.

(۱۵) فرائض سے پہلے اور بعد سنتوں کی

(۱۵) باب فضل السنن الراجعة قبل الفرائض

فضیلت اور تعداد

وبعدهن وبيان عددهن

۳۲۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دو رکعت سنت ظہر کے بعد دو رکعت سنت مغرب کے بعد دو رکعت سنت عشاء کے بعد دو رکعت سنت اور جمعہ کے بعد دو رکعت سنت پڑھی ہیں۔ اور مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ گھر میں پڑھتے تھے۔

۴۲۳- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
عنهما. قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ
سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ
الظُّهْرِ ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ،
وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ
الْجُمُعَةِ ؛ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ.

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۲۹ - باب التطوع بعد المكتوبة.

۳۲۴- یہ مبالغہ ہے۔ یعنی بہت ہلکی پھلکی پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ آپ ان میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ (راز)

۳۲۵- آنحضرت ﷺ نے ان سنتوں پر مداومت فرمائی ہے۔ اس لیے سنو حضرت کہیں بھی ان کا ترک کرنا اچھا نہیں ہے۔ (راز)

(۱۶) باب جواز النافلة قائما وقاعدا وفعل

بعض الركعة قائما وبعضها قاعدا

۴۲۴- حديث عائشة رضي الله عنها
قالت: ما رأيت النبي ﷺ يقرأ في شيء
من صلاة الليل جالسا، حتى إذا كبر قرأ
جالسا، فإذا بقي عليه من السورة ثلاثون
أو أربعون آية، قام فقرأهن ثم رجع.

أخرجه البخاري في: ۱۹- كتاب التهجيد: ۱۶- باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره.

۴۲۵- حديث عائشة أم المؤمنين رضي
الله عنها، أن رسول الله ﷺ كان يصلي
جالسا، فيقرأ وهو جالس، فإذا بقي من
قراءته نحو من ثلاثين أو أربعين آية قام
فقرأها، وهو قائم، ثم رجع ثم سجد،
يفعل في الركعة الثانية مثل ذلك، فإذا
قضى صلاته نظرا، فإن كنت يقظي
تحدثت معي، وإن كنت نائمة اضطجع.

أخرجه البخاري في: ۱۸- كتاب تقصير الصلاة: ۲۰- باب: إذا صلى قاعدا ثم صح
أو وجد خفة تمم ما بقي.

(۱۷) باب صلاة الليل وعدد

ركعات النبي ﷺ في الليل وأن الوتر ركعة،

نماز شب اور ایک وتر کا بیان اور ایک

وأن الركعة صلاة صحيحة

ركعت صحيح نماز ہے

۴۲۶- حديث عائشة رضي الله عنها.

۴۲۶- حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ میں

نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی ﷺ رمضان میں (رات کو) کتنی رکعات پڑھتے تھے؟ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ (رات میں) گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ خواہ رمضان کا مہینہ ہوتا یا کوئی اور۔ پہلے آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر آچار رکعت اور پڑھتے ان کی خوبی اور لمبائی کا کیا پوچھنا۔ پھر تین رکعات پڑھتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْتَلُّ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْتَلُّ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي».

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجيد : ۱۶ - باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره.

۴۲۷ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ وتر اور فجر کی دو سنت رکعات اسی میں ہوتیں۔

۴۲۷ - حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ؛ مِنْهَا الْوُتْرُ ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ.

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجيد : ۱۰ - باب كيف كان صلاة النبي ﷺ وكم كان النبي يصلي من الليل.

۴۲۸ - اسودہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

۴۲۸ - حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

۴۲۸ - ان ہی گیارہ رکعات کو تراویح قرار دیا گیا اور آنحضرت ﷺ سے رمضان اور غیر رمضان میں روایات صحیحہ کی گیارہ رکعات ثابت ہیں۔

رمضان شریف میں یہ نماز تراویح کے نام سے موسوم ہوئی اور غیر رمضان میں تہجد کے نام سے پکاری گئی۔ (راز)

۴۲۷ - وتر سمیت یعنی دس رکعت تہجد کی دو دو کر کے پڑھتے۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر سب کو طلاق کر لیتے۔ یہ گیارہ رکعت تہجد اور وتر کی تھیں۔ پھر دو فجر کی سنتیں ملا کر تیرہ رکعت ہوئیں۔ (راز)

سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ رات میں نماز کس طرح پڑھتے تھے؟ آپ نے بتلایا کہ شروع رات میں سو رہتے، آخر رات میں بیدار ہو کر تہجد کی نماز پڑھتے۔ اس کے بعد بستر پر آجاتے اور جب موزن اذان دیتا تو جلدی سے اٹھ بیٹھتے۔ اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، كَيْفَ كَانَ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ : كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ ، وَيَقُومُ آخِرَهُ ، فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَتَبَّ. فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ ، وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

أُخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۹ - كِتَابُ التَّهَجُّدِ : ۱۵ - بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ.

۴۲۹- حضرت مسروق رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کو کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ آپ نے جواب دیا کہ جس پر بیٹھنے کی جائے (خواہ وہ کوئی بھی نیک کام ہو) میں نے دریافت کیا کہ آپ (رات میں نماز کے لئے) کب کھڑے ہوتے تھے؟ آپ نے فرمایا کہ جب مرغ کی آواز سنتے۔

۴۲۹ - حَدِيثُ عَائِشَةَ. عَنْ مَسْرُوقٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتْ : الدَّائِمُ ، قُلْتُ : مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ : كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.

أُخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۹ - كِتَابُ التَّهَجُّدِ : ۷ - بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ.

۴۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے یہاں سحر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ لیٹے ہوئے پایا۔

۴۳۰ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ : مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا. تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

أُخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۹ - كِتَابُ التَّهَجُّدِ : ۷ - بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ.

۴۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھا ہے اور اخیر میں آپ

۴۳۱ - حَدِيثُ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُلُّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَأَنْتَهَى وَتَرَهُ إِلَيَّ

۴۳۰- رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ تہجد سے فارغ ہو کر آپ قبل فجر سحر کے وقت تھوڑی دیر آرام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ کی بیان فرماری ہیں۔ (راز)

۴۳۱- اس کی مزید تفسیر وہ حدیث کرتی ہے جو ابوداؤد میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے ابتدائی حصہ میں بھی وتر پڑھے اور درمیان میں بھی اور آخر میں بھی۔ لیکن موت کے قریب سحری کے وقت پڑھتے تھے۔ یہاں یہ احتمال بھی موجود ہے کہ آپ کا ابتدائی اور درمیانی وقت کا عمل جواز کے بیان کے لیے ہو اور آخر وقت کا عمل فضیلت بتانے کے لیے ہو۔ (مرتب)

السَّحَرِ .

کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

أخرجه البخاري في : ۱۴ - كتاب الوتر : ۲ - باب ساعات الوتر .

(۲۰) رات کی نماز دو رکعت ہے اور وتر

(۲۰) باب صلاة الليل مثنى مثنى

رات کے آخر میں ایک رکعت ہے

والوتر ركعة من آخر الليل

۳۳۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے فرمایا کہ رات کی نماز دو رکعت ہے پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو ایک رکعت پڑھ لے وہ اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔

۴۳۲- حدیث ابنِ عمرَ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى ، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ ، صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى» .

أخرجه البخاري في : ۱۴ - كتاب الوتر ۱ - باب ما جاء في الوتر .

۳۳۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وتر رات کی تمام نمازوں کے بعد پڑھا کرو۔

۴۳۳- حدیث ابنِ عمرَ رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا» .

أخرجه البخاري في : ۱۴ - كتاب الوتر : ۴ - باب ليجعل آخر صلاته وترًا .

(۲۳) دعارات کے آخری حصہ میں قبول

(۲۴) باب الترغيب في الدعاء والذكر في

ہوتی ہے اور آخری پہر ذکر کی ترغیب

آخر الليل والإجابة فيه

۳۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند و برکت والا ہر رات کو اس وقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ وہ کتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں؟ کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں؟

۴۳۴- حدیث أبي هريرة رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ، يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ» ! .

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۱۴ - باب الدعاء والصلاة في آخر الليل .

(۲۵) تراویح کا بیان

(۲۵) باب الترغيب في قيام رمضان

وهو التراويح

۴۳۵- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

۴۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لئے قیام (نماز تراویح) کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔“

أخرجه البخاري في : ۲۷- كتاب الإيمان : ۲۷- باب تطوع قيام رمضان من الإيمان.

۴۳۶- حدیث عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّى رِجَالًا بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا ، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوا مَعَهُ ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ ؛ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ : «أَمَّا بَعْدُ ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ ، لَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا»..

۴۳۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت اٹھ کر مسجد میں نماز پڑھی اور چند صحابہ بھی آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ صبح کو ان صحابہ نے دوسرے لوگوں سے اس کا ذکر کیا چنانچہ (دوسرے دن) اس سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ دوسری صبح کو اس کا چرچہ اور زیادہ ہوا۔ پھر کیا تھا تیسری رات بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ اٹھے تو ان صحابہ نے آپ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ چوتھی رات جو آئی تو مسجد میں نمازیوں کی کثرت سے تل رکھنے کی بھی جگہ نہیں تھی۔ لیکن آج رات نبی کریم ﷺ نے یہ نماز نہیں پڑھائی اور فجر کی نماز کے بعد لوگوں سے خطاب کیا۔ پہلے آپ نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمایا اے لوگو! تمہاری اس حاضری سے کوئی ڈر نہیں لیکن میں اس بات سے ڈرا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے پھر تم سے یہ ادا نہ ہو سکے۔

أخرجه البخاري في : ۱۱- كتاب الجمعة : ۲۹- باب من قال في الخطبة بعد الثناء أما بعد.

(۲۶) رات کی نماز

(۲۶) باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه

۴۳۷- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان

۴۳۷- حدیث ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

کیا کہ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کے یہاں ایک رات سویا تو نبی کریم ﷺ اٹھے اور آپ نے اپنی حواج ضروریہ پوری کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ دھوئے اور پھر سو گئے۔ اس کے بعد آپ کھڑے ہو گئے اور مشکیزہ کے پاس گئے اور آپ نے اس کا منہ کھولا پھر درمیانہ وضو کیا (نہ مبالغہ کے ساتھ نہ معمولی اور ہلکے قسم کا، تین تین مرتبہ سے) کم دھویا۔ البتہ پانی ہر جگہ پہنچا دیا۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔ میں بھی کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہی رہا۔ کیونکہ میں اسے پسند نہیں کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ یہ سمجھیں کہ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے بھی وضو کر لیا تھا۔ آنحضور ﷺ جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر دیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ (کی اقتداء میں) تیروہ رکعت نماز مکمل کی۔ اس کے بعد آپ سو گئے اور آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگی۔ آنحضرت ﷺ جب سوتے تھے تو آپ کی سانس میں آواز پیدا ہونے لگتی تھی۔ اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے (نیا وضو) کئے بغیر نماز پڑھی۔ آنحضرت ﷺ اپنی دعائیں یہ کہتے تھے "اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کر۔ میری نظر میں نور پیدا کر، میرے کان میں نور پیدا کر۔ میرے دائیں طرف نور پیدا کر، میرے بائیں طرف نور پیدا کر۔ میرے اوپر نور پیدا کر۔ میرے نیچے نور پیدا کر۔ میرے آگے نور پیدا کر، میرے پیچھے نور پیدا کر اور مجھے نور عطا فرما۔"

کریب (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ میرے پاس مزید سات لفظ محفوظ ہیں۔ پھر میں نے حضرت عباسؓ کے ایک صاحب زادے سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے ان کے متعلق بیان کیا کہ "میرے پٹھے، میرا گوشت، میرا خون، میرے

عنہما، قَالَ: بَتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَى حَاجَتَهُ، غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ فَاتَى الْقُرْبَةَ، فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا بَيْنَ وَضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ، وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلَّى، فَقُمْتُ فَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَرْقُبُهُ، فَتَوَضَّأْتُ، فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بَأُذُنِي فَأَادَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَتَمَّامَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَأَذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ؛ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَاجْعَلْ لِي نُورًا».

قَالَ كُرَيْبٌ «الرَّوَايُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ» وَسَبَّعَ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ. فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشْرِي، وَذَكَرَ خَصَلَتَيْنِ.

۴۳۷۔ راجح قول کے مطابق یہ سات چیزیں کریب کے پاس لکھی موجود تھیں جو اسے اس وقت یاد نہیں تھیں۔ یعنی ہڈیاں اور مغز اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاند چربی اور ہڈیاں مراد ہیں۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ٤ - كتاب الوضوء : ٣٦ - باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره .

٤٣٩ - حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، قال : كانت صلاة النبي ﷺ

٣٣٩ - حضرت ابن عباس رضي الله عنهما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی۔

ثلاث عشرة ركعة ، يعنى بالليل .

أخرجه البخاري في : ١٩ - كتاب التهجد : ١٠ - باب كيف كانت صلاة النبي ﷺ

وكم كان النبي ﷺ يصلى من الليل .

٣٣٠ - حضرت ابن عباس رضي الله عنهما نے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد پڑھنے اٹھتے تو کہتے۔

”اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا نور

ہے۔ حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا تھانے والا

ہے۔ حمد تیرے ہی لئے ہے کہ تو آسمان و زمین کا اور جو کچھ

اس میں ہے سب کا رب ہے، تو سچ ہے، تیرا وعدہ سچا ہے، اور

تیرا قول سچا ہے۔ تیری ملاقات سچی ہے، جنت سچ ہے اور

دوزخ سچ ہے۔ سارے انبیاء سچے ہیں اور قیامت سچ ہے۔

اے اللہ! میں تیرے سامنے ہی جھکا، تجھ پر ہی ایمان لایا، تجھ پر

بھروسہ کیا، تیری ہی طرف رجوع کیا۔ تیرے ہی سامنے اپنا

جھگڑا پیش کرتا اور تجھ سے اپنا فیصلہ چاہتا ہوں۔ پس تو میری

مغفرت کر دے، اگلے پچھلے تمام گناہوں کی جو میں نے چھپا کر

کئے اور جو ظاہر کئے۔ تو ہی میرا معبود ہے، تیرے سوا اور کوئی

معبود نہیں۔“

٤٤٠ - حديث ابن عباس ، قال : كان

النبي ﷺ إذا تهجد من الليل قال : «اللهم

لك الحمد أنت نور السموات والأرض ،

ولك الحمد أنت قيم السموات والأرض ،

ولك الحمد أنت رب السموات والأرض

ومن فيهن . أنت الحق ، ووعدك الحق ،

وقولك الحق ، ولقاؤك حق ، والحنه

حق ، والنار حق ، والنبؤن حق والساعة

حق ؛ اللهم لك أسلمت ، وبك آمنت ،

وعليك توكلت ، وإليك أنبت ، وبك

خاصمت ، وإليك حاكمت ، فاغفر لي ما

قدمت وما أخرت ، وما أسررت وما

أعلنت أنت إلهي لا إله إلا أنت .

أخرجه البخاري في : ٩٧ - كتاب التوحيد : ٣٥ - باب قول الله تعالى ﴿يريدون أن

يبدلوا كلام الله﴾ .

(٢٤) تہجد میں لمبی قراءت کا مستحب ہونا

(٢٧) باب استحباب تطويل القراءة

في صلاة الليل

۴۴۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپ نے اتنا سب اقام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا۔ ہم نے پوچھا کہ وہ غلط خیال کیا تھا؟ تو آپ نے بتلایا میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دوں۔

۴۴۱- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرٍ سَوْءٍ ؛ قِيلَ لَهُ : وَمَا هَمَمْتُ؟ قَالَ : هَمَمْتُ أَنْ أَقْعَدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۹- باب طول القيام في صلاة الليل.

(۲۸) اس آدمی کا بیان جو پوری رات صبح تک

(۲۸) باب ما روي فيمن نام الليل اجمع

سوتا ہے

حَتَّى أَصْبَحَ

۴۴۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو رات بھر دن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں (یا کما) کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۴۴۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَتَهُ حَتَّى أَصْبَحَ ، قَالَ : «ذَلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ» أَوْ قَالَ : «فِي أُذُنِهِ».

أخرجه البخاري في : ۵۹- كتاب بدء الخلق : ۱۱- باب صفة إبليس وجنوده.

۴۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ (تجد کی) نماز نہیں پڑھو گے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہماری روحیں خدا کے قبضے میں ہیں، جب چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔ ہماری اس عرض پر آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن واپس جاتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ رات پر ہاتھ مار کر (سورہ کف کی یہ آیت) پڑھ رہے تھے ”آدمی سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔“ (کف: ۵۴)

۴۴۳- حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً ، فَقَالَ : «أَلَا تُصَلِّيَانِ؟» فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَنْعَثَنَا بَعَثْنَا. فَأَنْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا. ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٌّ يَضْرِبُ فَحِذَهُ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.

أخرجه البخاري في : ۱۹- كتاب التهجد : ۵- باب تحريض النبي ﷺ على صلاة الليل والنوافل.

۴۴۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گریں لگاتا ہے اور ہر گریہ پر یہ افسوں بھی پھونک دیتا ہے کہ سو جا، ابھی رات بہت باقی ہے۔ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا تو ایک گریہ کھل جاتی ہے، پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گریہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر (نماز) (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گریہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند، خوش مزاج رہتا ہے، ورنہ ست اور بد باطن رہتا ہے۔“

۴۴۴۔ حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ؛ يَضْرِبُ عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ، عَلَيْكَ لَيْلًا طَوِيلًا فَارُقْدُ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللهُ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدُهُ، فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ».

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجيد : ۱۲ - باب عقد الشيطان على قافية الرأس إذا لم يصل بالليل.

(۲۹) نفل نماز مسجد میں پڑھنا بھی جائز ہے
لیکن گھر میں پڑھنا مستحب ہے

(۲۹) باب استحباب صلاة النافلة في بيته
وجوازها في المسجد

۴۴۵۔ حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل مقبرہ نہ بنا لو۔

۴۴۵۔ حدیث ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۵۲ - باب كراهية الصلاة في المقابر.

۴۴۶۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ جیسی ہے۔“

۴۴۶۔ حدیث اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ».

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۶۶ - باب فضل ذكر الله عز وجل.

۴۴۷۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں بوریئے کا ایک حجرہ بنا لیا یا لوٹ (پڑھ)

۴۴۷۔ حدیث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً، مِنْ حَصِيرٍ، فِي

آپ نے کئی رات اس میں نماز پڑھی۔ صحابہ میں سے بعض حضرات نے ان راتوں میں آپ کی اقتداء کی۔ جب آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے بیٹھے رہنا شروع کیا (نماز موقوف رکھی) پھر برآمد ہوئے اور فرمایا تم نے جو کیا وہ مجھ کو معلوم ہے۔ لیکن لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو۔ کیونکہ بہتر نماز آدمی کی وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو۔ مگر فرض نماز (مسجد میں پڑھنا ضروری ہے)

رَمَضَانَ ، فَصَلَّى فِيهَا لَيْلِي ، فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ : «قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةَ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ».

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۸۱ - باب صلاة الليل.

(۳۱) اونگھ کے وقت نماز پوری کر کے سو

(۳۱) باب أمر من نعس في صلاته

جانے کی اجازت

أو استعجم عليه القرآن أو الذكر بأن يرقد

أو يقعد حتى يذهب عنه ذلك

۴۴۸ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے۔ آپ کی نظر ایک رسی پر پڑی جو دو ستونوں کے درمیان تھی ہوئی تھی۔ دریافت فرمایا یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے جب وہ (نماز میں کھڑی کھڑی) تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک رہتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں یہ رسی نہیں ہونی چاہئے۔ اسے کھول ڈالو۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہئے کہ جب تک دل لگے نماز پڑھے، تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

۴۴۸ - حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ ؛ فَقَالَ : «مَا هَذَا الْحَبْلُ؟» قَالُوا : هَذَا حَبْلٌ لِرَازِيْبٍ ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا ، حُلُوهُ ، لِيُصَلَّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ».

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجيد : ۱۸ - باب ما يكره من التشديد في العبادة.

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو سعید اور ابو حارثہ تھی۔ بہت بڑے امام اور علم فرائض میں مہارت تھے۔ مدینے کے مفتی تھے۔ کاتب وحی تھے۔ حضرت عمرؓ پر جاتے تو انہیں مدینہ میں اپنا جانشین بنا کر جاتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سترہ سورتوں کی تلاوت فرمائی تو انہوں نے ان سورتوں کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے پڑھ دیا۔ آپ نے اس قوت حافظہ پر تعجب کیا۔ آپ نے آنحضرت ﷺ کے حکم سے پندرہ دنوں میں سریانی زبان لکھنا اور پڑھنا سیکھی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عثمان نے جمع قرآن کے موقع پر جو کمیٹی قائم کی تھی آپ اس کے سربراہ تھے۔ آپ نے ۵۶ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۴۵ھ کو وفات پائی۔

۳۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دن) میرے پاس آئے، اس وقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی، آپ نے دریافت کیا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا، فلاں عورت، اور اس کی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا ٹھہیر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ خدا کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں آتاتا، مگر تم (عمل کرتے کرتے) آتا جاؤ گے، اور اللہ کو دین (کا) وہی (عمل) زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جا سکے (اور انسان بغیر آتائے اسے انجام دے)

أخرجه البخاري في : ۲ - كتاب الإيمان : ۳۲ - باب أحب الدين إلى الله أدومه.

۳۵۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”جب نماز پڑھتے وقت تم میں سے کسی کو اونگھ آجائے، تو چاہئے کہ وہ سورہے یہاں تک کہ نیند (کا اثر) اس سے ختم ہو جائے۔ اس لئے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے لگے اور وہ اونگھ رہا ہو تو وہ کچھ نہیں جانے گا کہ وہ (خدا سے) مغفرت طلب کر رہا ہے یا اپنے نفس کو بددعا دے رہا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۴ - كتاب الوضوء : ۵۳ - باب الوضوء من النوم.

(۳۳) قرآن کی نگہبانی کرنے کا حکم

(۳۳) باب الأمر بتعهد القرآن وكرهه قول

نسيت آية كذا وجواز قول أنسيتها

۳۵۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک قاری کو رات کے وقت مسجد میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا۔ تو فرمایا کہ اللہ اس آدمی پر رحم کرے۔ اس نے مجھے فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جنہیں میں نے فلاں فلاں سورتوں میں سے چھوڑ رکھا تھا۔

۴۵۱- حديث عائشة رضي الله عنها ،
قالت : سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ
فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : «يَرْحَمُهُ اللَّهُ! لَقَدْ
أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا ، آيَةً اسْقَطْتُهَا مِنْ
سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا».

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٧ باب من لم ير بأسا أن يقول سورة البقرة وسورة كذا وكذا.

۳۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”حافظ قرآن کی مثل رسی سے بندھے ہوئے اونٹ کے مالک جیسی ہے، اگر وہ اس کی نگرانی رکھے گا تو وہ اسے روک سکے گا ورنہ وہ رسی توڑ کر بھاگ جائے گا۔“

۴۵۲- حدیث ابنِ عمرِ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ».

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٣ باب استذكار القرآن وتعاهده.

۳۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”بہت برا ہے کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں (کہنا چاہیے) کہ مجھے بھلا دیا گیا۔ اور قرآن مجید کا پڑھنا جاری رکھو، کیونکہ انسانوں کے دلوں سے دور ہو جانے میں وہ اونٹ کے بھاگنے سے بھی بڑھ کر ہے۔“

۴۵۳- حدیث عبدِ اللہِ بنِ مسعودٍ . قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بئسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ ، بَلْ نُسِيْ ؛ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ».

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٣ باب استذكار القرآن وتعاهده.

۳۵۴- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”قرآن مجید کا پڑھتے رہنا لازم پکڑ لو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ اونٹ کے اپنی رسی تڑا کر بھاگ جانے سے زیادہ تیزی سے بھاگتا ہے۔“

۴۵۴- حدیث ابي موسى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا».

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٢٣ باب استذكار القرآن وتعاهده.

(۳۳) خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کا بیان

۳۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے اپنے نبی کریم ﷺ کو بہترین آواز کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے سنا ہے۔“

(۳۴) باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن

۴۵۵- حدیث ابي هريرة ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَمْ يَأْذِنِ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ»

يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ.

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ١٩ باب من لم يتغن بالقرآن.

٤٥٦- حديث أبي موسى رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ : «يَا أَبَا مُوسَى ! لَقَدْ أُوتِيَتْ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ».

٣٥٦- حضرت ابو موسیٰ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو موسیٰ! مجھے حضرت داؤد علیہ السلام جیسی بہترین آواز عطا کی گئی ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ٣١ باب حسن الصوت بالقراءة.

(٣٥) فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سورہ فتح

(٣٥) باب ذکر قراءة النبي - ﷺ -

پڑھنا

سورة الفتح يوم فتح مكة

٣٥٤- حضرت عبداللہ بن مغفل رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ فتح کی تلاوت فرما رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مغفل نے کہا کہ اگر اس کا خطرہ نہ ہو تاکہ لوگ مجھے گھیر لیں تو میں بھی اسی طرح تلاوت کر کے دکھاتا جیسے رسول اللہ نے پڑھ کر سنایا تھا۔

٤٥٧- حديث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ ، يُرْجِعُ ، قَالَ : لَوْ لَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَعْتُ كَمَا رَجَعُ.

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٤٨ باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح.

(٣٦) قرأت قرآن کی برکت سے تسکین کا

(٣٦) باب نزول السكينة لقراءة القرآن

اترنا

٣٥٨- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صحابی (حضرت اسید بن خضیر رضي الله عنه) نے (نماز میں) سورہ کف کی تلاوت کی، اسی گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے نے اچھلنا کو دنا شروع کر دیا۔ (حضرت اسید نے اڑھ خیال نہ کیا اس کو خدا کے سپرد کیا) اس کے بعد جب انہوں نے سلام

٤٥٨- حديث الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ ، فَسَلَّمَ ، فَبَادَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ ؛ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضي الله عنه بیعت رضوان والے صحابہ میں سے ہیں۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اس دن ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کی ٹہنیاں دور کی تھیں۔ پہلے دیتے میں رہے پھر حضرت عمر نے انہیں بصرہ میں بھیج دیا تھا تاکہ وہاں لوگوں کو علم و فقہ سکھائیں۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ٥٩ ہجری کو بصرہ میں وفات پائی اور حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

پھیرا تو دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے نے ان کے سارے گھر پر سایہ کر رکھا ہے۔ اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتا ہی رہ کیوں کہ یہ سیکنت ہے جو قرآن کی وجہ سے نازل ہوئی۔ (یا یہ کہا) نازل ہو رہی تھی۔

فَقَالَ «أَقْرَأُ فَلَانَ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ» أَوْ «نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ».

أخرجه البخاري في : ٦١ كتاب المناقب : ٢٥ باب علامات النبوة في الإسلام.

۳۵۹۔ حضرت اسید بن حضیر نے بیان کیا کہ رات کے وقت میں سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا اور میرا گھوڑا میرے پاس ہی بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا بدکنے لگا تو میں نے تلاوت بند کر دی گھوڑا بھی رک گیا۔ پھر میں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ اس مرتبہ بھی جب میں نے تلاوت بند کی تو گھوڑا بھی خاموش ہو گیا۔ تیسری مرتبہ میں نے جب تلاوت شروع کی تو پھر گھوڑا بدکا۔ میرے بیٹے یحییٰ چونکہ گھوڑے کے قریب ہی تھے اس لیے اس ڈر سے کہ کہیں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے، میں نے تلاوت بند کر دی اور بچے کو وہاں سے ہٹا دیا۔ پھر اوپر نظر اٹھائی تو کچھ نہ دکھائی دیا۔ صبح کے وقت یہ واقعہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا ابن حضیر! تم پڑھتے رہتے تلاوت بند نہ کرتے (تو بہتر تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ڈر لگا کہ کہیں گھوڑا میرے بچے یحییٰ کو نہ کچل ڈالے، وہ اس سے بہت قریب تھا۔ میں نے سر اوپر اٹھایا اور پھر یحییٰ کی طرف گیا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک چھتری سی نظر آئی جس میں روشن چراغ

۴۵۹۔ حدیث اسید بن حضیر، قَالَ ، قَالَ : بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ، فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَسَكَتَ وَسَكَتِ الْفَرَسُ ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ ، فَانصَرَفَ . وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا ، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ ، فَلَمَّا اجْتَرَّهُ ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا ، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَقْرَأُ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! أَقْرَأُ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْ تَطَأَ يَحْيَى ، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا ، فَرَفَعْتُ

۳۵۸۔ لیکن کا مختار معنی یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء میں سے ایک چیز ہے جس میں اطمینان اور رحمت پائی جاتی ہے اور ساتھ ساتھ فرشتے بھی اترتے ہیں۔ (مرتب)

☆ حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ جاہلیت اور اسلام ہر دو ادوار میں شریف اور بزرگ شمار ہوتے تھے۔ اوس قبیلہ کے رؤساء میں سے تھے۔ عرب میں عقل مند اور صاحب رائے مشہور تھے۔ آپ کے اور زید بن ثابت کے درمیان بھائی چارہ ہوا تھا۔ قرآن کے پڑھنے میں بڑے خوش الحان تھے۔ بیعت عقب ثانیہ میں حاضر تھے۔ احد میں شریک ہوئے بڑے زخم کھائے، جب تمام لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو یہ ثابت قدم رہے۔ ۱۸ احادیث کے راوی ہیں۔ مدینہ میں ۲۰ ہجری کو وفات پائی اور متبع غرقہ میں دفن ہوئے۔

تھے۔ پھر جب میں دوبارہ باہر آیا تو میں نے اسے نہیں دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم بھی ہے، وہ کیا چیز تھی؟ حضرت اسیدؓ نے عرض کیا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے تمہاری آواز سننے کے لیے قریب ہو رہے تھے اگر تم رات بھر بڑھتے رہتے تو صبح تک اور لوگ بھی انہیں دیکھتے وہ لوگوں سے چھپتے نہیں۔

رَأْسِي فَأَنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ ، فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ : «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ : لَا ؛ قَالَ : «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ ، وَلَوْ قَرَأْتَ لِأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا ، لَا تَسْوَارَى مِنْهُمْ».

أخرجه البخاري في : ٦٦ كتاب فضائل القرآن : ١٥ باب نزول السكينة والملائكة عند قراءة القرآن.

(٣٤) حافظ قرآن کی فضیلت

۳۶۰۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو سنگترے جیسی ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہے اور مزہ بھی پاکیزہ ہے اور اس کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ میٹھا ہوتا ہے اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہو۔ ریحانہ (پھول) جیسی ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن بھی نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جس میں کوئی خوشبو نہیں ہوتی اور جس کا مزہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

(٣٧) باب فضیلة حافظ القرآن

۴۶۰۔ حدیث اَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مِثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمِثْلِ الْأُتْرُجَةِ ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ ؛ وَمِثْلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمِثْلِ التَّمْرَةِ ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ ؛ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ، مِثْلُ الرِّيحَانَةِ ، طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ ؛ وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمِثْلِ الْحَنْظَلَةِ ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ».

أخرجه البخاري في : ٧٠ كتاب الأطعمة : ٣٠ باب ذكر الطعام.

(٣٨) قرآن پڑھنے میں ماہر کا بیان اور اس کا

بیان جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھے

(٣٨) باب فضل الماهر بالقرآن

والذي يستع فيه

۳۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا حافظ بھی ہے مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے، اور جو شخص قرآن مجید بار بار پڑھتا ہے۔ پھر بھی وہ اس کے لئے دشوار ہے۔ تو اسے دو گنا ثواب ملے گا۔

۴۶۱۔ حدیث عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ ، وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ ، فَلَهُ أَجْرَانِ» .

أخرجه البخاري في : ۶۵ كتاب التفسير : ۸۰ سورة عبس .

(۳۹) مرتبہ میں افضل و برتر قاری کا اپنے

(۳۹) باب استحباب قراءة القرآن على

سے کم رتبہ کے سامنے تلاوت قرآن کرنا

أهل الفضل والحدائق فيه وإن كان القارئ

أفضل من المقرء عليه

۳۶۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو سورہ لم یکن الذین کفروا" سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب بولے کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اس پر حضرت ابی بن کعب فرط مسرت سے رونے لگے۔

۴۶۲۔ حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي : «إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ - ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ - . قَالَ : وَسَمَانِي؟ قَالَ : «نَعَمْ! فَبِكِّي» .

أخرجه البخاري في : ۶۳ كتاب المناقب الأنصار : ۱۶ باب مناقب أبي بن كعب رضي الله عنه .

(۴۰) قرآن سننے، حافظ سے اس کی فرمائش

(۴۰) باب فضل استماع القرآن وطلب

کرنے اور بوقت قرأت رونے اور غور کرنے کا

القراءة من حافظه للاستماع والبكاء عند

بیان

القراءة والتدبر

۳۶۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کے سامنے میں کیا تلاوت کروں، آپ

۴۶۳۔ حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «اقْرَأْ عَلَيَّ» قَالَ : قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيَّ ، وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟

۳۶۴۔ بعض لوگوں کی زبان پر قرآن پاک کے الفاظ جلدی نہیں چڑھتے اور ان کو بار بار مشق کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان ہی کے لیے دو گنا ثواب ہے۔ کیونکہ وہ کافی مشقت کے بعد قراءت قرآن میں کامیاب ہوتے ہیں۔ (راز)

پر تو قرآن مجید نازل ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ کسی اور سے سنوں۔ بیان کیا کہ میں نے سورہ نساء پڑھی اور جب میں آیت ”فکیف اذا جننا من کل امة بشہید و جننا بک علی ہؤلاء شہید“ پر پہنچا تو آنحضرت نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یا رک جاؤ (راوی کو شک ہے) میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ (آیت میں محشر میں رسول اللہ ﷺ کے اس وقت کا ذکر ہے جب آپ اپنی امت پر گواہی کے لیے پیش ہوں گے)

قَالَ: «إِنِّي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي»
قَالَ: فَقَرَأْتُ النَّسَاءَ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ -
﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ
وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ - قَالَ لِي:
«كُفَّ» أَوْ «أَمْسِكَ». فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَذْرِفَانِ.

أخرجه البخاري في : ۶۶ كتاب فضائل القرآن : ۳۵ باب البكاء عند قراءة القرآن.

۴۶۴- علقمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم تمص میں تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی تو ایک شخص بولا کہ اس طرح نہیں نازل ہوئی تھیں۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی تھی اور آپ نے میری قرأت کی تحسین فرمائی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اس معترض کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی ہے تو فرمایا کہ اللہ کی کتاب کے متعلق جھوٹا بیان اور شراب پینا جیسے گناہ ایک ساتھ کرتا ہے۔ پھر انہوں نے اس پر حد جاری کروائی۔

۴۶۴- حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ. عَنْ عَلْقَمَةَ
قَالَ: كُنَّا بِحِمصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ
سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا
أَنْزَلَتْ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْحَمْرِ،
فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكْذِبَ بِكِتَابِ اللَّهِ
وَتَشْرَبَ الْحَمْرَ؟ فَضْرَبَهُ الْحَدَّ.

أخرجه البخاري في : ۶۶ كتاب فضائل القرآن : ۸ باب القراء من أصحاب النبي ﷺ.

(۴۳) سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کی آخری دو

(۴۳) باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة

آیتوں کی فضیلت

والحث على قراءة الأيتين من آخر البقرة

۴۶۵- حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی ہیں کہ جو شخص رات میں انہیں پڑھ لے وہ اس کے لئے کافی ہو جاتی

۴۶۵- حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا

۴۶۳- آیت مبارکہ میں میدان محشر میں رسول اللہ ﷺ کے اس وقت کا ذکر ہے جب آپ اپنی امت پر گواہی کے لیے پیش ہوں گے۔ آیت کا ترجمہ اس طرح ہے کہ ”پس کیا حال ہو گا جس وقت کہ ہر امت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے اور تجھے (یعنی نبی اکرم ﷺ) ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔“ (راز)

فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ».

ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازی : ١٢ باب حدثني خليفة.

(۴۷) قرآن پر عمل کرنے اور اس کے

باب فضل من يقوم بالقرآن ويعلمه ،

سکھانے والے کی فضیلت

وفضل من تعلم حكمة من فقه أو غيره

فعمل بها وعلمها

۳۶۶- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”رشک کے قابل تو دو ہی آدمی ہیں۔ ایک وہ جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ اس کی تلاوت دن رات کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا رہے۔“

٤٦٦- حديث ابن عمر ، عن النبي ﷺ قال : « لا حسد إلا في اثنتين : رجل آتاه الله القرآن فهو يتلوه آناء الليل وآناء النهار ، ورجل آتاه الله ما لا فهو ينفقه آناء الليل وآناء النهار».

أخرجه البخاري في : ٩٧ كتاب التوحيد : ٤٥ باب قول النبي ﷺ رجل آتاه الله القرآن فهو يقوم به.

۳۶۷- حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حسد (رشک) صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو، اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو، اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو۔ وہ اس کے ذریعہ فیصلے کرتا ہو، اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو۔

٤٦٧- حديث عبد الله بن مسعود ، قال : قال النبي ﷺ : « لا حسد إلا في اثنتين : رجل آتاه الله ما لا فسلط على هلكته في الحق ، ورجل آتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها».

أخرجه البخاري في : ٣ كتاب العلم : ١٥ باب الاغتباط في العلم والحكمة.

(۴۸) قرآن کاسات لہجوں میں اترنا اور اس کا

باب بيان أن القرآن على

مفہوم

سبعة أحرف وبيان معناه

۳۶۷- شارحین حدیث لکھتے ہیں کہ حدیث میں حسد کے لفظ سے غبط یعنی رشک کرنا مراد ہے۔ کیونکہ حسد بہر حال مذموم ہے جس کی شرع نے کافئ مذمت کی ہے۔ (راز)

۳۶۸- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سورہ فرقان ایک دفعہ اس قرات سے پڑھتے سنی جو اس کے خلاف تھی جو میں پڑھتا تھا۔ حالانکہ یہ قرات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں انہیں پکڑ لیتا، لیکن میں نے انہیں مہلت دی کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو لیں۔ اس کے بعد میں نے ان کے گلے میں چاور ڈال کر ان کو پکڑا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا۔ میں نے آپ سے کہا کہ میں نے انہیں اس قرات کے خلاف پڑھتے سنا ہے جو آپ نے مجھے سکھائی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ پہلے انہیں چھوڑ دے۔ پھر ان سے فرمایا کہ اچھا اب تم قرات سناؤ۔ انہوں نے اپنی وہی قرات سنائی۔ آپ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اس کے بعد مجھ سے آپ نے فرمایا کہ اب تم بھی پڑھو میں نے بھی پڑھ کر سنایا۔ آپ نے اس پر بھی فرمایا اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ قرآن سلت قراتوں میں نازل ہوا ہے، تم کو جس میں آسانی ہو اسی طرح سے پڑھ لیا کرو۔

۴۶۸- حدیثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ نَبِيَهَا ، وَكَذْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَهْمَلْتُهُ حَتَّى أَنْصَرَفَ ، ثُمَّ لَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ . فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَ نَبِيَهَا ؛ فَقَالَ لِي : «أُرْسِلُهُ» ثُمَّ قَالَ لَهُ : «أَقْرَأْ» فَقَرَأَ ، قَالَ : «هَكَذَا أَنْزَلْتُ» ثُمَّ قَالَ لِي : «أَقْرَأْ» فَقَرَأْتُ ، فَقَالَ : «هَكَذَا أَنْزَلْتُ ، إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَءُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ» .

أخرجه البخاري في : ۴۴ كتاب الخصومات : ۴ باب كلام الخصوم بعضهم في بعض .

۳۶۹- حدیثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «أَقْرَأَنِي

☆ امیر المومنین خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو حفص تھی۔ عام الفیل سے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ بڑے دلیر اور حق و عدل کے پیکر مجسم تھے۔ آپ کے قبول اسلام سے مسلمان اعلانیہ بیت اللہ میں نماز پڑھنے لگے۔ آپ دعا رسول تھے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں اسلامی سلطنت کو جو عروج حاصل ہوا، اس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے ایران کے آتش پرستوں کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ باطل کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے۔ ۲۳ ہجری کو صبح کی نماز میں ابو لولؤہ الجوسی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

۳۶۸- سات قراتوں سے مراد حرکات کا اختلاف ہے کہ (۱) معنی اور صورت میں تبدیلی نہ ہو۔ (۲) صرف معنی میں تبدیلی ہو۔ یا حروف کا اختلاف (۳) معنی میں تبدیلی ہو صورت میں نہیں (۴) یا صورت میں تبدیلی ہو معنی میں نہیں۔ (۵) یا دونوں میں تبدیلی ہو۔ یا (۶) تقدیم و تاخیر میں اختلاف ہو (۷) یا زیادتی اور نقصان میں اختلاف واقع ہو۔ اس بارے میں مکمل بحث فتح الباری (کتاب فضائل القرآن)۔ ۵۔ باب انزل القرآن علی سبعہ احرف) میں دیکھیں کیونکہ شارح نے اس بارے میں بڑی وضاحت اور تفصیل بیان کی ہے جو شاید مجموعی طور پر کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

(کے) ایک ہی محاورے کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا، لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، تا آنکہ عرب کے سات محاوروں پر اس کا نزول ہوا۔

أخرجه البخاري في : ۵۹ كتاب بدء الخلق : ۶ باب ذكر الملائكة.

(۳۹) قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے اور ایک رکعت

میں دو سے زیادہ سورتیں پڑھنے کا بیان

(۴۹) باب ترتيب القراءة

واجتتاب الهد وهو الإفراط في السرعة

وإباحة سورتين فأكثر في ركعة

۴۷۰۔ ابو وائل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا کہ میں نے رات ایک رکعت میں مفصل کی سورۃ پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا اس طرح (جلدی جلدی) پڑھی جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں۔ میں ان ہم معنی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔ آپ نے مفصل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ ہر رکعت کے لئے دو دو سورتیں۔

۴۷۰۔ حدیث ابن مسعود۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ ، فَقَالَ قَرَأْتُ الْمَفْصَلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ ، فَقَالَ : هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ؟ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُنَّ . فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمَفْصَلِ ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ .

أخرجه البخاري في : ۱۰ كتاب الأذان : ۱۰۶ باب الجمع بين السورتين في الركعة.

(۵۰) قرآت کا بیان

(۵۰) باب ما يتعلق بالقراءات

۴۷۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ”فہل من مہکو“ پڑھا کرتے تھے۔

۴۷۱۔ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ - فَهَلَّ مِنْ مُدَّكِرٍ - .

۴۷۰۔ ابن عباس نے فرمایا مفصل سے محکم مراد ہیں یعنی سورۃ فتح سے آخر قرآن تک کی سورتیں مراد ہیں۔ انیس مفصل کا نام اس لیے دیا گیا کیونکہ ان میں بسم اللہ وغیرہ کے ذریعے کثیر فاصلے موجود ہیں۔ نظائر سے مراد وہ سورتیں ہیں جن میں پندو نصلح اور حکم و قصص جیسے معانی بیان ہیں۔ ان میں آیات کی تعداد میں موافقت ہے۔ ان میں الرحمن اور النجم۔ اقتربت اور الحاقہ۔ الذاریات اور الطور۔ الواقعة اور ن۔ سنال مسائل اور المنازعات۔ ویل للمطففین اور عبس۔ مدثر اور مزمل۔ هل اتی اور لا اقسام۔ عم یتسالون اور المرسلات۔ انا الشمس کورت اور تدرن شامل ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ كتاب التفسير : ٥٤ سورة اقتربت الساعة : ٢ باب تجري بأعيننا .

۴۷۲- ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے کچھ شاگرد حضرت ابودرداء کے یہاں (شام) آئے۔ حضرت ابودرداء نے انہیں تلاش کیا اور پایا۔ پھر ان سے پوچھا کہ تم میں کون حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت کے مطابق قرأت کر سکتا ہے؟ شاگردوں نے کہا کہ ہم سب کر سکتے ہیں۔ پھر پوچھا کہ ان کی قرأت زیادہ محفوظ ہے؟ سب نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ انہیں سورہ "واللیل اذا يغشى" کی قرأت کرتے کس طرح سنا ہے؟ علقمہ نے کہا کہ "واللذکر والانثی" (بغیر ماخلق کے) کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح قرأت کرتے ہوئے سنا ہے۔ لیکن یہ لوگ (یعنی شام والے) چاہتے ہیں کہ میں "وماخلق اللذکر والانثی" پڑھوں اللہ کی قسم میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

۴۷۲- حَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : قَدِمَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَقْرَأُ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ : كُلُّنَا ؛ قَالَ : فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ؟ فَأَشَارُوا إِلَى عُلْقَمَةَ ؛ قَالَ : كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ - وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشَى -؟ قَالَ عُلْقَمَةَ : - وَالذَّكْرَ وَالْأُنْثَى - ؛ قَالَ : أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ هَكَذَا ، وَهَوْلَاءَ يُرِيدُونِي عَلَى أَنْ أَقْرَأَ - ﴿وَمَا خَلَقَ الذَّكْرَ وَالْأُنْثَى﴾ - ، وَاللَّهِ ! لَا أَتَابِعُهُمْ .

أخرجه البخاري في : ٦٥ كتاب التفسير : ٩٢ سورة والليل : ٧ باب وما خلق الذكر والأنثى .

(۵۱) نماز کے ممنوعہ اوقات

۴۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرے سامنے چند معتبر حضرات نے گواہی دی، جن میں سب سے زیادہ معتبر میرے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۵۱) باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها

۴۷۳- حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي رَجَالٌ مَرْضِيُونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ ، أَنَّ النَّبِيَّ

☆ حضرت عمر بن عامر رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ابودرداء کے ساتھ مشہور و معروف ہیں۔ بدر والے دن مسلمان ہوئے اور غزہ احد میں شامل ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ جو پہاڑ پر موجود ہیں انہیں پیچھے بھاگا دو تو انہوں نے اکیلے بنا دیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک صرف چار اشخاص نے قرآن جمع کیا تھا جو ابودرداء، معاذ، زید بن ثابت اور ابو زید تھے۔ آپ ۱۸۹ احادیث کے راوی ہیں۔ ابن سعد نے بیان کیا ہے کہ آپ نے بیس ہجری کو دمشق میں وفات پائی۔

۴۷۴- علماء نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر جہاں اور کئی باتیں مخفی رہ گئیں ان میں یہ قرأت بھی تھی۔ ان کو دوسری قرأت کی خبر نہیں ہوئی یعنی وماخلق اللذکر والانثی کی جو اخیر قرأت اور متواتر تھی۔ اور اسی لیے مصحف عثمانی میں قائم کی گئی۔ (وحیدی)

۴۷۵- دن اور رات میں کچھ وقت ایسے ہیں جن میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ سورج نکلنے وقت ٹھیک دوپہر میں (جب سورج سر پہ ہو) اور عصر کی نماز

نے فجر کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

نَهَى عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ .

أخرجه البخاري في : ۹ كتاب مواقيت الصلاة : ۳۰ باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس .

۴۷۴- حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ”فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز سورج بلند ہونے تک نہ پڑھی جائے۔ اسی طرح عصر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔“

۴۷۴- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ» .

أخرجه البخاري في : ۹ كتاب مواقيت الصلاة : ۳۱ باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس .

۴۷۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نماز پڑھنے کے لئے سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہو۔“

۴۷۵- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَحْرَوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا» .

أخرجه البخاري في : ۹ كتاب مواقيت الصلاة : ۳۰ باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس .

۴۷۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو جب تک وہ پوری طرح ظاہر نہ ہو جائے۔ اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے۔

۴۷۶- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَادْعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ» .

أخرجه البخاري في : ۵۹ كتاب بدء الخلق : ۱۱ باب صفة إبليس وجنوده .

(۵۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کے بعد کی دو

(۵۴) باب معرفة الركعتين اللتين كان

گذشتہ پوسٹ کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک۔ ہاں اگر کوئی فرض نماز قضا ہو گئی ہو تو اس کا پڑھ لینا جائز ہے۔ اور فجر کی سنتیں بھی اگر نماز سے پہلے نہ پڑھی جاسکی ہوں تو ان کو بھی فجر کے فرضوں کے بعد پڑھا جاسکتا ہے۔ (ران)

رکعت کا بیان

۴۷۷- حضرت کرب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس، مسور بن مخزمہ اور عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ اور کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہم سب کا سلام کہنا اور اس کے بعد عصر کے بعد کی دو رکعت کے بارے میں دریافت کرنا۔ انہیں یہ بھی بتادینا کہ ہمیں خبر ہوئی ہے کہ آپ یہ دو رکعت پڑھتی ہیں۔ حالانکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو رکعت سے منع کیا ہے۔ اور ابن عباس نے کہا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان رکعت کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا بھی تھا۔

کرب نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیغام پہنچایا۔ اس کا جواب آپ نے یہ دیا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کر۔ چنانچہ میں ان حضرت کی خدمت میں واپس ہوا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو نقل کر دی، انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں بھیجا انہی پیغامات کے ساتھ جن کے ساتھ حضرت عائشہ کے یہاں بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ جواب دیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ لیکن ایک دن میں نے دیکھا کہ عصر کے بعد آپ خود یہ دو رکعت پڑھ رہے ہیں۔ (عصر) کے بعد آپ میرے گھر تشریف لائے۔ (اور دو رکعت ادا کرنے لگے) میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حزام کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس لئے میں نے ایک باندی کو آپ کی خدمت میں بھیجا میں نے اس سے کہہ دیا کہ وہ آپ کے ایک طرف ہو کر یہ پوچھے کہ ام سلمہ کہتی ہے کہ یا رسول اللہ! آپ تو ان دو رکعت سے منع کرتے تھے۔ حالانکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ

یصلیہما النبی ﷺ بعد العصر

۴۷۷- حدیث أم سلمة رضي الله عنها. عَنْ كُرَيْبٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَالْمِسْوَرِ بْنَ مَخْرَمَةَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَقَالُوا : إِقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا ، وَسَلِّهَا عَنِ الرَّعْتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ، وَقُلْ لَهَا : إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكَ تُصَلِّيْنَهُمَا ، وَقَدْ بَلَّغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُمَا ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَكَنتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهُمَا .

قَالَ كُرَيْبٌ : فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَبَلَّغْتَهَا مَا أَرْسَلُونِي ؛ فَقَالَتْ : سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ . فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا ، فَرَدُّونِي إِلَى أُمَّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ ، فَقُلْتُ قَوْمِي بِحَبْنِهِ ، قَوْلِي لَهُ ، تَقُولُ لَكَ أُمَّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ

آپ خود انہیں پڑھتے ہیں۔ اگر آنحضور ﷺ ہاتھ سے اشارہ کریں تو تم پیچھے ہٹ جاؤ۔ ہاتھ باندی نے پھر اسی طرح کیا۔ اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو پیچھے ہٹ گئی۔ پھر جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو (آپ نے ام سلمہ سے) فرمایا کہ اے ابو امیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد کی دو رکعات کے متعلق پوچھا، بات یہ ہے کہ میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ آگئے تھے اور ان کے ساتھ بات کرنے کی وجہ سے ظہر کے بعد دو رکعات نہیں پڑھ سکا تھا سو یہ وہی دو رکعات ہیں۔

هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ. فَفَعَلْتَ الْجَارِيَةَ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ. فَلَمَّا أَنْصَرَفَ، قَالَ: «يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ! سَأَلْتِ عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهَمَا هَاتَانِ».

أخرجه البخاري في : ۲۲ كتاب السهو : ۸ باب إذا كُلم وهو يصلي فأشار بيده واستمع.

۴۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دو رکعات کو رسول اللہ ﷺ نے کبھی ترک نہیں فرمایا۔ پوشیدہ ہوا عالم لوگوں کے سامنے صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعات۔

۴۷۸- حَدِيثَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَكَعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً؛ رَكَعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَرَكَعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

أخرجه البخاري في : ۹ كتاب مواقيت الصلاة : ۳۳ باب ما يصلي بعد العصر من الفوائت ونحوها.

(۵۵) نماز مغرب سے پہلے دو رکعت کے

(۵۵) باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب

پڑھنے کا بیان

۴۷۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (عہد رسالت میں) جب مؤذن اذان دیتا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ ستونوں کی

۴۷۹- حَدِيثَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: قَالَ: كَانَ الْمُؤَدُّنُ إِذَا أذَّنَ، قَامَ نَاسٌ مِنْ

۴۷۷- نمازی سے کوئی بات کرے اور وہ سن کر اشارے سے کچھ جواب دے دے تو نماز فاسد نہ ہوگی جیسا کہ خود نبی کریم ﷺ کا جوابی اشارہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ (راز)

۴۷۸- عصر کے بعد دو رکعات آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھیں۔ امت کے لیے آپ نے عصر کے بعد نفل نمازوں کے منع فرمایا ہے۔ (راز)

۴۷۹- نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے لیکن وفد عبد القیس کی وجہ سے آپ کی ظہر کی بعد والی دو سنتیں رہ گئی تھیں تو آپ نے انہیں عصر کے بعد پڑھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عصر کے بعد کا وقت درحقیقت نبی کا وقت ہے اور اس میں کوئی نماز پڑھنا منع ہے لیکن اگر کوئی سببی نماز ہو تو وہ پڑھی جاسکتی ہے جیسے کوئی قضا نماز، نماز جنازہ، تحیت المسجد وغیرہ۔ باقی ان دو رکعات پر بیٹھکی یہ آپ کا خاصہ ہے جو حضرت عائشہ کی روایت میں موجود ہے کہ آپ کی عادت مبارک تھی کہ جب ایک کام ایک دفعہ کر لیتے تو پھر اس پر بیٹھکی فرماتے۔

طرف لپکتے۔ جب نبی کریم ﷺ اپنے جمہور سے باہر تشریف لاتے تو لوگ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے ملتے۔ یہ جماعت مغرب سے پہلے کی دو رکعات تھیں۔ اور (مغرب میں) اذان اور تکبیر میں کوئی زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَتَدِرُونَ السَّوَارِي حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذَلِكَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۰ كِتَابِ الْأَذَانِ : ۱۴ بَابِ كَيْفَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ.

(۵۶) ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے

(۵۶) باب بین کل اذانین صلاة

۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”ہر دو اذانوں (اذان و تکبیر) کے بیچ میں نماز ہے۔ ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی پڑھنا چاہے۔“

۴۸۰۔ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ» ثُمَّ قَالَ فِيهِ الثَّلَاثَةُ : «لِمَنْ شَاءَ».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۰ كِتَابِ الْأَذَانِ : ۱۶ بَابِ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ.

(۵۷) نماز خوف کا بیان

(۵۷) باب صلاة الخوف

۳۸۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ نماز (خوف) پڑھی اور دوسری جماعت اس عرصہ میں دشمن کے مقابلے پر کھڑی تھی۔ پھر یہ جماعت اپنے دوسرے ساتھیوں کی جگہ (نماز پڑھ کر) چلی گئی تو دوسری جماعت آئی اور حضور ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ اس کے بعد آپ نے اس جماعت کے ساتھ سلام پھیرا۔ آخر اس جماعت نے کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی اور پہلی جماعت نے بھی کھڑے ہو کر اپنی ایک رکعت پوری کی۔

۴۸۱۔ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ، ثُمَّ انصَرَفُوا ، فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ ، فَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ قَامَ هَوْلَاءَ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ ، وَقَامَ هَوْلَاءَ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۶۴ كِتَابِ الْمَغَازِي : ۳۱ بَابِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

۳۸۲۔ حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (نماز خوف میں) امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو گا اور مسلمانوں کی ایک

۴۸۲۔ حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَطَائِفَةٌ

۳۸۰۔ اذان اور تکبیر میں کچھ نہ کچھ وقفہ ضرور ہونا چاہیے۔ کم از کم اتنا ضرور کہ کوئی شخص دو رکعت سنت پڑھ سکے۔ (راز)

مِنْهُمْ مَعَهُ ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ ،
وَجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ ، فَيُصَلِّي بِالَّذِينَ مَعَهُ
رَكَعَةً ، ثُمَّ يَقُومُونَ فَيَرَكْعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ
رَكَعَةً ، وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ،
ثُمَّ يَذْهَب هَؤُلَاءِ إِلَى مَقَامِ أَوْلِيكَ فَيَرَكْعُ
بِهِمْ رَكَعَةً ، فَلَهُ ثِنْتَانِ ، ثُمَّ يَرَكْعُونَ
وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ .

جماعت اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوگی۔ اس عرصہ میں
مسلمانوں کی دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگی۔
انہیں کی طرف منہ کئے ہوئے۔ امام اپنے ساتھ والی جماعت
کو پہلے ایک رکعت نماز پڑھائے گا (ایک رکعت پڑھنے کے
بعد پھر) یہ جماعت کھڑی ہو جائے گی اور خود (امام کے بغیر) اسی
جگہ ایک رکوع اور دو سجدے کر کے دشمن کے مقابلہ پر جا کر
کھڑی ہو جائے گی جہاں دوسری جماعت پہلے سے موجود
تھی۔ اس کے بعد امام دوسری جماعت کو ایک رکعت نماز
پڑھائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعت پوری ہو جائیں گی اور
یہ دوسری جماعت ایک رکوع اور دو سجدے خود کرے گی۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٤٠ كِتَابِ الْمَغَازِي : ٣١ بَابِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ .

۴۸۳- صلح بن خوات ۳ھ نے ایک ایسے صحابی سے بیان
کیا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوة ذات الرقاع میں شریک
تھے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز خوف پڑھی۔ اس کی صورت یہ
ہوئی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ کی اقتداء میں نماز
پڑھی۔ اس وقت دوسری جماعت (مسلمانوں کی) دشمن کے
مقابلہ پر کھڑی تھی۔ حضور ﷺ نے اس جماعت کو جو آپ
کے پیچھے صف میں کھڑی تھی، ایک رکعت نماز خوف پڑھائی
اور اس کے بعد آپ کھڑے رہے۔ اس جماعت نے اس

٤٨٣- حَدِيثُ خَوَاتِ بْنِ حُبَيْرٍ: عَنِ
صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ
؛ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ ، وَطَائِفَةٌ وَجَّهَ
الْعَدُوِّ ، فَصَلَّى بِالَّتِي مَعَهُ رَكَعَةً ، ثُمَّ ثَبَتَ
قَائِمًا ، وَأَتَمَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ انْصَرَفُوا

☆ حضرت سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہما خزرج قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابو محمد آپ کی کنیت تھی۔ انصاری صحابی ہیں۔ ۳ھ میں پیدا ہوئے۔ نافع
بن جبیر اور عروہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ مدینہ میں مععب بن زبیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔

☆ حضرت خوات بن جیبہ انصاری رضی اللہ عنہا کی کنیت ابو صلح لوسی ہے۔ بدر میں شامل ہوئے۔ پتھر کی نوک لگنے کی وجہ سے شدید زخمی ہوئے تو
مدینہ واپس بھیجے گئے تھے۔ ثواب لورہل غنیمت حاصل ہوا تھا۔ پھر امد اور خندق میں شامل ہوئے، ۴۷ سال کی عمر میں چالیس ہجری کو مدینہ میں
وفات پائی۔ عبد اللہ بن جبیر کے بھائی ہیں۔

۳۸۳- ذات الرقاع۔ پہاڑ کا نام ہے جس میں سرخ، سفید اور سیاہ طبقے اور ٹکڑے ہیں۔ اسی وجہ سے غزوة ذات الرقاع معروف ہے۔ بعض
کی رائے یہ ہے کہ اس غزوة کو ذات الرقاع اس لیے نام دیا گیا کہ (رقاع رقعہ کی جمع اور رقعہ بہ معنی کپڑے کے ٹکڑے اور ٹاکیلیں) اس موقع پر
صحابہ کرام نے قدموں کے زخمی ہونے کے سبب ان پر کپڑے کے ٹکڑے باندھ لیے تھے۔ ابن ہشام وغیرہ کا خیال ہے کہ انہوں نے اس موقع پر
اپنے جھنڈوں اور علموں پر بوند لگائے تھے۔ اس لیے اسے غزوة ذات الرقاع کا نام دیا گیا۔

عرصہ میں اپنی نماز پوری کر لی اور واپس آ کر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد دوسری جماعت آئی تو حضور ﷺ نے انہیں نماز کی دو سری رکعت پڑھائی جو باقی رہ گئی تھی اور (رکوع و سجدہ کے بعد) آپ قعدہ میں بیٹھے رہے۔ پھر ان لوگوں نے جب اپنی نماز (جو باقی رہ گئی تھی) پوری کر لی تو آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

فَصَفُّوا وَجَاهَ الْعَدُوِّ ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمِ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا ، وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣١ باب غزوة ذات الرقاع .

۴۸۴- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع میں تھے۔ پھر ہم ایک ایسی جگہ آئے جہاں بہت گھنے سایہ کا درخت تھا۔ وہ درخت ہم نے آنحضرت ﷺ کے لئے مخصوص کر دیا کہ آپ وہاں آرام فرمائیں۔ بعد میں مشرکین میں سے ایک شخص آیا، حضور ﷺ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی۔ اس نے وہ تلوار حضور ﷺ پر کھینچ لی اور پوچھا تم مجھ سے ڈرتے ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر اس نے پوچھا آج میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ! پھر صحابہ نے اسے ڈانٹا دھمکایا۔ اور نماز کی تکبیر کہی گئی تو حضور ﷺ نے پہلے ایک جماعت کو دو رکعت نماز خوف پڑھائی۔ جب وہ جماعت (آنحضرت ﷺ کے پیچھے سے) ہٹ گئی تو آپ نے دو سری جماعت کو بھی دو رکعت نماز پڑھائی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کی چار رکعت نماز ہوئی، لیکن مقتدیوں کی صرف دو دو رکعت۔

٤٨٤- حديث جابر ، قال : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرَّقَاعِ ، فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ ، فَاعْتَرَطَهُ ، فَقَالَ : تَخَافُنِي؟ قَالَ : «لَا» قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ : «اللَّهُ» فَتَهَدَّاهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَقِيَمَتِ الصَّلَاةُ ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا ، وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكَعَتَيْنِ ؛ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعٌ ، وَلِلْقَوْمِ رَكَعَتَانِ .

أخرجه البخاري في : ٦٤ كتاب المغازي : ٣١ باب غزوة ذات الرقاع .

۷ - کتاب الجمعة

۷ - جمعہ کا بیان

۴۸۵ - حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ» .

۳۸۵ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے جب کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے آنا چاہے تو اسے غسل کر لینا چاہئے۔“

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۲ باب فضل الغسل يوم الجمعة .

۴۸۶ - حدیث عمر بن الخطاب . عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَنَادَاهُ عُمَرُ : آيَةَ سَاعَةٍ هَذِهِ؟ قَالَ : إِنِّي شَغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ التَّأْدِينَ ، فَلَمْ أَرِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْتُ . فَقَالَ : وَالْوَضُوءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغَسْلِ .

۳۸۶ - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دن کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ کے ابتدائی اصحاب مہاجرین میں سے ایک بزرگ تشریف لائے۔ (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا بھلا یہ کون سا وقت ہے! انہوں نے فرمایا کہ میں مشغول ہو گیا تھا اور گھر واپس آتی ہی اذان کی آواز سنی۔ اس لئے میں وضو سے زیادہ اور کچھ (غسل) نہ کر سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا (صرف) وضو ہی؟ حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ غسل کے لئے حکم فرماتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۲ باب فضل الغسل يوم الجمعة .

(۱) جمعہ کے دن کا غسل ہر مرد پر فرض ہے

(۱) باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال ويبان ما أمروا به

۳۸۷ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر بالغ کے لیے غسل ضروری ہے۔

۴۸۷ - حدیث أبي سعيد الخدري ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ» .

۳۸۶ - من المهاجرين الاولين يعني جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے یا بیعت رضوان میں شامل تھے یا جنہوں نے دونوں قبول کی طرف نماز پڑھی۔ اور رجل سے مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ۱۰ كتاب الأذان : ۱۶۱ باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل.

۳۸۸- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے اپنے گھروں سے اور اطراف مدینہ گاؤں سے (سجد نبوی میں) باری باری آیا کرتے تھے۔ لوگ گردوغبار میں چلے آتے، گرد میں لٹے ہوئے اور پینہ میں شرابور۔ اس قدر پینہ ہوتا کہ تھمتانہ تھا۔ اسی حالت میں ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور آپ اس وقت میرے ہاں تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس دن (جمعہ میں) غسل کر لیا کرتے تو بہتر ہوتا۔

۴۸۸- حدیث عائشہ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ،
قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ يَتَأَبُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ
مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي ، فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ ،
يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ ، فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ
الْعَرَقُ . فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ
وَهُوَ عِنْدِي ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ أَنَّكُمْ
تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا؟».

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۱۵ باب من أين تؤتى الجمعة.

۳۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ لوگ اپنے کلموں میں مشغول رہتے اور جمعہ کے لئے اسی حالت (میل پکیل) میں چلے آتے اس لئے ان سے کہا گیا کہ کلاں تم لوگ (کبھی) غسل کر لیا کرتے۔

۴۸۹- حدیث عائشہ رضي الله عنها ،
قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ مَهْنَةً أَنْفُسِهِمْ ، وَكَانُوا
إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ ،
فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ!

أخرجه البخاري في : ۱۰ كتاب الجمعة : ۱۶ باب وقت الجمعة إذا زالت الشمس.

(۲) جمعہ کے دن خوشبو لگانے اور مسواک

(۲) باب الطيب والسواك يوم الجمعة

کرنے کا بیان

۳۹۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ہر جوان پر غسل، مسواک اور خوشبو لگانا اگر میرا ہو، ضروری ہے۔

۴۹۰- حدیث أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «الْغُسْلُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ، وَأَنْ
يَسْتَنَّ ، وَأَنْ يَمَسَّ طَيِّبًا ، إِنْ وَجَدَهُ».

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۳ باب الطيب للجمعة.

۳۹۱- حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں نبی

۴۹۱- حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله
عنهما . عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي

کریم ﷺ کی حدیث کا ذکر کیا تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تیل اور خوشبو کا استعمال بھی ضروری ہے؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَيَسُّ طَيِّبًا أَوْ دُهْنًا إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ؟ فَقَالَ: لَا أَعْلَمُهُ.

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۶ باب الدهن للجمعة.

۴۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر (اللہ تعالیٰ کا) حق ہے ہر سات دن میں ایک دن جمعہ میں غسل کرے جس میں اپنے سر اور بدن کو دھوئے۔

۴۹۲- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ».

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۱۲ باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم.

۴۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کر کے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی دی (اگر اول وقت مسجد میں پہنچا) اور اگر بعد میں گیا تو گویا ایک گائے کی قربانی دی اور جو تیسرے نمبر پر گیا اس نے ایک سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے نمبر پر گیا اس نے ایک مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں نمبر پر گیا اس نے ایک انڈے کی قربانی دی۔ لیکن جب امام خطبے کے لیے باہر آجاتا ہے تو ملائکہ خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

۴۹۳- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقْرَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً ، فَبِإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ».

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۴ باب فضل الجمعة.

۴۹۳- جمعہ میں حاضری کا وقت صبح ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے ثواب اس کو ملے گا جو اول وقت جمعہ کے لیے مسجد میں آجائے۔ سلف امت کا اس پر عمل تھا کہ وہ جمعہ کے دن صبح سویرے مسجد میں چلے جاتے۔ (راز)

(۳) جمعہ کے خطبہ میں خاموش رہنا ضروری ہے

۴۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا ”چپ رہ“ تو تم نے خود ایک لغو حرکت کی۔“

(۳) باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة

۴۹۴- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ، فَقَدْ لَغَوْتَ».

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۳۶ باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب.

(۴) جمعہ کے دن کی قیمتی گھڑی کا بیان

۴۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے ذکر میں ایک دفعہ فرمایا ”اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی چیز اللہ پاک سے مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز ضرور دیتا ہے۔“ ہاتھ کے اشارے سے آپ نے بتلایا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی سی ہے۔

(۴) باب في الساعة التي في يوم الجمعة

۴۹۵- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ : «فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي ، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۳۷ باب الساعة التي في يوم الجمعة.

(۶) جمعہ کا دن امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ میں

آنے کا بیان

۴۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ہم (دنیا میں) تمام امتوں کے آخر میں آئے لیکن (قیامت کے دن) تمام امتوں سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ انہیں کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں بعد میں ملی اور یہی وہ (جمعہ کا) دن ہے جس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا۔ یہودیوں نے تو اسے اس کے دوسرے دن کر لیا اور نصاریٰ نے تیسرے دن (اتوار کو)

(۶) باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة

۴۹۶- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بِيَدِ كُلِّ أُمَّةٍ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ، وَأَوْتِنَا مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ فَهَذَا الْيَوْمُ الَّذِي اِخْتَلَفُوا فِيهِ ؛ فَغَدًا لِلْيَهُودِ ، وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارَى».

أخرجه البخاري في : ۶۰ كتاب الأنبياء : ۵۴ باب حدثنا أبو اليمان.

(۹) نماز جمعہ کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہے

(۹) باب صلاة الجمعة حين تروى الشمس

۳۹۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم دوپہر کا سونا اور دوپہر کا کھانا جمعہ کی نماز کے بعد رکھتے تھے۔

۴۹۷- حدیث سہل، قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.

أخرجه البخاري في: ۱۱ كتاب الجمعة: ۴۰ باب قول الله تعالى: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ﴾.

۳۹۸- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر واپس ہوتے تو دیواروں کا سایہ ابھی اتنا نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں آرام کر سکیں۔

۴۹۸- حدیث سلمة بن الأكوع. قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ ظِلٌّ نَسْتُظِلُّ فِيهِ.

أخرجه البخاري في: ۶۴ كتاب المغازي: ۳۵ باب غزوة الحديبية.

(۱۰) نماز سے پہلے دونوں خطبوں اور ان کے درمیان بیٹھنے کا ذکر

(۱۰) باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة

وما فيهما من الجلسة

۳۹۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے جیسے تم لوگ بھی آج کل کرتے ہو۔

۴۹۹- حدیث ابن عمر رضي الله عنهما. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ يَقُومُ، كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ.

أخرجه البخاري في: ۱۱ كتاب الجمعة: ۲۷ باب الخطبة قائما.

(۱۱) ارشاد باری تعالیٰ وانا رواواتجارة الخ کا بیان

(۱۱) باب في قوله تعالى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا

أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾

۵۰۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں غلہ لادے ہوئے ایک تجارتی قافلہ ادھر سے گذرا۔ لوگ خطبہ چھوڑ کر ادھر چل دیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کل بارہ آدمی رہ گئے۔ اس وقت سورہ جمعہ کی یہ آیت اتری، ”اور جب یہ لوگ تجارت اور کھیل دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔“ (الجمعة: ۱۱)

۵۰۰- حدیث جابر بن عبد الله. قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا، حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ- ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۳۸ باب إذا نسر الناس عن الإمام في صلاة الجمعة فصلاة الإمام ومن بقي جائزة.

(۱۳) نماز اور خطبہ کو مختصر ہلکا کرنے کا بیان

(۱۳) باب تخفيف الصلاة والخطبة

۵۰۱- حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر (اس آیت کی) تلاوت فرما رہے تھے۔ ”اور وہ دوڑنی پکاریں گے اے مالک اپنے رب سے کہو کہ وہ ہم کو موت دے دے۔“ (زخرف: ۷۷)

۵۰۱- حدیث یعلیٰ بن أمیة رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيَّ الْمِنْبَرِ - ﴿وَنَادُوا يَا مَالِكُ﴾ -

أخرجه البخاري في : ۵۹ كتاب بدء الخلق : ۷ باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء.

(۱۴) خطبہ کے وقت تہمتہ المسجد پڑھنے کا بیان

(۱۴) باب التحية والإمام يخطب

۵۰۲- حضرت جابر نے بیان کیا کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے (تہمتہ المسجد کی) نماز پڑھ لی ہے؟ آنے والے نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اٹھو اور دو رکعت نماز (تہمتہ المسجد) پڑھ لو۔

۵۰۲- حدیث جابر. قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ : «أَصَلَّيْتَ؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ».

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۳۳ باب من جاء والإمام يخطب صلى ركعتين خفيفتين.

۵۰۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص بھی (مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا خطبہ کے لئے نکل چکا ہو تو وہ دو رکعت نماز (تہمتہ المسجد) پڑھ لے۔

۵۰۳- حدیث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ يَخْطُبُ : «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ» أَوْ «قَدْ خَرَجَ فَلْيَصِلْ رَكَعَتَيْنِ».

أخرجه البخاري في : ۱۹ كتاب التهجيد : ۲۵ باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى .

☆ حضرت یعلیٰ بن امیہ مکی قریش کے حلیف تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور طائف اور جنین کے غزوات میں شامل ہوئے۔ مکہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں یمن کے والی رہے۔ بڑے سخی اور مالدار صحابی تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے تاریخ کا آغاز کیا جب کہ یہ یمن میں تھے۔ تقریباً بیس احادیث کے راوی ہیں۔ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ساٹھ ہجری کے قریب تک زندہ رہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت معاویہ سے پہلے وفات پائی یا بعد میں۔

۵۰۲- حجتہ السنہ حضرت شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نمازی ایسے حال میں مسجد میں داخل ہو کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعت ہلکی خفیف پڑھ لے تاکہ سنت راتبہ اور اوب خطبہ ہر دو کی رعایت ہو سکے۔ اور اس مسئلہ کے بارے میں تمہارے شہر کے لوگ جو شور کرتے ہیں (روکتے ہیں) ان کے دھوکے میں نہ آنا کیونکہ اس مسئلہ کے حق میں حدیث صحیح وارد ہے جس کی اتباع واجب ہے (حجتہ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۰۱)

(۱۷) جمعہ کے دن قرأت قرآن

(۱۷) باب ما یقرأ فی یوم الجمعة

۵۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم تنزیل السجدة اور هل اتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

۵۰۴- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ، فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، أَلَمْ تَنْزِيلُ، وَالسَّجْدَةَ، وَ - هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ - .

أخرجه البخاري في : ۱۱ كتاب الجمعة : ۱۰ باب ما يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة.

۸ - کتاب صلاة العیدین

۸- نماز عیدین کا بیان

۵۰۵- حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ابو بکرؓ، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ عید الفطر کی نماز پڑھی ہے۔ یہ سب حضرات خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے اور بعد میں خطبہ دیتے تھے۔

نبی کریم ﷺ (منبر سے) اٹھے، میری نظروں کے سامنے وہ منظر ہے، جب آپ لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بٹھا رہے تھے۔ پھر آپ صفوں سے گذرتے ہوئے عورتوں کی طرف آئے، آپ کے ساتھ بلالؓ تھے۔ آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اے نبی جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کے لئے آئیں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا کاری نہ کریں گی، اپنی اولادوں کو نہ مار ڈالیں گی اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی، جو خود اپنے ہاتھوں پیروں کے سامنے گھڑ لیں اور کسی امر شرعی میں تیری نافرمانی نہ کریں گی تو تو ان سے بیعت کر لیا کرو اور ان کے لئے خدا سے بخشش طلب کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشش اور معافی کرنے والا ہے۔" (الممتحنہ: ۱۲) پھر جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا تم ان باتوں پر قائم ہو؟ ایک عورت نے جواب دیا کہ ہاں۔ ان کے علاوہ کوئی عورت نہ بولی۔ آپ نے خیرات کے لئے حکم فرمایا اور بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔ چنانچہ عورتیں چھلے اور انگوٹھیاں حضرت بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

۱۹ - باب موعظة الإمام النساء يوم العيد. أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین

۵۰۶- حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ پہلے آپ نے نماز پڑھی بعد میں خطبہ دیا۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو اترے اور عورتوں کی طرف آئے پھر انہیں نصیحت فرمائی۔ آپ اس وقت بلالؓ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے۔ حضرت بلالؓ نے اپنا کپڑا

۵۰۵- حدیث ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما. قَالَ : شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ.

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُهُمْ ، حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ ، مَعَهُ بِلَالٌ . فَقَالَ : « يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعَنَّكَ » - الْآيَةَ ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا : « أَتُنَّ عَلَى ذَلِكَ؟ » فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، لَمْ يُحِبَّهُ غَيْرُهَا : نَعَمْ! قَالَ : « فَتَصَدَّقْنَ » . فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ قَالَ : هَلُمَّ! لَكُنَّ فِدَاءً أَبِي وَأُمِّي . فَيُلْقِينَ الْفَتْحَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ .

۵۰۶- حدیث جابر بن عبد اللہؓ ، قَالَ :

قَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَرَهُنَّ ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ

پھیلا رکھا تھا، جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔

بِلَالٌ ، وَبِلَالٌ بِاسِطٍ نَوْبَهُ ، يُلْقِي فِيهِ
النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ.

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین : ۱۹ - باب موعظة الإمام النساء يوم العید.

۵۰۷ - حدیث ابن عباس و جابر بن عبد
الله. قَالَ : لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا
يَوْمَ الْأَضْحَى.

۵۰۷ - حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر یا عید الضحیٰ کی نماز کے لئے (نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین کے عہد میں) اذان نہیں دی جاتی تھی۔

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین : ۷ - باب المشي والركوب إلى العید ،
والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة.

۵۰۸ - حدیث ابن عباس ، أَنَّهُ أُرْسِلَ
إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي أَوَّلِ مَا بُرِّعَ لَهُ ، أَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ ، وَإِنَّمَا
الْحُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

۵۰۸ - حضرت ابن عباس نے حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کو اس زمانہ میں بھیجا جب اللہ عنہما کے پاس ایک شخص کو اس زمانہ میں بھیجا جب (شروع شروع ان کی خلافت کا زمانہ تھا) (آپ نے کہلایا) عید الفطر کی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین : ۷ - باب المشي والركوب إلى العید ،
والصلاة قبل الخطبة بغير أذان ولا إقامة.

۵۰۹ - حدیث ابن عمر : قَالَ : كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَابُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا ، يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْحُطْبَةِ.

۵۰۹ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین : ۸ - باب الخطبة بعد العید.

۵۱۰ - حدیث أبي سعيد الخدري ،
قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ
الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى ، فَأَوَّلُ
شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةَ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ
مُقَابِلَ النَّاسِ ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَيَّ
صُفُوفِهِمْ ، فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ ،

۵۱۰ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن (مدینہ کے باہر) عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے آپ نماز پڑھتے۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تمام لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے آپ ﷺ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے، اچھی باتوں کا حکم دیتے۔ اگر جہاد کے لئے کہیں لشکر بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو اس کو الگ کرتے، کسی اور بات

کا حکم دینا ہوتا تو وہ حکم دیتے۔ اس کے بعد شہر کو واپس تشریف لاتے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ برابر اسی سنت پر قائم رہے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مروان جو مدینہ کا حاکم تھا۔ میں اس کے ساتھ عید الفطریا عید الفصحی کی نماز کے لئے نکلا۔ ہم جب عید گاہ پہنچے تو وہاں میں نے کثیر بن صلت کا بنا ہوا ایک منبر دیکھا۔ جاتے ہی مروان نے چاہا کہ اس پر نماز سے پہلے (خطبہ دینے کے لئے) چڑھے۔ اس لئے میں نے اس کا دامن پکڑ کر کھینچا لیکن وہ جھٹک کر اوپر چڑھ گیا۔ اور نماز سے پہلے خطبہ دیا میں نے اس سے کہا کہ واللہ تم نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو) بدل دیا۔ مروان نے کہا کہ اے ابو سعید! اب وہ زمانہ گزر گیا جس کو تم جانتے ہو۔ ابو سعید نے کہا کہ بخدا میں جس زمانہ کو جانتا ہوں اس زمانہ سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ مروان نے کہا کہ ہمارے دور میں لوگ نماز کے بعد نہیں بیٹھتے اس لئے میں نے نماز سے پہلے خطبہ کر دیا۔

فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا ، قَطَعَهُ ؛ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ ، أَمَرَ بِهِ ؛ ثُمَّ يَنْصَرِفُ .
 قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ ، فِي أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلِّي إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ ، فَجَبَذَنِي ، فَارْتَفَعَ فَحَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : غَيْرْتُمْ وَاللَّهِ ! فَقَالَ : أَبَا سَعِيدٍ! قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ ؛ فَقُلْتُ : مَا أَعْلَمُ ، وَاللَّهِ! خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ ، فَقَالَ : إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتَهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ .

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین : ۶ - باب الخروج إلى المصلی بغير منبر .

(۱) نماز عید کے لیے خواتین کا عید گاہ جانا اور مردوں سے علیحدہ بیٹھ کر امام کا خطبہ سنانا

(۱) باب ذکر إباحة خروج النساء في العیدین إلى المصلی وشهود الخطبة مفارقات للرجال

۵۱۱ - حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم عیدین کے دن حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو بھی باہر لے جائیں۔ تاکہ وہ مسلمان کے اجتماع اور ان کی دعاؤں میں شریک ہو سکیں۔ البتہ حائضہ عورتوں کو نماز پڑھنے کی جگہ سے دور رکھیں۔ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۱۱ - حدیث أم عطیة قالت : أمرنا أن نخرج الحیض ، یوم العیدین ، ودوات الخدور ، فیشهدن جماعۃ المسلمین ودعوتهم ، ویعتزل الحیض عن مصلاهن .

ہم میں بعض عورتیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے پاس (پردہ کرنے کے لئے) چادر نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ساتھی عورت اپنی چادر کا ایک حصہ اسے اڑھادے۔

قَالَتْ امْرَأَةٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جَلْبَابٌ، قَالَ: «لَتَلْبَسَهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جَلْبَابِهَا».

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۲ - باب وجوب الصلاة في الثياب.

(۴) عید کے دن میں مباح کھیل کھیلنا جائز ہے

(۴) باب الرخصة في اللعب الذي لا

معصية فيه في أيام العيد

۵۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ گانے والیاں نہیں تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطان باجے؟ اور یہ عید کا دن تھا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو بکر ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔

۵۱۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ، تُغْنِيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ. قَالَتْ: وَلَيْسَتْنا بِمُغْنِيَتَيْنِ.

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا».

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العیدین : ۳ - باب سنة العیدین لأهل الإسلام.

۵۱۳- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے گانے کی رخصت دی۔ لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ گانے والی جوان عورت نہ ہو اور راگ کا مضمون شرع شریف کے خلاف نہ ہو۔ اور صوفیوں نے جو اس باب میں خرافات اور بدعت نکال لی ہیں ان کی حرمت میں بھی کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ اور نفوس شموانیہ بہت سے صوفیوں پر غالب آگئے۔ یہاں تک کہ بہت سے صوفی دیوانوں اور بچوں کی طرح ناپتے ہیں اور اس کو تقرب الی اللہ کا وسیلہ جانتے ہیں اور نیک کام سمجھتے ہیں۔ (تسمیل القاری)

۵۱۳- بعثت ایک قلعہ کا نام ہے جس کے پاس اوس اور خزرج کے درمیان ایک طویل جنگ لڑی گئی تھی۔ اس میں شدید قتل و غارت ہوئی تھی۔ آخر اوس خزرج پر غالب آگئے۔ یہ لڑائی ایک سو بیس سال تک جاری رہی۔ حتیٰ کہ اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان الفت اور محبت ڈال دی۔ عید کے دن خوشی کا اظہار دین کے شعائر میں سے ہے۔ اس حدیث سے لڑکی کے گلے کی آواز کے سننے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے۔ اگرچہ وہ آزاد لڑکی ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر پر اس کے سننے کا انکار نہیں کیا۔ بلکہ حضرت ابو بکر کے انکار کا انکار کیا ہے اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ اس وقت ہے جب کسی قسم کے فتنے کا ڈر نہ ہو۔

۵۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اس وقت میرے پاس (انصار کی) دو لڑکیاں جنگ بعثت کے قصوں کی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ آئے اور مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ یہ شیطانی باجان نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں؟ آخر نبی کریم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جانے دو خاموش رہو۔ پھر جب حضرت ابو بکر دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے انہیں اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں اور یہ عید کا دن تھا۔ جسٹہ کے کچھ لوگ ڈھالوں اور برہمیوں سے کھیل رہے تھے۔ اب یا خود میں نے کہا یا آپ نے فرمایا کہ کیا کھیل دیکھو گی؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھرا کر لیا۔ میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرما رہے تھے کھیلو کھیلو اے نبی ارفدہ (یہ جسٹہ کے لوگوں کا لقب تھا) پھر جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا ”بس!“ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ۔

۵۱۳- حَدِيثَ عَائِشَةَ. قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغْنِيَانِ بَغِنَاءِ بَعَاثَ ، فَاضْطَجَعَ عَلَيَّ الْفِرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهَهُ ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ ، فَاَنْتَهَرَنِي ، وَقَالَ : مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَاقْبَلْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «دَعُهُمَا» فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَتْهُمَا فَحَرَجَتَا .

وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ فِيهِ السُّودَانُ بِالْأَدْرِاقِ وَالْحِرَابِ ، فِيمَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَإِنَّمَا قَالَ : «تَشْتَهَيْنَ تَنْظُرِينَ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ! فَأَقَامَنِي وَرَأَاهُ ، خَدِّي عَلَى خَدِّهِ ، وَهُوَ يَقُولُ : «دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ» حَتَّى إِذَا مَلَّتْ قَالَ : «حَسْبُكَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «فَادْهَبِي» .

أخرجه البخاري في : ۱۳- كتاب العیدین : ۲- باب الحراب والدرق يوم العید.

۵۱۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جسٹہ کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے سامنے حراب (پھولے نیزے) کا کھیل دکھا رہے تھے کہ حضرت عمرؓ آگے اور کنکریاں اٹھا کر انہیں ان سے مارا۔ لیکن آپ نے فرمایا عمر! انہیں کھیل دکھانے دو۔

۵۱۴- حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ : بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِحِرَابِهِمْ ، دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا ، فَقَالَ : «دَعُهُمْ يَا عُمَرُ!» .

أخرجه البخاري في : ۵۶- كتاب الجهاد والسير : ۷۹- باب اللهم بالحراب ونحوها.

۹ - کتاب صلاة الاستسقاء

۹- نماز استسقاء کا بیان

۵۱۵- حدیث عبد اللہ بن زید، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ.

۵۱۵- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دعا استسقاء کی تو اپنی چادر کو بھی اٹھا۔

أخرجه البخاري في : ۱۵ - كتاب الاستسقاء : ۴ - باب تحويل الرداء في الاستسقاء.

(۱) باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء

(۱) دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

۵۱۶- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ :

۵۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ دعا استسقاء کے سوا اور کسی دعا کے لئے ہاتھ (زیادہ) نہیں اٹھاتے تھے اور استسقاء میں ہاتھ اٹھا لیا کرتے تھے کہ بظنوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِئِهِ.

أخرجه البخاري في : ۱۵ - كتاب الاستسقاء : ۲۲ - باب رفع الإمام يده في الاستسقاء.

(۲) باب الدعاء في الاستسقاء

(۲) بارش کے لیے دعا کرنا

۵۱۷- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ. قَالَ :

۵۱۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قحط پڑا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کہا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور اہل و عیال دانوں کو ترس گئے۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابھی آپ نے ہاتھوں کو نیچے بھی نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی طرح گھٹا لڈ آئی اور آپ ابھی منبر سے اترے بھی نہیں تھے، میں نے دیکھا کہ بارش کا پانی آپ کے ریش مبارک سے ٹپک رہا تھا۔ اس دن، اس کے بعد اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی (دوسرے جمعہ کو) یہی

أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ ، قَامَ أَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَلَكَ الْمَالُ ، وَجَاعَ الْعِيَالُ ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا . فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ فَرَعَةً ، فَوَرَّ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى نَارَ السَّحَابِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ . ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَيَّ لِحَيْثِيَّةِ

۵۱۷- ابو داؤد کی مرسل روایتوں میں یہی حدیث اس طرح ہے کہ "استسقاء کے سوا پوری طرح آپ کسی دعا میں بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاری کی اس روایت میں ہاتھ اٹھانے کے انکار سے مراد یہ ہے کہ بمقابلہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ اس روایت سے یہ کسی بھی طرح ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ دعاؤں میں ہاتھ ہی نہیں اٹھاتے تھے۔ (راز)

دہماتی پھر کھڑا ہوا یا کہا کہ کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! عمارتیں منہدم ہو گئیں اور جانور ڈوب گئے، آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ اب دوسری طرف بارش برسا اور ہم سے روک دے۔ آپ ہاتھ سے بادل کے لئے جس طرف بھی اشارہ کرتے ادھر مطلع صاف ہو جاتا۔ سارا مینہ تلاب کی طرح بن گیا تھا اور قناتہ کا نالہ مینہ بھر رہتا رہا اور ارد گرد سے آنے والے بھی اپنے یہاں بھر پور بارش کی خبر دیتے رہے۔

فَمَطِرْنَا يَوْمَنَا ذَلِكَ، وَمِنَ الْغَدِ، وَبَعْدَ الْغَدِ، وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ، أَوْ قَالَ غَيْرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَهْدَمُ الْبِنَاءُ، وَغَرِقَ الْمَالُ، فَادْعُ اللَّهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اللَّهُمَّ حَوِّالِنَا وَلَا عَلَيْنَا» فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْحَوْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةَ شَهْرًا، وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنَ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْحَوْدِ.

أخرجه البخاري في : ۱۱ - كتاب الجمعة : ۳۵ - باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة.

(۳) بادل اور آندھی دیکھ کر پناہ مانگنے اور

(۳) باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم

بارش کے وقت خوش ہونے کا بیان

، والفرح بالمطر

۵۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ ابر کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی امید ہوتی تو آپ کبھی آگے آتے، کبھی پیچھے جاتے، کبھی گھر کے اندر تشریف لاتے، کبھی باہر آجاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا۔ لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے بارے میں قوم عادی نے کہا تھا ”جب انہوں نے ہلال کو اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے یہ ابر ہم پر برسنے والا ہے (نہیں) بلکہ دراصل یہ ابر وہ چیز ہے جس کی تم جلدی کر رہے تھے، ہوا ہے جس میں درد ناک عذاب ہے۔ (الاحقاف: ۲۳)

۵۱۸- حدیث عائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ، وَتَغَيَّرَ وَجْهَهُ. فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا أَدْرِي، لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ- «فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ»- (الآية).

أخرجه البخاري في : ۵۹ - كتاب بدء الخلق : ۵ - باب ما جاء في قوله ﴿وهو الذي أرسل الرياح بُشراً بين يدي رحمته﴾.

(۴) دیور کے ساتھ صبا کی آندھی کا بیان

(۴) باب في ریح الصبا بالديور

۵۱۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”پروا ہوا کے ذریعہ مجھے مدد پہنچائی گئی اور قوم عدا پچھوا کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی تھی۔“

۵۱۹- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأَهْلِكَتْ عَادَ بِالْدُبُورِ».

أخرجه البخاري في : ۱۵ - كتاب الاستسقاء : ۲۶ - باب قول النبي ﷺ نصرت بالصبا.

۵۱۹- مشرق سے آنے والی ہوا کو صبا (پروا) کہتے ہیں۔ صبا سے غزوہ اتراب کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی مدد کی گئی تھی۔ جب تقریباً بارہ ہزار کے لشکر نے مدینہ کا محاصرہ کر رکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے سردیوں کی تیج بست رات میں صبا بھیج دی جس نے مشرکین کے چروں کو غبار آلود کر دیا۔ ان کی آگ بجھ گئی اور ان کے خیے اکھڑ گئے اور وہ لڑائی کے بغیر ہی شکست کھا گئے۔ پچھوا ہوا (مغرب کی ہوا) سخت تیز آندھی ہے۔ اسے عقیم اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس نے حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کر دیا اور ان کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور ان کی نسل تباہ کر دی۔ (مرتب)

۱۰ - کتاب صلاة الكسوف

۱۰ - کسوف کی نماز کا بیان

(۱) باب صلاة الكسوف

(۱) نماز کسوف کا بیان

۵۲۰ - حَدِيثُ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَسَفَتْ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ، ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى ، ثُمَّ انصَرَفَ وَقَدْ انجَلَّتِ الشَّمْسُ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ، لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا» ثُمَّ قَالَ : «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! مَا مِنْ أَحَدٍ أَعْيُرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِنِي عِبْدُهُ أَوْ تَزِنِي أُمَّتُهُ ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا».

۵۲۰ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پہلے آپ کھڑے ہوئے تو بڑی دیر تک کھڑے رہے، قیام کے بعد رکوع کیا اور رکوع میں بہت دیر تک رہے۔ پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد دیر تک دوبارہ کھڑے رہے لیکن آپ کے پہلے قیام سے کچھ کم۔ پھر رکوع کیا تو بڑی دیر تک رکوع میں رہے، لیکن پہلے سے مختصر۔ پھر سجدہ میں گئے اور دیر تک سجدہ کی حالت میں رہے۔ دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو گرہن کھل چکا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) کی امت کے لوگو! دیکھو اس بات پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت اور کسی کو نہیں آتی کہ اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرے، اے امت محمد (ﷺ) واللہ جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

أخرجه البخاري في : ۱۶ - كتاب الكسوف : ۲ - باب الصدقة في الكسوف.

۵۲۱ - حَدِيثُ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، - ۵۲۱ - رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں سورج گرہن لگا۔ اسی وقت آپ مسجد میں تشریف لے گئے۔ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ کے پیچھے صف باندھی۔ آپ نے تکبیر کی اور بہت دیر قرآن مجید پڑھتے رہے، پھر تکبیر کی اور بہت دیر لمبا رکوع کیا۔ پھر سح اللہ لمن حمد کہہ کر کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا (رکوع سے اٹھنے کے بعد) پھر بہت دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی قرات سے کم، پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک قرآن مجید پڑھتے رہے لیکن پہلی قرات سے کم۔ پھر تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے، یہ رکوع بھی پہلے سے کم تھا۔ اب سح اللہ لمن حمد اور ربنا و لک الحمد کہا، پھر سجدہ میں گئے۔ آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح (ان دونوں رکعت میں) پورے چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی سورج صاف ہو چکا تھا۔ نماز کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق تعریف کی۔ پھر فرمایا کہ ”سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں، ان میں گرہن کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں لگتا لیکن جب تم گرہن دیکھا کرو تو فوراً نماز کی طرف لپکو۔“

قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ ، فَكَبَّرَ ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ، ثُمَّ كَبَّرَ ، فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، ثُمَّ قَالَ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ، هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ؛ ثُمَّ قَالَ : «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ ، وَأَنْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ؛ ثُمَّ قَامَ فَأَتَتْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ : «هُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ١٦ - كِتَابِ الْكُسُوفِ : ٤ - بَابِ خُطْبَةِ الْإِمَامِ فِي الْكُسُوفِ .

۵۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورج گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ (نماز کے لئے) کھڑے ہوئے۔ اور ایک لمبی سورۃ پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور بہت لمبا رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اس کے بعد دوسری سورۃ شروع کر دی پھر رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے اس رکعت کو ختم کیا اور

۵۲۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى

سجدے میں گئے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی آپ نے اسی طرح کیا۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اس لئے جب ان میں گرہن دیکھو تو نماز شروع کر دو جب تک کہ یہ صاف ہو جائے۔ اور دیکھو میں نے اپنی اسی جگہ سے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا ہے جن کا مجھ سے وعدہ ہے۔ یہاں تک کہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ میں جنت کا ایک خوشہ لینا چاہتا ہوں۔ ابھی تم لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ میں آگے بڑھنے لگا تھا۔ اور میں نے دوزخ بھی دیکھی (اس حالت میں کہ) بعض آگ بعض آگ کو کھائے جا رہی تھی۔ تم لوگوں نے دیکھا ہو گا کہ جہنم کے اس ہولناک منظر کو دیکھ کر میں پیچھے ہٹ گیا تھا۔ میں نے جہنم کے اندر عمرو بن لُحی کو دیکھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے سائڈ کی رسم عرب میں جاری کی تھی۔

قَضَاهَا وَسَجَدَ ، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ. لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدَّتُهُ ، حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ ، حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَنْقَدَمُ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ ، وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ ، وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَابِ».

أخرجه البخاري في : ۲۱ - كتاب العمل في الصلاة : ۱۱ - باب إذا تغلقت الدابة في الصلاة.

(۲) نماز خسوف میں قبر کے عذاب کا بیان

(۲) باب ذكر عذاب القبر

في صلاة الخسوف

۵۲۳ - ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس مانگنے کے لئے آئی اور اس نے دعا دی کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب بھی ہو گا؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر ایک مرتبہ صبح کو (کہیں جانے کے لئے) آپ سوار ہوئے، اس کے بعد سورج گرہن لگا۔ آپ دن چڑھے واپس

۵۲۳ - حَدِيثُ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا ، فَقَالَتْ لَهَا : أَعَاذُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «عَائِدًا بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ».

ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، ذَاتَ غَدَاةٍ

۵۲۳ - بعض روایتوں میں ہے کہ جب یہودیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عذاب تبر کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا چلو! قبر کا عذاب یہودیوں کو ہو گا، مسلمانوں کا اس سے کیا تعلق۔ لیکن اس یہودیہ کے ذکر پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور آپ نے اس کا حق ہوتا بتایا۔ (راز)

مَرَكِبًا ، فَحَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَرَجَعَ ضَحَى ، فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحَجَرِ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي ، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَأَنْصَرَفَ ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ہوئے اور اپنی بیویوں کے حجروں سے گذرتے ہوئے (سجدہ میں) نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ صحابہؓ نے بھی آپ کی اقتدا میں نیت باندھ لی۔ آپ نے بہت ہی لمبا قیام کیا، پھر رکوع بھی بہت طویل کیا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور اب کی دفعہ قیام پھر لمبا کیا لیکن پہلے سے کچھ کم، پھر رکوع کیا اور اس دفعہ بھی دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ میں گئے۔ اب آپ پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور بہت دیر تک قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کچھ کم پھر ایک لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کچھ کم، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قیام میں اب کی دفعہ بھی بہت دیر تک رہے لیکن پہلے سے کم وقت تک (چوتھی مرتبہ) پھر رکوع کیا اور بہت دیر تک رکوع میں رہے لیکن پہلے سے مختصر رکوع سے سر اٹھایا تو سجدہ میں چلے گئے۔ آخر آپ نے اس طرح نماز پوری کر لی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو چاہا آپ نے فرمایا۔ اسی خطبہ میں آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

أخرجه البخاري في : ١٦ - كتاب الكسوف : ٧ - باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف.

(۳) نماز کسوف میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے

جنت اور دوزخ کا پیش کیا جانا

۵۲۴ - حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، وہ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (یعنی سورج کو گمن لگا ہے) اتنے میں لوگ (نماز کے لئے) کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا، اللہ

(۳) باب ما عرض على النبي ﷺ في صلاة

الكسوف من أمر الجنة والنار

۵۲۴ - حديث أسماء. قالت: أتيت عائشة وهي تصلي، فقلت ما شأن الناس؟ فأشارت إلى السماء، فإذا الناس قيام، فقالت، سبحان الله! قلت: آية؟

پاک ہے۔ میں نے کہا (کیا یہ گمن) کوئی (خاص) نشانی ہے؟ انہوں نے سر سے اشارہ کیا یعنی ہاں! پھر میں (بھی نماز کے لئے) کھڑی ہو گئی۔ حتیٰ کہ (طوالت کی وجہ سے) مجھے غش آنے لگا، تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان فرمائی، پھر فرمایا، جو چیز مجھے پہلے دکھلائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی، یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا۔ اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں فتنہ دجال کی طرح یا اس جیسے کسی اور فتنہ سے آزمائے جاؤ گے، (مثل یا قرب کا کون سا لفظ حضرت اسماء نے فرمایا، راوی کا کہنا ہے کہ میں نہیں جانتی) کہا جائے گا (قبر کے اندر کہ) تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان یا صاحب یقین ہو گا، (کون سا لفظ فرمایا حضرت اسماء نے، مجھے یاد نہیں) وہ کہے گا وہ محمد اللہ کے رسول ہیں، جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلیل لے کر آئے تو ہم نے ان کو قبول کر لیا، اور ان کی پیروی کی وہ محمد ہیں۔ تین بار (اسی طرح کہے گا) پھر (اس سے) کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد ﷺ پر یقین رکھتا تھا۔ اور بہر حال منافق یا شکی آدمی، (میں نہیں جانتی کہ ان میں سے کون سا لفظ حضرت اسماء نے کہا) تو وہ (منافق یا شکی آدمی) کہے گا کہ جو لوگوں کو میں نے کتے سنا میں نے (بھی) وہی کہہ دیا۔ (باقی میں کچھ نہیں جانتا)

فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَي نَعَمْ! فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ، فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللَّهُ، عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنْتَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرَيْتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي، حَتَّى الْحِنَّةُ وَالنَّارُ، فَأَوْحِيَ إِلَيَّ أَنْكُمْ تَفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ (قَالَ الرَّاوي: لَا أَدْرِي أَيِّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، يُقَالُ مَا عَلِمَكَ بِهَذَا الرَّجُلِ؟. فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤَقِنُ (لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ (ثَلَاثًا)؛ فَيُقَالُ: نَمَّ صَالِحًا، قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ؛ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُرْتَابُ (لَا أَدْرِي أَيِّ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ) فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ».

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۲۴ - باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس.

۵۲۵ - حديث عبد الله بن عباس. قال :
انْحَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ؛ ثُمَّ

۵۲۵ - حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہ بن لگا تو آپ نے نماز پڑھی تھی۔ آپ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکتی ہے، پھر آپ نے رکوع بھی لمبا کیا جو پہلے رکوع سے کچھ

کم تھا پھر آپ سجدہ میں گئے، سجدہ سے اٹھ کر پھر لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلے میں کم لمبا تھا، پھر ایک لمبا رکوع کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلہ میں کم تھا۔ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پھر آپ بہت دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام بھی پہلے سے مختصر تھا۔ پھر (چوتھا) رکوع کیا، یہ بھی بہت لمبا تھا لیکن پہلے سے کچھ کم۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا۔ اس کے بعد آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اور کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم کو معلوم ہو کہ گرہن لگ گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ بیٹھنے نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے دیکھا کہ آپ (نماز میں) اپنی جگہ سے کچھ آگے بڑھے اور پھر اس کے بعد پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی اور اس کا ایک خوشہ توڑنا چاہا تھا اگر میں اسے توڑ سکتا تو تم اسے رہتی دنیا تک کھاتے اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی۔ میں نے اس سے زیادہ بھیانک منظر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے دیکھا اس میں عورتیں زیادہ ہیں۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے کفر (انکار) کی وجہ سے۔ پوچھا گیا۔ کیا اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ شوہر کا اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ زندگی بھر تم کسی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرو لیکن کبھی اگر کوئی خلاف مزاج بات آگئی تو فوراً یہی کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ . ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ، وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ ﷺ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ» . قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعَكَعْتَ ؛ فَقَالَ ﷺ : «إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُقُودًا ، وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا ، وَأُرَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ ، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا : بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «بِكُفْرِهِنَّ» قِيلَ : يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ :

۵۲۵۔ بعض نے کہا کہ آپ نے اصل جنت اور دوزخ کو دیکھا کہ پردہ درمیان سے اٹھ گیا یا یہ مراد ہے کہ دوزخ اور جنت کا ایک ایک ٹکڑا بطور نمونہ آپ کو دکھلایا گیا۔ بہر حال یہ عالم بزرخی کی چیز ہے۔ جس طرح حدیث میں آگیا ہمارا ایمان ہے۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ (راز)

«يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا ، قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ».

أخرجه البخاري في : ۱۶ - كتاب الكسوف : ۹ - باب صلاة الكسوف في جماعة.

(۵) باب ذكر النداء بصلاة الكسوف ،
الصلاة جامعة
(۵) كسوف کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے
کے لیے بلانے کا بیان

۵۲۶- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو انہوں نے ہوا کہ نماز ہونے والی ہے (اس نماز میں) نبی کریم ﷺ نے ایک رکعت میں دو رکوع کئے اور پھر دوسری رکعت میں بھی دو رکوع کئے اس کے بعد آپ بیٹھے رہے (تعدہ میں) یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اس سے زیادہ لمبا سجدہ اور کبھی نہیں کیا۔

۵۲۶- حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص۔ قَالَ : لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، نُودِي : إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً ، فَرَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ، ثُمَّ جَلَسَ ، ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ . قَالَ : وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا .

أخرجه البخاري في : ۱۶ - كتاب الكسوف : ۸ - باب طول السجود في الكسوف.

۵۲۷- حضرت ابو مسعود انصاری روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سورج اور چاند میں گرہن کسی شخص کی موت سے نہیں لگتا۔ یہ دونوں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اس لئے اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔“

۵۲۷- حدیث أبي مسعودٍ . قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ ، وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا

۵۲۶- سجدہ میں بندہ اللہ تعالیٰ کے ہمت ہی زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس میں جس قدر خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کو یاد کر لیا جائے اور جو کچھ بھی اس سے مانگا جائے کم ہے۔ سجدہ میں اس کیفیت کا حصول خوش بختی کی دلیل ہے۔ (راز)

فَقُومُوا فَصَلُّوا».

أخرجه البخاري في : ۱۶ - كتاب الكسوف : ۱ - باب الصلاة في كسوف الشمس.

۵۲۸ - حديث أبي موسى. قَالَ :

خَسَفَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَعَا ،

يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ ؛ فَأَتَى الْمَسْجِدَ

فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ

قَطُّ يَفْعَلُهُ ، وَقَالَ : «هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي

يُرْسِلُ اللَّهُ ، لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا

لِحَيَاتِهِ ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ، فَإِذَا

رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ».

أخرجه البخاري في : ۱۶ - كتاب الكسوف : ۱۴ - باب الذكر في الكسوف.

۵۲۹ - حديث ابن عمر رضي الله

عنهما ، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ :

«إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ

أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ

اللَّهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا. فَصَلُّوا».

أخرجه البخاري في : ۱۶ - كتاب الكسوف : ۱ - باب الصلاة في كسوف الشمس.

۵۳۰ - حديث المغيرة بن شعبة ، قَالَ :

كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ؛ فَقَالَ النَّاسُ :

كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ

۵۲۸ - حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ

سورج گرہن ہوا تو آپ بہت گھبرا کر اٹھے۔ اس ڈر سے کہ

کیس قیامت نہ قائم ہو جائے۔ آپ نے مسجد میں آکر بہت

ہی لمبے قیام، لمبے رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھی۔

میں نے کبھی آپ کو اس طرح کرتے نہیں دیکھا تھا۔ آپ

نے نماز کے بعد فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا

ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں آتیں بلکہ اللہ

تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اس لئے جب تم

اس طرح کی کوئی چیز دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا و

استغفار کی طرف لپکو۔

۵۲۹ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سورج اور چاند میں گرہن کسی کی

موت و زندگی سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں

سے دو نشانیاں ہیں اس لئے جب تم یہ دیکھو تو نماز پڑھو۔“

۵۳۰ - حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن اس دن لگا جس دن آپ کے

صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ بعض لوگ کہنے

لگے کہ گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے لگا ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَاذْعُوا اللَّهَ».

اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”گرہن کسی کی موت و حیات سے نہیں لگتا۔ البتہ تم جب اسے دیکھو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو۔“

أخرجه البخاري في : ١٦ - كتاب صلاة الكسوف : ١ - باب الصلاة في كسوف الشمس.

۱۱ - کتاب الجنائز

۱۱- جنازے کے مسائل

(۶) باب البكاء علی المیت

(۶) میت پر رونے کا بیان

۵۳۱- حدیث أسامة بن زید رضی اللہ عنہما ، قَالَ : أُرْسِلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ ، إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأَتَانَا ، فَأُرْسِلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ : «إِنَّ اللَّهَ مَا أَحَدَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ ، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ» . فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ ، تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا ؛ فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ ، وَمُعَاذُ بْنُ حَبَلٍ ، وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَرَجَالَ ؛ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ كَأَنَّهَا شَنْ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ سَعْدُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا هَذَا ؟ فَقَالَ : «هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءَ» .

۵۳۱- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ کو اطلاع کرائی کہ میرا ایک لڑکا مرنے کے قریب ہے، اس لئے آپ تشریف لائیں۔ آپ نے انہیں سلام کہلویا۔ اور کہلویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے۔ جو لے لیا وہ اسی کا تھا۔ اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا تھا۔ اور ہر چیز اس کی بارگاہ سے وقت مقررہ پر ہی واقع ہوتی ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھو۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے قسم دے کر اپنے یہاں بلوا بھیجا۔ اب رسول اللہ ﷺ جانے کے لئے اٹھے۔ آپ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ، معاذ بن جبلؓ، ابی بن کعبؓ، زید بن ثابتؓ اور بہت سے دوسرے صحابہؓ بھی تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ جس کی جانکنی کا عالم تھا۔ جیسے پرانا مشکیزہ ہوتا ہے (اور پانی کے ٹکرانے کی اندر سے آواز آتی ہے۔ اسی طرح جانکنی کے وقت بچہ کے حلق سے آواز آ رہی تھی) یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ سعدؓ بول اٹھے کہ یا رسول اللہ یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کی رحمت ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے (نیک) بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اپنے ان رحمتوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

أخرجہ البخاری فی : ۳۲- کتاب الجنائز : ۳۳- باب قول النبی ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه .

۵۳۲- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : اشْتَكَيْ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ

۵۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کسی مرض میں مبتلا ہوئے۔ نبی کریم

شَكَوَى لَهُ ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ ، يَعُوذُهُ ، مَعَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي
وَقَاصٍ ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ ، فَوَجَدَهُ فِي
غَاشِيَةِ أَهْلِهِ ، فَقَالَ : «قَدْ قَضَى؟» قَالُوا :
لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ ؛ فَلَمَّا
رَأَى الْقَوْمَ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا ، فَقَالَ :
«لَا تَسْمَعُونَ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ
الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ
بِهَذَا» وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ «أَوْ يَرْحَمُ ، وَإِنَّ
الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۵۴ - باب البكاء عند المريض .

(۸) ابتدائے صدمہ میں مصیبت پر صبر کرنے

(۸) باب في الصبر على المصيبة

کام بیان

عند أول الصدمة

۵۳۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک عورت پر ہوا، جو قبر پر بیٹھی ہوئی رو رہی تھی، آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ وہ بولی، جاؤ جی پرے ہو۔ یہ مصیبت تم پر پڑی ہوتی تو پتہ چلتا۔ وہ آپ کو پہچان نہ سکی تھی۔ پھر جب لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ نبی کریم ﷺ تھے، تو اب وہ گھبرا کر آنحضرت ﷺ کے دروازہ پر پہنچی۔ وہاں اسے کوئی دربان نہ ملا۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی (معاف فرمائیے) تو آپ نے فرمایا کہ صبر تو جب صدمہ شروع ہوا اس وقت کرنا چاہئے۔

۵۳۳- حَدِيثَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ
قَبْرِ . فَقَالَ : «اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي» قَالَتْ :
إِلَيْكَ عَنِّي ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ
تَعْرِفُهُ ، فَقِيلَ لَهَا : إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ ؛ فَأَتَتْ
بَابَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ ؛
فَقَالَتْ : لَمْ أَعْرِفُكَ ، فَقَالَ : «إِنَّمَا الصَّبْرُ
عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۲ - باب زيارة القبور.

(۹) باب الميت يعذب ببكاء أهله عليه

دیا جانے کا بیان

۵۳۳- حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس پر نوحہ کئے جانے کی وجہ سے بھی قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

۵۳۴- حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نَبِحَ عَلَيْهِ».

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۴ - باب ما يكره من النياحة على الميت.

۵۳۵- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو حضرت صیبؓ یہ کہتے ہوئے (آئے) ہائے میرے بھائی! اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ کہ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے؟

۵۳۵- حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ عَنِ أَبِي مُوسَى، قَالَ : لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ : وَأَخَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ : «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ».

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۲ - باب قول النبي ﷺ يعذب الميت ببعض بكاء أهله عليه.

۵۳۶- حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ کی ایک صاحبزادی (ام ابان) کا مکہ میں انتقال ہو گیا تھا۔ ہم بھی ان کے جنازے میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ بھی تشریف لائے۔ میں ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ یا یہ کہا کہ میں ایک بزرگ کے قریب بیٹھ گیا اور دوسرے

۵۳۶- حدیث عبد اللہ بن عمر ، وَعُمَرُ، وَعَائِشَةُ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ : تَوَفَّيْتُ ابْنَةَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

۵۳۳- مطلب یہ ہے کہ معذرت کی ضرورت نہیں کیونکہ میری عادت یہ ہے کہ صرف اللہ کے لیے غصے ہوتا ہوں باقی تو اس طرف غور کر کہ تونے رونے کی وجہ سے بہت بڑا ثواب ضائع کر دیا ہے اور اچانک مصیبت آنے پر صبر نہیں کیا۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کی حالت میں اس کے سینے سے نکلنے والی آگ اور غلطی کو معاف کر دیا کیونکہ اسے علم ہی نہیں تھا اور اس کے لیے واضح کیا کہ اصل صبر وہ ہے جو مصیبت میں ابتداء میں ہی کیا جائے جس سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (مرتب)

بزرگ بعد میں آئے اور میرے بازو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے عمرو بن عثمان سے کہا (جو ام لہان کے بھائی تھے) رونے سے کیوں نہیں روکتے۔ نبی کریم ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ میت پر گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے بھی تاکید کی کہ حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔ پھر آپ بیان کرنے لگے کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ مکہ سے چلا۔ جب ہم بیداء تک پہنچے تو سامنے ایک بول کے درخت کے نیچے چند سوار نظر پڑے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جا کر دیکھو تو سہی یہ کون لوگ ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا تو حضرت صہیبؓ تھے۔ پھر جب اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ انہیں بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیبؓ کے پاس دوبارہ آیا اور کہا کہ چلے امیر المؤمنین بلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ خدمت میں حاضر ہوئے۔ (خیر یہ قصہ تو ہو چکا) پھر جب حضرت عمرؓ زخمی کئے گئے تو صہیبؓ روتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ وہ کہہ رہے تھے ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ صہیب! تم مجھ پر روتے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ کا انتقال ہو گیا تو میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت عائشہؓ سے کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت عمرؓ پر ہو۔ بخدا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ مومن پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب کرے گا بلکہ آنحضرت ﷺ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر کا عذاب اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ کرتا ہے۔ اس کے بعد کہنے لگیں کہ قرآن کی یہ آیت تم کو بس کرتی ہے کہ ”کوئی کسی کے گناہ کا ذمہ دار اور اس کا بوجھ اٹھانے والا نہیں“ (الانعام: ۱۶۴) اس پر حضرت ابن عباسؓ

عنہم ، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا (أَوْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنِّي) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، لِعَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ : أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ! فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ أَلْمِيَّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذَلِكَ .

ثُمَّ حَدَّثَ ، قَالَ : صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ ، فَقَالَ : إِذْهَبْ فَانظُرْ مَنْ هُوَ الْرُكْبُ؛ قَالَ فَانظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ ، فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : ادْعُهُ لِي ، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ ، فَقُلْتُ : ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ . فَلَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ : وَأَخَاهُ! وَأَصَاحِبَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ أَلْمِيَّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ!» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،

فَقَالَتْ: رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ! وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِكُفَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؛ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِكُفَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» وَقَالَتْ: حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللَّهِ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى.

قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللَّهِ! مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۲۳- كِتَابُ الْجَنَائِزِ: ۳۳- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يُعَذِّبُ الْمَيِّتَ بَعْضُ بَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

۵۳۷- حَدِيثُ عَائِشَةَ وَأَبْنِ عُمَرَ. عَنْ عُرْوَةَ. قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

۵۳۶- الزين بن الحنفير فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا سکوت ان کے اقرار پر دلالت نہیں کرتا۔ شاید انہوں نے اس بارے میں مجاہد اور مباحثہ ٹاپ بند کیا ہو۔ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ ان کا سکوت شک کی وجہ سے نہیں کہ جو انہیں صریح مرفوع حدیث کے بعد ہوا ہو بلکہ یہاں احتمال ہے کہ ان کے خیال میں حدیث قابل تاویل ہو اور اس وقت کوئی معین مفہوم نہ ہو جس پر وہ اس حدیث کو محمول کرتے۔ یا یہ مجلس بحث مباحثہ کی متحمل نہ ہو۔ اور خاص ضرورت نہ ہو۔ امام خطابی فرماتے ہیں جب روایت ثابت ہو جائے تو ظن کی وجہ سے اسے رد کرنا درست نہیں اور اس حدیث کو حضرت عمر اور ابن عمر دونوں نے روایت کیا ہے ہاں جو حضرت عائشہ نے بیان کیا ہے اس میں اس حدیث کو رد کرنے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ دونوں خبریں ہی صحیح ہیں اور ان میں کوئی تعارض نہیں۔ (وجہ جمع یہ ہے) میت کو رونے کی وجہ سے عذاب اور سزا اس وقت ہوتی ہے جب وہ زندگی میں وصیت کر گئی ہو اور یہی بات عرب کے مذاہب اور اشعار سے مشہور اور موجود منقول ہے۔ جیسے طرفہ بن عبد کا قول ہے۔

ادامت فلانعینی بما لنا اہلہ وشفی علی الجیب یا انبہ معبد

”اے معبد کی بیٹی جب میں مریاں تو میرے حسب حال مجھ پر نوحہ کرنا اور گریبان پھاڑنا“ اور اسی پر جمہور علماء نے نبی اکرم ﷺ کے اس زبان کو محمول کیا کہ میت پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب کیا جاتا ہے۔

کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ میت کو قبر میں اس کے گھروالوں کے اس پر رونے سے بھی عذاب ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے کہا حضور ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ میت پر عذاب اس کی بد عملیوں اور گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس کے گھروالے ہیں کہ اب بھی اس کی جدائی میں روتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے بدر کے اس کنوئیں پر کھڑے ہو کر جس میں مشرکین کی لاشیں ڈال دی گئی تھیں، ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں، یہ اسے سن رہے ہیں۔ تو آپ کے فرمانے کا مقصد یہ تھا کہ اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان سے میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔ پھر انہوں نے اس آیت کی تلاوت کی کہ ”آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ (النمل: ۸۰) اور جو لوگ قبروں میں دفن ہو چکے ہیں انہیں آپ اپنی بات نہیں سنا سکتے۔“ (الفاطر: ۲۲) (عروہ کہتے ہیں) حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کہ (آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے) جو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا چکے ہیں۔

عنها أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ أَلْمِيَّتَ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِكُفَاءِ أَهْلِهِ» فَقَالَتْ: وَهَلْ ابْنُ عُمَرَ رَجِمَهُ اللَّهُ! إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيئَتِهِ وَذَنْبِهِ، وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَكُونُ عَلَيْهِ الْآلَانُ». قَالَتْ: وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْقَلْبِ وَفِيهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ مَا أَقُولُ» إِنَّمَا قَالَ: «إِنَّهُمْ الْآنَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ». ثُمَّ قَرَأَتْ: ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْمَوْتَى﴾ - وَ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنَ فِي الْقُبُورِ﴾ يَقُولُ حِينَ تَبَوَّءُوا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ.

أخرجه البخاري في: ۶۴ - كتاب المغازي: ۸ - باب قتل أبي جهل.

۵۳۸- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا گذر ایک یہودی عورت پر ہوا جس کے مرنے پر اس کے گھروالے رو رہے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ رو رہے ہیں حالانکہ اس کو قبر میں عذاب کیا جا رہا ہے۔

۵۳۸- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَكُونُ عَلَيْهَا، وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ

۵۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے حقیقت پر محمول کیا ہے اسی وجہ سے انہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان ما ائتم بسمع لما اقول منهم کی تاویل کی ضرورت پڑی۔ مفسرین وغیرہ کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ یہ مجاز ہے اور مردوں اور قبور والوں سے مراد کافر ہیں۔ انہیں مردوں سے تشبیہ دی ہے حالانکہ وہ زندہ ہیں کیونکہ وہ اپنے کھڑوں اور قوت سمع سے فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ جس طرح کہ موئے قبروں میں چلے جانے اور مرنے کے بعد فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کافر ہدایت اور دعوت اسلام سے مستفید نہیں ہوتے۔ اس طرح ان آیات میں حضرت عائشہ کی نفی کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ (مرتب)

فِي قَبْرِهَا».

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۳ - باب قول النبي ﷺ يُعَذَّبُ الميت ببعض بكاء أهله عليه.

۵۳۹ - حديث المُغِيرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

۵۳۹ - حضرت مغیره بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ”آپ فرماتے تھے کسی میت پر اگر نوحہ و ماتم کیا جائے تو اس نوحہ کی وجہ سے بھی اس پر عذاب ہوتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۴ - باب ما يكره من النياحة على الميت.

(۱۰) باب التشديد في النياحة شدت سے نوحہ کرنے کا بیان

۵۴۰ - حديث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ ، جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ ، شِيقُ الْبَابِ ؛ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ . فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ ، فَذَهَبَ ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ ، لَمْ يُطِيعْنَهُ ، فَقَالَ : «أَنْهَهُنَّ» فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ ، قَالَ : وَاللَّهِ غَلَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ : «فَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ» فَقُلْتُ : أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ .

۵۴۰ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن حارثہ، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت (غزوہ موتہ میں) کی خبر ملی، تو آپ اس وقت اس طرح تشریف فرما تھے کہ غم کے آثار آپ کے چہرے پر ظاہر تھے۔ میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک صاحب آئے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتوں کے رونے کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں رونے سے منع کر دو۔ وہ گئے لیکن واپس آ کر کہا کہ وہ تو نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ انہیں منع کر دو، اب وہ تیسری مرتبہ واپس ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قسم اللہ کی وہ تو ہم پر غالب آگئی ہیں۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) یقین ہوا کہ (ان کے اس کہنے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر ان کے منہ میں مٹی جھونک دے، اس پر میں نے کہا کہ تیرا برا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب جس کام کا حکم دے رہے ہیں وہ تو کرو گے نہیں لیکن آپ کو تکلیف میں ڈال دیا۔

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴۱ - باب من جلس عند المصيبة يعرف فيه الحزن.

۵۴۱ - حديث أم عطية رضي الله عنها ، حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول

اللہ ﷺ نے بیعت لیتے وقت ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم (میت پر) نوحہ نہیں کریں گی۔ لیکن اس اقرار کو پانچ عورتوں کے سوا اور کسی نے پورا نہیں کیا۔ یہ عورتیں ام سلیم، ام علاء، ابو سبہ، کی صاحبزادی جو معاذ کے گھر میں تھیں۔ اور اس کے علاوہ دو عورتیں یا (یہ کہا کہ) ابو سبہ کی صاحبزادی، معاذ کی بیوی اور ایک دوسری خاتون (رضی اللہ عنہم)

قَالَتْ : أَحْذَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نُنُوحَ ، فَمَا وَفَّتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسٍ نِسْوَةٍ : أُمُّ سَلِيمٍ ، وَأُمُّ الْعَلَاءِ ، وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةٌ مُعَاذٍ ، وَامْرَأَتَيْنِ ؛ أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ ، وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ ، وَامْرَأَةٌ أُخْرَى .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴۶ - باب ما ينهى عن النوح والبكاء والزجر عن ذلك .

۵۴۲- حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے سامنے اس آیت کی تلاوت کی ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی“ (الممتحنہ: ۱۴) اور ہمیں نوحہ (یعنی میت پر زور زور سے رونا پینٹا، واویلا کرنا) سے منع فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کی اس ممانعت پر ایک عورت (خود ام عطیہ) نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا کہ فلاں عورت نے نوحہ میں میری مدد کی تھی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا آؤں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ وہ گئیں اور پھر دوبارہ آکر آنحضرت ﷺ سے بیعت کی۔

۵۴۲- حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا - ﴿أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا﴾ - وَنَهَانَا عَنِ النَّيْحَةِ ، فَقَبَضَتْ امْرَأَةٌ يَدَهَا ، فَقَالَتْ : أَسْعَدْتَنِي فَلَانَةَ أُرِيدُ أَنْ أُجْزِيَهَا ، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا ، فَاَنْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا .

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۶۰ - سورة الممتحنة : ۳ - باب إذا جاءك المؤمنات يبايعنك .

(۱۱) عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے

(۱۱) باب نهى النساء عن اتباع الجنائز

۵۴۳- حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا، مگر تاکید سے منع نہیں ہوا۔

۵۴۳- حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمَ عَلَيْنَا .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۳۰ - باب اتباع النساء الجنائز .

☆ حضرت ام عطیہ انصاریہ کا اصل نام نسیبہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مردوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔ آنحضرت ﷺ کی بیٹی حضرت زینب کو بھی انہوں نے غسل دیا تھا یہی وہ صحابیہ ہیں جو اس فرمان کی راویہ ہیں کہ ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن عزم اور وجوب کے ساتھ نہیں۔ ۷۰ ہجری تک زندہ رہیں۔

(۱۲) میت کو غسل دینے کا بیان

۵۴۴- حضرت ام عطیہ انصاریہؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی وفات ہوئی، آپ وہاں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملاو۔ اور آخر میں کافور یا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا استعمال کر لینا اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھ خبر دینا۔ چنانچہ ہم نے جب غسل دے لیا تو آپ کو خبر دے دی۔ آپ نے ہمیں اپنا ازار (تمند) دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو۔ آپ کی مراد اپنے ازار سے تھی۔

۸- باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر. أخرجہ البخاری فی : ۲۳- کتاب الجنائز : ۸-

۵۴۵- حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں کہ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ پانی اور بیری کے پتوں سے۔ اور آخر میں کافور بھی استعمال کرنا۔ پھر فارغ ہو کر مجھے خبر دے دینا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ نے اپنا ازار عنایت فرمایا اور فرمایا کہ یہ اندر اس کے بدن پر لپیٹ دو۔

ایوب (راوی) نے کہا کہ مجھ سے حصہ نے بھی محمد بن سیرین کی حدیث کی طرح بیان کیا تھا۔ حصہ کی حدیث میں تھا کہ طلق مرتبہ غسل دینا۔ اور اس میں یہ تفصیل تھی کہ تین یا پانچ یا سات مرتبہ (غسل دینا) اور اس میں یہ بھی بیان تھا کہ میت کے دائیں طرف سے اور اعضائے وضو سے غسل شروع کیا جائے۔ یہ بھی اسی حدیث میں تھا کہ ام عطیہؓ نے کہا ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔

(۱۲) باب فی غسل الميت

۵۴۴- حدیث أم عطیة الأنصاریة رضی اللہ عنہا. قالت: دخل علينا رسول الله ﷺ حين توفيت ابنته فقال: «اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك، إن رأيتن ذلك، بماء وسدر، واجعلن في الآخرة كافورا أو شينا من كافور، فإذا فرغتن فأذنيني». فلما أذناه، فأعطانا حقوه فقال: «أشعرنها إياه» تعني إزاره.

۵۴۵- حدیث أم عطیة الأنصاریة رضی اللہ عنہا. قالت: دخل علينا رسول الله ﷺ ونحن نغسل ابنته فقال: «اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك بماء وسدر، واجعلن في الآخرة كافورا، فإذا فرغتن فأذنيني». فلما فرغنا آذناه فألقى إلينا حقوه فقال: «أشعرنها إياه».

فقال أيوب (أحد الرواة): وحدثتني حفصة بمثل حديث محمد، وكان في حديث حفصة «اغسلنها وترا» كان فيه «ثلاثا أو خمسا أو سبعا» وكان فيه أنه قال: «بدان بميامنها ومواضع الوضوء»

مِنْهَا» وَكَانَ فِيهِ ، أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :
وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : - باب ما يستحب أن يغسل وترا .

۵۴۶- حدیث اُمّ عطیة رضی اللہ عنہا .
قَالَتْ : لَمَّا غَسَلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ ، قَالَ لَنَا ،
وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا : «بِدَانٍ بِمِائِمِهَا وَمَوَاضِعِ
الْوُضُوءِ مِنْهَا»

أخرجه البخاري في : ۳۳- كتاب الجنائز : ۱۱- باب مواضع الوضوء من الميت .

(۱۳) میت کے کفن کا بیان

(۱۳) باب في كفن الميت

۵۴۷- حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے
نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف اللہ کے لئے ہجرت کی۔ اب
ہمیں اللہ تعالیٰ سے اجر ملنا ہی تھا۔ ہمارے بعض ساتھی تو
انتقال کر گئے۔ اور (اس دنیا میں) انہوں نے اپنے کئے کا کوئی
پھل نہیں دیکھا۔ معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی انہیں لوگوں میں
سے تھے۔ اور ہمارے بعض ساتھیوں کا میوہ پک گیا۔ اور وہ
چن چن کر کھاتا ہے۔ (حضرت معصب بن عمیر) احد کی لڑائی
میں شہید ہوئے، ہم کو ان کے کفن میں ایک چادر کے سوا اور
کوئی چیز نہ ملی۔ اور وہ بھی ایسی کہ اگر اس سے سر چھپاتے تو
پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ آخر یہ
دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سر کو چھپادیں اور
پاؤں پر سبز گھاس (لوز خرنامی) ڈال دیں۔

۵۴۷- حَدِيثُ خَبَابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
قَالَ : هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ
اللَّهِ ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ ، فَمِنَّا مَنْ مَاتَ
لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا ، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ
عُمَيْرٍ ؛ وَمِنَّا مَنْ آيَنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ ، فَهُوَ
يَهْدِيْهَا . قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكْفِنُهُ
إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ
رِجْلَاهُ ، وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ ،
فَأَمَرْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنْ نَغْطِي رَأْسَهُ وَأَنْ
نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ .

☆ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ کمزوروں میں سے سب سے پہلے
اسلام کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن یہ صبر و استقامت کا پہاڑ بنے رہے۔
تکررات کو ملا کر ان کی روایات تیس بنتی ہیں جن میں سے تین متفق علیہ ہیں۔ ۷۳ سل کی عمر میں کوفہ میں ۳۷ ہجری کو وفات پائی اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۲۸- باب إذا لم نجد كفنا إلا ما يوري رأسه أو قدميه غطى رأسه.

۵۴۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔

۵۴۸- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بِيضٍ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ .

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۱۹- باب الثياب البيض للكفن.

(۱۳) میت کو چادر اوڑھانے کا بیان

(۱۴) باب في تسجية الميت

۵۴۹- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی نعش مبارک پر ایک سبز یمنی چادر ڈال دی گئی تھی۔

۵۴۹- حَدِيثَ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوْفِيَ سَجِيَ بِبُرْدٍ جَبْرَةَ .

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۱۸- باب البرود والحجرة والشملة.

(۱۲) جنازہ جلدی لے جانے کا حکم

(۱۶) باب الإسراع بالجنازة

۵۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنازہ لے کر جلد چلا کرو۔ کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو۔ اور اگر اس کے سوا ہے تو ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔

۵۵۰- حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ ، فَإِنَّ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تَقْدَمُونَهَا ، وَإِنْ يَكُ سَيِّئًا ذَلِكَ ، فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ» .

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۵۲- باب السرعة بالجنازة.

(۱۷) جنازہ کے ساتھ جانے اور جنازہ کی نماز

(۱۷) باب فضل الصلاة

پڑھنے کی فضیلت کا بیان

على الجنازة واتباعها

۵۵۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوں

۵۵۱- حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ ، وَمَنْ شَهِدَ

گے؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر (یعنی دنیا کا قیامت کا سمجھو جو درہم کا بار ہواں حصہ ہوتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آخرت کے قیامت احد پہاڑ کے برابر ہیں) ۵۹- باب من انتظر حتی تدفن.

حَتَّى تَدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ ، قِيلَ : وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ : «مِثْلُ الْحَبْلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ».

۵۵۲- حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ جو دفن تک جنازہ کے ساتھ رہے اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔ پھر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ احادیث بہت زیادہ بیان کرتے ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ کی حضرت عائشہؓ نے بھی تصدیق کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد خود سنا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ پھر تو ہم نے بہت سے قیراطوں کا تفصیل اٹھایا۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۳- كِتَابُ الْجَنَائِزِ : ۵۹- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ ، أَنَّ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيْرَاطٌ ، فَقَالَ : أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا ، فَصَدَّقْتُ ، يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ . وَقَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ ؛ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : لَقَدْ فَرَطْنَا فِي قَرَارِيضَ كَثِيرَةٍ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۱۳- كِتَابُ الْجَنَائِزِ : ۵۸- بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.

(۲۰) میت کی اچھائی اور برائی بیان کرنا

(۲۰) باب فیمن یشی علیہ خیر

أو شر من الموتی

۵۵۳- حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ صحابہ کا گذر ایک جنازے پر ہوا۔ لوگ اس کی تعریف کرنے لگے (کہ کیا اچھا آدمی تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرے جنازہ کا گذر ہوا۔ تو لوگ اس کی برائی کرنے لگے، آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس میت کی تم لوگوں نے تعریف کی ہے اس کے لئے تو جنت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

۵۵۳- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، قَالَ: مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا ، فَقَالَ : «وَجَبَتْ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ ، مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ : «هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ».

۵۵۳- وجوب سے مراد ثبوت ہے۔ یعنی وہ صحت وقوع میں وجوب کی طرح ہے حقیقت میں اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں۔ بلکہ ثواب عطا کرنا اس کا فضل ہے اور سزا اور عذاب دینا اس کا عدل۔ وہ جو بھی کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جائے گا۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۸۶ - باب ثناء الناس على الميت .

(۲۱) باب ما جاء في مستريح

ومستراح منه

۵۵۴ - حديث أبي قتادة بن ربعي الأنصاري أن رسول الله ﷺ مرَّ عليه بجنائز فقال : «مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ؟ قَالَ : «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ».

(۲۱) مستريح اور مستراح کے بارے جو وارد

ہوا اس کا بیان

۵۵۳ - حضرت ابو قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے قریب سے لوگ ایک جنازہ لے کر گذرے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے آرام مل گیا یا اس سے آرام مل گیا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ "مستريح اور مستراح منہ" کا کیا مطلب ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مومن بندہ دنیا کی مشقتوں اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت میں نجات پا جاتا ہے، وہ مستريح ہے اور مستراح منہ وہ ہے کہ فاجر بندے سے اللہ کے بندے، شجر، درخت اور چوپائے سب آرام پا جاتے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۲ - باب سكرات الموت .

(۲۲) باب في التكبير على الجنائز

(۲۲) نماز جنازہ میں تکبیروں کا بیان

۵۵۵ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله نعى النجاشي في اليوم الذي مات فيه ، خرج إلى المصلي فصَفَّ بهم وكبر أربعاً.

۵۵۵ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نجاشی کی وفات کی اسی دن خبر دی تھی جس دن اس کا انتقال ہوا تھا آپ نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے پھر صف بندی کر کے چار تکبیریں کیں۔

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴ - باب الرجل يعنى إلى أهل الميت بنفسه .

۵۵۶ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه، قال : نعى لنا رسول الله ﷺ النجاشي صاحب الحبشة ، يوم الذي مات فيه ، فقال : «اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ».

۵۵۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حبشہ کے نجاشی کی وفات کی خبر دی۔ اسی دن جس دن اس کا انتقال ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے لئے خدا سے مغفرت چاہو۔

- أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۶۱- باب الصلاة على الجنائز بالمصلى والمسجد.
- ۵۵۷- حديث جابر رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.
- ۵۵۷- حضرت جابر رضي الله عنه نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے احمد نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کیں۔
- أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۶۵- باب التكبير على الجنائز أربعاً.
- ۵۵۸- حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «قَدْ تُوْفِيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمَّ! فَصَلُّوا عَلَيْهِ». قَالَ : فَصَفَفْنَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ، وَنَحْنُ صُفُوفٌ.
- ۵۵۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج حبش کے ایک مرد صالح (نجاشی حبش کا پادشاہ) کا انتقال ہو گیا ہے۔ آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت جابر نے بیان کیا کہ پھر ہم نے صف بندی کر لی اور نبی کریم ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور ہم صف باندھے کھڑے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۵۵- باب الصفوف على الجنائز.

(۲۳) قبر پر نماز پڑھنے کا بیان

(۲۳) باب الصلاة على القبر

- ۵۵۹- حديث سليمان شيباني رضي الله عنه روايت کرتے ہیں حضرت شعبي رضي الله عنه نے بیان کیا کہ مجھے ایک ایسے شخص نے خبر دی جو (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک اکیلی الگ تھلگ ٹوٹی ہوئی قبر پر سے گزر رہے تھے۔ وہاں آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی اور لوگ آپ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے شعبی سے پوچھا کہ ابو عمرو! آپ سے یہ کس نے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس نے۔
- ۵۵۹- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ. قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قَبْرِ مَبُودٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو! مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ.

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان : ۱۶۱- باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة.

- ۵۶۰- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ کالے رنگ کا ایک مرد یا کالی عورت مسجد کی خدمت کیا کرتی تھی اس کی وفات ہو
- ۵۶۰- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ أَسْوَدَ، رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً، كَانَ يَقُمُ الْمَسْجِدَ،

۵۵۸- ان احادیث سے میت عتاب پر نماز جنازہ عاقبانہ پڑھنا ثابت ہوا۔ امام شافعی رضي الله عنه امام احمد رضي الله عنه اور اکثر سلف کا یہی قول ہے۔ علامہ ابن حزم رضي الله عنه کہتے ہیں کہ کسی صحابی سے اس کی ممانعت ثابت نہیں۔ (راز)

فَمَاتَ ، وَلَمْ يَعْلَمْ النَّبِيُّ ﷺ بِمَوْتِهِ ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَقَالَ : «مَا فَعَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ؟» قَالُوا : مَاتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «أَفَلَا أَذَنْتُمْونِي؟» فَقَالُوا : إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا ، فَصَنَّهُ ؛ قَالَ : فَحَقَرُوا شَأْنَهُ . قَالَ : «فَدَلُونِي عَلَى قَبْرِهِ» فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ .

گئی۔ لیکن نبی کریم ﷺ کو اس کی وفات کی خبر کسی نے نہ دی۔ ایک دن آپ نے خود یاد فرمایا کہ وہ شخص دکھائی نہیں دیتا۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم نے مجھے خبر کیوں نہیں دی؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ یہ دجر تھی۔ (اس لئے آپ کو تکلیف نہیں دی گئی) گویا لوگوں نے اس کو حقیر جان کر قاتل توجہ نہیں سمجھا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ چلو مجھے اس کی قبر بتا دو۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۶۷ - باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن .

(۲۴) جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

(۲۴) باب القيام للجنازة

۵۶۱- حضرت عامر بن ربيعة رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ جنازہ تم سے آگے نکل جائے۔

۵۶۱- حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴۷ - باب القيام للجنازة .

۵۶۲- حضرت عامر بن ربيعة رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہیں چل رہا تو کھڑا ہی ہو جائے تا آنکہ جنازہ آگے نکل جائے یا آگے جانے کی بجائے خود جنازہ رکھ دیا جائے۔

۵۶۲- حَدِيثُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا ، فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ يُخَلِّفَهُ؟ أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴۸ - باب متى يقعد إذا قام للجنازة .

۵۶۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازہ کے ساتھ چل رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ رکھ دیا جائے۔

۵۶۳- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا ، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَّعَ» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۴۹ - باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال ، فإن قعد أمر بالقيام .

۵۶۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گذرا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

۵۶۴- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَرَّتْ بِنَا جِنَازَةٌ ، فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، وَقُمْنَا بِهِ ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّهَا جِنَازَةٌ يَهُودِيٌّ ، قَالَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۵۰ - باب من قام لجنازة يهودي .

۵۶۵- عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قلوبہ میں کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں کچھ لوگ ادھر سے ایک جنازہ لے کر گذرے۔ تو یہ دونوں بزرگ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا ہے (جو کافر ہیں) اس پر انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے اسی طرح سے ایک جنازہ گذرا تھا۔ آپ اس کے لئے کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا کیا یہودی کی جان نہیں ہے؟

۵۶۵- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ : كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ ، فَمَرُوا عَلَيْهِمَا بِجِنَازَةٍ فَقَامَا ، فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ، أَمْ مِنْ أَهْلِ الذَّمَّةِ ؟ فَقَالَا : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جِنَازَةٌ يَهُودِيٌّ ، فَقَالَ : «أَلَيْسَتْ نَفْسًا» .

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۵۰ - باب من قام لجنازة يهودي .

(۲۷) امام نماز جنازہ پڑھتے وقت کہاں کھڑا

باب أين يقوم الإمام من الميت

ہو؟

للصلاة عليه

۵۶۶- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں ایک عورت (ام کعب) کی نماز

۵۶۶- حَدِيثُ سُرَّةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ

☆ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما اسی ہیں۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شامل رہے۔ امد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔ مدینہ میں حضرت علیؑ کے نائب کی حیثیت سے کام کیا۔ متعدد احادیث کے راوی ہیں۔ ۳۸ھ میں کوفہ میں انتقال کیا۔

مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا ، فَقَامَ عَلَيْهَا ، وَسَطَّهَا .
جنازہ پڑھی تھی جس کا نفاس میں انتقال ہو گیا تھا۔ رسول اللہ
ﷺ اس کی کمر کے مقابل کھڑے ہوئے۔

أخرجه البخاري في : ۲۳ - كتاب الجنائز : ۶۳ - باب الصلاة على النفساء إذا ماتت في نفاسها .

۱۲ - کتاب الزکاة

۱۲ - زکوة کا بیان

۵۶۷- حدیثِ اَبی سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْ سُقٍ صَدَقَةٌ».

۵۶۷- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکوة نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوة نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (غلہ) میں زکوة نہیں ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴ - باب ما أدى زكاته فليس بكنز.

(۲) مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوة نہیں

(۲) باب لا زكاة على المسلم في عبده وفرسه

۵۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوة واجب نہیں۔“

۵۶۸- حدیثِ اَبی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴۵ - باب ليس على المسلم في فرسه صدقة.

(۳) زکوة دینے اور نہ دینے کا بیان

(۳) باب في تقديم الزكاة ومنعها

۵۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوة وصول کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوة دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل یہ شکر نہیں کرتا کہ کل تک تو وہ فقیر تھا۔ پھر اللہ نے اپنے رسول کی دعا کی برکت سے اسے مالدار بنا دیا۔ باقی

۵۶۹- حدیثِ اَبی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنْعَ ابْنِ جَمِيلٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا».

۵۶۷- وسق ساٹھ صلح کا ہوتا ہے اور صلح چار مد کا ہوتا ہے اور مد بغدادی رطل کے مطابق ۱۳۳ رطل کا ہوتا ہے تو وسق ایک ہزار چھ سو رطل بغدادی ہوئے۔ اور بغدادی رطل ۳/۷-۳۸ درہم کا ہے۔ (مرتب)

۵۶۸- فرس سے جنس مراد ہے ورنہ ایک گھوڑے میں عدم زکوة پر تو کوئی اختلاف نہیں۔ ہاں جب گھوڑے تجارت کے لیے ہوں تو ان میں بلا جملع زکوة واجب ہے۔ (مرتب)

فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ ، فَإِنَّكُمْ تَظْلُمُونَ خَالِدًا ، قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؛ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَعَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا».

رہے خالد، تو ان پر تم لوگ ظلم کرتے ہو۔ انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں۔ اور عباس بن عبدالمطلب، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ان کی زکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے۔ اور اتنا ہی اور انہیں میری طرف سے دیتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴۹ - باب قول الله تعالى - وفي الرقاب .

(۴) مسلمانوں پر کھجور اور جو سے صدقہ فطر

(۴) باب زكاة الفطر على المسلمين

دینے کا بیان

من التمر والشعير

۵۷۰- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فطر کی زکوٰۃ آزاد یا غلام، مویا عورت تمام مسلمانوں پر ایک صاع کھجور یا جو فرض کی تھی۔

۵۷۰- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ ، عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى ، مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۷۱ - باب صدقة الفطر على العبد وغيره من المسلمين .

۵۷۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کی زکوٰۃ فطر دینے کا حکم فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر لوگوں نے اسی کے برابر دوہ (آدھا صاع) گیہوں کر لیا تھا۔

۵۷۱- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ؛ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۷۴ - باب صدقة الفطر صاعًا من تمر .

۵۷۹- صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت عباسؓ کی زکوٰۃ بلکہ اس کا دو گنا روپیہ میں دوں گا۔ حضرت عباسؓ دو برس کی زکوٰۃ بیٹھی آنحضرت ﷺ کو دے چکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تحصیل کرنے والوں کو زکوٰۃ نہ دی۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ بالفعل ان کو سہلست دو۔ سل آئندہ ان سے دوہری یعنی دو برس کی زکوٰۃ وصول کرنا۔ (مختصر از وحیدی)

۵۷۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم فطر کی زکوٰۃ ایک صاع اناج یا گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع زیب (خشک انگور یا انجیر) نکالا کرتے تھے۔

۵۷۲- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ

زَيْبٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۲۴- كِتَابِ الزَّكَاةِ: ۷۳- بَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

۵۷۳- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع زیب (خشک انگور یا خشک انجیر) نکالتے تھے۔ پھر جب حضرت معلویہ رضی اللہ عنہا مدینہ میں آئے اور گیہوں کی آمدنی ہوئی تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں اس کا ایک مدد سرفے اناج کے دو مد کے برابر ہے۔

۵۷۳- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا، فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَيْبٍ. فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةَ وَجَاءَتْ السَّمْرَاءُ، قَالَ: أَرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ

مُدَّيْنِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۲۴- كِتَابِ الزَّكَاةِ: ۷۵- بَابِ صَاعٍ مِنْ زَيْبٍ.

(۶) زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

(۶) باب اثم مانع الزکاة

۵۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کے مالک تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں بعض لوگوں کے لئے وہ باعث اجر و ثواب ہیں بعض کے لئے وہ صرف پردہ ہیں اور بعض کے لئے وہیل جان ہیں جس کے لئے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کی نیت سے اسے پالتا ہے پھر حمل خوب چری ہوتی ہے یا (یہ فرمایا کہ) کسی شلواب جگہ اس کی رسی کو خوب لمبی کر کے باندھتا ہے (تاکہ چاروں طرف سے چر سکے) تو گھوڑا اس کی چری کی جگہ سے یا اس شلواب جگہ سے اپنی رسی کے ساتھ بندھا ہوا جو کچھ بھی کھاتا پیتا ہے مالک کو اس کی وجہ سے نیکیاں ملتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رسی ترا کر ایک

۵۷۴- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، قَالَ: «الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ: لِرَجُلٍ أُجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أُجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طَيْلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طَيْلَهَا فَاسْتَنْتُ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ

زغن یا دو زغن لگائے تو اس کی لید اور اس کے قدموں کے نشانوں میں بھی مالک کے لئے نیکیاں ہیں اور اگر وہ گھوڑا نہر سے گزرے اور اس میں سے پانی پی لے تو اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو پھر بھی اس سے اسے نیکیاں ملتی ہیں، دو سرا شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں باندھتا ہے تو یہ اس کے لئے وبال جان ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اس جامع اور منفرد آیت کے سوا ان کے متعلق اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ ”جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بھی برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔“

یرۃ ﴿۱﴾۔ أخرجه البخاري في: ۵۶- كتاب الجهاد والسير: ۴۸- باب الخيل لثلاثة.

(۸) زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیئے جانے کا بیان

۵۷۵- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں آنحضرت ﷺ تک پہنچا تو آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ کعبہ کے رب کی قسم وہی سب سے زیادہ خسارے والے ہیں۔ میں نے کہا کہ حضور، میری حالت کیسی ہے، کیا مجھ میں (بھی) کوئی ایسی بات نظر آئی ہے؟ میری حالت کیسی ہے؟ پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور آنحضرت ﷺ فرماتے جارہے تھے میں آپ کو خاموش نہیں کرا سکتا تھا۔ اور اللہ کی مشیت کے مطابق مجھ پر عجیب بے قراری طاری ہو گئی۔ میں نے پھر عرض کی، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس مال زیادہ ہے۔ لیکن اس سے وہ مستغنی ہیں جنہوں نے اس میں سے اس اس طرح (یعنی دائیں

کانت أرواؤها وآثارها حسنات له، ولو أنها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد أن يسقيها كان ذلك حسنات له؛ ورجل ربطها فخراً ورياء ونواء لأهل الإسلام فهي وزر على ذلك.

وَسئِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحُمْرِ ، فَقَالَ : «مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ ﴿۱﴾ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ . وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا

(۸) باب تغليظ عقوبة من لا يؤدي الزكاة

۵۷۵- حديث أبي ذر ، قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ، فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ : «هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ ، هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ» قُلْتُ : مَا شَأْنِي؟ أَيْرَى فِيَّ شَيْءٌ؟ مَا شَأْنِي؟ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ، فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ ، وَتَغَشَانِي مَا شَاءَ اللَّهُ ، فَقُلْتُ : مَنْ هُمْ؟ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا».

اور بائیں بے دریغ مستحقین پر) راہ خدا میں خرچ کیا ہو گا۔

أخرجه البخاري . في : ۸۳ - كتاب الإيمان والنذور : ۸ - باب كيف كانت يمين النبي ﷺ .

۵۷۶- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے قریب پہنچ گیا تھا اور آپ فرما رہے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا (آپ نے قسم اس طرح کھائی) اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یا جن الفاظ کے ساتھ بھی آپ نے قسم کھائی ہو (اس تاکید کے بعد فرمایا) کوئی بھی ایسا شخص جس کے پاس اونٹ، گائے، یا بکری ہو اور وہ اس کا حق نہ ادا کرتا ہو تو قیامت کے دن اس (جانور) کو لایا جائے گا، دنیا سے زیادہ بڑی اور موٹی تازی کر کے۔ پھر وہ اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگ سے مارے گی۔ جب آخری جانور اس پر سے گذر جائے گا تو پہلا جانور پھر لوٹ کر آئے گا۔ (اور اسے اپنے سینگ سے مارے گا اور کھروں سے روندے گا) اس وقت تک (یہ سلسلہ برابر قائم رہے گا) جب تک لوگوں کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴۳ - باب زكاة البقر .

(۹) صدقہ دینے کی رغبت دلانے کا بیان

۵۷۷- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے وقت مدینہ منورہ کی کالی پتھروں والی زمین پر چل رہا تھا کہ احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوذر، مجھے پسند نہیں کہ اگر احد پہاڑ کے برابر بھی میرے پاس سونا ہو اور مجھ پر ایک رات بھی اس طرح گذر جائے یا تین رات کہ اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس باقی بچے۔ سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے محفوظ رکھ لوں میں اس سارے سونے کو اللہ کی مخلوق میں اس کی طرح تقسیم کر دوں گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی کیفیت ہمیں اپنے ہاتھ سے لپ بھر کر دکھائی پھر آنحضرت

(۹) باب الترغيب في الصدقة

۵۷۷- حديث أبي ذرٍّ ، قال : كنتُ أمشي مع النبي ﷺ في حرة المدينة عشاءً ، استقبلنا أحدٌ ؛ فقال : «يا أبا ذرٍّ ! ما أحبُّ أنْ أُحدِّثَ لِي ذهبًا ، يأتي عليَّ ليلةً أو ثلاثٍ عندي منه دينارٌ إلا أرضدُّه لدينٍ ، إلا أنْ أقولَ به في عبادِ الله هكذا وهكذا وهكذا» وأرانا بيده . ثم قال : «يا أبا ذرٍّ ! قلتُ : لبيك وسعديك يا رسولَ

ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو ذر! میں نے عرض کیا بلیک و سعیدیک یا رسول اللہ! آنحضرت ﷺ نے فرمایا زیادہ جمع کرنے والے ہی (ثواب کی حیثیت سے) کم حاصل کرنے والے ہوں گے۔ سوائے اس کے جو اللہ کے بندوں پر مال اس اس طرح یعنی کثرت کے ساتھ خرچ کرے پھر فرمایا۔ یہیں ٹھہرے رہو ابو ذر۔ یہاں سے اس وقت تک نہ ہٹنا جب تک میں واپس نہ آ جاؤں۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لے گئے اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے آواز سنی اور مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں حضور اکرم ﷺ کو کوئی پریشانی نہ پیش گئی ہو۔ اس لئے میں نے (آنحضرت ﷺ کو دیکھنے کے لئے) جانا چاہا۔ لیکن فوراً ہی آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد یاد آیا کہ یہاں سے نہ ہٹنا۔ چنانچہ میں وہیں رک گیا (جب آپ تشریف لائے تو) میں نے عرض کی۔ میں نے آواز سنی تھی اور مجھے خطرہ ہو گیا تھا کہ کہیں آپ کو کوئی پریشانی نہ پیش آ جائے۔ پھر مجھے آپ کا ارشاد یاد آیا اس لئے میں یہیں ٹھہر گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ میرے پاس آئے تھے اور مجھے خبر دی ہے کہ میری امت کا جو شخص بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو۔

أخرجه البخاري في : ۷۹- كتاب الاستئذان : ۳- باب من أجاب بلبیک وسعدیک.

۵۷۸- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک روز میں باہر نکلا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ تماچل رہے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ اس سے میں سمجھا کہ آنحضرت ﷺ اسے پسند نہیں فرمائیں گے کہ آپ کے ساتھ اس وقت کوئی رہے۔ اس لئے میں چاند کے سائے میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے چلے لگا۔ اس کے

۵۷۸- حدیث اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي ، فَلِإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْشِي وَحَدَّهُ ، وَكَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ ؛ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ ، قَالَ : فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ

الْقَمَرِ ، فَالْتَفَتَ فَرَآنِي ، فَقَالَ : «مَنْ هَذَا؟»
 قُلْتُ : أَبُو ذَرٍّ ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ ، قَالَ :
 «يَا أَبَا ذَرٍّ ! تَعَالَهُ» قَالَ : فَمَشَيْتُ مَعَهُ
 سَاعَةً ، فَقَالَ : «إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمْ الْمُقْلُونَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَفَنَحَّ
 فِيهِ يَمِينُهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ
 فِيهِ خَيْرًا» . قَالَ : فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً ؛
 فَقَالَ لِي : «اجْلِسْ هُنَا» قَالَ : «فَاجْلِسْنِي
 فِي قَاعِ حَوْلِهِ حِجَارَةً ، فَقَالَ لِي : «اجْلِسْ
 هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ» . قَالَ : فَانْطَلَقَ فِي
 الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ ، فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ
 اللَّبْثَ ، ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ ، وَهُوَ
 يَقُولُ : «وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى» قَالَ : فَلَمَّا
 جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ جَعَلَنِي
 اللَّهُ فِدَاكَ مَنْ تَكَلَّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا
 سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا؟ قَالَ :
 «ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَرَضَ لِي فِي
 جَانِبِ الْحَرَّةِ ، قَالَ : بَشَّرْتُ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ
 مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ،
 قُلْتُ : يَا جَبْرِيلُ ! وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى .
 قَالَ : نَعَمْ ! قَالَ : قُلْتُ : وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ
 زَنَى؟ قَالَ : نَعَمْ ! وَإِنْ شَرِبَ الْحَمْرَ» .

بعد آپ مڑے تو مجھے دیکھا اور دریافت فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابو ذر! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔ آپ نے فرمایا، ابو ذر! یہاں آؤ، بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ جو لوگ (دنیا میں) زیادہ مال و دولت جمع کئے ہوئے ہیں قیامت کے دن وہی خسارے میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور انہوں نے اسے دائیں بائیں، آگے پیچھے خرچ کیا ہو اور اسے بھلے کاموں میں لگایا ہو۔ (حضرت ابو ذرؓ نے) بیان کیا کہ پھر میں تھوڑی دیر تک میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں بیٹھ جاؤ آنحضرت ﷺ نے مجھے ایک ہموار زمین پر بٹھا دیا جس کے چاروں طرف پتھر تھے اور فرمایا کہ یہاں اس وقت تک بیٹھے رہو جب تک میں تمہارے پاس لوٹ کے آؤں۔ پھر آپ پتھریلی زمین کی طرف چلے گئے اور نظروں سے لوجھل ہو گئے۔ آپ وہاں رہے اور دیر تک وہیں رہے۔ پھر میں نے آپ سے سنا۔ آپ یہ کہتے ہوئے تشریف لارہے تھے ”چاہے چوری کی ہو، چاہے زنا کیا ہو۔“

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو مجھ سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی! اللہ آپ پر مجھے قربان کرے۔ اس پتھریلی زمین کے کنارے آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔ میں نے تو کسی دوسرے کو آپ سے بات کرتے نہیں دیکھا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ پتھریلی زمین (رحمہ) کے کنارے وہ مجھ سے ملے اور کہا کہ اپنی امت کو خوش خبری سنا دو کہ جو بھی اس حال میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا۔ اے جبریل! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پھر عرض کیا، خواہ اس نے چوری کی ہو، زنا کیا ہو؟ حضرت جبریلؑ نے کہا ہاں، خواہ اس نے شراب ہی پی ہو۔“

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۱۳ - باب المكثرون هم المقلون.

(۱۰) مال جمع کرنے والوں پر سختی کا بیان

۵۷۹- حضرت احنف بن قیس نے بیان کیا کہ میں قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں سخت بال، موٹے کپڑے اور موٹی جھوٹی حالت میں ایک شخص آیا اور کھڑے ہو کر سلام کیا۔ اور کہا کہ خزانہ جمع کرنے والوں کو اس پتھر کی بشارت ہو جو جنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ اور ان کی چھاتی کی بھٹی پر رکھ دیا جائے گا۔ جو کندھے کی طرف سے پار ہو جائے گا اور کندھے کی پتلی ہڈی پر رکھا جائے گا تو سینے کی طرف پار ہو جائے گا۔ اس طرح وہ پتھر برابر ڈھلکتا رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ صاحب چلے گئے۔ اور ایک ستون کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ چلا اور ان کے قریب بیٹھ گیا۔ اب تک مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ صاحب کون ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ کی بات قوم نے پسند نہیں کی۔ انہوں نے کہا یہ سب تو بے وقوف ہیں، مجھ سے میرے خلیل نے کہا تھا۔۔۔ (میں نے پوچھا کہ آپ کے خلیل کون ہیں؟ جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ)۔۔۔ اے ابو ذر! کیا احد پہاڑ تو دیکھتا ہے؟ حضرت ابو ذرؓ کا بیان تھا کہ اس وقت میں نے سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ کتنا دن ابھی باقی ہے۔ کیونکہ مجھے (آپ کی بات سے) یہ خیال گذرا کہ آپ اپنے کسی کام کے لئے مجھے بھیجیں گے۔ میں نے جواب دیا کہ جی ہاں (احد پہاڑ میں نے دیکھا ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں اس کے سوا پسند نہیں کرتا کہ صرف تین دینار بچا کر باقی تمام کا تمام (اللہ کے راستے میں) دے ڈالوں (ابو ذرؓ نے پھر فرمایا کہ) ان لوگوں کو کچھ معلوم نہیں۔ یہ دنیا جمع کرنے کی فکر کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں! خدا کی قسم نہ میں ان کی دنیا ان سے مانگتا ہوں اور نہ دین کا کوئی مسئلہ ان سے پوچھتا ہوں تا آنکہ میں

(۱۰) باب في الكنازين للأموال والتغليظ عليهم

۵۷۹- حدیث ابي ذر. عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : جَلَسْتُ إِلَى مَلَأٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ حَشِينُ الشَّعْرِ وَالنِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ ، حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : بَشِّرِ الْكَنَازِينَ بِرَضْفٍ يُحْمَى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى حَلْمَةِ تَذِي أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ ، وَيُوضَعُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلْمَةِ تَذِيهِ يَتَزَلُّزَلُ . ثُمَّ وَلَّى فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ ، وَأَنَا لَا أَذْرِي مَنْ هُوَ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرَهُوا الَّذِي قُلْتُ : قَالَ : إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي . قَالَ : قُلْتُ مَنْ خَلِيلُكَ؟ قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتُبْصِرُ أَحَدًا؟» قَالَ : فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ . قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَ : «مَا أَحِبُّ أَنْ لِي مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ». وَإِنَّ هَؤُلَاءَ لَا يَعْقِلُونَ ، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا ، لَا وَاللَّهِ! لَا أَسْأَلُهُمْ

اللہ تعالیٰ سے جا ملوں۔

دُنْيَا ، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَن دِينِ حَتَّى أَلْقَى

اللَّهُ. أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴ - باب ما أدى زكاته فليس بكنز.

(۱۱) سخاوت کی فضیلت کا بیان

(۱۱) باب الحث على النفقة

وتبشير المنفق بالخلف

۵۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے میرے بندو) (میری راہ میں) خرچ کرو تو میں بھی تم پر خرچ کروں گا۔ اور فرمایا اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات اور دن کے مسلسل خرچ سے بھی اس میں کمی نہیں ہوتی اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے، مسلسل خرچ کئے جا رہا ہے لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔“

۵۸۰- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ : أَنْفَقَ أَنْفَقَ عَلَيْكَ» وَقَالَ : «يَدُ اللَّهِ مَلَأَى ، لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ ، سَحَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ» وَقَالَ : «رَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِيضْ مَا فِي يَدِهِ ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ، وَيَبِيدُهُ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ».

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۱۱ - سورة هود : ۲ - باب قوله - وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ -.

(۱۳) پہلے اپنے اوپر پھر گھر والوں پر پھر اقرباء پر

(۱۳) باب الابتداء في النفقة بالنفس

خرچ کرنے کا بیان

ثم أهله ثم القرابة

۵۸۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ آپ کے صحابہ میں سے ایک نے اپنے ایک غلام کو مدبر بنا دیا ہے (کہ ان کی موت کے بعد وہ آزاد ہو جائے گا) چونکہ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں بیچ دیا اور اس کی قیمت انہیں بھیج دی۔

۵۸۱- حدیث جَابِرٍ ، قَالَ : بَلَغَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ ، فَبَاعَهُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ ، ثُمَّ أَرْسَلَ بِمَنْبِهِ إِلَيْهِ.

أخرجه البخاري في : ۹۳ - كتاب الأحكام : ۳۲ - باب بيع الإمام على الناس أموالهم وضياعهم.

۵۸۱- مدبر سے مراد یہ ہے کہ غلام کی آزادی اپنی موت سے مشروط کر لیتا ہے۔ چونکہ غلام کے علاوہ اس کا مال نہیں تھا اس لیے اسے بیچ دیا اور پھر دیکھا کہ اس نے تمام مال خرچ کر دیا ہے جس کے سبب ہلاکت میں واقع ہو رہا تھا اس لیے اس کے قول کو باطل قرار دیا اور اسے توڑ دیا۔ (مرتب)

(۱۴) باب فضل النفقة والصدقة علی

الأقربین والزوج والأولاد والوالدین ولو كانوا

مشرکین

(۱۳) والدین اور دیگر اقرباء پر خرچ کرنے کی
فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں

۵۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ اپنے کھجور کے بانگات کی وجہ سے۔ اور اپنے بانگات میں سب سے زیادہ پسند انیس بیرحاء کا بلغ تھا۔ یہ بلغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا بیٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ اِلَّا بِمَا كَرِهْتُمْ** یعنی ”تم نیکی کو اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔“ (آل عمران: ۹۲) یہ سن کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس وقت تک نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیاری سے پیاری چیز نہ خرچ کرو۔ اور مجھے بیرحاء کا بلغ سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اس لئے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لئے خیرات کرتا ہوں۔ اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے حکم سے جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کیجئے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوب! یہ تو بڑا ہی آمدنی کا مال ہے۔ یہ تو بہت ہی نفع بخش ہے۔ اور جو بات تم نے کسی میں نے وہ سن لی۔ اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو دے ڈالو۔ ابو طلحہ نے کہا۔ یا رسول اللہ میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں کو دے دیا۔

۵۸۲- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءِ فِيهَا طَيِّبٍ ؛ قَالَ أَنَسٌ : فَلَمَّا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ ؛ أَرْجُو بِرَّهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ ، فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ . قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «بَخْ! ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ» . فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ : أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَسَمَّهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقْرَابِهِ وَبَنِي عَمِّهِ .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة على الأقارب .

۵۸۳- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر وہ تمہارے ننھیال والوں کو دی جاتی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔

۵۸۳- حَدِيثٌ مِّمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا: «وَلَوْ وَصَلْتَ بَعْضَ أَحْوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكَ». أخرجه البخاري في: ۵۱- كتاب الهبة: ۱۶- باب بمن يبدأ بالهدية.

۵۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا۔ آپ یہ فرما رہے تھے، صدقہ کو خواہ اپنے زیور ہی میں سے دو۔ اور حضرت زینب اپنا صدقہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور چند یتیموں پر بھی جو ان کی پرورش میں تھے، خرچ کیا کرتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے خاوند سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے کہ کیا وہ صدقہ بھی مجھ سے کفایت کرے گا جو میں آپ پر اور ان چند یتیموں پر خرچ کروں جو میری سپردگی میں ہیں؟ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم خود جا کر رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لو۔ آخر میں خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت میں نے آپ کے دروازے پر ایک انصاری خاتون کو پایا۔ جو میری ہی جیسی ضرورت لے کر موجود تھیں۔ (جو ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب تھیں) پھر ہمارے سامنے سے بلال رضی اللہ عنہ گذرے۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیجئے کہ کیا وہ صدقہ مجھ سے کفایت کرے گا جسے میں اپنے شوہر اور اپنے زیر تحویل چند یتیم بچوں پر خرچ کروں؟ ہم نے بلال سے یہ بھی کہا کہ ہمارا نام نہ لیانا۔ وہ اندر گئے اور آپ سے عرض کیا کہ دو عورتیں مسئلہ دریافت کرتی ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ نے

۵۸۴- حَدِيثٌ زَيْنَبَ امْرَأَةَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ، سَلْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامِي فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؛ فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتَهَا مِثْلُ حَاجَتِي؛ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ، أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْنَا. فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: زَيْنَبُ. قَالَ: «أَيُّ الزَّيْنَبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ،

☆ حضرت زینب بنت معاویہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ نے نبی اکرم ﷺ اور اپنے خاوند اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت لی ہے۔ متعدد احادیث کی راویہ ہیں۔

کہہ دیا کہ زینب نام کی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کون سی زینب؟ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ بے شک درست ہے۔ اور انہیں دو گنا ثواب ملے گا۔ ایک قربت داری کا اور دوسرا خیرات کرینے کا۔

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴۸ - باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر .

۵۸۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ابو سلمہ (ان کے پہلے شوہر) کے لڑکوں کے بارے میں ثواب ملے گا اگر میں ان پر خرچ کروں؟ میں انہیں اس محتاجی میں دیکھ نہیں سکتی وہ میرے بیٹے ہی تو ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تمہیں ہر اس چیز کا ثواب ملے گا جو تم ان پر خرچ کرو گی۔

۵۸۵- حديث أم سلمة ، قالت : قلت يا رسول الله! هل لي من أجر في بني أبي سلمة أن أنفق عليهم ، وكنت بتاركتهم هكذا وهكذا ، إنما هم بني؟ قال : «نعم! لك أجر ما أنفقت عليهم».

أخرجه البخاري في : ۶۹ - كتاب النفقات : ۱۴ - باب وعلى الوارث مثل ذلك :

۵۸۶- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جب مسلمان اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں بھی اس کو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔“

۵۸۶- حديث أبي مسعود الأنصاري ، عن النبي ﷺ ، قال : «إذا أنفق المسلم نفقة على أهله، وهو يحتسبها ، كانت له صدقة».

أخرجه البخاري في : ۶۹ - كتاب النفقات : ۱ - باب في فضل النفقة على الأهل .

۵۸۷- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) جو مشرک تھیں، میرے یہاں آئیں۔ میں نے (ان کے متعلق) رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہش مند ہیں، تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

۵۸۷- حديث أسماء بنت أبي بكر رضي الله عنهما ، قالت : قدمت على أمي وهي مشركة في عهد رسول الله ﷺ ، فاستفتيت رسول الله ﷺ ، قلت : وهي راغبة : أفأصل أمي؟ قال : «نعم! صلي أمك».

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الأذان : ۲۹ - باب الهدية للمشركين .

(۱۵) میت کے ایصال ثواب کا بیان

(۱۵) باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه

۵۸۸- حدیث عائشة رضی اللہ عنہا ،
 أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمَّي افْتَلَتَتْ
 نَفْسَهَا ، وَأَظْنَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ ،
 فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ :
 «نَعَمْ».

۵۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک
 شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال
 ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ
 کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ
 خیرات کروں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا
 کہ ہاں ملے گا۔

أخرجه البخاري في : ۲۳- كتاب الجنائز : ۹۵- باب موت الفجأة البغنة.

(۱۶) ہر نیکی صدقہ ہے

(۱۶) باب بيان أن اسم الصدقة يقع على

كل نوع من المعروف

۵۸۹- حدیث ابي موسى ، قَالَ : قَالَ
 النَّبِيُّ ﷺ : «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ» قَالُوا:
 فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ : «فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ
 نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ» قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ
 لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ : «فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ
 الْمَلْهُوفَ» قَالُوا : فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ :
 «فِيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ» أَوْ قَالَ : «بِالْمَعْرُوفِ» قَالَ:
 فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ : «فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ»
 فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ.

۵۸۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم
 ﷺ نے فرمایا ”ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔“ صحابہ
 کرام نے عرض کیا اگر کوئی چیز کسی کو (صدقہ کے لیے) میسر نہ
 ہو۔ آپ نے فرمایا پھر اپنے ہاتھ سے کام کرے اور اس سے
 خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ صحابہ کرام نے
 عرض کی اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا کہا کہ نہ کر سکے۔
 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند پریشان حال کی
 مدد کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔
 فرمایا کہ پھر بھلائی کی طرف لوگوں کو رغبت دلائے یا کہا
 ”بالمعروف“ کا کرنا۔ عرض کیا اور اگر یہ بھی نہ کر سکے؟
 آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر برائی سے رکا رہے کہ یہ بھی
 اس کے لیے صدقہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ۷۸- كتاب الأدب : ۳۳- باب كل معروف صدقة.

۵۹۰- حدیث ابي هريرة ؓ قَالَ : قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «كُلُّ سُلَامَى مِنْ النَّاسِ
 عَلَيْهِ صَدَقَةٌ ، كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ ؛
 يَعْلَلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى

۵۹۰- حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا ”انسان کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے۔ ہر
 دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ پھر اگر وہ انسانوں کے
 درمیان انصاف کرے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اور کسی کو

سواری کے معاملے میں اگر مرد پہنچائے، اس طرح کہ اسے اس پر سوار کرائے۔ یا اس کا سامان اٹھا کر رکھ دے، تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اور اچھی بات منہ سے نکالنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

ذَابْتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ ، وَالْكَلِمَةُ الصَّيْبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ ، وَيَمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد : ١٢٨ - باب من أخذ بالركاب ونحوه .

(۱۷) خراج کرنیوالے اور نہ کرنیوالے کا بیان

۵۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خراج کرنے والے کو اس کا بدلہ دے۔ اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کے مال کو تلف کر دے۔“

(۱۷) باب في المنفق والممسك

۵۹۱- حدیث ابي هريرة رضی اللہ عنہ ، أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال : «ما من يوم يصبح العباد فيه إلا مكان ينزلان ، فيقول أحدهما : اللهم! أعط منفقًا خلفًا ؛ ويقول الآخر : اللهم! أعط ممسكًا تلفًا».

أخرجه البخاري في : ٢٤ - كتاب الزكاة : ٢٧ - باب قول الله تعالى ﴿فأما من أعطى واتقى وصدق بالحسنى﴾ .

(۱۸) صدقہ کرنے کی ترغیب دلانا قبل اس

کے کہ کوئی صدقہ لینے والا باقی نہ رہے

(۱۸) باب الترغيب في الصدقة قبل

أن لا يوجد من يقبلها

۵۹۲- حضرت حارث بن وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سنا تھا کہ صدقہ کرو۔ ایک ایسا زمانہ بھی تم پر آنے والا ہے جب ایک شخص اپنے مال کا صدقہ لے کر نکلے گا اور کوئی اسے قبول کرنے والا نہیں پائے گا۔ (جس کے پاس صدقہ لے کر جائے گا) وہ یہ جواب دے گا کہ اگر تم کل اسے

۵۹۲- حدیث حارثة بن وهب ، قال : سمعت النبي صلی اللہ علیہ وسلم يقول : «تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها ، يقول الرجل لو

۵۹۰- مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان پر ہر جوڑ کے بدلے میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ کرنا واجب ہے اس کا شکر کرنے کے لیے کہ اس نے اس کی ہڈیوں کے جوڑ بنائے جن سے وہ کچھ پکڑ اور کچھ لے دے سکتا ہے۔ جوڑوں کے ذکر کو خاص کیا ہے کیونکہ تصرف اور حرکات و سکنات میں جوڑوں کا خاص دخل اور عمدہ کارکردگی ہے۔ (مرتب)

لائے ہوتے تو میں قبول کر لیتا۔ آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبْلَتِهَا ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۹ - باب الصدقة قبل الرد .

۵۹۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آجائے گا کہ ایک شخص سونے کا صدقہ لے کر نکلے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور یہ بھی ہو گا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس عورتیں ہو جائیں گی کیونکہ مردوں کی کمی ہو جائے گی اور عورتوں کی زیادتی ہوگی۔ (قیامت کے قریب یا تو عورتوں کی پیدائش بڑھ جائے گی، مرد کم پیدا ہوں گے۔ یا لڑائیوں کی کثرت سے مردوں کی قلت ہو جائیگی اور ایسا کئی دفعہ ہو چکا ہے) باب الصدقة قبل الرد . ۹ - كتاب الزكاة : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۹ - باب الصدقة قبل الرد .

۵۹۳- حَدِيثُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الْيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يُلْذَنُ بِهِ ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۹ - باب الصدقة قبل الرد .

۵۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت آنے سے پہلے مال و دولت کی اس قدر کثرت ہو جائے گی اور لوگ اس قدر مالدار ہو جائیں گے کہ اس وقت صاحب مال کو اس کی فکر ہوگی کہ اس کی زکوٰۃ کون قبول کرے۔ اور اگر کسی کو دینا بھی چاہے گا تو اس کو یہ جواب ملے گا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ (قیامت کے قریب جب زمین اپنے خزانے اگل دے گی تب یہ حالت پیش آئے گی)

۵۹۴- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثَرَ فِيكُمْ الْمَالُ ، فَيَفِيضَ حَتَّى يَهْمَ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ ، لَا أُرَبِّ لِي».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۹ - باب الصدقة قبل الرد .

(۱۹) حلال کمائی سے صدقہ قبول ہونے کا بیان

(۱۹) باب قبول الصدقة

من الكسب الطيب وتربيتها

۵۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حلال کمائی سے ایک کھجور برابر بھی خیرات کی۔۔۔ اور اللہ تک حلال کمائی ہی کی خیرات پہنچتی ہے۔۔۔ تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کر لیتا ہے۔ اور خیرات کرنے والے کے لئے اسے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے

۵۹۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ، وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللَّهِ إِلَّا الطَّيِّبُ ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ ، ثُمَّ

جیسے کوئی تم میں سے اپنے پچھیرے کی پرورش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ برابر ہو جاتی ہے۔

يُرَبِّيَهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهٗ ،
حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ .

أخرجه البخاري في : ٩٧ - كتاب التوحيد : ٢٣ - باب قول الله تعالى ﴿تَعْرَجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ﴾ .

(۲۰) ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ ہے

(۲۰) باب الحث على الصدقة ولو بشق تمره
أو كلمة طيبة وأنها حجاب من النار

۵۹۶- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی سہی (مگر ضرور صدقہ کر کے دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو)

۵۹۶- حدیث عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ» .

أخرجه البخاري في : ٢٤ - كتاب الزكاة : ١٠ - باب اتقوا النار ولو بشق تمره .

۵۹۷- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اس کے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اس کے سامنے آگ ہو گی۔ پس تم میں سے جو شخص بھی چاہے کہ وہ آگ سے بچے تو وہ راہ خدا میں خیر خیرات کرتا رہے۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ سے ہی ممکن ہو۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۵۹۷- حدیث عدی بن حاتم ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيَكَلِمُهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ ، ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قَدَامَهُ ، ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ! . وَعَنْهُ أَيْضًا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :

☆ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو وہب اور ابو طریف تھی۔ آپ کے والد حاتم کی سخاوت آج بھی ضرب النثل ہے۔ ساتویں سال کے وسط میں وفد کی شکل میں تشریف لائے تھے۔ بڑے نصرانی تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا احترام اور عزت کی۔ جب لوگ مرتد ہوئے تو یہ اسلام پر ثابت قدم رہے تھے۔ اور اپنی قوم کی زکوٰۃ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچائی۔ عراق کی فتح میں شامل تھے پھر کوفہ میں رہے اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ۶۶ ہجری میں ۱۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۹۶- یعنی جب تم نے معلوم کر لیا ہے (صدقہ کی فضیلت کو) تو آگ سے بچو اور کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگرچہ آدھی کھجور کے برابر ہو یہ بھی امکان ہے کہ یہ معنی مراد ہے، یعنی جب تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ قیامت کے دن برے اعمال سے کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا اور تمہارے سامنے آگ موجود ہے تو اب صدقہ کو اپنے اور آگ کے درمیان ڈھال بنا لو اگرچہ وہ نصف کھجور ہو۔ (مرتب)

جہنم سے بچو۔ پھر آپ نے چہرہ پھیر لیا، پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو اور پھر اس کے بعد چہرہ مبارک پھیر لیا، پھر فرمایا جہنم سے بچو۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ ہم نے اس سے یہ خیال کیا کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا کہ جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ ہو سکے۔ اور جسے یہ بھی نہ ملے تو اسے (لوگوں میں) کسی اچھی بات کہنے کے ذریعہ سے ہی (جہنم سے) بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

«اتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ؛ ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ»، ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ، ثَلَاثًا. حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا. ثُمَّ قَالَ: «اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِكْلِمَةَ طَيِّبَةً».

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۴۹ - باب من نوقش الحساب عذب.

(۲۱) حمال مزدور کو بھی صدقہ کرنا چاہیے

(۲۱) باب الحمل أجرة يتصدق بها

والنهي الشديد عن تقيص المتصدق بقليل

۵۹۸- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہمیں خیرات کرنے کا حکم ہوا تو ہم مزدوری پر بوجھ اٹھاتے (اور اس کی مزدوری صدقہ میں دے دیتے) چنانچہ ابو عقیل رضی اللہ عنہ اسی مزدوری سے آدھا صلح خیرات لے کر آئے اور ایک دوسرے صحابی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس سے زیادہ لائے۔ اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ کو اس (یعنی ابو عقیل) کے صدقہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی اور اس دوسرے (عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے تو محض دکھلوے کے لئے اتنا بہت سا صدقہ دیا ہے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی کہ ”یہ ایسے لوگ ہیں جو صدقات کے بارے میں نقلی صدقہ دینے والے مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ان لوگوں پر جنہیں بجز ان کی محنت مزدوری کے کچھ نہیں ملتا۔ یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے، انہی کے لئے دکھ کی بار ہے۔“ (التوبہ: ۷۹)

۵۹۸- حدیث ابی مسعود . قَالَ : لَمَّا أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ ؛ فَجَاءَ أَبُو عَقِيلٍ بِنَصْفِ صَاعٍ ، وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ ؛ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ : إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا ، وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً . فَنَزَلَتْ ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ .

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۹ - سورة التوبة : ۱۱ - باب قوله ﴿الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ﴾ .

(۲۲) روده والا جانور مفت دینے کی فضیلت

(۲۲) باب فضل المنيحة

۵۹۹- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «نِعْمَ الْمَيْحَةُ اللَّفْحَةُ الصَّفِيُّ مَنَحَةٌ، وَالشَّاءُ الصَّفِيُّ، تَعْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوهُ بِإِنَاءٍ».

۵۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کیا ہی عمدہ ہے ہدیہ اس دودھ دینے والی اونٹنی کا جس نے ابھی حال ہی میں بچہ جنا ہو۔ اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح و شام اپنے دودھ سے برتن بھر دیتی ہے۔

أخرجه البخاري في : ۵۱- كتاب الهبة : ۳۵- باب فضل المنيحة.

(۲۳) باب مثل المنفق والبخيل

(۲۳) سخی اور بخیل کی مثال

۶۰۰- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَّصِدِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّانٌ مِنْ حَدِيدٍ، قَدْ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَدْيِهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا؛ فَجَعَلَ الْمُتَّصِدِقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى أَنْامِلَهُ، وَتَعْفُو أَثَرَهُ؛ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا.

۶۰۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو آدمیوں جیسی ہے جو لوہے کے نیچے ہاتھ سینہ اور حلق تک پہنچے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبہ میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی کبھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چمٹ جاتا ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گریبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہو گی۔

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِإِصْبَعِهِ هَكَذَا فِي جَيْبِهِ، فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوسِعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ!

أخرجه البخاري في : ۷۷- كتاب اللباس : ۹- باب جيب القميص من عند الصدر وغيره.

(۲۴) باب ثبوت أجر المتصدق وإن

(۲۴) صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ

وقعت الصدقة في يد غير أهلها

صدقہ فاجر وغیرہ کو پہنچے

۵۹۹- منیجہ عربوں کی اصطلاح میں دودھ دینے والی اونٹنی یا کسی بھی ایسے جانور کو کہتے تھے جو کسی دوسرے کو کوئی تحفہ کے طور پر دودھ پینے کے واسطے دے۔ (راز)

۶۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے (بنی اسرائیل میں سے) کہا کہ مجھے ضرور صدقہ (آج رات) دینا ہے۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا۔ اور (نوا قفی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے کہا شروع کیا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ (آج رات) میں پھر ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا۔ اور اس مرتبہ ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ اچھا آج رات پھر ضرور صدقہ نکالوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لئے ہوئے وہ پھر نکلا۔ اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر ذکر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے ہے۔ میں اپنا صدقہ لا علمی سے چور فاحشہ اور مالدار کو دے آیا۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے۔ تو اس میں اس کا امکان ہے کہ وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقہ کامل مل جانے پر اس کا امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے۔ اور مالدار کے ہاتھ میں پڑ جانے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو۔ اور پھر جو اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے وہ خرچ کرے۔

۶۰۱- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصَدِّقُ عَلَيَّ سَارِقٌ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِي زَانِيَةٍ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَيَّ زَانِيَةٍ؛ فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ زَانِيَةٍ؛ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ؛ فَوَضَعَهَا فِي يَدِي غَنِيٍّ؛ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ، تُصَدِّقُ عَلَيَّ غَنِيٍّ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّ سَارِقٍ، وَعَلَيَّ زَانِيَةٍ، وَعَلَيَّ غَنِيٍّ؟ فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَيَّ سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زَانَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيَنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ».

أخرجه البخاري في : ۲۴- كتاب الزكاة : ۱۴- باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم.

(۲۵) خازن، امانت دار اور عورت کو صدقہ کا

(۲۵) باب أجر الخازن الأمين والمرأة إذا

ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ

تصدقت من بيت زوجها غير مفسدة يادنه

صاف اجازت ہو یا دستور کے مطابق اجازت ہو

الصريح أو العرفي

صدقہ دے

۶۰۲- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ خازن مسلمان امانت دار جو کچھ بھی خرچ کرتا ہے اور بعض دفعہ فرمایا وہ چیز پوری طرح دیتا ہے جس کا اسے سرمایہ کے مالک کی طرف سے حکم دیا گیا اور اس کا دل بھی اس سے خوش ہے۔ اور اسی کو دیتا ہے جسے دینے کے لئے مالک نے کہا تھا۔ تو وہ دینے والا بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲۴- كتاب الزكاة : ۲۵- باب أجزر الخادم إذا تصدق بأمرٍ صاحبه غير مفسد.

۶۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے مال سے کچھ خرچ کرے اور اس کی نیت شوہر کی پونجی برباد کرنے کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملے گا۔ اور شوہر کو بھی اس کا ثواب ملے گا کہ اسی نے کمایا ہے۔ اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

أخرجه البخاري في : ۲۴- كتاب الزكاة : ۱۷- باب من أمر خادمته بالصدقة ولم ينال بنفسه.

۶۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر شوہر گھر پر موجود ہے تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نظلی) روزہ نہ رکھے۔

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۸۴- باب صوم المرأة بإذن زوجها تطوعاً.

۶۰۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر عورت اپنے شوہر کی کمالی میں سے، اس کے حکم

۶۰۲- حديث أبي موسى ، عن النبي ﷺ ، قال : «لخازن المسلم الأمين الذي يُنفذُ ، ورُبمّا قال : «يُعطي ما أمر به كاملاً موفراً ، طيباً به نفسه ، فيدفعه إلى الذي أمر له به - أحد المتصدقين».

۶۰۳- حديث عائشة رضي الله عنها ، قالت : قال رسول الله ﷺ : «إذا أنفقت المرأة من طعام بيتها غير مفسدة ، كان لها أجرها بما أنفقت ، ولزوجها أجره بما كسب ، وللخازن مثل ذلك ، لا ينقص بعضهم أجر بعض شيئاً».

۶۰۴- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، : «لا تصوم المرأة ، وبعلمها شاهد ، إلا بإذنه».

۶۰۵- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : «إذا أنفقت

۶۰۴- نظلی روزہ نفل عبادت ہے اور خاوند کی اطاعت عورت کے لیے فرض ہے۔ اس لیے نفلی عبادت سے پہلے فرض کی ادائیگی ضروری ہے۔ شوہر دن میں اگر اپنی بیوی سے ملاپ چاہے تو عورت کو نفل روزہ ختم کرنا ہوگا۔ (ران)

کے بغیر (دستور کے مطابق) اللہ کے راستے میں خرچ کر دے تو اسے بھی آدھا ثواب ملتا ہے۔

الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ».

أخرجه البخاري في : ٦٩ - كتاب النفقات : ٥ - باب نفقة المرأة إذا غاب عنها زوجها ونفقة الولد.

(٢٧) باب من جمع الصدقة وأعمال البر

(٢٤) صدقة کے ساتھ دیگر نیک اعمال کرنا

٦٠٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کے راستے میں دو چیزیں خرچ کرے گا اسے فرشتے جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے۔ پھر جو شخص نمازی ہو گا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا جو مجاہد ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہو گا اسے "باب ریان" سے بلایا جائے گا اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والا ہو گا اسے زکوٰۃ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے دل بپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! جو لوگ ان دروازوں (میں سے کسی ایک دروازے) سے بلائے جائیں گے مجھے ان سے بحث نہیں۔ آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی انہیں میں سے ہوں گے۔

٦٠٦- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ، قال: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا خَيْرٌ؛ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ».

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه: يَا أَبِی أَنْتَ وَأُمِّي، يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا عَلَيَّ مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ! وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ٤ - باب الريان للصائمين.

٦٠٤- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک جوڑا

٦٠٧- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي ﷺ، قال: «مَنْ أَنْفَقَ

(کسی چیز کا) خرچ کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف) بلائے گا کہ ابے فلاں اس دروازے سے آ۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ بولے یا رسول اللہ پھر اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے۔

زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ ، كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ ، أَيُّ فُلٍ هَلُمَّ! قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ».

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۳۷ - باب فضل النفقة في سبيل الله.

(۲۸) خرچ کر نیکی فضیلت اور شمار کر نیکی کراہت

۶۰۸ - حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خرچ کیا کر گناہ نہ کر، تاکہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے۔ اور جوڑ کے نہ رکھو، تاکہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپالے۔

(۲۸) باب الحث على الإنفاق وكرهه الإحصاء

۶۰۸ - حديث أسماء ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِي اللَّهَ عَلَيْكَ».

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۱۵ - باب هبة المرأة لغير زوجها.

(۲۹) تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو

(۲۹) باب الحث على الصدقة ولو بالقليل ،

حقیر نہ جاننے کا بیان

ولا تمنع من القليل لا حتقاره

۶۰۹ - حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اے مسلمان عورتو! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے لئے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے، خواہ بکری کا کھربھی کیوں نہ ہو۔“

۶۰۹ - حديث أبي هريرة ؓ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرْنَ جَارَةً لِحَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسِينَ شَاةً».

أخرجه البخاري في : ۱۵ - كتاب الهبة : ۱ - باب الهبة وفضلها والتحريض عليها.

(۳۰) صدقہ چھپا کر دینے کی فضیلت

(۳۰) باب فضل إخفاء الصدقة

۶۱۰ - حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلت طرح کے آدمی ہوں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے

۶۱۰ - حديث أبي هريرة ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ

۶۰۹ - یعنی کوئی پڑوسن اپنے پاس موجود ہدیہ اور تحفہ بھیجنے سے اسے کم جان کر پس و پیش نہ کرے اور نہ رکے بلکہ اس تھوڑی سی چیز کی سخاوت کرے کیونکہ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ اور جب گانا اور مسلسل قلیل ملتا رہے گا تو وہ کثیر بن جائے گا۔ (مرتب)

سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اول انصاف کرنے والا بادشاہ۔
دوسرا وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں جوانی کی امتگ سے مصروف رہا۔

تیسرا ایسا شخص جس کا دل ہر وقت مسجد میں لگا رہتا ہے۔
چوتھے دو ایسے شخص جو اللہ کے لئے باہم محبت رکھتے ہیں اور ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد کی لسی محبت ہے۔
پانچواں وہ شخص جسے کسی باعزت اور حسین عورت نے (برے ارادہ سے) بلایا لیکن اس نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

چھٹا وہ شخص جس نے صدقہ کیا، مگر اتنے پوشیدہ طور پر کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہوئی کہ وہ اپنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔
ساتواں وہ شخص جس نے تمنا میں اللہ کو یاد کیا اور (بے ساختہ) آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

أخرج البخاري في ۱۰ - كتاب الزكاة : ۳۶ - باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد.

(۳۱) خوش حالی اور تندرستی میں صدقہ کرنے کی فضیلت

(۳۱) باب بيان أن أفضل الصدقة الصحيح الصحيح

۳۱۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ! کس طرح کے صدقے میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس صدقے میں جسے تم صحت کے وقت بخل کے پلو جو دو کرو۔ تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مالدار بننے کی تمنا اور امید۔ اور (اس صدقہ خیرات میں) ڈھیل نہ ہونی چاہئے کہ جب جان حلق تک آجائے تو اس وقت تو کہنے لگے کہ فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا۔ حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا ہے۔

۶۱۱ - حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ ، قال : جاء رجل إلى النبي صلی اللہ علیہ وسلم ، فقال : يا رسول الله ! أي الصدقة أعظم أجراً؟ قال : «أن تصدق وأنت صحيح صحيح تحشى الفقر وتأمل الغنى ، ولا تمهل حتى إذا بلغت الحلقوم ، قلت لفلان كذا ، ولفلان كذا ، وقد كان لفلان» .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۱۱ - باب أي الصدقة أفضل.

(۳۲) اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے،

باب بيان أن اليد العليا خير من اليد

السفلى وأن اليد العليا هي المنفقة

اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ

وأن السفلى هي الآخذة

مانگنے والا ہے۔

۶۱۲ - حديث ابن عمر رضي الله

عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ ، وَهُوَ

عَلَى الْمِنْبَرِ ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعْفُفَ

وَالْمَسْئَلَةَ : «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ

السُّفْلَى ، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ ،

وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ».

۶۱۲ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب کہ آپ منبر پر تشریف رکھتے

تھے۔ آپ نے صدقہ اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے کا

اور دوسروں سے مانگنے کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ اوپر والا ہاتھ

نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والے کا

ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والے کا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۱۸ - لا صدقة إلا عن ظهر غني.

۶۱۳ - حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور

پہلے انہیں دو جو تمہارے بال نیچے اور عزیز ہیں۔ اور بہترین

صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے۔ اور جو کوئی سوال

سے بچتا چاہے گا اسے اللہ بھی محفوظ رکھتا ہے اور جو دوسروں

(کے مال) سے بے نیاز رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی بنا

دیتا ہے۔

۶۱۳ - حديث حكيم بن حزام رضي

الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الْيَدُ الْعُلْيَا

خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَأَبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ،

وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنَى ، وَمَنْ

يَسْتَعْفِفُ يُعِفُّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ

اللَّهُ».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۱۸ - باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى.

۶۱۴ - حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔ میں

نے پھر مانگا اور آپ نے پھر عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا آپ

نے پھر بھی عطا فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے

حکیم! یہ دولت بڑی سرسبز اور بہت ہی شیریں ہے۔ لیکن جو

۶۱۴ - حديث حكيم بن حزام رضي الله

عنه ، قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ

فَأَعْطَانِي ؛ ثُمَّ قَالَ : «يَا حَكِيمُ ! إِنَّ هَذَا

فخص اس سے اپنے دل کو سخی رکھ لے تو اس کی دولت میں برکت ہوتی ہے۔ اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے۔ تو اس کی دولت میں کچھ بھی برکت نہیں ہوگی۔ اس کا حال اس شخص جیسا ہو گا جو کھاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔ (یاد رکھو) اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کی اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اب اس کے بعد میں کسی سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔ تا آنکہ اس دنیا ہی سے میں جدا ہو جاؤں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حکیم کو ان کا معمول دینے کو بلاتے تو وہ لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں ان کا حصہ دینا چاہا تو انہوں نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ مسلمانو! میں تمہیں حکیم بن حزام کے معاملہ میں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے ان کا حق انہیں دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ غرض حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کسی سے بھی کوئی چیز لینے سے ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔

الْمَالُ حَضِرَةٌ حُلُوةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ، أَيْدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى .

قَالَ حَكِيمٌ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرُزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا . فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ ، فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ . ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا . فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ ، أَنِّي أَعْرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفِيءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ .

فَلَمْ يَرِزَأُ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، حَتَّى تُوَفِّيَ .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۰ - باب الاستعفاف عن المسألة .

(۳۳) سوال کرنے کی ممانعت

(۳۳) باب النهي عن المسألة

۶۱۵ - حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے ساتھ اللہ

۶۱۵ - حدیث معاویہ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يَقُولُ «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا

☆ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ اموی خانوادے سے تعلق تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اختیار کیا۔ کاتب وحی رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے شام کے گورنر رہے۔ پھر حضرت عثمان کے زمانہ میں بھی برقرار رہے۔ پھر حضرت عثمان کے قصاص کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی اور شام کو مستقل اپنی ریاست قرار دیا پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے وحدت امت کے لیے ان سے صلح کر لی۔ آپ سے ۲۳ احادیث مروی ہیں۔ جن میں سے چار متفق علیہ ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ۶۰ ہجری میں وفات پائی۔

تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں دینے والا تو اللہ ہی ہے۔ اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گی۔ اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے (اور یہ عالم فنا ہو جائے)

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۱۳ - باب من يرد الله به خيراً يفقهه في الدين .
(۳۴) باب المسكين الذي لا يجد غنى
ولا يفتن له فيتصدق عليه

۶۱۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کا چکر کٹتا پھرتا ہے تاکہ اسے دو ایک لقمہ یا دو ایک کھجور مل جائیں۔ بلکہ اصلی مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا مل نہیں کہ وہ اس کے ذریعہ سے بے پرواہ ہو جائے۔ اس کا حال بھی کسی کو معلوم نہیں کہ کوئی اسے صدقہ ہی دے دے اور نہ وہ خود ہاتھ پھیلانے کے لئے اٹھتا ہے۔“

۶۱۶ - حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ ، تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، وَلَكِنَّ الْمِسْكِينُ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ ، وَلَا يُفْطِنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ» .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۳۵ - باب قول الله تعالى ﴿لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِخْفَافًا﴾ .
(۳۵) باب كراهة المسألة للناس

۶۱۷ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی ہمیشہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے چہرے پر ذرا بھی گوشت نہ ہو گا۔“

۶۱۷ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِرْعَةٌ لَحْمٍ» .

۶۱۵ - اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر ایک کو اپنے ارادے کے مطابق نعم عطا کرتا ہے۔ تو قسم کا تفاوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بسا اوقات بعض صحابہ حدیث سنتے لیکن سوائے ظاہر کے کچھ نہ سمجھ پاتے۔ جب کہ کوئی اور اس زمانے کا یا بعد والے زمانے کا اس حدیث کو سنتا ہے تو اس سے بہت سے مسائل کا استنباط کر لیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۲ - باب من سأل الناس تكثراً.

۶۱۸ - حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال : قال رسول الله ﷺ : «لأن يحتطب أحدكم حزمة على ظهره خير من أن يسأل أحداً فيعطيه أو يمنعه».

۶۱۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لا کر لائے اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے چاہے وہ اسے کچھ دیدے یا نہ دے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۵ - باب كسب الرجل وعمله بيده.

(۳۷) باب إباحة الأخذ لمن أعطى من غير

(۳۷) بغیر خواہش اور سوال کے لینا جائز ہے

مسألة ولا إشراف

۶۱۹ - حدیث عمر ، قال : كان رسول الله ﷺ يُعطيني العطاء فأقول : أعطه من هو أفقر إليه مني ، فقال : «أخذُه ، إذا جاءك من هذا المال شيء وأنت غير مُشرفٍ ولا سائلٍ فخذُه ، وما لا ، فلا تتبعه نفسك».

۶۱۹ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی چیز عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ محتاج کو دے دیجئے۔ لیکن آنحضرت ﷺ فرماتے کہ ”لے لو، اگر تمہیں کوئی ایسا مال ملے جس پر تمہارا خیال نہ لگا ہوا ہو اور نہ تم نے اسے مانگا ہو تو اسے قبول کر لیا کرو۔ اور جو نہ ملے تو اس کی پرواہ نہ کرو اور اس کے پیچھے نہ پڑو۔“

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۱ - باب من أعطاه الله شيئاً من غير مسألة ولا إشراف نفس.

(۳۸) حرص دنیا کی مذمت

(۳۸) باب كراهة الحرص على الدنيا

۶۲۰ - حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول : «لا يزال قلبُ الكبير شاباً في اثنتين : في حب الدنيا وطول الأمل».

۶۲۰ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۵ - باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر.

۶۲۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں اس کے اندر بڑھتی جاتی ہیں۔ مال کی محبت اور عمر کی درازی۔“

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۵- باب من بلغ ستين سنة فقد أعذر الله إليه في العمر.

(۳۹) اگر ابن آدم کے دو جنگل بھی سونے کے ہوں تب بھی تیسرے کی آرزو کرے

(۳۹) باب لو أن لابن آدم واديين لا يتغنى

ثالثاً

۶۲۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ دو ہو جائیں اور اس کا منہ قبر کی مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

۶۲۲- حديث أنس بن مالك ، أن رسول الله ﷺ ، قال : «لو أن لابن آدم وادياً من ذهب أحب أن يكون له واديان ، ولكن يملأ فاه إلا التراب ، ويتوب الله على من تاب».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۰- باب ما يتغنى من فتنه المال.

۶۲۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال (بھیڑ بکری) کی پوری وادی ہو تو وہ چاہے گا کہ اسے دس ہی ایک اور مل جائے اور انسان کی آنکھ کو مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو اللہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۶۲۳- حديث ابن عباس ، قال : سمعت رسول الله ﷺ ، يقول : «لو أن لابن آدم ملاء وادٍ مالا لأحب أن له إليه مثله ، ولا يملأ عين ابن آدم إلا التراب ، ويتوب الله على من تاب».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۰- باب ما يتغنى من فتنه المال.

(۴۰) امارت مال و متاع زیادہ ہونے سے نہیں

(۴۰) باب ليس الغنى عن كثرة العرض

۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۲۴- حديث أبي هريرة عن النبي ﷺ ،

۳۳- مال کی محبت اور اس کی طلب میں کوشش، یعنی آدم کی جبلت میں رکھ دی گئی ہے اور اس سے وہی میر ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچالے۔

اور اس جبلت کو اپنے نفس سے زائل کرنے کی توفیق دے دے۔ (مرتب)

فرمایا ”تو نگری یہ نہیں ہے کہ سلمان زیادہ ہو۔ بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔“

قَالَ : «لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ».

أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۱۵ - باب الغنى غنى النفس.

(۴۱) دنیا کی پر فریب زینت سے ڈرانے کا بیان

(۴۱) باب تخوف ما يخرج من زهرة الدنيا

۲۳۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا۔ زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چمک دک۔ اس پر ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا بھلائی سے برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش ہو گئے۔ اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس کے بعد آپ اپنی پیشانی کو صاف کرنے لگے اور دریافت فرمایا، پوچھنے والے کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر ہوں۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آ گیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار (گھاس کی طرح) ہے اور جو چیزیں بھی ربیع کے موسم میں آگتی ہیں وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کر دیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہیں۔ سوائے

۶۲۵- حدیث أبي سعيدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ» قِيلَ : وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ : «زَهْرَةُ الدُّنْيَا!» فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ ﷺ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ ، قَالَ : «أَيُّنَ السَّائِلِ؟» قَالَ : أَنَا! قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : لَقَدْ حَمَدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ ذَلِكَ ، قَالَ : «لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ ، إِنَّ هَذَا الْمَالَ حَضْرَةٌ حُلُوَّةٌ ، وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ ، إِلَّا أَكَلَةَ

۲۳۳- حقیقی غنی مال کی کثرت سے نہیں ہوتا۔ کیونکہ کتنے ایسے ہیں جن کے پاس مال کی کثرت اور کشلوگی ہے مگر قناعت نہیں ملی تو وہ زیادتی مال میں کوشاں رہتے ہیں یہ نہیں کہ مال کہاں سے آ رہا ہے (طال یا حرام) گویا ایسے لوگ شدت حرص کی وجہ سے فقیر ہیں۔ جبکہ حقیقی غنی جس کی تعریف کی گئی ہے وہ ہے کہ اسے جو ملے وہ قناعت کرنے والا ہو اور اس کا نفس اس پر غمی اور بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اسی پر خوش ہو جاتا ہے اور زیادہ کی حرص نہیں رکھتا۔ (مرتب)

۲۳۵- امام نووی مسلم کی شرح میں فرماتے ہیں اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جو تم دنیا کامل و دولت اور اس کی رونق حاصل کرتے ہو یہ خیر اور بھلائی نہیں بلکہ فتنہ ہے۔ اصل یوں ہے کہ بھلائی کا تعلق خیر سے ہے لیکن دنیا کامل اور اس کی رونق خیر نہیں ہے کیونکہ یہ انسان کو فتنے میں ڈالتی ہے اور آخرت سے غافل اور بے رغبت بنا کر دنیا سے محبت کرنا سکھاتی ہے۔ پھر بطور مثال مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ بقید لگے صفحہ پر

برہالی چرنے والے اس جانور کے جو پیٹ بھر کے کھائے کہ جب اس نے کھالیا اور اسکی دونوں کوکھ بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کر کے جگلی کر لی اور پھر باخانہ پیشاب کر دیا اور اسکے بعد پھر لوٹ کے کھالیا۔ اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے۔ جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

یَشْبَعُ"۔ أخرجه البخاري في : ۸۱ - كتاب الرقاق : ۷ - باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها.

۶۲۶ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی خوشحالی اور اس کی زیبائش و آرائش کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اچھائی برائی پیدا کرے گی؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔ اس لئے اس شخص سے کہا جانے لگا کہ کیا بات تھی۔ تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات پوچھی لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بات نہیں کرتے۔ پھر ہم نے محسوس کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسینہ صاف کیا (جو وحی نازل ہوتے وقت آپ کو آنے لگتا تھا) پھر پوچھا کہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں۔ ہم نے محسوس کیا کہ آپ نے اس کے (سوال کی) تعریف کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اچھائی برائی نہیں پیدا کرتی

الْخَضِرَةَ ، أَكَلْتُ ، حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسُ فَاجْتَرَّتْ وَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ ، ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلْتُ ؛ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلُوءٌ ، مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ ، وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ ؛ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ"۔

۶۲۶ - حدیث اَبی سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمَنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ ، فَقَالَ : «إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا» . فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللهِ ! أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ . فَقِيلَ لَهُ : مَا شَأْنُكَ؟ تَكَلَّمُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ! فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ . قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرَّحْضَاءُ ، فَقَالَ : «أَيُّنَ السَّائِلُ؟» وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ ؛ فَقَالَ : «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ» ،

(۶۲۵) اس کا مطلب یہ ہے کہ ربیع کی فصلیں اور ان کا سبزہ اور چارا زیادہ کھانے کی وجہ سے بد ہضمی کے سبب قتل کر دیتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر جب ضرورت کے تحت تھوڑی سی مقدار پر اکتفا کیا جائے تو یہ نقصان نہیں دیتا۔ اسی طرح نفس انسانی ایسے مال کے طلب کرنے کو اچھا اور مستحسن جانتے ہیں اور باہمی کی طرف مائل ہوتے ہیں تو بعض لوگ اس کو زیادہ حاصل کرتے ہیں لیکن وہ اسے اس کے مصارف میں خرچ نہ کرتے ہوئے اس میں مستغرق رہتے ہیں تو انہیں یہ مال ہلاک کر دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب کر دیتا ہے۔ مگر بعض لوگ دنیا کا مال تھوڑا سا حاصل کرتے ہیں۔ اور اگر زیادہ لے لیتے ہیں تو اسے اس کے مصارف میں خرچ کر دیتے ہیں تو یہ مال انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ (مرتب)

(مگر بے موقع استعمال سے برائی پیدا ہوتی ہے) کیونکہ موسم بہار میں بعض ایسی گھاس بھی اگتی ہے جو جان لیوا یا تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ البتہ ہریالی چرنے والا وہ جانور بیچ جاتا ہے کہ خوب چرتا ہے۔ اور جب اس کی دونوں کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو سورج کی طرف رخ کر کے پاختانہ پیشاب کر دیتا ہے اور پھر چرتا ہے۔ اسی طرح یہ مال و دولت بھی ایک خوشگوار سبزہ زار ہے اور مسلمان کا وہ مال کتنا عمدہ ہے جو مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔ یا جس طرح نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اگر کوئی شخص زکوٰۃ حقدار ہونے کے بغیر لیتا ہے تو اس کی مثل ایسے شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور قیامت کے دن یہ مال اس کے خلاف گواہ ہو گا۔

وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ ، إِلَّا أَكِلَةَ الْخَضِرَاءِ ، أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلْتُ عَيْنَ الشَّمْسِ ، فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمِسْكِينِ وَالْيَتِيمِ وَابْنِ السَّبِيلِ .
أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَأِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۴۷ - باب الصدقة على اليتامى .

(۳۲) صبر کرنے اور سوال نہ کرنے کا بیان

(۴۲) باب فضل التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ

۶۳۷ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے سوال کیا اور آپ نے پھر دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آپ کے پاس تھا اب وہ ختم ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس کوئی مال و دولت ہو تو میں اسے بچا کر نہیں رکھوں گا۔ مگر جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کرنے سے محفوظ ہی رکھتا ہے۔ اور جو شخص بے نیازی برتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیازی دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زبرد زوال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقامت دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پیمان خیر نہیں ملی۔

۶۲۷ - حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَأَعْطَاهُمْ ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ : «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدًا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ» .

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۵۰ - باب الاستعفاف عن المسألة .

(۳۳) تھوڑے رزق پر قناعت کرنے کا بیان

(۴۳) باب في الكفاف والقناعة

۶۲۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

۶۲۸ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :

نے دعا کی ”اے اللہ آل محمد کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں“

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا».

أخرجه البخاري في : ۸۱- كتاب الرقاق : ۱۷- باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه ونخلهم من الدنيا.

(۴۴) سخت لہجہ سے مانگنے والے کو بھی دینے کا بیان

(۴۴) باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة

۶۲۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر لوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک دہماتی نے آپ کو گھیر لیا اور زور سے کھینچا۔ میں نے آپ کے شانے کو دیکھا اس پر زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا۔ پھر کہنے لگا اللہ کامل جو آپ کے پاس ہے۔ اس میں سے کچھ مجھ کو دلائیے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے۔ پھر آپ نے اسے دینے کا حکم فرمایا۔

۶۲۹- حديث أنس بن مالك رضي الله عنه ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظٌ الْحَاشِيَّةِ ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ ، فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَدْ أَثَرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : مُرِّي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ؛ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ ، فَضَجَّكَ ، ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ .

أخرجه البخاري في : ۵۷- كتاب فرض الخمس : ۱۹- باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه.

۶۳۰- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند قبائل میں تقسیم کیں۔ اور مخرمہ رضی اللہ عنہ کو اس میں سے ایک بھی نہیں دی۔ انہوں نے (مجھ سے) کہا، بیٹے چلو، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلیں۔ میں ان کے ساتھ چلا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اندر جاؤ اور حضور ﷺ سے عرض کرو کہ میں آپ کا منتظر ہوں۔ چنانچہ میں اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ کو بلا لایا۔ آپ اس وقت انہیں قبائل میں

۶۳۰- حديث المسور بن مخرمة رضي الله عنه ، قَالَ : قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَةَ ، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا ، فَقَالَ مَخْرَمَةُ : يَا بُنَيَّ! انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ ، فَقَالَ : ادْخُلْ فَأَدْعُهُ لِي ،

☆ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ صفار صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت کے دو سال بعد پیدا ہوئے۔ آٹھ ہجری کو فتح مکہ کے بعد ذوالحجہ کے مہینہ میں مدینہ تشریف لائے تھے۔ اس وقت چھ سال کے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک مدینہ میں رہے۔ بعد میں مکہ چلے گئے۔ ۶۳ ہجری کو وفات پائی۔

سے ایک قبا پسنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے چھپا رکھی تھی، لو اب یہ تمہاری ہے۔ مسور نے بیان کیا کہ (میرے والد) مخزمہؓ نے قبا کی طرف دیکھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، مخزمہ! خوش ہوایا نہیں؟

أخرجہ البخاری فی : ۵۱ - کتاب الہبة : ۱۹ - باب کیف یقبض العبد والمتاع .

(۳۵) کمزور ایمان والے کو دینے کا بیان

۶۳۱ - حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے چند اشخاص کو کچھ مال دیا۔ اسی جگہ میں بھی بیٹھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھوڑ دیا اور اسے کچھ نہیں دیا۔ حالانکہ ان لوگوں میں وہی مجھے زیادہ پسند تھا۔ آخر میں نے رسول اللہ ﷺ کے قریب جا کر چپکے سے عرض کی، فلاں شخص کو آپ نے کچھ بھی نہیں دیا؟ واللہ میں اسے مومن خیال کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (مومن) یا مسلمان؟ انہوں نے بیان کیا کہ اس پر میں تھوڑی دیر تک خاموش رہا۔ لیکن میں ان کے متعلق جو کچھ جانتا تھا اس نے مجھے مجبور کیا، اور میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ فلاں شخص سے کیوں نفا ہیں، واللہ! میں اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، (مومن) یا مسلمان؟ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو دینا ہوں (اور دوسرے کو نظر انداز کر جاتا ہوں) مجھے ڈرا اس بات کا رہتا ہے کہ کہیں اسے چرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال نہ دیا جائے۔

قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ. فَحَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «حَبَانَا هَذَا لَكَ» قَالَ: فَظَنَرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: الرَّضِيِّ مَحْرَمَةٌ.

(۴۵) باب إعطاء من يخاف على إيمانه

۶۳۱ - حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، قَالَ : أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ ، قَالَ : فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَسَارَرْتُهُ ، فَقُلْتُ : مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ ! وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا . قَالَ : «أَوْ مُسْلِمًا» . قَالَ : فَسَكَتُ قَلِيلًا ؛ ثُمَّ عَلَّيْنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ ! وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا . قَالَ : «أَوْ مُسْلِمًا» . قَالَ : فَسَكَتُ قَلِيلًا ؛ ثُمَّ عَلَّيْنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ ! وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا . قَالَ : «أَوْ مُسْلِمًا» . فَقَالَ : «إِنِّي لِأَعْطِي الرَّجُلَ ، وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ ، حَشِيَّةٌ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ» .

أخرجہ البخاری فی : ۲۴ - کتاب الزکاة : ۵۳ - باب قول اللہ تعالیٰ ﴿لَا یَسْأَلُونَ النَّاسَ إِحْفَافًا﴾ .

(۴۶) باب إعطاء المؤلفلة قلوبهم على

الإسلام وتصبر من قوى إيمانه

(۳۶) تالیف قلب کے لیے دینے اور قوی

الایمان والوں کے صبر کرنے کا بیان

۶۳۲- حدیث انس بن مالک، أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشِ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ؛ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ! يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا، وَسَيُوفِنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ؟ قَالَ أَنَسٌ: فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «مَا كَانَ حَدِيثٌ بَلَّغَنِي عَنْكُمْ؟» قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ: «أَمَا ذُووُ آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَأَمَا أَنَا مِنْنا حَدِيثَةٌ أَسْتَأْنَهُمْ، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ! يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ، وَسَيُوفِنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لِأُعْطِي رِجَالًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ

۶۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آپ قریش کے بعض آدمیوں کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سواونٹ دینے لگے۔ تو بعض انصاری لوگوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی بخشش کرے، آپ قریش کو تودے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا۔ حالانکہ ان کا خون ابھی تک ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے انصار کو بلایا، اور انہیں چمڑے کے ایک ڈیرے میں جمع کیا، ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا۔ جب سب انصاری لوگ جمع ہو گئے تو آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں جو عقل والے ہیں، وہ تو کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں، ہاں چند نو عمر لڑکے ہیں انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ ﷺ کی بخشش کرے، آپ قریش کو تودے رہے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے، حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کا کفر کا زمانہ ابھی گزرا ہی ہے۔ (اور ان کو دے کر ان کا دل ملاتا ہوں) کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مل و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے، تو تم لوگ اپنے گھروں کو اللہ کے رسول ﷺ کو لے کر واپس جا رہے ہو گے۔ اللہ کی قسم، تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ساتھ واپس لے جائیں گے۔ سب انصاریوں نے کہا۔ بے شک یا رسول اللہ! ہم اس پر راضی اور خوش ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، میرے بعد تم یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو مقدم کیا جائے گا، اس وقت تم صبر کرنا (دنگا فساد نہ کرنا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو، اور اس کے رسول سے حوض کوثر پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، پھر ہم سے صبر نہ ہو سکا۔

النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ ، وَتَرَجِعُونَ إِلَيَّ رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَوَ اللَّهُ! مَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ ، خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ» . قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَدْ رَضِينَا . فَقَالَ لَهُمْ : «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أُمَّةً شَدِيدَةً ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ﷺ عَلَى الْحَوْضِ» . قَالَ أَنَسٌ : فَلَمْ نَصْبِرْ .

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۱۹ - باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه .

۶۳۳ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کو خاص طور سے ایک مرتبہ بلایا، پھر ان سے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص بھی رہتا ہے جس کا تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجہ ایسا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بھانجہ بھی اسی قوم میں داخل ہوتا ہے۔

۶۳۳ - حديث أنس رضی اللہ عنہ، قَالَ : دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ ، فَقَالَ : «هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟» قَالُوا : لَا ، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» .

أخرجه البخاري في : ۶۱ - كتاب المناقب : ۱۴ - ابن أخت القوم ومولى القوم منهم .

۶۳۴ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے قریش کو غزوہ حنین کی غنیمت کا سارا مال دے دیا تو بعض نوجوان انصاریوں نے کہا (اللہ کی قسم) یہ تو عجیب بات ہے ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون نچک رہا ہے اور ہمارا حاصل کیا ہوا مال غنیمت صرف انہیں دیا جا رہا ہے۔ اس کی خبر جب نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے انصار کو بلایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو خبر مجھے ملی ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انصار لوگ جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے عرض کر دیا کہ آپ کو صحیح اطلاع ملی ہے۔ اس

۶۳۴ - حديث أنس رضی اللہ عنہ، قَالَ : قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَأَعْطَى قُرَيْشًا : وَاللَّهِ ! إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعَجَبُ ، إِنَّ سِيوفَنَا تَقَطَّرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ ! فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَدَعَا الْأَنْصَارَ . قَالَ ، فَقَالَ : «مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟» وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ . فَقَالُوا :

پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش اور راضی نہیں ہو کہ جب سب لوگ غنیمت کا مال لے کر اپنے گھروں کو واپس ہوں گے تو تم لوگ رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے اپنے گھروں کو جاؤ گے؟ انصار جس نالے یا گھائی میں چلیں گے تو میں بھی اسی نالے یا گھائی میں چلوں گا۔

هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ. قَالَ: «أَوْ لَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَاْدِيَا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَاْدِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ».

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۱ - باب مناقب الأنصار.

۶۳۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین میں جب قبیلہ ہوازن سے جنگ شروع ہوئی تو نبی کریم ﷺ کے ساتھ دس ہزار فوج تھی۔ قریش کے وہ لوگ بھی ساتھ تھے جنہیں فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر سب نے پیٹھ پھیر لی حضور ﷺ نے پکارا، اے انصارو! انہوں نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں، یا رسول اللہ! آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے ہم حاضر ہیں، ہم آپ کے سامنے ہیں! پھر حضور ﷺ اپنی سواری سے اتر گئے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر مشرکین کو شکست ہو گئی۔ جن لوگوں کو حضور ﷺ نے فتح مکہ کے بعد چھوڑ دیا تھا اور مہاجرین کو آنحضرت ﷺ نے دیا لیکن انصار کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر انصار نے اپنے غم کا اظہار کیا تو آپ نے بلایا اور ایک خیمہ میں جمع کیا پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ دوسرے لوگ بکری اور اونٹ اپنے ساتھ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر لوگ کسی وادی یا گھائی میں چلیں اور انصار دوسری گھائی میں چلیں تو میں انصار کی گھائی میں چلنا پسند کروں گا۔

۶۳۵- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنِ التَّقَى هَوَازِنُ، وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرَةُ آفَافٍ وَالطُّلُقَاءُ فَأَذْبَرُوا. قَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالُوا: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَسَعْدَيْكَ! لَبَّيْكَ، نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ! فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ». فَاذْهَبُوا فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُونَ، فَأَعْطَى الطُّلُقَاءَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا. فَقَالُوا: فَذَعَابُهُمْ فَأَذْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ، فَقَالَ: «أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟» فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ سَلَكَتِ النَّاسُ وَاْدِيَا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَأَخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ».

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۵۶ - باب غزوة الطائف.

۶۳۶- حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ حنین کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو غنیمت

۶۳۶- حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم ، قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ

دی تھی آپ نے اس کی تقسیم کمزور ایمان کے لوگوں میں (جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے) کر دی اور انصار کو اس میں سے کچھ نہیں دیا۔ اس کا انہیں کچھ ملال ہوا کہ وہ مال جو آنحضرت ﷺ نے دوسروں کو دیا ہمیں کیوں نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے اس کے بعد انہیں خطاب کیا اور فرمایا اے انصار! یہ کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں بلایا تھا پھر تم کو میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی اور تم میں آپس میں دشمنی اور نا اتفاق تھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تم میں باہم الفت پیدا کی اور تم محتاج تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ غنی کیا۔ آپ کے ایک ایک جملے پر انصار کہتے جاتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری باتوں کا جواب دینے سے تمہیں کون سی چیز مانع رہی؟ بیان کیا کہ حضور ﷺ کے ہر ارشاد پر انصار عرض کرتے جاتے کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہم سب سے زیادہ احسان مند ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو مجھ سے اس طرح بھی کہہ سکتے تھے (کہ آپ آئے تو لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے، لیکن ہم نے آپ کی تصدیق کی وغیرہ) کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جب لوگ اونٹ اور بکریاں لے جا رہے ہوں گے تو تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کو ساتھ لئے جا رہے ہو گے؟ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی بن جاتا۔ لوگ خواہ کسی گھائی یا ولوی میں چلیں، میں تو انصار کی ولوی اور گھائی میں چلوں گا۔ انصار اس کپڑے کی طرح ہیں یعنی استر جو ہمیشہ جسم سے لگا رہتا ہے اور دوسرے لوگ اوپر کے کپڑے کی طرح ہیں یعنی تم لوگ (انصار) دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی۔ تم ایسے وقت میں صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر آملو۔

اللَّهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمَوْلَةِ قُلُوبَهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا! فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوا ، إِذَا لَمْ يُصِيبَهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ ، فَحَطَبَتْهُمْ فَقَالَ : «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا فَهَذَا كُمْ اللَّهُ بِي ، وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ فَأَلْفَكُمُ اللَّهُ بِي ، وَعَالَةٌ فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ بِي؟» كَلَّمَا قَالَ شَيْئًا ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنٌ ؛ قَالَ : «مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُحِبُّوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟» قَالَ : كَلَّمَا قَالَ شَيْئًا ، قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنٌ ؛ قَالَ : «لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ : جَنَّتَا كَذَا وَكَذَا ، أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى رِحَالِكُمْ؟ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَايِدِيَا وَشِعْبًا لَسَلَكَتُ وَايِدِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا ، الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِيَارٌ ، إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُمَّةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ».

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٥٦ - باب غزوة الطائف.

۶۳۷- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کی تقسیم میں بعض لوگوں کو زیادہ دیا۔ جیسے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سواونٹ دیئے، اتنے ہی اونٹ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ کو دیئے۔ اور کئی عرب کے اشراف لوگوں کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ خدا کی قسم! اس تقسیم میں نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا خیال ہوا۔ میں نے کہا واللہ! اس کی خبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور دوں گا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو اس کی خبر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا ”اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے تو پھر کون عدل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ ان کو لوگوں کے ہاتھوں اس سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی لیکن انہوں نے صبر کیا۔“

۶۳۷- حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ، قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَتَرَ النَّبِيَّ أَنَسًا فِي الْقِسْمَةِ فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ ، وَأَعْطَى عَيْيَنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَأَعْطَى أَنَسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ ، فَأَثَرُهُمْ يَوْمِيذٍ فِي الْقِسْمَةِ ؛ قَالَ رَجُلٌ : وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا ، وَمَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ . فَقُلْتُ : وَاللَّهِ ! لَا خَيْرَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ : «فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ رَجِمَ اللَّهُ مُوسَى ، قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ» .

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۱۹ - باب ما كان النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطي المؤلفه قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه .

(۴۷) خوارج اور ان کے اوصاف کا بیان

(۴۷) باب ذكر الخوارج وصفاتهم

۶۳۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص (ذوالخویصرہ) نے آپ سے کہا انصاف سے کام لیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو توبہ بخت ہوا۔

۶۳۸- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَسَّمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ ، إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِعْدِلْ . فَقَالَ لَهُ : «شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ» .

أخرجه البخاري في : ۵۷ - كتاب فرض الخمس : ۱۵ - باب ومن الدليل على أن الخمس لنواب المسلمين .

۶۳۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (یعنی سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا

۶۳۹- حدیث أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بھیجا تو آپ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، اقرع بن حابس حنظلی ثم الجاشعی، عیینہ بن بدر الفراری، زید طائی بنو نبهان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنو کلاب والے۔ اس پر قریش اور انصار کے لوگوں کو غصہ آیا اور کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کے بڑوں کو تو دیا لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف ان کے دل ملانے کے لئے انہیں دیتا ہوں (کیوں کہ ابھی حال ہی میں یہ لوگ مسلمان ہوئے ہیں) پھر ایک شخص سامنے آیا، اس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں کلمے پھلے ہوئے تھے، پیشانی بھی اٹھی ہوئی تھی، واڑھی بہت گھنی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اس کی فرمائنداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے روئے زمین پر دیانتداری بنا کر بھیجا ہے۔ کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ اس شخص کی اس گستاخی پر ایک صحابی نے اس کے قتل کی اجازت چاہی، میرا خیال ہے کہ یہ حضرت خالد بن ولید تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس سے روک دیا، پھر وہ شخص وہاں سے چلنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے یا (آپ نے فرمایا کہ) اس شخص کے بعد اس کی قوم سے ایسے لوگ جھوٹے مسلمان پیدا ہوں گے، جو قرآن کی تلاوت تو کریں گے، لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے، یہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میری زندگی اس وقت تک باقی رہے تو میں ان کو اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد کا (عذاب الہی سے) قتل ہوا تھا کہ ایک بھی باقی نہ بچا۔

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَفَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ، الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُحَاشِعِيِّ، وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَرَارِيِّ، وَزَيْدِ الطَّائِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نُبَهَانَ، وَعَلْقَمَةَ بْنَ عَلَاثَةَ الْعَامِرِيَّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ؛ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ. قَالُوا: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدْعُنَا؟ قَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ». فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْتَنَيْنِ، نَاتِيءُ الْجَبِينِ، كَثُّ اللَّحْيَةِ، مَحْلُوقٌ، فَقَالَ، اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدًا! فَقَالَ: «مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُ؟ أَيَأْمُنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُونُنِي!» فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ، أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَمَنَعَهُ. فَلَمَّا وُلِّيَ، قَالَ: «إِنَّ مِنْ ضَنْضُنِي هَذَا» أَوْ «فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمٌ يَفْرَعُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، لَيْسَ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لِأَقْتُلْنَهُمْ قَتْلَ عَادٍ».

آخر جہ البخاری فی : ۶ - کتاب الأنبياء : ۶ - باب قول الله تعالى ﴿وإلى عاد أخاهم هود﴾.

۶۳۹ - جس بد بخت گروہ کا یہاں ذکر ہوا ہے یہ خارجی تھے جنہوں نے حضرت علیؑ کے خلاف خروج کیا۔ ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ خود اہل قرآن کا دعویٰ کیا۔ آخر حضرت علیؑ سے مقابلہ میں یہ لوگ مارے گئے۔ (راز)

۳۴۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یمن سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیڑی کے پتوں سے دباغت دیئے ہوئے چڑے کے ایک ٹھیلے میں سونے کے چند ڈلے بھیجے ان سے (کلن کی) مٹی بھی ابھی صاف نہیں کی گئی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سونا چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا، عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید بن خیل اور چوتھے طلحہ تھے یا عامر بن طفیل۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے اس پر کہا کہ ان لوگوں سے زیادہ ہم اس سونے کے مستحق تھے۔ راوی نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ اس اللہ نے مجھ پر اعتبار کیا ہے جو آسمان پر ہے اور اس کی جو آسمان پر ہے وحی میرے پاس صبح و شام آتی ہے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، دونوں رخسار پھولے ہوئے تھے، پیشانی بھی ابھری ہوئی تھی، گھنٹی واڑھی اور سر منڈا ہوا، تہنڈا اٹھائے ہوئے تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ! اللہ سے ڈریئے۔ آپ نے فرمایا، افسوس! تجھ پر، کیا میں اس روئے زمین پر اللہ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ مستحق نہیں ہوں؟ راوی نے بیان کیا پھر وہ شخص چلا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیوں نہ اس شخص کی گردن مار دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ اس پر حضرت خالد نے عرض کیا کہ بہت سے نماز پڑھنے والے ایسے ہیں جو زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور ان کے دل میں وہ نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں ہوا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کھوج لگاؤں اور نہ اس کا حکم ہوا ہے کہ ان کے پیٹ چاک کروں۔ راوی نے کہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مناق) کی طرف دیکھا تو وہ پیٹھ پھیر کر جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی نسل

۶۴۰- حدیث اَبی سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوظٍ ؛ لَمْ تَحْصَلْ مِنْ تَرَابِهَا ، قَالَ : فَفَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَقَرٍ : بَيْنَ عَيْنَةِ بْنِ بَدْرِ ، وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ ، وَالرَّابِعِ إِمَّا عَلَقْمَةَ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطَّفِيلِ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ . قَالَ : قَبْلَكَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «أَلَا تَأْمُنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ ، يَأْتِنِي خَبِيرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟» قَالَ : فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ ، مُشْرِفُ الْوَجْتَيْنِ ، يَأْتِيهِ الْجَبْهَةَ ، كَثُ اللَّحْيَةِ ، مَحْلُوقُ الرَّأْسِ ، مُشَمَّرُ الْإِزَارِ ؛ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! اتَّقِ اللَّهَ . قَالَ : «وَيْلَكَ أَوْلَسْتُ أَحَقُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ؟» قَالَ : ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ . قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ : (لَا ، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي) . فَقَالَ خَالِدٌ : وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ! قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنِّي لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقَبَ

سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو کتب اللہ کی تلاوت بڑی خوش الحانی کے ساتھ کرے گی لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ لوگ اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔ (حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ) اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا، اگر میں ان کے دور میں ہوا تو ثمود کی قوم کی طرح ان کو بالکل قتل کر ڈالوں گا۔

قُلُوبَ النَّاسِ ، وَلَا أَشَقُّ بُطُونَهُمْ» . قَالَ : ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ ، وَهُوَ مُقَفٌّ ، فَقَالَ : «إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضَنْضِي هَذَا قَوْمٌ يَتَلَوْنَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا ، لَا يُحَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ» وَأَظْنُهُ قَالَ : «لَئِنْ أَدْرَبْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ» .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٦١ - باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام ومحمد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع .

۶۴۱- حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ایک قوم ایسی پیدا ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے۔ ان کے روزوں کے مقابلہ میں تمہیں اپنے روزے اور ان کے عمل کے مقابلہ میں تمہیں اپنا عمل حقیر نظر آئے گا اور وہ قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے۔ لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کو پار کرتے ہوئے نکل جاتا ہے۔ (اور وہ بھی اتنی صفائی کے ساتھ کہ تیر چلانے والا) تیر کے پھل میں دیکھتا ہے تو اس میں بھی (شکار کے خون وغیرہ کا) کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ اس سے اوپر دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ تیر کے پر کو دیکھتا ہے اور وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ البتہ سو فار میں کچھ شبہ گذرتا ہے۔

٦٤١ - حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه ، قال : سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقولُ : «يَخْرُجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ ، وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ ، وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ ، لَا يُحَاوِرُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا ، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى شَيْئًا ، وَيَنْظُرُ فِي الرَّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا ، وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ» .

أخرجه البخاري في : ٦٦ - كتاب فضائل القرآن : ٣٦ - باب من رايها بقراءة أو تأكل به أو فخر به .

۶۴۱- سو فار تیر کا وہ مقام ہے جو چلے سے لگایا جاتا ہے۔ ان سے مراد خوارج ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ راشد حضرت علیؓ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا۔ بظاہر بڑا دین داری کا دم بھرتے تھے لیکن دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا۔ (راز)

۶۴۲- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے اور آپ (جنگ حنین کا بل غنیمت) تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ ہاں آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ انصاف سے کام لیجئے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افسوس! اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں پھر کون انصاف کرے گا۔ اگر میں ظالم ہو جاؤں تب تو میری بھی تباہی اور بربادی ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور! اس کے بارے میں مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے جوڑ کے کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) حقیر سمجھو گے اور تم اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناچیز سمجھو گے۔ وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے۔ اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے گا تو اس میں کوئی چیز (خون وغیرہ) نظر نہ آئے گی پھر اس کے پٹھے کو اگر دیکھا جائے تو جڑ میں اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر جو لگایا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا، اس کے نشی۔ (نشی تیر میں لگائی جانے والی لکڑی کو کہتے ہیں) کو دیکھا جائے گا تو وہاں بھی کچھ نشان نہیں ملے گا۔ اسی طرح اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو اس میں بھی کچھ نہیں ملے گا۔ حالانکہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزرا ہے۔ ان کی علامت ایک کالا شخص ہو گا۔ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح (اٹھا ہوا) ہو گا یا گوشت کے لو تھڑے کی طرح ہو گا اور حرکت کر رہا ہو گا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے بہترین گروہ سے بغاوت کریں گے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

۶۴۲- حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا ، أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ . فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! اْعْدِلْ فَقَالَ (وَيْلَكَ ! وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ اْعْدِلْ ؟ قَدْ خِيتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ اُكُنْ اْعْدِلًا) فَقَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ائْذَنْ لِي فِيهِ ، فَأَضْرَبَ عُنُقَهُ . فَقَالَ : «دَعَّهُ ، فَإِنَّ لَهُ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اْحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، يُنْظَرُ اِلَى نَصْلِهِ ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى رِصَافِهِ ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ، ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى نَضِيئِهِ ، وَهُوَ قَدْحُهُ ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ؛ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلَى قُدْذِهِ ، فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ؛ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالدَّمُ ؛ اَيْتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدٌ اِخْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثُدْيِ الْمَرَاةِ ، اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرُدُّ وَيَخْرُجُونَ عَلَيَّ حِينَ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ .»

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَأَشْهَدُ اَنْسَى سَمِعْتُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج سے) اس وقت میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ اور انہوں نے اس شخص کو تلاش کر لیا (جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کی علامت کی طور پر بتلایا تھا) آخر وہ لایا گیا۔ میں نے اسے دیکھا تو اس کا سارا حلیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کئے ہوئے اوصاف کے عین مطابق تھا۔

هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ ، وَأَنَا مَعَهُ ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ ، فَالْتَمَسَ فَأَتَيْتَ بِهِ ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي نَعْتَهُ .

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام .

(۳۸) خوارج کے قتل کی رغبت دلانا

(۴۸) باب التحريض على قتل الخوارج

۶۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب تم سے کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کروں تو یہ سمجھو کہ میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی جھوٹ باندھوں۔ البتہ جب میں اپنی طرف سے کوئی بات تم سے کہوں تو لڑائی تو تدبیر اور فریب ہی کا نام ہے۔ (اس میں کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانتوں والے، کم عقل اور بے وقوف ہوں گے۔ بات وہ کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی، لیکن اسلام سے اس طرح صاف نکل چکے ہوں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کرو۔ کیونکہ ان کے قتل سے قاتل کو قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

٦٤٣ - حَدِيثُ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَأَنْ أُخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ، فَإِنَّ الْحَرْبَ جَدْعَةٌ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، يَقُولُ : «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ ، حُدْنَاءُ الْأَسْنَانِ ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ ، فَأَيُّمَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

أخرجه البخاري في : ٦١ - كتاب المناقب : ٢٥ - باب علامات النبوة في الإسلام .

(۳۹) خوارج کے بدترین مخلوق ہونے کا بیان

(۴۹) باب الخوارج شر الخلق والخليقة

۶۴۴- یسیر بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سل بن

٦٤٤ - حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ جُنَيْفٍ. عَنْ

يَسِيرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ : هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ ، وَأَهْوَى بِيَدِهِ قَبْلَ الْعِرَاقِ : «يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ ، لَا يُحَاوِرُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

حنيف (بدري صحابی) ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو خوارج کے سلسلے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے سنا ہے اور آپ نے عراق کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا تھا کہ اوہرے ایک جماعت نکلے گی، یہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور سے باہر نکل جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۸۸- كتاب استتابة المرتدين : ۷- باب من ترك قتال الخوارج للتألف ، وأن لا ينفذ الناس عنه.

(۵۰) رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اولاد بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے

(۵۰) باب تحريم الزكاة على

رسول الله ﷺ وعلى آله وهم بنو هاشم

وبنو المطلب دون غيرهم

۶۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس توڑنے کے وقت زکوٰۃ کی کھجور لائی جاتی، ہر شخص اپنی زکوٰۃ لاتا اور نوبت یہاں تک پہنچتی کہ کھجور کا ایک ڈھیر لگ جاتا۔ (ایک مرتبہ) حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ایسی ہی کھجوروں سے کھیل رہے تھے کہ ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے جو نبی دیکھا تو ان کے منہ سے وہ کھجور نکل لی۔ اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد ﷺ کی اولاد زکوٰۃ کا مال نہیں کھا سکتی۔

۶۴۵- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ ؛ فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ ، وَهَذَا مِنْ تَمْرِهِ ، حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ . فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ ؛ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ ، فَقَالَ : «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ؟».

أخرجه البخاري في : ۲۴- كتاب الزكاة : ۵۷- باب أخذ صدقة التمر عند صرام النخل.

۶۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنے گھر جاتا ہوں، وہاں مجھے میرے بستر پر کھجور پڑی ہوئی ملتی ہے، میں اسے کھانے کے لئے اٹھا لیتا ہوں۔ لیکن پھر یہ ڈر ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی کھجور نہ ہو تو میں اسے پھینک دیتا ہوں۔

۶۴۶- حدیثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنْ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ، قَالَ : «إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِأَكْلِهَا ، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْقِيهَا» .

أخرجه البخاري في : ۴۵- كتاب اللقطة : ۴۵- باب إذا وجد تمر في الطريق .

۶۳۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ اگر اس کے صدقہ ہونے کا شبہ نہ ہو تا تو میں اسے کھا لیتا۔

۶۴۷- حدیثِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ ، فَقَالَ : «لَوْ لَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا» .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۴- باب ما يتنزه من الشبهات .

(۵۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر ہدیہ حلال ہے خواہ ہدیہ دینے والے نے بطریق صدقہ حاصل کیا ہو ایس طرح جب صدقے کا مستحق اسے اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے تو وہ سب کیلئے حلال ہو جاتا ہے اور اسی مال سے صدقے کو وصف زائل ہو جاتا ہے۔

(۵۲) باب إباحة الهدية للنبي صلی اللہ علیہ وسلم ولبنی

هاشم وبنی المطلب ، وإن كان المهدي ملكها بطريق الصدقة . وبيان أن الصدقة إذا قبضها المتصدق عليه زال عنها وصف الصدقة وحلت لكل أحد ممن كانت الصدقة محرمة عليه

۶۳۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ گوشت اس پر صدقہ تھا لیکن ہمارے لئے یہ ہدیہ ہے۔

۶۴۸- حدیثِ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَمَّا بِلَحْمٍ تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، فَقَالَ : «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ» .

أخرجه البخاري في : ۲۴- كتاب الزكاة : ۶۲- باب إذا تحولت الصدقة .

۶۳۹- حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟

۶۴۹- حدیثِ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَقَالَ : «هَلْ

حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ نہیں کوئی چیز نہیں۔ ہاں نسیہ کا بھیجا ہوا اس بکری کا گوشت ہے جو انہیں صدقہ کے طور پر ملی ہے۔ تو آپ نے فرمایا لاؤ خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔

عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقَالَتْ : لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيِّبُهُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثَتْ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ : «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۶۲ - باب إذا تحولت الصدقة.

(۵۳) نبی اکرم ﷺ کا ہدیہ کو قبول کرنا اور

(۵۳) باب قبول النبي ﷺ الهدية

زکوٰۃ واپس کرنا

ورده الصدقة

۶۵۰- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے، یہ تحفہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھاؤ، آپ خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو آپ ﷺ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہ کے ساتھ اسے کھاتے۔

۶۵۰- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قال : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ ، «أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟» فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ : «كُلُوا» ، وَلَمْ يَأْكُلْ. وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ، ضَرَبَ بِيَدِهِ ، ﷺ ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

أخرجه البخاري في : ۵۱ - كتاب الهبة : ۷ - باب قبول الهدية.

(۵۴) صدقہ لے کر آنے والے کے لیے دعا

(۵۴) باب الدعاء لمن أتى بصدقة

کامیاب

۶۵۱- حضرت عبداللہ بن ابی اونیؓ نے بیان کیا کہ جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تو آپ ان کے لئے دعا فرماتے۔ اے اللہ آل فلاں کو خیر و برکت عطا فرما۔ میرے والد بھی اپنی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ آل ابی اونی کو خیر و برکت عطا فرما۔

۶۵۱- حديث عبد الله بن أبي أوفى ، قال : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ آلِ فُلَانٍ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ ، فَقَالَ : «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ آلِ أَبِي أَوْفَى».

أخرجه البخاري في : ۲۴ - كتاب الزكاة : ۶۴ - باب صلاة الإمام ودعائه لصاحب الصدقة.

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو معاویہ تھی۔ بعض نے ابو محمد اور بعض نے ابو ابراہیم بیان کی ہے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ ان کے والد علقمہ بن قیس اسلمی بھی صحابی تھے۔ حدیبیہ، خیبر اور ہند کے غزوات میں شریک رہے۔ حنین میں ہاتھ زخمی ہوا تھا جس کا نشان آخر تک رہا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک مدینہ میں مقیم رہے۔ بعد میں کوفہ چلے گئے۔ وہیں ۸۶ ہجری کو وفات پائی۔

۱۳ - کتاب الصیام

(۱) باب فضل شهر رمضان

۶۵۲ - حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَعَلَّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ».

۱۳ - روزہ کے مسائل

(۱) ماہ رمضان کی فضیلت

۶۵۲ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵ - باب هل يُقال رمضان أو شهر رمضان.

(۲) اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بادل ہوں تو تیس تاریخ پوری کریں

(۲) باب وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ ، وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهَلَالِ ، وَأَنَّهُ إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أَكْمَلْتَ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

۶۵۳ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا تو فرمایا ”جب تک چاند نہ دیکھو روزہ شروع نہ کرو اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ موقوف نہ کرو اور اگر ابر چھا جائے تو تیس دن پورے کر لو۔“

۶۵۳ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، ذَكَرَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ ، وَلَا تَقْطُرُوا حَتَّى تَرَوْهُ ، فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْطُرُوا لَهُ».

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۱۱ - باب قول النبي ﷺ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهَلَالَ فَصُومُوا».

۶۵۴ - حضرت ابن عمر نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مہینہ اتنے اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔ آپ کی مراد تیس دن سے تھی۔ پھر فرمایا ”اور اتنے اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے“ آپ کا اشارہ انتیس دنوں کی طرف تھا۔ ایک مرتبہ آپ نے تیس کی طرف اشارہ کیا، اور دوسری مرتبہ انتیس کی طرف۔

۶۵۴ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : «الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَيَعْنِي ثَلَاثِينَ. ثُمَّ قَالَ : «هُوَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَيَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ ، يَقُولُ ، مَرَّةً ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ».

أخرجه البخاري في : ۶۸ - كتاب الطلاق : ۲۵ - باب اللعان وقول الله تعالى ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾.

۶۵۵ - حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ،

ﷺ نے فرمایا ”ہم ایک بے پڑھی لکھی قوم ہیں، نہ لکھتا جانتے ہیں نہ حساب کرنا۔ مہینہ یوں ہے اور یوں ہے۔“ آپ کی مراد ایک مرتبہ انیس (دسوں سے) تھی اور ایک مرتبہ تیس سے (آپ نے دسوں انگلیوں سے تین بار بتلایا)

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ ، الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» بِعَيْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۱۳ - باب قول النبي ﷺ لا نكتب ولا نحسب .

۶۵۶ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یا یوں کہا کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا ”چاند ہی دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند ہی دیکھ کر روزہ موقوف کرو اور اگر ابر آجائے تو تیس دن پورے کرلو۔“

۶۵۶ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، أَوْ قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ «صُومُوا لِلرُّؤْيِيِّ وَأَنْظِرُوا لِلرُّؤْيِيِّ ، فَإِنْ غُبِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ» .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۱۱ - باب قول النبي ﷺ إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا .

(۳) رمضان شروع ہونے سے پہلے ایک دو دن کاروزہ رکھنا منع ہے

(۳) باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم ولا يومين

۶۵۷ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے (شعبان کی آخری تاریخوں میں) ایک یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کسی کو ان میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ اس دن بھی روزہ رکھے۔“

۶۵۷ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ» .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۱۴ - باب لا يتقدمن رمضان بصوم يوم أو يومين .

(۴) مہینہ ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے

(۴) باب الشهر يكون تسعا وعشرين

۶۵۸ - حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک واقعہ کی وجہ سے) قسم کھائی کہ اپنی بعض ازواج کے یہاں ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے پھر جب انیس دن گزر گئے تو آنحضرت ﷺ ان کے پاس صبح کے

۶۵۸ - حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَيَّ بَعْضُ أَهْلِيهِ شَهْرًا ؛ فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةَ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ ؛ فَقِيلَ

۶۵۷ - مثلاً کوئی ہر ماہ میں پیرا جمعرات کا یا ہر ہفتہ کسی اور دن کاروزہ رکھتا رہتا ہے اور اتفاق سے وہ دن شعبان کی آخری تاریخوں میں آ گیا تو وہ یہ روزہ رکھے۔ (۱:۱)

وقت گئے یا شام کے وقت۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک مہینہ تک نہیں آئیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

لَهُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ! حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا. قَالَ : «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا».

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ٩٢ - باب هجرة النبي ﷺ نساءه في غير بيوتهن.

(٤) دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے

(٧) باب بيان معنى قوله ﷺ

شَهْرًا عِيد لَا يَنْقُصَانِ

۶۵۹ - حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”دونوں مہینے ناقص نہیں رہتے مراد عید (کے مہینے) رمضان اور ذی الحجہ کے دونوں مہینے ہیں۔“

٦٥٩ - حديث أبي بكر رضي الله عنه ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ ، شَهْرًا عِيدٍ ، رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ».

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ١٢ - باب شهر عید لا ينقصان.

(٨) روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے اس سے پہلے آدمی کھاپی سکتا ہے اور اس فجر کا بیان جس سے روزہ کے احکام متعلق ہیں اور صبح کی نماز کے وقت کا آغاز وغیرہ

(٨) باب بيان أن الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر ، وأن له الأكل وغيره حتى يطلع الفجر. وبيان صفة الفجر الذي تتعلق به الأحكام من الدخول في الصوم ، ودخول وقت صلاة الصبح وغير ذلك

۶۶۰ - حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”تَاَنُكُّمُ كَهْلُ جَائِ تَهَارِے لَے سَفِيْدِ دِهَارِے سِيَاهِ دِهَارِے“ (البقرہ: ۱۸۷) تو میں نے ایک سیاہ دھاگہ لیا اور ایک سفید اور دونوں کو نکی کے نیچے رکھ لیا اور رات میں دیکھتا رہا مجھ پر ان کے رنگ نہ کھلے جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے تورات کی تاریکی (صبح کاظ) اور دن کی سفیدی (صبح صادق) مراد ہے۔

٦٦٠ - حديث عدي بن حاتم رضي الله عنه ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالِ أَسْوَدٍ ، وَإِلَى عِقَالِ أَبْيَضٍ ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وَسَادَتِي ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي ، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ ، فَقَالَ : «إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ».

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۱۶- باب قول الله تعالى ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ﴾
 ۶۶۱- حديث سهل بن سعد ، قَالَ : أَنْزَلَتْ
 ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ
 الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يَنْزِلْ - مِنْ
 الْفَجْرِ - فَكَانَ رِجَالٌ ، إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ ، رَبَطَ
 أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ
 الْأَسْوَدَ ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَبَيِّنَ لَهُ رُؤْيُهُمَا ،
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدُ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا
 يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۱۶- باب قول الله تعالى ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبَيِّنَ﴾
 ۶۶۲- حديث ابن عمر ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 ﷺ قَالَ : «إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ ، فَكُلُوا
 وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنَ أُمِّ مَكْحُومٍ».

أخرجه البخاري في : ۱۰- كتاب الأذان: ۱۱- باب أذان الأعمى إذا كان له من يخبره.
 ۶۶۳- حديث عائشة رضي الله عنها ، أَنَّ
 بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بَلِيلٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 «كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْحُومٍ ، فَإِنَّهُ
 لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ».

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۱۷- باب قول النبي ﷺ لا يمنعكم من سحوركم أذان بلال.
 ۶۶۴- حديث عبد الله بن مسعود ، عَنِ
 النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا

۶۶۳- عمد رسالت ہی سے یہ دستور تھا کہ سحری کی اذان حضرت بلال دیا کرتے تھے اور نماز فجر کی اذان حضرت عبد اللہ بن مسعود دیا کرتے ہیں کہ نبی
 بھی یہی طریقہ رہا اور مدینہ منورہ میں آج تک یہی دستور چلا آ رہا ہے۔ جو لوگ اذان سحری کی مخالفت کرتے ہیں ان کا خیال صحیح نہیں ہے۔ اس اذان
 سے نہ صرف سحری کے لیے بلکہ نماز تہجد کے لیے بھی جگانا مقصود ہے۔ (راز)

نہ روک دے کیونکہ وہ رات رہے سے اذان دیتے ہیں یا (یہ کہا کہ) پکارتے ہیں۔ تاکہ جو لوگ عبادت کے لئے جاگے ہیں وہ آرام کرنے کے لئے لوٹ جائیں اور جو ابھی سوئے ہوئے ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں۔ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ فجر صبح صادق ہو گئی۔ اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کے اشارے سے (طلوع صبح کی کیفیت) بتائی۔ انگلیوں کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر آہستہ سے انہیں نیچے لائے۔ اور پھر فرمایا کہ اس طرح (فجر ہوتی ہے)

مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مَرَّ سَحُورِهِ ، فَإِنَّهُ يُؤَدِّنُ أَوْ يُنَادِي بَلِيلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُنَبِّئُ نَائِمَكُمْ ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوْ الصُّبْحُ . وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقِ وَطْأَطَأَ إِلَى أَسْفَلِ لِحَتِّي يَقُولُ هَكَذَا .

أخرجه البخاري في : ۱۰ - كتاب الأذان : ۱۳ - باب الأذان قبل الفجر .

(۹) سحری دیر سے کھانے اور روزہ جلدی افطار کرنے کی فضیلت

(۹) باب فضل السحور وتأکید استحبابه ، واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر

۶۶۵- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔

۶۶۵- حديث أنس بن مالكؓ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَتًا . أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۱۰ - باب بركة السحور من غير إيجاب .

۶۶۶- حضرت انسؓ نے فرمایا کہ حضرت زید بن ثابتؓ نے ان سے بیان کیا کہ ان لوگوں نے (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دریافت کیا کہ ان دونوں کے درمیان کس قدر فاصلہ رہا ہو گا؟ فرمایا کہ جتنا پچاس یا ساٹھ آیت پڑھنے میں صرف ہوتا ہے اتنا فاصلہ تھا۔

۶۶۶- حديث زيد بن ثابتؓ . عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ ، قُلْتُ : كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ : قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِينَ ، يَعْنِي آيَةً .

أخرجه البخاري في : ۹ - كتاب مواقيت الصلاة : ۲۷ - باب وقت الفجر .

۶۶۷- حضرت سهل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک لوگ افطار جلدی کریں گے اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے۔

۶۶۷- حديث سهل بن سعد ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ» .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۴۵ - باب تعجيل الإفطار .

۶۶۸- حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں شیعہ کا رو ہے جو روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار کرتے

رہتے ہیں جو یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی تخت نارا نسکی کا اظہار فرمایا ہے۔ (راز) محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۰) باب بیان وقت انقضاء

(۱۰) روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے

ختم ہونے کا بیان

الصوم وخروج النهار

۶۶۸- حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات اس طرف (مشرق) سے آئے اور دن اوپر مغرب میں چلا جائے کہ سورج ڈوب جائے تو روزہ افطار کرنے کا وقت آگیا۔

۶۶۸- حَدِيثُ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

أخرجه البخاري في: ۳۰- كتاب الصوم: ۴۳- باب متى يحل فطر الصائم.

۶۶۹- حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے (روزہ کی حالت میں) اس حضور ﷺ نے ایک صاحب (حضرت بلالؓ) سے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ابھی تو سورج باقی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اتر کر ستو گھول لے۔ اب کی مرتبہ بھی انہوں نے وہی عرض کی یا رسول اللہ! ابھی سورج باقی ہے لیکن آپ کا حکم لب بھی یہی تھا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول لے۔ چنانچہ وہ اترے اور ستو گھول دیا۔ پھر آپ نے ایک طرف اشارہ کر کے فرمایا جب تم دیکھو کہ رات یہاں سے شروع ہو چکی ہے تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہئے۔

۶۶۹- حَدِيثُ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: «انْزِلْ فَاجِدْ لِي» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الشَّمْسُ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجِدْ لِي» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الشَّمْسُ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجِدْ لِي» قَالَ: «انْزِلْ فَاجِدْ لِي» فَشَرِبَ؛ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هُنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

أخرجه البخاري في: ۳۰- كتاب الصوم: ۳۳- باب الصوم في السفر والإفطار.

(۱۱) بے درپے روزہ رکھنے کی ممانعت

(۱۱) باب النهي عن الوصال في الصوم

۶۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

۶۷۰- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ: قَالُوا: «إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي».

أخرجه البخاري في: ۳۰- كتاب الصوم: ۴۸- باب الوصال ومن قال ليس في الليل صيامًا.

۶۷۱- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ : إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : «وَأَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي آيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ». فَلَمَّا أَبَوَا أَنْ يَتَّهُوا عَنِ الْوَصَالِ ؛ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ، ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَالَ. فَقَالَ : «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتَكُمْ كَالْتَكْوِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوَا أَنْ يَتَّهُوا».

۶۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل (کئی دن تک سحری و افطاری کے بغیر) روزہ رکھنے سے منع فرمایا تھا۔ اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی، یا رسول اللہ آپ تو وصل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، میری طرح تم میں سے کون ہے؟ مجھے تو رات میں میرا رب کھلاتا ہے اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے۔ لوگ اس پر بھی جب صوم وصل رکھنے سے نہ رکے تو آپ نے ان کے ساتھ دو دن تک وصل کیا۔ پھر عید کا چاند نکل آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نہ دکھائی دیتا تو میں اور کئی دن وصل کرتا۔ گویا جب صوم وصل سے وہ لوگ نہ رکے تو آپ نے ان کو سزا دینے کے لئے یہ کلمہ

أخرجہ البخاری فی : ۳۰- کتاب الصوم : ۴۹- باب التکویل لمن أكثر الوصال.

۶۷۲- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : «إِيَّاكُمْ وَالْوَصَالَ» مَرَّتَيْنِ. قِيلَ : إِنَّكَ تَوَاصِلُ. قَالَ : «إِنِّي آيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَأَكْفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ». أخرجہ البخاری فی : ۳۰- کتاب الصوم : ۴۹- باب التکویل لمن أكثر الوصال.

۶۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا، تم لوگ وصل سے بچو! تم لوگ وصل سے بچو! عرض کیا گیا کہ آپ تو وصل کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ رات مجھے میرا رب کھلاتا اور وہی مجھے سیراب کرتا ہے۔ پس تم اتنی ہی مشقت اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔

أخرجہ البخاری فی : ۳۰- کتاب الصوم : ۴۹- باب التکویل لمن أكثر الوصال.

۶۷۳- حدیث أَنَسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : وَاصَلَ أَنَسٌ وَأَصَلَ النَّبِيُّ ﷺ آخِرَ الشَّهْرِ ، وَوَأَصَلَ أَنَسٌ مِنَ النَّاسِ ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «لَوْ مَدَّ بِي الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمِّقُهُمْ؛ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّي أَظْلَلُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ».

۶۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں صوم وصل رکھا (یعنی افطار و سحر کے وقت بھی نہیں کھلایا اور روزے کو مسلسل جاری رکھا) تو بعض صحابہ نے بھی صوم وصل رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا اگر اس مہینے کے دن اور بڑھ جاتے تو میں اتنے دن متواتر وصل کرتا کہ ہوس کرنے والے اپنی ہوس چھوڑ دیتے۔ میں تم لوگوں جیسا نہیں ہوں۔ میں اس طرح دن گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

أخرجہ البخاری فی : ۹۴- کتاب الثمنی : ۹- باب ما يجوز من اللو.

۶۷۴- حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پے در پے روزے رکھنے سے منع کیا تھا، امت پر رحمت و شفقت کے خیال سے۔ صحابہ نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۶۷۴- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ ، رَحْمَةً لَهُمْ ، فَقَالُوا : إِنَّكَ تُوَاصِلُ . قَالَ : «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، إِنِّي يُطْعَمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ» .

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۴۸- باب الوصال ومن قال ليس في الليل صيام.

(۱۲) روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے

(۱۲) باب بيان أن القبلة في الصوم ليست

بشرطيكه شهوت نه هو

محرمه على من لم تحرك شهوته

۶۷۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بعض ازواج کا روزہ دار ہونے کے باوجود بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ پھر آپ نہیں۔

۶۷۵- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْبَلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ؛ ثُمَّ ضَحِكَتْ .

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۲۴- باب القبلة للصائم.

۶۷۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ روزہ سے ہوتے لیکن (اپنی ازواج کے ساتھ) تقبیل (بوسہ لینا) و مباشرت (اپنے جسم سے لگا لینا) بھی کر لیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشات پر قابو رکھنے والے تھے۔

۶۷۶- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقْبَلُ وَيَبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ؛ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرْبِهِ .

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۲۳- باب المباشرة للصائم.

(۱۳) روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو

(۱۳) باب صحة صوم من طلع

روزہ صحیح ہے

عليه الفجر وهو جنب

۶۷۷- ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد عبد الرحمن نے خبر دی اور انہیں مروان نے خبر دی اور انہیں حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ (بعض مرتبہ) فجر ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے ساتھ جنبی ہوتے تھے۔ پھر آپ

۶۷۷- حَدِيثَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ . عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ هِشَامٍ ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ

عسل کرتے اور آپ روزہ سے ہوتے تھے اور مروان بن حکم نے عبدالرحمن بن حارث سے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو تم یہ حدیث صاف صاف سنا دو (کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس کے خلاف تھا) ان دنوں مروان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو پسند نہیں کیا۔ اتفاق سے ہم سب ایک مرتبہ ذوالحلیفہ میں جمع ہو گئے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہاں کوئی زمین تھی۔ عبدالرحمن نے ان سے کہا کہ آپ سے ایک بات کہوں گا اور اگر مروان نے اس کی مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں کبھی آپ کے سامنے اسے نہ چھیڑتا۔ پھر انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ذکر کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (میں کیا کروں) کہا کہ فضل بن عباس نے یہ حدیث بیان کی تھی اور وہ زیادہ جانتے تھے۔

الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ .
فَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ :
أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُقَرَّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَمَرْوَانُ
يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ ؛ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَكِرَهُ ذَلِكَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ . ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي
الْحُلَيْفَةِ ، وَكَانَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ ،
فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ
أَمْرًا ، وَكَلَا مَرْوَانُ أُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ
فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ؛ فَقَالَ : كَذَلِكَ
حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ أَعْلَمُ .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۲۲ - باب الصائم يصبغ جنباً .

(۱۴) روزہ دار پر رمضان میں دن کو جمع کرنا سخت حرام ہے اور اس میں بڑا کفارہ واجب ہوتا ہے اور یہ کفارہ خوشحال اور تنگ دست دونوں پر واجب ہوتا ہے البتہ معسر استطاعت ملنے پر ادا کریگا۔

(۱۴) باب تغليط تحريم الجماع في نهار رمضان على الصائم ، ووجوب الكفارة الكبرى فيه ، وأنها تجب على الموسر والمعسر ، وثبتت في ذمة المعسر حتى يستطيع

۶۷۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہ بد نصیب رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ ایک غلام آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا تم بچے درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے پھر دریافت فرمایا کیا تمہارے اندر اتنی قوت ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ اب بھی اس

۶۷۸- حدیثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ : إِنَّ الْأَخِيرَ وَقَعَ عَلَيَّ امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَقَالَ : «لَا تَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ؟» قَالَ : لَا ، قَالَ : «فَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مَسْكِينًا؟» قَالَ : لَا .

کا جواب نفی میں تھا۔ راوی نے بیان کیا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ”عرق زنبیل کو کہتے ہیں“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے جا اور اپنی طرف سے (محتاجوں کو) کھلا دے۔ اس شخص نے کہا میں اپنے سے بھی زیادہ محتاج کو (کھلاؤں) حالانکہ دو میدانوں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر جا اپنے گھر والوں کو یہی کھلا دے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۳۱ - باب الجامع في رمضان هل يطعم أهله من الكفارة إذا كانوا محايوج.

۶۷۹ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس مسجد میں آئے اور عرض کیا میں تو دوزخ کا مستحق ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ کہا کہ میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کر لیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ پھر صدقہ کر۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گئے اور اس کے بعد ایک صاحب گدھا ہانکتے لائے جس پر کھانے کی چیز رکھی تھی۔ (عبدالرحمن جو کہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں) نے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز تھی (اسے آنحضرت ﷺ کے پاس لایا جا رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کہ آگ میں جلنے والے صاحب کہاں ہیں؟ وہ صاحب بولے کہ میں حاضر ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے لے اور صدقہ کر دے۔ انہوں نے پوچھا کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ میرے گھر والوں کے لئے تو خود کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم ہی کھا لو۔

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الخلود : ۲۶ - باب من أصاب ذنبا دون الحد فأخبر الإمام.

(۱۵) رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے

بشرطیکہ اسکا سفر دو یا دو سے زیادہ مرحلوں پر

مشمتمل ہوا

قَالَ : فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَعْرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ ، وَهُوَ الزَّيْبَلُ ، قَالَ : «أَطْعِمْ هَذَا عَنكَ» قَالَ : عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ مِنَّا . قَالَ : «فَأَطْعِمُهُ أَهْلَكَ» .

۶۷۹ - حَدِيثُ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : احْتَرَقْتُ . قَالَ : سِيمَ ذَاكَ؟ قَالَ : وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ . قَالَ لَهُ : «صَدَّقْ» قَالَ : مَا عِنْدِي شَيْءٌ .

فَجَلَسَ . وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ جِمَارًا ، وَمَعَهُ طَعَامٌ (قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، أَحَدُ رُوَاةِ الْحَدِيثِ : مَا أُدْرِي مَا هُوَ) إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ؛ فَقَالَ : «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟» فَقَالَ : هَا أَنَا ذَا ، قَالَ : لِنَحْذِ هَذَا فَصَدَّقْ بِهِ . قَالَ : عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ . قَالَ : «فَكُلُوهُ» .

أخرجه البخاري في : ۸۶ - كتاب الخلود : ۲۶ - باب من أصاب ذنبا دون الحد فأخبر الإمام.

(۱۵) باب جواز الصوم والقطر

في شهر رمضان للمسافر في غير معصية

إذا كان سفره مرحلتين فأكثر

۶۸۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ کی طرف رمضان میں چلے تو آپ روزہ سے تھے لیکن جب کدید پہنچے تو روزہ رکھنا چھوڑ دیا اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی آپ کو دیکھ کر روزہ چھوڑ دیا۔

۶۸۰- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ ،
فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ .

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۳۴- باب إذا صام أياما من رمضان ثم سافر.

۶۸۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک سفر (غزوہ فتح) میں تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک شخص پر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا کچھ اچھا کام نہیں ہے۔

۶۸۱- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ،
فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَلَ عَلَيْهِ ؛ فَقَالَ : هَذَا
هَذَا؟ فَقَالُوا : صَائِمٌ . فَقَالَ : لَيْسَ مِنَ السَّبْرِ
الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ .

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۳۶- باب قول النبي ﷺ لمن ظلل عليه واشتد الحر ليس من البر الصوم في السفر.

۶۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (رمضان میں) سفر کیا کرتے تھے (سفر میں بہت سے روزے سے ہوتے اور بہت سے بے روزہ ہوتے) لیکن روزہ دار بے روزہ دار پر اور بے روزہ دار روزے دار پر کسی قسم کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے۔

۶۸۲- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كُنَّا
نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى
الْمُفْطِرِ ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ .

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۳۷- باب لم يعيب أصحاب النبي ﷺ بعضاً في الصوم والإفطار.

(۱۶) سفر میں روزہ افطار کرنے کا اجر

۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے کچھ صحابہ روزے سے تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ موسم گرمی کا تھا، ہم میں زیادہ بہتر سایہ جو کوئی کرتا اپنا کبیل تان لیتا۔ خیر جو لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو انہوں نے ہی اونٹوں کو اٹھایا (پانی پلایا) اور روزہ

(۱۶) باب أجر المفطر في السفر إذا تولى العمل

۶۸۳- حدیث أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ :
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، أَكْثَرْنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَنْظِلُ
بِكِسَائِهِ ؛ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا ،
وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَأَمْتَهُنَا

وَعَالَجُوا؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ»
الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ».

داروں کی خوب خوب خدمت بھی کی۔ اور (دوسرے تمام)
کام کئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج اجر و ثواب کو روزہ نہ
رکھنے والے لوٹ کر لے گئے۔

أخرجه البخاري في : ٥٦ - كتاب الجهاد والسير : ١٨ - باب فضل الخدمة في الغزو.

(۱۷) باب التخيير في الصوم والفطر في

(۱۷) باب التخيير في الصوم والفطر في

اختياره

السفر

٦٨٣- نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها نے بیان کیا کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے
عرض کی میں سفر میں روزہ کھوں؟ وہ روزے بکثرت رکھا کرتے
تھے۔ آل حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو روزہ رکھ اور
جی چاہے تو انظار کر۔

٦٨٤- حديث عائشة رضي الله عنها ، زوج
النبي ﷺ، أن حمزة بن عمرو الأسلمي قال
للبني ﷺ: «أصوم في السفر؟ وكان كثير
الصيام، فقال: «إن شئت فصم وإن شئت
فأفطر».

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ٣٣ - باب الصوم في السفر والإفطار.

٦٨٥- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کے
ساتھ ایک سفر کر رہے تھے دن انتہائی گرم تھا گرمی کا یہ عالم کہ
گرمی کی سختی سے لوگ اپنے سروں کو پکڑ پکڑ لیتے تھے، نبی
کریم ﷺ اور ابن رواحہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ سے
نہیں تھا۔

٦٨٥- حديث أبي الدرداء رضي الله عنه،
قال: «خرجنا مع النبي ﷺ في بعض أسفاره،
في يوم حار، حتى يضع الرجل يده على رأسه
من شدة الحر، وما فينا صائم، إلا ما كان من
النبي ﷺ وابن رواحة».

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ٣٥ - باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

(۱۸) عرفہ کے دن حاجی کے لیے روزہ نہ رکھنا

(۱۸) باب استحباب الفطر للحاج

مستحب ہے

بعرفات يوم عرفه

٦٨٦- ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
ان کے یہاں لوگوں کا عرفات کے دن رسول اللہ ﷺ کے

٦٨٦- حديث أم الفضل بنت الحارث، أن
ناساً اختلفوا عندها، يوم عرفة، في صوم النبي ﷺ

٦٨٣- معلوم ہوا کہ جماد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ روزہ ایک انفرادی نیکی ہے۔ مگر مجاہدین کی خدمت پوری
ملت کی خدمت ہے، اس لیے اس کو بہر حال فوقیت حاصل ہے۔ (راز)

روزے سے متعلق کچھ اختلاف ہو گیا بعض نے کہا کہ آپ (عزفہ کے دن) روزے سے ہیں اور بعض کہتے کہ نہیں۔ اس لئے انہوں نے (ام فضلؓ نے) آپ کے پاس دودھ کا ایک پیالہ بھیجا آنحضرت ﷺ اس وقت اونٹ پر سوار ہو کر عرفات میں وقوف فرما رہے تھے۔ آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

ﷺ؛ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ، فَشَرِبَهُ.

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۸۸- باب الوقوف على الدابة بعرفة.

۶۸۷- حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا۔ اس لئے انہوں نے (حضرت میمونہؓ) آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ اس وقت عرفات میں وقوف فرما تھے۔ آپ نے وہ دودھ پی لیا۔ اور سب لوگ دیکھ رہے تھے۔

۶۸۷- حَدِيثٌ مِّمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

أخرجه البخاري في: ۳۰- كتاب الصوم: ۶۵- باب صوم عرفة.

(۱۹) عاشورہ کے روزے کا بیان

(۱۹) باب صوم يوم عاشوراء

۶۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قریش زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس دن روزہ کا حکم دیا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے یوم عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۶۸۸- حَدِيثٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطِرْ.

أخرجه البخاري في: ۳۰- كتاب الصوم: ۱- باب وجوب صوم رمضان.

۶۸۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جاہلیت میں عاشوراء کے دن ہم روزہ رکھتے تھے۔ لیکن جب رمضان کے روزے نازل ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۶۸۹- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَاشُورَاءَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، قَالَ: لِمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ.

أخرجه البخاري في: ۶۵- كتاب التفسير: ۲- سورة البقرة: ۲۴- باب ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾.

۶۹۰- حدیث عبدِ اللہ بنِ مسعودٍ. دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ ، فَقَالَ : الْيَوْمُ عَاشُورَاءُ ، فَقَالَ : كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ رَمَضَانُ ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَ ، فَادْبُنْ فَكُلْ.

۶۹۰- حضرت اشعث رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود کے یہاں آئے، وہ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ اشعث نے کہا کہ آج تو عاشوراء کا دن ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دنوں میں عاشوراء کا روزہ، رمضان کے روزوں کے نازل ہونے سے پہلے رکھا جاتا تھا، لیکن جب رمضان کے روزے کا حکم نازل ہوا تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا۔ آؤ تم بھی کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۲- سورة البقرة : ۲۴- باب ﴿بِأَيِّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾.

۶۹۱- حميد بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے حج کے موقع پر عاشوراء کے دن منبر پر سنا۔ انہوں نے کہا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہہ رہے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ”یہ عاشورہ کا دن ہے اسکا روزہ تم پر فرض نہیں ہے لیکن میں روزے سے ہوں اور اب جس کا جی چاہے روزے سے رہے (اور میری سنت پر عمل کرے) اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔“

۶۹۱- حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، عَامَ حَجِّ ، عَلَى الْمِنْبَرِ ، يَقُولُ : يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ ، وَلَكُمْ يُكْتُبُ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ ، وَأَنَا صَائِمٌ ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ».

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم : ۶۹- باب صيام يوم عاشوراء.

۶۹۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ (دوسرے سال) آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے۔ آپ نے ان سے اس کا سبب معلوم فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ یہ ایک اچھا دن ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن (فرعون) سے نجات دلائی تھی۔ اس لئے موسیٰ علیہ

۶۹۲- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ ، فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ : «مَا هَذَا؟» قَالُوا : هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى ، قَالَ : «فَأَنَا أَحَقُّ

۶۹۱- شاید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی ہو کہ مدینہ والے عاشوراء کا روزہ مکروہ جانتے ہیں یا اس کا اہتمام نہیں کرتے یا اس کو فرض سمجھتے ہیں تو آپ نے منبر پر یہ تقریر کی۔ (راز)

بِمُوسَىٰ مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

السلام نے اس دن کا روزہ رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر موسیٰ علیہ السلام کے (شریکِ مسرت ہونے میں) ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس کا حکم دیا۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۹ - باب صيام يوم عاشوراء.

۶۹۳ - حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عاشوراء کے دن کو یہودی عید کا دن سمجھتے تھے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھا کرو۔

۶۹۳ - حديث أبي موسى رضي الله عنه ، قال : كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَعْلُوهُ الْيَهُودُ عِيدًا . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : فَصُومُوهُ أَنْتُمْ .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۹ - باب صيام يوم عاشوراء.

۶۹۴ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سوائے عاشوراء کے دن کے اور اس رمضان کے مہینے کے اور کسی دن کو دوسرے دنوں سے افضل جان کر خاص طور پر قصد کر کے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

۶۹۴ - حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، قال : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَىٰ غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ ؛ وَهَذَا الشَّهْرَ ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۹ - باب صيام يوم عاشوراء.

(۲۱) جس نے عاشورہ کے دن کھانا کھا لیا وہ باقی

(۲۱) باب من أكل في عاشوراء فليكيف

دن کھانے سے پرہیز کرے

بقية يومه

۶۹۵ - حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن ایک شخص کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ ”جس نے کھانا کھا لیا ہے وہ اب (دن ڈوبنے تک روزہ کی حالت میں) پورا کرے یا (یہ فرمایا کہ) روزہ رکھے اور جس نے نہ کھلایا ہو (تو وہ روزہ رکھے) کھانا نہ کھائے۔“

۶۹۵ - حديث سلمة بن الأكوع رضي الله عنه ، أن النبي ﷺ بعث رجلاً يُنادي في الناس يومَ عاشوراء : «أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْتُمْ أَوْ فَلْيَصُمْ ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ» .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۲۱ - باب إذا نوى بالنهار صوما.

۶۹۶ - حضرت ربیع بنت معوذ نے کہا کہ عاشوراء کی صبح کو آنحضرت ﷺ نے انصار کے محلوں میں کھلا بھیجا کہ صبح جس

۶۹۶ - حديث الربيع بنت معوذ ، قالت : أُرْسِلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى

نے کھاپی لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ (روزہ دار کی طرح) پورا کرے اور جس نے کچھ نہ کھلایا یا ہو وہ روزے سے رہے۔ ربیع نے کہا پھر بعد میں بھی (رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد) ہم اس دن روزہ رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے۔ انہیں ہم اون کا ایک کھلونا دے کر ہلانے رکھتے۔ جب کوئی کھانے کے لئے روتا تو وہی دے دیتے یہاں تک کہ انظار کا وقت آجاتا۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۴۷ - باب صوم الصبيان.

(۲۲) یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے

(۲۲) باب النهی عن صوم یوم الفطر

ویوم الاضحیٰ

۶۹۷ - حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن کے روزوں کی آنحضرت ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔ (رمضان کے) روزوں کے بعد انظار کا دن (عید الفطر) اور دوسرا وہ دن جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو (یعنی عید الاضحیٰ کا دن)

۶۹۷ - حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ، قال : هذان يومان نهى رسول الله ﷺ عن صيامهما : يوم فطرکم من صيامکم ، واليوم الآخر تأکلون فيه من نسكکم.

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۶ - باب صوم یوم الفطر.

۶۹۸ - حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”... عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں دن روزے نہ رکھے جائیں“

۶۹۸ - حدیث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : «... ولا صوم في يومين : الفطر والاضحى...».

أخرجه البخاري في : ۲۰ - كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۶ - باب مسجد بيت المقدس.

۶۹۹ - زیاد بن جبیرؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ

۶۹۹ - حدیث ابن عمر رضي الله عنهما . عن زياد بن جبير ، قال : جاء رجل إلى ابن

☆ حضرت الربیع بنت معوذ بن عمرو انصاریہ ہیں۔ بنو نجار قبیلہ سے تعلق تھا۔ بڑی قدر و منزلت والی خاتون ہیں۔ بیعت رضوان میں انہوں نے بھی درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ فرماتی ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کرتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم کرتی تھیں اور زخمیوں اور شہداء کو مدینہ کی طرف پہنچاتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ اکثر ان کے گھر جایا کرتے تھے۔ وضوء کرتے نماز پڑھتے اور کھانا کھاتے تھے۔ ان کے والد معوذ بدری صحابہ میں سے بڑے مرتبے والے ہیں۔ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو جہل کو قتل کیا تھا۔ حضرت الربیع نے ستر ہجری کے بعد عبد الملک بن مروان کی خلافت میں وفات پائی۔

ایک شخص نے ایک دن کے روزے کی نذر مانی۔ پھر کما کہ میرا خیال ہے کہ وہ پیر کا دن ہے اور اتفاق سے وہی عید کا دن پڑ گیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے سے (اللہ کے حکم سے) منع فرمایا ہے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۷ - باب الصوم يوم النحر .

(۲۳) اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت

۷۰۰- محمد بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا، کیا نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں!

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۳ - باب صوم يوم الجمعة .

۷۰۱- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی بھی شخص جمعہ کے دن اس وقت تک روزہ نہ رکھے جب تک اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد روزہ نہ رکھا ہو۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۶۳ - باب صوم يوم الجمعة .

(۲۵) آیت وعلی الذین یطیقونہ کے منسوخ

ہونے کا بیان جس کا ناخ آیت فمن شهد منکم

الشهر فليصمه ہے

۷۰۲- حضرت سلمہ بن اکوعؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”طاعت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں“ (البقرہ: ۱۸۳) تو جس کا جی چاہتا تھا روزہ چھوڑ دیتا تھا اور اس کے بدلے میں فدیہ دے دیتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت (تم میں سے جو شخص اس مہینے میں متیم ہو، اسے روزہ رکھنا چاہئے) نازل ہوئی اور اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا۔

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا ، قَالَ : أَظْنَهُ ، قَالَ : الْإِثْنَيْنِ ، فَوَافَقَ يَوْمَ عِيدٍ ؛ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ ، وَنَهَى النَّبِيَّ ﷺ مِنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ .

(۲۴) باب كراهة صيام الجمعة منفرداً

۷۰۰- حدیث جابر عن محمد بن عباد ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۷۰۱- حدیث ابي هريرة رضي الله عنه ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ» .

(۲۵) باب بيان نسخ قوله تعالى

﴿وَعَلَى الَّذِينَ يَطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ﴾ بقول

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

۷۰۲- حدیث سلمة ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يَطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتِدِيَ ، حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَانْسَخَتْهَا .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٢ - سورة البقرة : ٢٦ - باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾.

(٢٦) شعبان میں رمضان کے روزے پورے

کرنے کا بیان

٤٠٣- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان کا روزہ مجھ سے چھوٹ جاتا تو شعبان سے پہلے اس کی قضا کی تو نیک نہ ہوتی۔

(٢٦) باب قضاء رمضان في شعبان

٧٠٣- حديث عائشة رضي الله عنها ، قالت: كان يكون علي الصوم من رمضان ، فما أستطيع أن أقضي إلا في شعبان.

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ٤٠ - باب متى يقضى قضاء رمضان.

(٢٧) میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان

٤٠٣- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کوئی شخص مرجائے اور اس کے ذمے روزے واجب ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھ دے۔“

(٢٧) باب قضاء الصيام عن الميت

٧٠٤- حديث عائشة رضي الله عنها ، أن رسول الله ﷺ ، قال : من مات وعليه صيام صام عنه وليه.

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ٤٢ - باب من مات وعليه صوم.

٤٠٥- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے ایک مہینے کے روزے باقی رہ گئے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے قضا رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے لوا کر دیا جائے۔

٧٠٥- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، قال : جاء رجل إلى النبي ﷺ ، فقال : يا رسول الله! إن أمي ماتت وعليها صوم شهر ، أفأقضيه عنها؟ قال : نعم! قال : فدين الله أحق أن يقضى؟

أخرجه البخاري في : ٣٠ - كتاب الصوم : ٤٢ - باب من مات وعليه صوم.

(٢٩) روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنے کا بیان

٤٠٦- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دوزخ سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے۔ اس لئے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جمالت کی باتیں لور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گلے دے تو اس

(٢٩) باب حفظ اللسان للصائم

٧٠٦- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، أن رسول الله ﷺ ، قال : للصائم جنة ، فلا يرفث ولا يجهل ، وإن امرؤ قاتله أو شاتمه

کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بول اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (اور دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔“

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۲ - باب فضل الصوم.

(۳۰) روزے کی فضیلت

۷۰۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کا ہر ہریک عمل خود اسی کے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے بخش گوئی نہ کرنی چاہئے اور نہ شور مچائے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بول اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی (ایک تو جب) وہ انظار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہوگا۔“

أخرجه البخاري في : ۶۹ - كتاب النفقات : ۱۴ - باب هل يقول إني صائم إذا شتم.

۷۰۸- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہوگا۔ پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ

فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ ، مَرَّتَيْنِ . وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ . يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي ، الصَّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا .

(۳۰) باب فضل الصيام

۷۰۷- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ : كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَامَ ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ ، وَالصَّيَامُ حُنَّةٌ ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرُفْتُ وَلَا يَصْحَبُ ، فَإِنْ سَأَبَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ . لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا : إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ .

۷۰۸- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ : الرِّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : أَيْنَ الصَّائِمُونَ ،

کھڑے ہو جائیں گے۔ ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائیگا پھر اس سے کوئی اندر نہ جاسکے گا۔“

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۴ - باب الريان للصائمين.

(۳۱) مجاہد کے روزے کی فضیلت

(۳۱) باب فضل الصيام في سبيل الله لمن

يطيقه بلا ضرر ولا تفويت حق

۷۰۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جماد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کر دے گا حریفاً۔ أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۳۶ - باب فضل الصوم في سبيل الله.

۷۰۹- حديث أبي سعيد رضي الله عنه ، قال : سمعت النبي ﷺ يقول : «من صام يوماً في سبيل الله بعدد الله وجهه عن النار سبعين خريفاً». أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد والسير : ۳۶ - باب فضل الصوم في سبيل الله.

(۳۳) بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے

(۳۳) باب أكل الناسي وشربه وجماعه لا

سے روزہ نہیں ٹوٹتا

يفطر

۷۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب کوئی بھول کر کچھ کھاپی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔“

۷۱۰- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، عن النبي ﷺ ، قال : «إذا نسي فأكل وشرب فليتم صومه فإنما أطعمه الله وسقاه».

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۲۶ - باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسياً.

(۳۴) نبی کے رمضان کے علاوہ روزوں کا بیان اور

(۳۴) باب صيام النبي ﷺ في غير رمضان

یہ کہ کوئی مہینہ روزوں سے خالی نہ چھوڑنا چاہیے

واستحباب أن لا يخلى شهراً عن صوم.

۷۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل روزہ رکھنے لگتے تو ہم (آپس میں) کہتے کہ اب آپ روزہ رکھنا چھوڑیں گے ہی نہیں۔ اور جب روزہ چھوڑ دیتے تو ہم کہتے کہ اب آپ روزہ رکھیں گے ہی نہیں۔ میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورے مہینہ کا نفل

۷۱۱- حديث عائشة رضي الله عنها ، قالت : كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول لا يفطر ، ويفطر حتى نقول لا يصوم ، فما رأيت رسول الله ﷺ استكمل صيام شهر إلا

روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ ﷺ میں رکھتے ہیں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ کو نہیں دیکھا۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۲ - باب صوم شعبان.

۷۱۲- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ،
قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ
شَعْبَانَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ، وَكَانَ
يَقُولُ : «لَحَلُّوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا
يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا» وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ
مَا تُؤْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْتَ ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً
دَاوَمَ عَلَيْهَا.

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۲ - باب صوم شعبان.

۷۱۳- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ،
قَالَ : مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ
رَمَضَانَ ، وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ ، لَا وَاللَّهِ!
لَا يَفْطِرُ ؛ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ ، لَا وَاللَّهِ!
لَا يَصُومُ.

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۳ - باب ما يذكر في صوم النبي ﷺ وإفطاره.

(۳۵) صوم دھر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی
فضیلت (جسے تکلیف ہو یا حقوق کے ضائع ہونے
کا اندیشہ ہو یا جو عیدین اور ایام تشریق میں افطار
نہ کرے اس کے لئے صوم دھر ممنوع ہیں)

(۳۵) باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر
به، أو فوت به حقا أو لم يفطر العیدین
والتشریق، وبيان تفصيل صوم يوم وإفطار يوم

۷۱۴- حدیث عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ ”خدا کی قسم!

۷۱۴- حدیث عبد اللہ بن عمرو ، قَالَ :
أخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَقُولُ ، وَاللَّهِ!

لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَا قَوْمَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ؛
 فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتَهُ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي. قَالَ:
 فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ
 وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ
 بَعِشْرَ أَمْثَالِهَا، وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ. قُلْتُ:
 إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا
 وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ» قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ.
 قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذَلِكَ صِيَامُ
 دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ». قُلْتُ:
 إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا
 أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ».

زندگی بھر میں دن میں تو روزے رکھوں گا۔ اور ساری رات
 عبادت کروں گا؟ میں نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی
 میرے ماں باپ آپ پر نفا ہوں، ہاں میں نے یہ کہا ہے۔
 آپ نے فرمایا لیکن تیرے اندر اس کی طاقت نہیں، اس لئے
 روزہ بھی رکھ اور بے روزہ بھی رہ۔ عبادت بھی کر اور سوؤ
 بھی۔ اور مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کر۔ نیکیوں کا
 بدلہ دس گنا ہے۔ اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔
 میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔
 آپ نے فرمایا کہ پھر ایک دن روزہ رکھا کر اور دو دن کے لئے
 روزے چھوڑ دیا کر۔ میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ
 کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا ایک دن روزہ
 رکھ اور ایک دن بے روزہ کے رہ کہ داؤد علیہ السلام کا روزہ
 ایسا ہی تھا۔ اور روزہ کا یہ سب سے افضل طریقہ ہے۔ میں
 نے اب بھی وہی کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے
 لیکن اس مرتبہ آپ نے فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ
 نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۶ - باب صوم الدهر.

۷۱۵- حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ:
 «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ
 لِحَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا،
 وَإِنَّ لِرُؤُوجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِرِزْوَرِكَ عَلَيْكَ
 حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ
 أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَبَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ

۷۱۵- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عبد اللہ! کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم دن میں تو روزہ رکھتے ہو اور ساری رات نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کی صحیح ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، ایسا نہ کر، روزہ بھی رکھ اور بے روزہ کے بھی رہ۔ نماز بھی پڑھ اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اور تم سے ملاقات کرنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بس یہی کافی ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو، کیونکہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا اور اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا لیکن میں نے اپنے پر سختی چاہی تو مجھ پر سختی کر

دی گئی۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اپنے میں قوت پاتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ اور اس سے آگے نہ بڑھ۔ میں نے پوچھا، اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن بے روزہ کے رہا کرتے تھے۔ بعد میں جب ضعیف ہو گئے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے، کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصت مان لیتا۔

ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ ،
قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً . قَالَ :
فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَلَا تَزِدْ
عَلَيْهِ . قُلْتُ : وَمَا كَانَ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ ! قَالَ : «نِصْفُ الدَّهْرِ» .

فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَمَا كَبِرَ : يَا لَيْتَنِي
قَبِلْتُ رُحْصَةَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم .

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۵ - باب حق الجسم في الصوم .

۷۱۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ”ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ پڑھنے کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر، اس سے زیادہ مت پڑھ۔“

۷۱۶- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «إِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ»
قُلْتُ : إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً . حَتَّى قَالَ : «هَاقِرَاهُ فِي
سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ» .

أخرجه البخاري في : ۶۶ - كتاب فضائل القرآن : ۳۴ - باب في كم يقرأ القرآن .

۷۱۷- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا، اے عبد اللہ! فلاں کی طرح نہ ہو جانا، وہ رات میں عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

۷۱۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم : «يَا عَبْدَ اللَّهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ ، كَانَ
يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ» .

أخرجه البخاري في : ۱۹ - كتاب التهجد : ۱۹ - باب ما يكره من ترك قيام الليل لمن كان يقومه .

۷۱۸- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات عبادت کرتا ہوں۔ اب یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا خود میں نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تو متواتر روزے

۷۱۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا ، قَالَ : بَلَغَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ
وَأُصَلِّي اللَّيْلَ ، فِيمَا أُرْسَلُ إِلَيَّ . وَإِنَّمَا لَقَيْتُهُ ،
فَقَالَ : «أَلَمْ أَحْبِبْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَفْطِرُ وَتُصَلِّي» ؛

رکھتا ہے اور ایک بھی نہیں چھوڑتا اور (رات بھر) نماز پڑھتا رہتا ہے؟ روزہ بھی رکھ لور بے روزہ کے بھی رہ، عبادت بھی کر اور سوؤ بھی۔ کیونکہ تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھا کر۔ انہوں نے کہا اور وہ کس طرح؟ فرمایا کہ داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں پھیرتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! میرے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں پیٹھ پھیر جاؤں۔ حضرت عطا (راوی حدیث) نے کہا کہ مجھے یاد نہیں (اس حدیث میں) صوم دہر کا کس طرح ذکر ہوا۔ (البتہ انہیں اتنا یاد تھا کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو صوم دہر رکھتا ہے اس کا روزہ ہی نہیں، دو مرتبہ (آپ نے یہی فرمایا)

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۷ - باب حق الأهل في الصوم.

۷۱۹- حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو متواتر روزے رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا، اگر تو یونہی کرتا رہا تو آنکھیں دھس جائیں گی اور تو بے حد کمزور ہو جائے گا۔ یہ کوئی روزہ نہیں کہ کوئی زندگی بھر (بلاتمام ہر روز) روزہ رکھے۔ تین دن کا (ہر مہینہ میں) روزہ پورنی زندگی کے روزے کے برابر ہے۔ میں نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کر۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھلایا کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰ - كتاب الصوم : ۵۹ - باب صوم داود عليه السلام.

فَصُمْ وَأَفْطِرْ ، وَقُمْ وَتَمْ ، فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا . قَالَ : إِنْ بِي لَأَقْوَى لِدَلِك . قَالَ : فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَكَيْفَ ؟ قَالَ : كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى . قَالَ : مَنْ لِي بِهِذِهِ ، يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! قَالَ عَطَاءُ (أَحَدُ الرُّوَاةِ) : لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبْدِ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ» مَرَّتَيْنِ .

۷۱۹- حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تو متواتر روزے رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے؟ میں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا، اگر تو یونہی کرتا رہا تو آنکھیں دھس جائیں گی اور تو بے حد کمزور ہو جائے گا۔ یہ کوئی روزہ نہیں کہ کوئی زندگی بھر (بلاتمام ہر روز) روزہ رکھے۔ تین دن کا (ہر مہینہ میں) روزہ پورنی زندگی کے روزے کے برابر ہے۔ میں نے اس پر کہا کہ مجھے اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کر۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھلایا کرتے تھے۔

۷۲۰- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ان سے فرمایا "سب نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور روزوں میں بھی داؤد علیہ السلام ہی کا روزہ" آپ آدھی رات تک سوتے اس کے بعد تہائی رات نماز پڑھنے میں گزارتے۔ پھر رات کے چھٹے حصے میں بھی سوجاتے۔ اسی طرح آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن انظار کرتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۱۹- كتاب التهجد : ۷- باب من نام عند السحر.

۷۲۱- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو میرے روزے کے متعلق خبر ہو گئی (کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں) آپ میرے یہاں تشریف لائے اور میں نے ایک گدہ آپ کے لئے بچھا دیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی لیکن آنحضرت ﷺ زمین پر بیٹھ گئے۔ اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن کے روزے کافی نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! (کچھ اور بڑھا دیجئے) آپ نے فرمایا 'اچھا پانچ دن کے روزے (رکھ لے) میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کچھ اور۔ آپ نے فرمایا چلو چھ دن میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کچھ اور بڑھائیے مجھ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت ہے) آپ نے فرمایا! اچھا نو دن میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کچھ اور فرمایا اچھا گیارہ دن۔ آخر آپ نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزے کے طریقے کے سوا اور کوئی طریقہ (شریعت میں) جائز نہیں۔ یعنی زندگی کے آدھے دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھے اور ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا کرے۔

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم : ۵۹- باب صوم داود عليه السلام.

(۳۷) شعبان کے روزوں کا بیان

(۳۷) باب صوم سور شعبان

۷۲۲- حدیثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ سَأَلَهُ ، أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ ، فَقَالَ : «يَا أَبَا فَلَانِ! أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ؟» قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ : يَعْنِي رَمَضَانَ . قَالَ الرَّجُلُ : لَا يَا رَسُولَ اللهِ! ، قَالَ : «إِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ» .

۷۲۳- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا یا سوال تو کسی اور سے کیا تھا لیکن وہ سن رہے تھے۔ اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابو فلان! کیا تم نے اس مہینے کے آخر کے روزے نہیں رکھے؟ (راوی کہتا ہے) میرا خیال ہے کہ حضرت عمران نے کہا کہ آپ کی مراد رمضان سے تھی۔ اس شخص نے کہا نہیں، یا رسول اللہ۔ تو آپ نے کہا جب تم افطار کرو (یعنی رمضان کے بعد) تو دو روزے رکھ لینا۔

أخرجه البخاري في : ۳۰- كتاب الصوم: ۶۲- باب الصوم آخر الشهر.

(۳۰) شب قدر کی فضیلت اور اس کو تلاش کرنا اور اس کے تعین کا ذکر

(۴۰) باب فضل ليلة القدر والحث على طلبها وبيان محلها وأرجى أوقات طلبها

۷۲۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو شب قدر خواب میں (رمضان کی) سات آخری تاریخوں میں دکھائی گئی تھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم سب کے خواب سات آخری تاریخوں پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس لئے جسے اس کی تلاش ہو وہ اسی ہفتے کی آخری (طاق) راتوں میں تلاش کرے (آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ مراد ہیں)

۷۲۳- حدیثِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ ، فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّخِرِ» .

أخرجه البخاري في : ۳۲- كتاب فضل ليلة القدر : ۲- باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر.

۷۲۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے۔ پھر بیس تاریخ کی صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف سے نکلے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی، لیکن بھلا دی گئی یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میں خود بھول گیا۔ اس لئے تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے (خواب میں) کہ گویا میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ

۷۲۴- حدیثِ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ ، فَخَطَبَ ، وَقَالَ : «إِنِّي أُرَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا» . أَوْ «نَسَيْتُهَا ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ فِي الْوَتْرِ ، وَأَنِّي رَأَيْتُ إِنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ

اعتکاف کیا ہو وہ پھر لوٹ آئے اور اعتکاف میں بیٹھے۔ خیر ہم نے پھر اعتکاف کیا۔ اس وقت آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں تھا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بادل آیا اور بارش اتنی ہوئی کہ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکنے لگا جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کچھڑ میں سجدہ کر رہے تھے، یہاں تک کہ کچھڑ کا نشان میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلْيَرْجِعْ» فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً؛ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُيِّمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

أخرجه البخاري في : ۳۲ - كتاب فضل ليلة القدر : ۲ - باب التماس ليلة القدر في السبع الأواخر.

۷۲۵ - حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے جو مہینے کے بیچ میں پڑتا ہے۔ بیس راتوں کے گزر جانے کے بعد جب اکیسویں تاریخ کی رات آتی تو شام کو آپ گھر واپس آجاتے۔ جو لوگ آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے وہ بھی اپنے گھروں کو واپس آجاتے۔ ایک رمضان میں آپ جب اعتکاف کئے ہوئے تھے تو اس رات میں بھی (مسجد ہی میں) مقیم رہے جس میں آپ کی علت گھر آجانے کی تھی، پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو کچھ اللہ پاک نے چاہا، آپ نے لوگوں کو اس کا حکم دیا۔ پھر فرمایا کہ میں اس (دوسرے) عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا۔ لیکن اب مجھ پر یہ ظاہر ہوا ہے کہ اب اس آخری عشرہ میں مجھے اعتکاف کرنا چاہئے۔ اس لئے جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ اپنے معتکف ہی میں ٹھہرا ہے۔ اور مجھے یہ رات (شب قدر) دکھائی گئی لیکن پھر بھلوا دی گئی۔ اس لئے تم لوگ اسے آخری عشرہ (کی طاق راتوں) میں تلاش کرو۔ میں نے (خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ اس رات کچھڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر اسی رات آسمان پر ابر ہوا اور بارش برسی، نبی اکرم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ پر (چھت سے) پانی ٹپکنے لگا۔ یہ اکیسویں کی رات کا ذکر ہے۔ میں نے خود اپنی

۷۲۵ - حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّذِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمَسِّي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي، وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ، رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ؛ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَحَطَبَ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: «كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبِثْ فِي مَعْتَكِفِهِ، وَقَدْ أُرَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا، فَأَبْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَبْتَغُوهَا فِي كُلِّ وَتَرٍ، وَقَدْ رَأَيْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ»، فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَّفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً

آنکھوں سے دیکھا کہ آپ صبح کی نماز کے بعد واپس ہو رہے تھے اور آپ کے چہرہ مبارک پر کیچڑ لگی ہوئی تھی۔

إِحْدَى وَعِشْرِينَ ، فَصُرْتُ عَيْنِي ، نَظَرْتُ إِلَيْهِ
أَنْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهَهُ مُمْتَلِيٌّ طِينًا وَمَاءً .

أخرجه البخاري في : ۳۲ - كتاب فضل ليلة القدر : ۳ - باب تحوي ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر .

۷۲۶ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور فرماتے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

۷۲۶ - حَدِيثُ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ،
وَيَقُولُ : اتَّحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ
مِنْ رَمَضَانَ .

أخرجه البخاري في : ۳۲ - كتاب فضل ليلة القدر : ۳ - باب تحوي ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر .

۱۴ - کتاب الاعتکاف

۱۳ - اعتکاف کا بیان

(۱) رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کا بیان

۷۲۷- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَكَبَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۳۳- كِتَابُ الْإِعْتِكَافِ: ۱- بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ.

۷۲۸- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَكَبَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۳۳- كِتَابُ الْإِعْتِكَافِ: ۱- بَابُ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ.

(۲) اعتکاف کا ارادہ کرنے والے کو اعتکاف کی

(۲) باب متی یدخل من

جگہ کب داخل ہونا چاہیے

أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فِي مَعْتَكِفِهِ

۷۲۹- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَكَبَّفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكَفَّتْ أُضْرَبُ لَهُ حَبَاءً، فَيُصَلِّي الصُّبْحَ، ثُمَّ يَدْخُلُهُ؛ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ حَبَاءً، فَأُذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ حَبَاءً؛ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ حَبَاءً آخَرَ؛ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى الْأَخْيَةَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْبِرُّ تَرُونَ بِهِنَّ». فَتَرَكَ الْإِعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ

۷۲۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ میں آپ کے لئے (مجد میں) ایک خیمہ لگاوتی۔ اور آپ صبح کی نماز پڑھ کے اس میں چلے جاتے تھے۔ پھر حضرت حفصہ نے خیمہ کھڑا کرنے کی (اپنے اعتکاف کے لئے) اجازت چاہی۔ حضرت عائشہ نے اجازت دے دی اور انہوں نے ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی (اپنے لئے) ایک خیمہ کھڑا کر لیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کئی خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ آپ کو ان کی حقیقت کی خبر دی گئی۔ آپ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو یہ خیمے ثواب کی نیت سے کھڑے کئے گئے ہیں؟ پس آپ نے

اس مہینہ (رمضان کا) اعتکاف چھوڑ دیا اور شوال کے عشرہ کا اعتکاف کیا۔

اَعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

أخرجه البخاري في : ۳۳ - كتاب الاعتكاف : ۶ - باب اعتكاف النساء.

(۳) رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ

(۳) باب الاجتهاد في العشر الأواخر

عبادت کرنی چاہیے

من شهر رمضان

۷۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی کمرپوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھروالوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔

۷۳۰- حديث عائشة رضي الله عنها ،
قالت: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ ، وَأَيْقَظُ أَهْلَهُ.

أخرجه البخاري في : ۳۲ - كتاب فضل ليلة القدر : ۵ - باب العمل في العشر الأواخر من رمضان.

۷۳۰- کمر کس لینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس عشرہ میں عبادت الہی کے لیے خاص محنت کرتے۔ خود جاگتے، گھروالوں کو جگاتے اور رات بھر عبادت الہی میں مشغول رہتے۔ (راز)

۱۵- کتاب الحج

۱۵- حج کے مسائل

(۱) باب ما يباح للمحرم بحج أو عمرة ، وما

لا يباح وبيان تحريم الطيب عليه

(۱) محرم کو حالت احرام میں کونسا لباس پہننا

چاہیے اور خوشبو کی حرمت کا بیان

۷۳۱- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! محرم کو کس طرح کا کپڑا پہننا چاہیے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: نہ کرتے پہنے، نہ علامہ باندھے نہ پاجامہ پہنے نہ باران کوٹ نہ موزے۔ لیکن اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے اس وقت پہن سکتا ہے جب ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کٹ لیا ہو (اور احرام میں) کوئی ایسا کپڑا نہ پہنوجس میں زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

۷۳۱- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، «لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخِيفَ ، إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الرَّعْفَرَانُ أَوْ

وَرَسٌ». أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۲۱- باب ما لا يلبس المحرم من الثياب.

۷۳۲- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے سنا تھا کہ جس کے پاس احرام میں جوتی نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تمبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے۔

۷۳۲- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بَعْرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ ، وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ سَرَاوِيلَ الْمُحْرِمِ».

أخرجه البخاري في : ۲۸- كتاب جزاء الصيد : ۱۵- باب لبس الخفين للمحرم إذا لم يجد النعلين.

۷۳۳- حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کبھی آپ مجھے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دکھائیے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہوں۔ (یعلیٰ نے) بیان کیا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ حجرانہ میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے آکر پوچھا یا رسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام اس طرح باندھا کہ اس کے کپڑے خوشبو

۷۳۳- حَدِيثُ يَعْلَى. قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : أَرْنِي النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ ؛ قَالَ : فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، جَاءَهُ رَجُلٌ. فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّنٌ بِطَيْبٍ؟

میں بے ہوئے ہوں؟ نبی کریم ﷺ اس پر تھوڑی دیر کے لیے چپ ہو گئے۔ پھر آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے یعلیٰؓ کو اشارہ کیا۔ یعلیٰ آئے تو رسول اللہ ﷺ پر ایک کپڑا تھا جس کے اندر آپ تشریف رکھتے تھے۔ انہوں نے کپڑے کے اندر اپنا سر کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روئے مبارک سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ وہ شخص کہل ہے جس نے عمرہ کے متعلق پوچھا تھا۔ شخص مذکور حاضر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو خوشبو لگا رکھی ہے اسے تین مرتبہ دھو لے اور اپنا جبہ اتار دے۔ عمرہ میں بھی اسی طرح کر جس طرح حج میں کرتے ہو۔

فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ ، فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى ، فَجَاءَ يَعْلَى ، وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحَمَّرٌ الْوَجْهَ ، وَهُوَ يَغِطُّ ؛ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ ، فَقَالَ : «لَأَيُّ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَأْتِيَ بِرَجُلٍ ، فَقَالَ : «الْغَسِيلِ الطَّيِّبِ الَّذِي بَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَأَنْزَعُ عَنْكَ الْجُبَّةَ ، وَاصْنَعُ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ» .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۱۷ - باب غسبل الخلق ثلاث مرات من الثياب.

(۲) حج اور عمرہ کے میقات

(۲) باب مواقيت الحج والعمرة

۷۳۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر کیا۔ شام والوں کے لئے جحفہ، نجد والوں کے لئے قرن منازل، اور یمن والوں کے لئے یلملم۔ یہ میقات ان ملک والوں کے ہیں۔ اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ان ملکوں سے گذر کر حرم میں داخل ہوں اور حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں ان کے لئے احرام باندھنے کی جگہ ان کے گھر ہیں۔ یہاں تک کہ مکہ کے لوگ احرام مکہ ہی سے باندھیں۔ (جو حضرات عمرہ کے لئے تنعیم جانا ضروری گردانتے ہیں یہ حدیث ان پر حجت ہے بشرطیکہ بنظر تحقیق مطالعہ فرمائیں)

۷۳۵- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ ، فَهِنَّ لِهِنَّ وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمَهَلُهُ مِنْ أَهْلِهِ. وَكَذَلِكَ ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهَلُّونَ مِنْهَا.

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۹ - باب مهل أهل الشام.

۷۳۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام

عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «يَهَلُّ أَهْلُ

باندھیں، شام کے لوگ جحفہ سے اور نجد کے لوگ قرن منازل سے --- حضرت عبداللہ ﷺ نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا --- اور یمن کے لوگ یملم سے احرام باندھیں۔“

الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : وَبَلَّغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «هُوَ يَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَمَلْمٍ» .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۸ - باب ميقات أهل المدينة. ولا يهلوا قبل ذي الحليفة.

(۳) لبیک کا بیان

۷۳۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا ”حاضر ہوں، اے اللہ! حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں۔ تمام حمد تیرے ہی لئے ہے۔ اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں۔ ملک تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں“

(۳) باب التلبیة وصفتها ووقتها

۷۳۶- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : «لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنَّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ» .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۲۶ - باب التلبیة.

(۴) اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں

۷۳۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ کے قریب ہی پہنچ کر احرام باندھا تھا۔

(۴) باب أمر أهل المدينة بالإحرام من عند

مسجد ذي الحليفة

۷۳۷- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۲۰ - باب الإهلال عند مسجد ذي الحليفة.

(۵) جمال سے سواری اٹھے وہیں سے لبیک

پکارنے کا بیان

۷۳۸- عبید بن جریج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہا، اے ابو عبدالرحمن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جنہیں آپ کے ساتھیوں میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ کئے

(۵) باب الإهلال من حيث تبعث الراحلة

۷۳۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا ، لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ

لگے، اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ ابن جریج نے کہا میں نے طواف کے وقت آپ کو دیکھا کہ آپ دو یمانی رکنوں کے سوا کسی اور رکن کو نہیں چھوتے ہیں۔ (دوسرے) میں نے آپ کو سستی جوتے پنے ہوئے دیکھا ہے، اور (تیسرے) میں نے دیکھا ہے کہ آپ زرد رنگ استعمال کرتے ہیں، اور (چوتھی بات) میں نے یہ دیکھی کہ جب آپ مکہ میں تھے، لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھ کر لبیک پکارنے لگتے ہیں (اور) حج کا احرام باندھ لیتے ہیں۔ اور آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جواب دیا کہ (دوسرے) ارکان کو تو میں یوں نہیں چھو تا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یمانی رکنوں کے علاوہ کسی اور رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور رہے سستی جوتے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پنے ہوئے دیکھا کہ جن کے چمڑے پر ہل نہیں تھے۔ اور آپ انہی کو پنے پنے وضو فرمایا کرتے تھے، تو میں بھی انہی کو پہننا پسند کرتا ہوں۔ اور زرد رنگ کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زرد رنگ رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو میں بھی اسی رنگ سے رنگنا پسند کرتا ہوں۔ اور احرام باندھنے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر نہ چل پڑتی۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٤ - كِتَابُ الْوُضُوءِ : ٣٠ - بَابُ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ ، وَلَا يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ .

(۷) محرم کے لیے احرام سے پہلے خوشبو لگانا

جائز ہے

۷۳۹- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ ، وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : أَمَّا الْأَرْكَانُ ، فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانَيْنِ ، وَأَمَّا النَّعْلُ السَّيِّئَةُ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا ، فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا ، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا ، فَأَنَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا . وَأَمَّا الْإِهْلَالُ ، فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُهْلُ حَتَّى تَبْعَثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ .

۷۳۹- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ ، وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ

يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. أخرجه البخاري في : ٢٥ - كتاب الحج : ١٨ - باب الطيب عند الإحرام.

٧٤٠ - حديث عائشة رضي الله عنها ، قالت: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَيِصِ الطَّيْبِ فِي مَفْرَقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرَمٌ.

٤٣٠ - حضرت عائشةؓ فرماتی ہیں ”گویا میں رسول اکرم ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔“

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ١٤ - باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب.

٧٤١ - حديث عائشة عن مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشْتَبِرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ : مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا. فَقَالَتْ عَائِشَةُ : أَنَا طَيِّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.

٤٣١ - محمد بن منشر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا اور ان سے ابن عمرؓ کے اس قول کا ذکر کیا کہ میں اسے گوارا نہیں کر سکتا کہ احرام باندھوں اور خوشبو میرے جسم سے مہک رہی ہو۔ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے خود نبی کریم ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس گئے۔ اور اس کے بعد احرام باندھا۔

أخرجه البخاري في : ٥ - كتاب الغسل : ١٤ - باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب.

(٨) محرم کے لیے جنگلی شکار کی حرمت

(٨) باب تحريم الصيد للمحرم

٧٤٢ - حديث الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، حِمَارًا وَحَشِيًّا ، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ ، أَوْ بَوْدَانَ ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ ، قَالَ : «إِنَّا لَمْ نَرِدْهُ إِلَّا أَنَا حُرْمًا».

٤٣٢ - حضرت صعْب بن جثامہ لیشیؓ جب ابواء یا ودان میں تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گور خر کا تحفہ دیا تو آپ نے اسے واپس کر دیا تھا پھر جب آپ نے ان کے چروں پر ناراضگی کا رنگ دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ واپسی کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

أخرجه البخاري في : ٢٨ - كتاب جزاء الصيد : ٦ - باب إذا أهدى للمحرم حمارا وحشياً حياً لم يقبل.

٧٤٣ - حديث أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاوَنَ شَيْئًا ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارٌ وَحَشٌّ ، يَعْنِي ؛ فَوْقَ

٤٣٣ - حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مقام قاحہ میں تھے بعض تو ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم۔ میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی ایک دوسرے کو کچھ دکھا رہے ہیں میں نے جو نظر اٹھائی تو ایک گور خر (جنگلی گدھا) سامنے تھا ان کی مراد یہ تھی کہ ان کا کوڑا گر گیا (اور

☆ حضرت صعْب بن جثامہ لیشیؓ ابواء مقام کی بستی ودان کے رہائشی تھے۔ اصطخر کی فتح میں شریک تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں وفات پائی۔ ایک قول کے مطابق خلافت عثمانؓ میں وفات پائی۔

اپنے ساتھیوں سے اسے اٹھانے کے لئے انہوں نے کہا) لیکن ساتھیوں نے کہا کہ ہم تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے کیوں کہ ہم محرم ہیں۔ اس لئے میں نے وہ خود اٹھالیا اس کے بعد میں اس گورخر کے نزدیک ایک ٹیلے کے پیچھے سے آیا اور اسے شکار کیا پھر میں اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لایا۔ بعض نے تو یہ کہا کہ وہ (ہمیں بھی) کھالینا چاہئے لیکن بعض نے کہا کہ نہ کھانا چاہئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا، آپ ہم سے آگے تھے۔ میں نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے بتایا کہ کھالو یہ حلال ہے۔

سَوَطُهُ ، فَقَالُوا لَا نَعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُونَ ، فَتَوَلَّاهُ فَأَخَذَتْهُ ، ثُمَّ آتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وِرَاءِ أُكْمَةٍ فَعَقَرْتُهُ ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : كُلُوا . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تَأْكُلُوا . فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَهُوَ أَمَامَنَا . فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : «كُلُوهُ ، حَلَالٌ» .

أخرجه البخاري في : ۲۸ - كتاب جزاء الصيد : ۴ - باب لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد .

۷۴۴ - عبد اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ میرے والد (حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) صلح حدیبیہ کے موقع پر (دشمنوں کا پتہ لگانے) نکلے پھر ان کے ساتھیوں نے تو احرام باندھ لیا لیکن (خود انہوں نے ابھی) نہیں باندھا تھا (اصل میں) نبی کریم ﷺ کو کسی نے یہ اطلاع دی تھی کہ (مقام غیمہ میں) دشمن آپ کی تاک میں ہے۔ اس لئے نبی کریم ﷺ نے (ابو قتادہ اور چند صحابہ کو ان کی تلاش میں) روانہ کیا میرے والد (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر ہنسنے لگے۔ (میرے والد نے بیان کیا کہ) میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ ایک جنگلی گدھا سامنے ہے۔ میں اس پر چھپنا اور نیزے سے اسے ٹھنڈا کر دیا میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد

۷۴۴ - حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ : انْطَلَقَ أَبِي ، عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، فَأَحْرَمَ أَصْحَابَهُ وَلَمْ يُحْرِمِ . وَخَلَّتِ النَّبِيَّ ﷺ ، أَنْ عَدَوْا يَغْزُوهُ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ ؛ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي ، تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَيَّ بَعْضٌ ، فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحَشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ . فَطَعْتُهُ فَأَتَيْتُهُ ، وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ ، فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي ، فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ ، وَحَشِينَا أَنْ نُقْتَطِعَ ، فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي سَأَلُوا وَأَسِيرُ

۷۴۳ - بظاہر اس حدیث میں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ عبارت ناتمام ہے لیکن یہی لفظ اسی طرح ہیں۔ اس حدیث کو ابو عوانہ نے ابو داؤد الحمرانی سے اور انہوں نے علی بن الدین سے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ”اچانک ایک جنگلی گدھا (زیرا) دیکھا تو میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ اور کوڑا اٹھالیا۔ کوڑا مجھ سے گر پڑا تو میں نے کہا مجھے پکڑاؤ“ جبکہ صحیح بخاری میں ایک دوسرے مقام (کتاب الہبہ باب من استوهب من اصلہ شینا) پر یوں ہے کہ ”میں کوڑا اور نیزہ بھول گیا میں نے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑاؤ“ اور صحیح مسلم میں اس مقام پر لفظ یوں ہے ”میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی اور اپنا نیزہ پکڑا پھر سوار ہوا تو میرا کوڑا مجھ سے گر گیا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو کہ احرام میں تھے مجھے کوڑا پکڑاؤ“ تمام روایات کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی پہلے جب گھوڑے پر سوار ہوئے تو اپنا کوڑا اور نیزہ جلدی کی وجہ سے بھول گئے پھر جب دوبارہ یہ اشیاء اٹھا کر سوار ہوئے تو کوڑا گر گیا تھا۔

چاہی تھی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا، پھر ہم نے گوشت کھایا۔ اب ہمیں یہ ڈر ہوا کہ کہیں (رسول اللہ ﷺ سے) دور نہ رہ جائیں چنانچہ میں نے آپ کو تلاش کرنا شروع کر دیا، کبھی اپنے گھوڑے کو تیز کر دیتا اور کبھی آہستہ۔ آخر رات گئے بنو غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ اس نے بتایا کہ جب میں آپ سے جدا ہوا تو آپ مقام تعین میں تھے اور آپ کا ارادہ تھا کہ مقام سقیما میں پہنچ کر دوپہر کا آرام کریں گے۔ (غرض میں آں حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت بھیجتے ہیں۔ انہیں یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ بہت پیچھے نہ رہ جائیں اس لئے آپ ٹھہر کر ان کا انتظار کریں پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا اور اس کا کچھ بچا ہوا گوشت اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ آپ نے لوگوں سے کھانے کے لئے فرمایا حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

شَاوًا، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ نَيْسِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ؛ قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بَنَعْمَانَ، وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَعُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا أَنْ يُقْتَطِعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَصَبْتُ جِمَارًا وَخَشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: «كُلُوا» وَهُمْ مُحْرَمُونَ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۲۸- كِتَابِ جَزَاءِ الصَّيْدِ: ۲- بَابُ إِذَا صَادَ الْحِلَالُ فَأَهْدَى لِلْمَحْرَمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ. ۷۴۵- حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ؛ فَقَالَ: «لَا تَحْذَرُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ» فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلَّهُمْ، إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرَمِ فَبَيْنَاهُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرًا وَخَشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْجَمْرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَتَرَكُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، وَقَالُوا: «أَنَا كُلُّ لَحْمٍ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنَ الْإِتَانِ، فَلَمَّا أَتَانَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا

۲۴۵- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (حج کا) ارادہ کر کے نکلے، صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے صحابہ کی ایک جماعت کو --- جس میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے --- یہ ہدایت دے کر راستے سے واپس بھیجا کہ تم لوگ دریا کے کنارے کنارے ہو کر جاؤ (اور دشمن کا پتہ لگاؤ) پھر ہم سے آلو۔ چنانچہ یہ جماعت دریا کے کنارے کنارے چلی۔ واپسی میں سب نے احرام باندھ لیا تھا۔ لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ابھی احرام نہیں باندھا تھا۔ یہ قافلہ چل رہا تھا کہ کئی گور خر دکھائی دیئے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ایک مادہ کا شکار کر لیا، پھر ایک جگہ ٹھہر کر سب نے اس کا گوشت کھلایا اور ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ چنانچہ جو کچھ گوشت بچا وہ ہم ساتھ لائے اور جب رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں پہنچے تو عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب لوگ تو محرم تھے لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے گور خر دیکھے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک ماہہ کا شکار کر لیا۔ اس کے بعد ایک جگہ ہم نے قیام کیا اور اس کا گوشت کھلایا۔ پھر خیال آیا کہ کیا ہم محرم ہونے کے باوجود شکار کا گوشت کھا بھی سکتے ہیں؟ اس لئے جو کچھ گوشت باقی بچا ہے وہ ہم ساتھ لائے ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے ابو قتادہ کو شکار کرنے کے لئے کما تھا؟ یا کسی نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ سب نے کہا کہ نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر بچا ہوا گوشت بھی کھا لو۔

أخرجه البخاري في : ۲۸ - كتاب جزاء الصيد : ۵ - باب لا يشير المحرم إلى الصيد لكي بصطاده الحلال.

(۹) حل و حرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے

(۹) باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من

الدواب في الحل والحرم

۷۴۶ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موسیٰ ہیں اور انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کائے والا کتا۔

۷۴۶ - حديث عائشة رضي الله عنها ، أن رسول الله ﷺ ، قال : «حَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ ، كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ : الْعُغْرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

أخرجه البخاري في : ۲۸ - كتاب جزاء الصيد : ۷ - باب ما يقتل المحرم من الدواب.

۷۴۷ - حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں کوئی گناہ نہیں کوا، چیل، چوہا، بچھو، اور کاکٹ کھانے والا کتا۔

۷۴۷ - حديث حفصة ، قالت : قال رسول الله ﷺ : «حَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَيَّ مَنْ قَتَلَهُنَّ : الْعُغْرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

أخرجه البخاري في : ۲۸ - كتاب جزاء الصيد : ۷ - باب ما يقتل المحرم من الدواب.

☆ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، پہلے خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی کلاہ میں تھیں۔ ان کے بعد تین ہجری کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ مسند تقی بن محمد میں ان کی روایات کی تعداد سات بتائی گئی ہے جن میں سے چار متفق علیہ ہیں۔ آپ نے ۳۱ ہجری کو وفات پائی۔ بعض نے آپ کا سن وفات ۳۵ ہجری بیان کیا ہے۔

۷۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مارنے میں محرم کے لئے کوئی حرج نہیں۔

۷۴۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ». أخرجہ البخاری فی: ۲۸- کتاب جزاء الصيد: ۷- باب ما يقتل المحرم من الدواب.

(۱۰) عذر کی وجہ سے محرم سرمنڈا سکتا ہے

(۱۰) باب جواز حلق الرأس للمحرم

إذا كان به أذى ووجوب الفدية لحلقه

ویان قدرھا

۷۴۹- حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا غالباً جوڑوں سے تم کو تکلیف ہے؟ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ پھر سرمنڈالے اور تین دن کے روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک بکری ذبح کر۔

۷۴۹- حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَعَلَّكَ أَذَاكَ هَوَامُكَ؟» قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِحَلْقِ رَأْسِكَ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوْ أَنْسُكْ بِشَاةٍ».

۵- باب قول الله تعالى: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي: ۲۷- كِتَابِ الْمَحْضَرِ: ۵- بِأَذَى مِنْ رَأْسِهِ﴾.

۷۵۰- عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اس مسجد میں حاضر ہوا ان کی مراد کوفہ کی مسجد سے تھی۔ اور ان سے روزے کے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ لوگ مجھے احرام میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور جوئیں (سر سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرا خیال یہ نہیں تھا کہ تم اس حد تک تکلیف میں مبتلا ہو گئے ہو۔ تم کوئی بکری نہیں مہیا کر سکتے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا پھر تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ ہر مسکین کو آدھا صلح کھانا کھلانا، اور اپنا سرمنڈا لو۔ کعب نے کہا تو یہ

۷۵۰- حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ. عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: «فَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، يُعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ﴿فَدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ﴾ فَقَالَ: «حَمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالْقَمَلُ يَتَنَاثَرُ عَلَيَّ وَجَهِي، فَقَالَ: «مَا بَكَتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا، أَمَا تَجِدُ شَاةً؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ

آیت خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس کا حکم تم سب کے لئے عام ہے۔

مَسْكِينٍ يَصْفُ صَاعٍ مِّنْ طَعَامٍ ، وَأَخْلَقَ رَأْسَكَ فَتَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً ، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٢ - سورة البقرة : ٣٢ - باب قوله ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ﴾ .

(١١) محرم کے لیے پھینچنے لگانے کا جواز

(١١) باب جواز الحجامة للمحرم

٤٥١- حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام لُحیٰ جمل میں جب کہ آپ محرم تھے، اپنے سر کے نیچ میں پھینچنا لگوا لیا تھا۔

٧٥١- حديث ابن بُحَيْنَةَ رضي الله عنه ، قَالَ : أَحْتَجِمَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ، بِلَحْيِي جَمَلٍ ، فِي وَسْطِ رَأْسِهِ .

أخرجه البخاري في : ٢٨ - كتاب جزاء الصيد : ١١ - باب الحجامة للمحرم .

(١٣) محرم کے لیے بدن اور سر دھونا جائز ہے

(١٣) باب جواز غسل المحرم بدهنه ورأسه

٤٥٢- عبد اللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا مقام ابواء میں (ایک مسئلہ پر) اختلاف ہوا۔ عبد اللہ بن عباس تو یہ کہتے تھے کہ محرم اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن مسور کا کہنا تھا کہ محرم سر نہ دھوئے۔ پھر عبد اللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے یہاں (مسئلہ پوچھنے کے لئے) بھیجا میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے نیچ میں غسل کر رہے تھے۔ ایک کپڑے سے انہوں نے پردہ کر رکھا تھا۔ میں نے پہنچ کر سلام کیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کون ہو؟ میں نے عرض کی کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں۔ آپ کی خدمت میں مجھے عبد اللہ بن عباس نے بھیجا ہے۔ دریافت کرنے کے لئے کہ احرام کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک کس طرح دھوتے تھے؟ یہ سن کر انہوں نے کپڑے پر (جس سے پردہ تھا) ہاتھ رکھ کر اسے نیچے کیا اب آپ کا سر دکھائی دے رہا تھا جو شخص ان کے بدن پر پانی ڈال رہا تھا اس سے انہوں نے پانی ڈالنے کے لئے کہا اس نے ان کے سر پر

٧٥٢- حديث أبي أيوب الأنصاري . عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ ؛ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ : يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ؛ وَقَالَ الْمِسُورُ : لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ؛ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُوبِ الْأَنْصَارِيِّ . فَوَجَدْتُهُ يَغْسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِنُوبٍ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ : مَنْ هَذَا ؟ فَقُلْتُ : أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُوبَ يَدَهُ عَلَى الثُّوبِ ، فَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ لِي

پانی ڈالا پھر انہوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا اور دونوں ہاتھ آگے لے گئے اور پھر پیچھے لائے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (احرام کی حالت) میں اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔

رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ : اصْبَبْ ؛ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ؛ وَقَالَ : هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۸ - كِتَابُ جِزَاءِ الصَّيْدِ : ۱۴ - بَابُ الْإِغْتِسَالِ لِلْمَحْرَمِ.

(۱۳) محرم مرجائے تو کیا کریں

(۱۴) باب ما يفعل المحرم إذا مات

۷۵۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص میدان عرفہ میں (احرام باندھے ہوئے) کھڑا ہوا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے انہیں کچل دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے فرمایا کہ پانی لور پیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں انہیں کفن دو۔ اور یہ بھی ہدایت فرمائی کہ انہیں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ان کا سر چھپاؤ۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن لیکر کتا ہوا اٹھے گا۔

۷۵۳- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ وَأَقِفٌ بَعْرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنِ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ، أَوْ قَالَ، فَأَوْقَصَتْهُ؛ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «غَسِّلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَحْنَطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبِئًا».

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۳ - كِتَابُ الْجَنَائِزِ : ۲۰ - بَابُ الْكِفْنِ فِي ثَوْبَيْنِ.

(۱۵) محرم کی شروط (محرم مرض یا کسی اور عذر کی وجہ سے احرام کھولنے کی شرط لگا سکتا ہے)

(۱۵) باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض ونحوه

۷۵۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ضبامہ بنت زبیر کے پاس گئے (یہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت ﷺ کے چچا تھے) اور ان سے فرمایا۔ شاید تمہارا ارواح حج کا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں تو اپنے آپ کو بیمار پاتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر بھی حج کا احرام باندھ لے البتہ شرط لگا لینا اور یہ کہہ لینا کہ اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے (مرض کی وجہ سے) روک لے گا۔ اور (ضبامہ) مقداد بن اسود ﷺ کے نکاح میں تھیں۔

۷۵۴- حَدِيثُ عَائِشَةَ، قَالَتْ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهَا : «لَعَلَّكَ أَرَدْتِ الْحَجَّ؟» قَالَتْ : وَاللَّهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً. فَقَالَ لَهَا : «حُجِّي وَأَشْرِطِي، قَوْلِي، اللَّهُمَّ! مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي». وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ ابْنِ الْأَسْوَدِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۶۷ - كِتَابُ النِّكَاحِ : ۱۵ - بَابُ الْإِكْفَاءِ فِي الدِّينِ.

(۱۶) احرام کی قسموں کا بیان حج مفروہ۔ تمتع اور

(۱۷) باب بیان وجوه الإحرام وإنه يجوز

افراد الحج والتمتع والقران وجواز إدخال
الحج على العمرة، ومتى يحل القارن من نسكه

۷۵۵- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، رَوَى
النَّبِيُّ ﷺ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي
حَجَّةِ الْوُدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلُ بِالْحَجِّ مَعَ
الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.
فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، وَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ
وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكُمْ، وَامْتَشِطِي
وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ. فَلَمَّا قَضَيْنَا
الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ. فَقَالَ: هَذِهِ
مَكَانُ عُمْرَتِكَ. قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا
أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ
حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ
مِنَى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا
طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

قران عمرے کے ساتھ حج کو شامل کیا جا سکتا ہے
اور قارن کے حلال ہونے کا وقت

۷۵۵- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ
روانہ ہوئے۔ پہلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ لیکن نبی کریم
ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی ہو تو اسے عمرہ کے ساتھ
حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہئے۔ ایسا شخص درمیان میں حلال
نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حج اور عمرہ دونوں سے ایک ساتھ حلال ہو
گا۔ میں بھی مکہ آئی تھی۔ اس وقت میں حائضہ ہو گئی۔ اس
لئے نہ بیت اللہ کا طواف کر سکی اور نہ صفا اور مروہ کی سعی۔
میں نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے شکوہ کیا تو آپ نے
فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈال، نگکھا کر اور عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام
باندھ لے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے
فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے میرے بھائی
عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تعیم بھیجا۔ میں نے وہاں
سے عمرہ کا احرام باندھا (اور عمرہ ادا کیا) آنحضرت ﷺ نے فرمایا
کہ یہ تمہارے اس عمرہ کے بدلے میں ہے۔ (جسے تم نے
چھوڑ دیا تھا) حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں نے (حجۃ
الوداع میں) صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ وہ بیت اللہ کا طواف
صفا اور مروہ کی سعی کر کے حلال ہو گئے۔ پھر منی سے واپس
ہونے پر دوسرا طواف (یعنی طواف الزيارة) کیا، لیکن جن
لوگوں نے حج اور عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا۔ انہوں نے
صرف ایک ہی طواف کیا۔ یعنی طواف الزيارة۔

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۳۱- باب كيف تهل الحائض والنفساء.

۷۵۶- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ
ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سفر میں نکلے، ہم
میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا پھر

۷۵۶- حدیث عائشہ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ، فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ
بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ، فَقَلِمْنَا مَكَّةَ،

ہم مکہ آئے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ”جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی (قریبی کا جانور) ساتھ نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور ہدی بھی ساتھ لایا ہو تو وہ ہدی کی قربانی سے پہلے حلال نہ ہو گا۔ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہو تو اسے حج پورا کرنا چاہئے“ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں حائضہ ہو گئی اور عرفہ کا دن آگیا۔ میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا، مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ میں اپنا سر کھول لوں، کنگھا کر لوں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں، میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کر لیا۔ پھر میرے ساتھ آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا۔ اور مجھ سے فرمایا کہ میں اپنے چھوٹے ہوئے عمرہ کے عوض تنعیم سے دو سرا عمرہ کروں۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَكَمْ يُهْدِي فَلْيَحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيَةٍ، وَمَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ فَلَيْسَ حَجَّهُ. قَالَتْ: فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَكَمْ أَهْلِلُ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقِضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَهْلِلَ بِحَجٍّ، وَأَتَرَكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي؛ فَبَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتِمِرَ، مَكَانَ عُمْرَتِي، مِنْ التَّنْعِيمِ.

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض : ١٨- باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة.

۷۵۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی اور اس رنج میں روئے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا حائضہ ہو گئی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ اس لیے تم بھی حج کے افعال پورے کر لو۔ البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

٧٥٧- حَدِيثُ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرْفِ حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، قَالَ: مَا لَكَ، أَنْفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: «إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ». قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

أخرجه البخاري في : ٦- كتاب الحيض : ١- باب كيف كان بدء الحيض.

۷۵۸- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حج کے مہینوں اور آداب میں ہم حج کا احرام باندھ کر مدینہ سے چلے اور مقام سرف میں پڑاؤ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے

٧٥٨- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُهْلِينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحَرَمِ الْحَجِّ، فَتَزَلْنَا سَرْفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور وہ چاہے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ سے بدل دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن جس کے ساتھ قربانی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعض مقدور (استطاعت) والوں کے ساتھ قربانی تھی۔ اس لئے ان کا (احرام صرف) عمرہ کا نہیں رہا۔ پھر نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے اپنے دریافت فرمایا کہ رو کیوں رہی ہو؟ میں نے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے جو کچھ فرمایا وہ میں سن رہی تھی۔ اب تو میرا عمرہ ہو گیا آپ نے پوچھا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ نماز نہیں پڑھ سکتی (حیض کی وجہ) رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ کوئی حرج نہیں تو بھی آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہے اور جو ان سب کے مقدر میں لکھا ہے وہی تمہارا بھی مقدر ہے۔

اب حج کا احرام باندھ لے شاید اللہ تعالیٰ تمہیں عمرہ بھی نصیب کرے۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھ لیا پھر جب ہم (حج سے فارغ ہو کر اور) منیٰ سے نکل کر عصب میں اترے تو آں حضور ﷺ نے عبدالرحمن کو بلایا اور ان سے کہا کہ اپنی بہن کو حد حرم سے باہر لے جا (تتعمیم) تاکہ یہ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ لیں پھر طواف وسعی کرو، ہم تمہارا انتظار یہیں کریں گے ہم آدھی رات کو آپ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے پوچھا کیا فارغ ہو گئے؟ میں نے کہا ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اپنے اصحاب میں کوچ کا اعلان کر دیا بیت اللہ کا طواف وداع کرنے والے لوگ صبح کی نماز سے پہلے ہی روانہ ہو گئے اور مدینہ کو چل دیئے۔

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۹ - باب المعتمر إذا طاف طواف العمرة ثم خرج هل يبرئه من طواف الوداع.

۷۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم حج کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہماری نیت حج کے سوا اور کچھ نہ تھی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو (اور لوگوں نے) بیت

لأصحابه : مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ الْهَدْيُ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ : مَا يُبْكِيكَ؟ قُلْتُ : سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتُ : لَأَفْمِنَعُ الْعُمْرَةَ، قَالَ : لَوْ مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ : لَأَأْصِلِي. قَالَ : فَلَا يَضُرُّكَ، أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَيْبَ عَلَيْكَ مَا كَيْبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكَ، عَسَى اللَّهُ أَنْ يَرْزُقَكِهَا.

قَالَتْ : فَكُنْتُ، حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مَنِيٍّ، فَزَرْنَا الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ : «اُخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ، فَتَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرُ كَمَا هَهُنَا». فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ : «فَرَعْتُمَا؟» قُلْتُ : نَعَمْ! فَتَدَاى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَأَرْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِاللَّيْلِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ.

۷۵۹۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ،

فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ أَنْ يَجِلَّ ، فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيِ وَنَسَاؤُهُ لَمْ يَسُقَنَّ فَأَحْلَلْنَ .
 قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ : «وَمَا طُفْتُ لِيَالِي قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قُلْتُ : لَا . قَالَ : «فَاذْهَبِي مَعَ أُخَيْكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ مَوْعِدُكَ كَذَا وَكَذَا» . قَالَتْ صَفِيَّةُ : مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ : «عَقَرَى حَلْقِي ! أَوْ مَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ : قُلْتُ : بَلَى ! قَالَ : «لَا بَأْسَ ، أَنْفِرِي» . قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا .

اللہ کا طواف کیا۔ آنحضرت ﷺ کا حکم تھا کہ جو قرآنی اپنے ساتھ نہ لایا ہو وہ حلال ہو جائے۔ چنانچہ جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے۔ (انعام عمرہ کے بعد) آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات ہدی نہیں لے گئی تھیں۔ اس لئے انہوں نے بھی احرام کھول ڈالے۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ میں حانہ ہو گئی تھی اس لئے میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی (یعنی عمرہ چھوٹ گیا اور حج کرتی چلی گئی) جب محصب کی رات آئی میں نے کہا یا رسول اللہ! اور لوگ توجہ اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں۔ لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں۔ اس پر آپ نے پوچھا کیا جب ہم مکہ آئے تھے تو تم طواف نہ کر سکی تھیں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک چلی جا۔ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ (پھر عمرہ ادا کر) ہم لوگ تمہارا فلاں جگہ انتظار کریں گے۔ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ معلوم ہوتا ہے میں بھی آپ لوگوں کو روکنے کا سبب بن جاؤں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، گوزی، سرمندی! کیا تو نے یوم نحر کا طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا، کیوں نہیں، میں تو طواف کر چکی ہوں۔ آپ نے فرمایا، پھر کوئی حرج نہیں، چل کوچ کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر میری ملاقات نبی کریم ﷺ سے ہوئی تو آپ مکہ سے جاتے ہوئے اوپر کے حصہ پر چڑھ رہے تھے اور میں نشیب میں اتر رہی تھی۔ یا یہ کہا کہ میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آنحضرت ﷺ اس چڑھاؤ کے بعد اتر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۳۴ - باب التمتع والإفراد بالحج وفسخ الحج لمن لم يكن معه هدي .

۷۶۰- حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

۷۶۰- حدیث عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنهما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرِدَفَ

☆ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہما کی کنیت ابو محمد تھی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گئے بھائی تھے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبد الکعب تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے بدل دیا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام قبول کیا۔ آٹھ احادیث کے راوی ہیں جن میں سے تین مشفق علیہ ہیں۔ ۵۸ ہجری کو وفات پائی۔

اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر لے جائیں اور تنعیم سے انہیں عمرہ کرا لائیں۔

عَائِشَةَ وَيُعِمِّرَهَا مِنَ التَّعِيمِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٢٦ - كِتَابِ الْعُمْرَةِ : ٦ - بَابِ عُمْرَةِ التَّعِيمِ.

۷۱- حضرت عطاءؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے سنا۔ اس وقت اور لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرہ کا نہیں باندھا۔ عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ ۴ ذی الحجہ کی صبح کو آئے اور جب ہم بھی حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ، عطاء نے بیان کیا کہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ آپ نے ان پر یہ ضروری نہیں قرار دیا بلکہ صرف حلال کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا کہ ”ہم میں یہ بات ہو رہی ہے کہ عرفہ پہنچنے میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں۔ اور پھر بھی آپ نے ہمیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کا حکم دیا ہے۔ کیا ہم عرفات اس حالت میں جائیں کہ مذی یا منی ہمارے ذکر سے ٹپک رہی ہو“۔ عطاء نے کہا کہ حضرت جابرؓ نے اپنے ہاتھ کو ہلاتے ہوئے اشارہ کیا کہ اس طرح مذی ٹپک رہی ہو۔ پھر آنحضرت ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا ”تمہیں معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، تم میں سب سے زیادہ سچا ہوں اور سب سے زیادہ نیک ہوں۔ اگر میرے پاس ہدی (قریبی کا جانور) نہ ہوتا تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ پس تم بھی حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قریبی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔“ چنانچہ ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آنحضرت ﷺ کی بات سنی اور آپ کی اطاعت کی۔

٧١١- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ. عَنْ عَطَاءٍ؛ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فِي أَنْاسٍ مَعَهُ، قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ عُمْرَةٌ. قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَحِلَّ، وَقَالَ: «أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النَّسَاءِ» قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ جَابِرٌ. وَلَمْ يَعِزْمَ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ؛ فَبَلَغَهُ أَنَا نَقُولُ: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا حَمْسٌ أَمَرْنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا، فَتَأْتِي عَرَفَةَ تَقَطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ! قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ، يَلِدُهُ هَكَذَا، وَحَرَّكَهَا؛ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «إِذَا عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتَقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُسُكُمْ، وَكَوَلَا هَدْيِي لِحَلَّتْ كَمَا تَحِلُّونَ، فَحِلُّوا فَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ». فَحَلَّلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٩٦ - كِتَابِ الْإِعْتِصَامِ : ١٧ - بَابِ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى التَّحْرِيمِ، إِلَّا مَا

تعرف بإباحته.

۷۶۲- حَدِيثُ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَيَّ إِحْرَامِي . قَالَ جَابِرٌ : فَقَدِمَ عَلَيَّ بِنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسِعَاتِهِ ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «بِمَ أَهَلَّتْ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ : «بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ» ، قَالَ : «فَأَهْدِي وَأَمْكُثِي حَرَامًا كَمَا أَنْتِ» . قَالَ ، وَأَهْدَى لَهَا عَلِيٌّ هَدْيًا .

۷۶۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (جب وہ یمن سے مکہ آئے) فرمایا تھا کہ وہ اپنے احرام پر باقی رہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ولایت (یمن) سے آئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا، علی! تم نے احرام کس طرح باندھا ہے؟ عرض کیا جس طرح احرام آپ نے باندھا ہو! فرمایا پھر قریانی کا جانور بھیج دو اور جس طرح احرام باندھا ہے اسی کے مطابق عمل کرو۔ (حضرت جابر نے) کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے لئے قریانی کے جانور لائے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۶۱- باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام وخالد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع.

۷۶۳- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ وَأَصْحَابَهُ بِالْحَجِّ ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ ، غَيْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِيمٌ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ ، فَقَالَ : «أَهَلَّتْ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ» ؛ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً ، يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحْلُوا ، إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ ، فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مَنَى وَذَكَرُوا أَحَدَنَا يَقْطُرُ! فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْ لَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحَلَّتْ» . وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ ، فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطْفُ بِالْبَيْتِ ؛ قَالَ : فَلَمَّا طَهَّرَتْ وَطَافَتْ،

۷۶۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا اور آنحضرت ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی کے ساتھ قریانی نہیں تھی۔ ان ہی دنوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تو ان کے ساتھ بھی قریانی تھی انہوں نے کہا کہ جس چیز کا احرام رسول اللہ ﷺ نے باندھا ہے میرا بھی احرام وہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو (مکہ میں پہنچ کر) اس کی اجازت دی تھی کہ اپنے حج کو عمرہ میں تبدیل کریں۔ اور بیت اللہ کا طواف (اور صفا مروہ کی سعی) کر کے بال ترشوالیس اور احرام کھول دیں لیکن وہ لوگ ایسا نہ کریں جن کے ساتھ قریانی ہو۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ ہم منیٰ سے حج کے لئے اس طرح سے جائیں گے کہ ہمارے ذکر سے منیٰ ٹپک رہی ہو۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا جو بات اب ہوئی اگر پہلے سے معلوم ہوتی تو میں اپنے ساتھ ہدیٰ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ ہدیٰ نہ ہوتی تو (انفال عمرہ ادا کرنے کے بعد) میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ (اس حج میں) حائضہ ہو گئی تھیں اس لئے انہوں نے اگرچہ تمام مناسک ادا کئے

لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا پھر جب وہ پاک ہو گئیں اور طواف کر لیا تو عرض کی یا رسول اللہ! سب لوگ حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس ہو رہے ہیں لیکن میں صرف حج کر سکی ہوں آپ نے اس پر عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے کہا کہ انہیں ہمراہ لے کر تنعیم جائیں اور عمرہ کرا لائیں۔ یہ عمرہ حج کے بعد ذی الحجہ کے ہی مہینہ میں ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ جب جمرہ عقبہ کی رمی کر رہے تھے تو مالک بن جشم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ (عمرہ اور حج کے درمیان احرام کھول دینا) صرف آپ ہی کے لئے ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۶ - باب عمرة التعميم.

(۲۱) وقوف عرفہ کا بیان

(۲۱) باب في الوقوف وقوله تعالى

﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾

۷۶۴۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تمس کے سوا بقیہ سب لوگ جاہلیت میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ تمس قریش اور اس کی آل اولاد کو کہتے تھے اور لوگوں کو (خدا واسطے) کپڑے دیا کرتے تھے۔ (قریش) کے مرد دوسرے مردوں کو تاکہ وہ انہیں پہن کر طواف کر سکیں اور (قریش) کی عورتیں دوسری عورتوں کو تاکہ وہ انہیں پہن کر طواف کر سکیں اور جن کو قریش کپڑا نہ دیتے وہ بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے دوسرے سب لوگ تو عرفات سے واپس ہوتے لیکن قریش مزدلفہ ہی سے (جو حرم میں تھا) واپس ہو جاتے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ یہ آیت قریش کے بارے میں نازل ہوئی کہ ”پھر تم بھی (قریش) وہیں سے واپس آؤ جہاں سے اور لوگ واپس آتے ہیں، یعنی عرفات سے“ (سورہ بقرہ : ۱۹۹) انہوں نے بیان کیا کہ قریش مزدلفہ ہی سے لوٹ آتے تھے اس لئے انہیں بھی عرفات سے لوٹنے کا حکم ہوا۔

۷۶۴ - حَدِيثَ عَائِشَةَ. قَالَ عُرْوَةُ : كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْخُمْسَ ، وَالْخُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ ، وَكَانَ الْخُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ : يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا ، وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا ، فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الْخُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا ؛ وَكَانَ يُفِضُ جَمَاعَةَ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ ، وَيُفِضُ الْخُمْسَ مِنْ جَمْعٍ ، وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْخُمْسِ ﴿ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ قَالَ : كَانُوا يُفِضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَذَفَعُوا

إلى عرفات. أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج: ۹۱- باب الوقوف بعرفة.

۷۶۵- حديث جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ :
أَضَلَّتْ بَعِيرًا لِي ، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ ،
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ واقفا بعرفة ، فقلتُ : هذا
وَاللَّهِ مِنَ الْحُمْسِ ، فَمَا شَأْنُهُ هَهُنَا؟

۷۶۵- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرا ایک
اونٹ کھو گیا تو میں عرفات میں اس کو تلاش کرنے گیا۔ یہ دن
عرفات کا تھا۔ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کے
میدان میں کھڑے ہیں۔ میری زبان سے نکلا قسم اللہ کی! یہ تو
قریش ہیں، پھر یہ یہاں کیوں ہیں۔

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج: ۹۱- باب الوقوف بعرفة.

(۲۲) باب في نسخ التحلل من الإحرام
والأمر بالتمام

(۲۲) احرام باندھتے وقت جو تکلیف کیا جائے
اس کے پورا کرنے کا بیان

۷۶۶- حديث أَبِي مُوسَى رضي الله عنه ، قَالَ :
قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ ؛
فَقَالَ : «أَحَجَّجْتَ؟» قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : «بِمَا
أَهَلَّتْ؟» قُلْتُ : كَيْفَ بِأَهْلَالِ النَّبِيِّ
ﷺ ، قَالَ : «أَحْسَنْتَ ، انْطَلِقْ قَطْفُ بِأَيْتِ
وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ» . ثُمَّ آتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ نَبِيِّ
فَيْسٍ فَفَلَّتْ رَأْسِي ، ثُمَّ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ ؛ فَكُنْتُ
أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ،
فَذَكَرْتُهُ لَهُ ، فَقَالَ : إِنْ نَأَخَذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ
يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ ، وَإِنْ نَأَخَذُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَلْغِ الْهَدْيُ
مَحِلَّهُ .

۷۶۶- حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطحاء میں تھے (جو
مکہ کے قریب ایک جگہ ہے) آپ نے پوچھا کیا تو نے حج کی
نیت کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو
نے احرام کس چیز کا باندھا ہے؟ میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے
اچھا کیا، اب جا۔ چنانچہ (مکہ پہنچ کر) میں نے بیت اللہ کا طواف
کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر میں بنو قیس کی ایک خاتون
کے پاس آیا اور انہوں نے میرے سر کی جو میں نکالیں، اس
کے بعد میں نے حج کی بلیک پکاری۔ اس کے بعد میں حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک اسی کا فتویٰ دیتا رہا پھر جب میں
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں
کتاب اللہ پر بھی عمل کرنا چاہئے اور اس میں پورا کرنے کا حکم
ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کرنا چاہئے،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی سے پہلے حلال نہیں ہوئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج: ۱۲۵- باب الذبح قبل الحلق.

(۲۳) باب جواز التمتع
۷۶۷- حديث عمران بن حصين رضي الله

(۲۳) تمتع کے جائز ہونے کا بیان

۷۶۷- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا

کہ (حج میں) تمتع کا حکم قرآن میں نازل ہوا اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کے ساتھ (حج) کیا پھر اس کے بعد قرآن نے اس سے نہیں روکا اور نہ اس سے حضور ﷺ نے روکا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی (لہذا تمتع اب بھی جائز ہے) یہ تو ایک صاحب نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٢ - سورة البقرة : ٣٣ - باب ﴿فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ﴾ .

(۲۴) تمتع پر قربانی واجب ہے نہ ملنے پر روزے رکھے

۷۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے حجتہ الوداع میں تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے پھر حج کیا اور قربانی کی اور آپ ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے گئے رسول اللہ ﷺ نے پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا پھر حج کے لئے لبیک پکارا لوگوں نے بھی نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمتع کیا یعنی عمرہ کر کے حج کیا لیکن بہت سے لوگ اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گئے تھے اور بہت سے نہیں لے گئے تھے جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے کہا کہ جو شخص قربانی ساتھ لایا ہو اس کے لئے حج پورا ہونے تک کوئی بھی ایسی چیز حلال نہیں ہو سکتی جسے اس نے اپنے اوپر (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا ہے لیکن جن کے ساتھ قربانی نہیں ہے تو وہ بیت اللہ کا طواف کر لیں اور صفا اور مروہ کی سعی کر کے بال ترشوا لیں اور حلال ہو جائیں پھر حج کے لئے (از سر نو آٹھویں ذی الحجہ کو احرام باندھیں) ایسا شخص اگر قربانی نہ پائے تو تین دن کے روزے حج ہی کے دنوں میں اور سات دن کے روزے گھر واپس آ کر رکھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ پہنچے تو

عنهما ، قَالَ : أَنْزَلَتْ آيَةُ الْمُتَمَتِّعِ فِي كِتَابِ اللَّهِ ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتَّى مَاتَ . قَالَ رَجُلٌ بَرُّهُ مَا شَاءَ .

(۲۴) باب وجوب الدم على المتمتع وإنه

إذا علمه لزمه صوم ثلاثة أيام في الحج

وسبعة إذا رجع إلى أهله

۷۶۸- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ ، ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى ، فَسَاقَ الْهَدْيَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ : هَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ لِسِيءِ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى يَفْضَحَ حَجَّهُ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطْفِئْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَالْيَقْصَرِ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحَجِّ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ

۷۶۷- ایک صاحب سے مراد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جن کی رائے تمتع کے خلاف تھی۔ حضرت عمران بن حصین نے حضرت عمرؓ کے اس خیال کو ان کی رائے قرار دیا اور قرآن و حدیث کے خلاف اسے تسلیم نہیں کیا۔ (راوی)

سب سے پہلے آپ نے طواف کیا، پھر حجر اسود کو بوسہ دیا۔ تین چکروں میں آپ نے رمل کیا۔ اور باقی چار میں معمولی رفتار سے چلے۔ پھر بیت اللہ کا طواف پورا کر کے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی، سلام پھیر کر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور صفا اور مروہ کی سعی بھی سات چکروں میں پوری کی۔ جن چیزوں کو (احرام کی وجہ سے) حرام کر لیا تھا ان سے اس وقت تک آپ حلال نہیں ہوئے جب تک حج بھی پورا نہ کر لیا اور یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں قربانی کا جانور بھی ذبح نہ کر لیا پھر آپ (مکہ واپس آئے) اور بیت اللہ کا جب طواف افاضہ کر لیا تو ہر وہ چیز آپ کے لئے حلال ہو گئی جو احرام کی وجہ سے حرام تھی۔ جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے کر گئے تھے انہوں نے بھی اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

الناس۔ أخرجه البخاري في: ۲۵ - كتاب الحج: ۱۰۴ - باب من ساق البدن معه.

۷۶۹ - عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج تمتع کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عمرؓ والی گذشتہ حدیث (نمبر ۷۶۸) کی طرح ہے۔

۷۶۹ - حَدِيثُ عَائِشَةَ. عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَخْبَرَتْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَمْرِو السَّابِقِ (رقم ۷۶۸).

أخرجه البخاري في: ۲۵ - كتاب الحج: ۱۰۴ - باب من ساق البدن معه.

(۲۵) قارن مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے

(۲۵) باب بيان أن القارن لا يتحلل إلا

في وقت تحلل الحاج المفرد

۷۷۰ - آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! کیا بات ہے اور لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے، لیکن آپ حلال نہیں ہوئے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کی تلبید (بالوں کو جمانے کے لئے ایک لیس دار چیز کا استعمال کرنا)

۷۷۰ - حَدِيثُ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَحْلُلُوا أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ

کی ہے اور اپنے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) لایا ہوں اس لئے میں قربانی کرنے سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔

هَدْيِي فَلَا أَجِلُّ حَتَّىٰ أَنْحَرَهُ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵ - كِتَابِ الْحَجِّ : ۳۴ - بَابِ التَّمَتُّعِ الْإِقْرَانِ وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ.

(۲۶) حاجی بوقت احصار احرام کھول سکتا ہے

(۲۶) باب جواز التحلل بالإحصار

وجواز القران

۷۷۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ارادے سے چلے تو فرمایا کہ اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو میں بھی وہی کام کروں گا جو (حدیبیہ کے سال) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ آپ نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ رسول کریم ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرہ ہی کا احرام باندھا تھا پھر آپ نے کچھ غور کر کے فرمایا کہ عمرہ اور حج تو ایک ہی ہے اس کے بعد اپنے ساتھیوں سے بھی یہی فرمایا کہ یہ دونوں تو ایک ہی ہیں۔ میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ عمرہ کے ساتھ اب حج بھی اپنے لئے میں نے واجب قرار دے لیا ہے پھر (مکہ پہنچ کر) آپ نے دونوں کے لئے ایک ہی طواف کیا۔ آپ کا خیال تھا کہ یہ کافی ہے اور آپ قربانی کا جانور بھی ساتھ لے گئے تھے۔

۷۷۱- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ؛ قَالَ : حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ : إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَأَهْلَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنْ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ أَهْلًا بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ . ثُمَّ إِنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ . فَاتَّفَقْتُ إِلَى أَصْحَابِيهِ ، فَقَالَ : مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ . ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا ، وَرَأَى أَنْ ذَلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدَى .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۷ - كِتَابِ الْمَحْضَرِ : ۴ - بَابِ مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ الْمَحْضَرُ بَدَلًا .

۷۷۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اس سال حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں لڑنے آیا تھا تو آپ سے کہا گیا کہ مسلمانوں میں باہم جنگ ہونے والی ہے اور یہ بھی خطرہ ہے کہ آپ کو حج سے روک دیا جائے۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ (احزاب: ۲۱) ایسے وقت میں بھی وہی کام کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمہیں گواہ بنا تا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب

۷۷۲- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا . أَنَّهُ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزْلِ الْحَجَّاجِ بِابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقِيلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَنَاهَوْنَ قِتَالَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ ، فَقَالَ : هَلْ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذَا أُنْصِعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ عُمْرَةَ .

کر لیا ہے۔ پھر آپ چلے اور جب بیداء کے میدان میں پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ تو ایک ہی طرح کے ہیں۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ آپ نے ایک قریانی بھی ساتھ لے لی جو مقام قدید سے خریدی تھی۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ دسویں تاریخ سے پہلے نہ آپ نے قریانی کی نہ کسی ایسی چیز کو اپنے لئے جائز کیا جس سے (احرام کی وجہ سے) آپ رک گئے تھے۔ نہ سر منڈوایا نہ بال ترشوائے۔ دسویں تاریخ میں آپ نے قریانی کی اور بال منڈوائے۔ آپ کا یہی خیال تھا کہ آپ نے ایک طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا کر لیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۷۷ - باب طواف القارن.

(۲۷) حج افراد اور قرآن کا بیان

۷۷۳۔ بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا تھا (تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا) نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج ہی کا احرام باندھا تھا۔ پھر ہم جب مکہ آئے تو آپ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ قریانی کا جانور نہ ہو وہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کا کر لے (اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول دے) اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ قریانی کا جانور تھا۔ پھر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یمن سے لوٹ کر حج کا احرام باندھ کر آئے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کس طرح احرام باندھا ہے؟ ہمارے ساتھ تمہاری زوجہ (حضرت فاطمہؓ) بھی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا میں نے اس طرح کا احرام باندھا ہے جس طرح آپ نے باندھا ہو۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے احرام پر قائم رہو، کیونکہ ہمارے ساتھ قریانی کا جانور ہے۔

ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ ، قَالَ : مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ ، أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي . وَأَهْدِي هَدِيًّا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ ، فَلَمْ يَنْحَرْ ، وَلَمْ يَجَلِّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمَ مِنْهُ ، وَلَمْ يَخْلُقْ ، وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَخَلَقَ ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ . وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

(۲۷) باب في الأفراد والقرآن بالحج والعمرة

۷۷۳۔ حدیث ابن عمرؓ وآنس۔ عَنْ بَكْرِ ، أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ، فَقَالَ (ابْنُ عُمَرَ) : أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّنَا بِهِ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَلِمْنَا مَكَّةَ ، قَالَ : مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً . وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ هَدْيٌ ، فَقَلِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «بِمِ أَهَلَّتْ؟ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ؟» قَالَ : أَهَلَّتْ بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ . قَالَ : «فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا» .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ٦١ - باب بعث علي بن أبي طالب عليه السلام
وخالد بن الوليد رضي الله عنه إلى اليمن قبل حجة الوداع.

(۲۸) باب ما يلزم من أحرم بالحج ثم قدم

کیا لازم آتا ہے؟

مكة من الطواف والسعي

۷۷۴- حدیث ابن عمر. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ : سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، أَيَاتِي امْرَأَتُهُ؟ فَقَالَ : قَدِيمَ النَّبِيِّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ﴿وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

۷۷۴- عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت اللہ کا طواف عمرہ کے لئے کیا، لیکن صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی۔ کیا ایسا شخص (بیت اللہ کے طواف کے بعد) اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا۔ اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر صفا اور مروہ کی سعی کی اور تمہارے لئے نبی کریم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

أخرجه البخاري في : ٨ - كتاب الصلوة : ٣٠ - باب قول الله تعالى : ﴿وَاخْلُفُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ﴾.

(۲۹) حاجی کو طواف قدوم سے پہلے احرام

(۲۹) باب ما يلزم من طاف بالبيت وسعي

نہیں کھولنا چاہیے

من البقاء على الإحرام وترك التحلل

۷۷۵- محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ نے، حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تھا اور مجھے حضرت عائشہ نے اس کے متعلق خبر دی کہ جب آپ مکہ مکرمہ آئے تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ آپ نے وضو کیا، پھر کعبہ کا طواف کیا، یہ آپ کا عمرہ نہیں تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور آپ نے بھی سب سے پہلے کعبہ کا طواف کیا۔ جب کہ یہ آپ کا بھی عمرہ نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا میں نے دیکھا کہ سب سے پہلے آپ نے بھی

۷۷۵- حدیث عائشہ وأسماء رضي الله عنهما ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ : قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً . ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ

۷۷۴- گویا حضرت ابن عمر نے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کی بیروی واجب ہے۔ اور یہ بھی بتلایا کہ صفا اور مروہ میں دوڑنا واجب ہے۔ اور جب

تک یہ کام نہ کرے عمرے کا احرام نہیں کھل سکتا۔ (رازی)

کعبہ کا طواف کیا۔ آپ کا بھی یہ عمرہ نہیں تھا۔ پھر حضرت معلوہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر کا زمانہ آیا۔ (اور انہوں نے بھی ایسا ہی کیا) پھر میں نے اپنے والد زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی حج کیا۔ انہوں نے بھی پہلے جو کام کیا وہ یہی بیت اللہ کا طواف تھا جب کہ یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے بعد مہاجرین و انصار کو بھی میں نے دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے رہے۔ اور ان کا بھی یہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری ذات جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ انہوں نے بھی عمرہ نہیں کیا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہیں لیکن ان سے لوگ اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو حضرات گذر گئے۔ ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلا قدم طواف کے لئے اٹھتا تھا۔ پھر یہ بھی احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ (اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) اور خالدہ (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو بھی دیکھا کہ جب وہ آئیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں۔ اور یہ اس کے بعد احرام نہیں کھولتی تھیں۔ اور مجھے میری والدہ نے خبر دی کہ انہوں نے اپنی بہن (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اور زبیر اور فلاں فلاں کے ساتھ عمرہ کیا ہے یہ سب لوگ حجر اسود کا بوسہ لیتے تو عمرہ کا احرام کھول دیتے۔

الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ عُمِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، مِثْلُ ذَلِكَ. ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ مَعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ. ثُمَّ حَجَّجْتُ مَعَ أَبِي ، الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً. ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً. وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى ! مَا كَانُوا يَسْأَلُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَّافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ. وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَحَالَاتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ. وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأَخْتَهَا وَالزُّبَيْرُ وَقِلَابَانُ وَقِلَابَانُ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّسْنَ حَلُّوا.

أخرجه البخاري في : ٢٥ - كتاب الحج : ٧٨ - باب الطواف على وضوء.

٤٤٦ - حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جب بھی حجون پہاڑ سے ہو کر گذرتیں تو یہ کہتیں ”رحمتیں نازل ہوں اللہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہم نے آپ کے ساتھ یہیں قیام کیا تھا۔ ان دنوں ہمارے پاس (سامان) بہت ہلکے پھلے تھے، سواریاں بھی

٧٧٦ - حدیث اسماء بنت ابی بکر. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، إِنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ ، كَلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُّونِ : صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَهُنَا وَنَحْنُ

کم تھیں اور زاد راہ کی بھی کمی تھی۔ میں نے، میری بہن عائشہؓ نے، زبیر اور فلان فلان (رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا اور جب بیت اللہ کا طواف کر چکے تو (صفا اور مروہ کی سعی کے بعد) ہم حلال ہو گئے۔ حج کا احرام ہم نے شام کو باندھا تھا۔

يَوْمَئِذٍ خِيفَافٌ ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا ، قَلِيلَةٌ أَرْوَادُنَا ، فَأَعْتَمَرْتُ أَنَا وَأَخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَقُلَانٌ وَقُلَانٌ ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحَلَّلْنَا نَمَّ أَهْلُنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ .

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۱۱ - باب متى يحل المعتمر .

(۳۱) حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان

(۳۱) باب جواز العمرة في أشهر الحج

۷۷۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی کریم ﷺ صحابہ کو ساتھ لے کر تلبیہ کہتے ہوئے ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو (مکہ میں) تشریف لائے پھر آپ نے فرمایا کہ جن کے پاس ہدی نہیں ہے وہ بجائے حج کے عمرہ کی نیت کر لیں (اور عمرہ سے فارغ ہو کر حلال ہو جائیں) پھر حج کا احرام باندھیں

۷۷۷- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، قَالَ : قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَأَصْحَابُهُ لِصَبْحِ رَابِعَةِ يَلْبُونَ بِالْحَجِّ ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً ، إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ .

أخرجه البخاري في : ۱۸ - كتاب تقصير الصلاة : ۳ - باب كم أقام النبي ﷺ في حَجَّتِهِ .

۷۷۸- ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حج اور عمرہ کو ایک ساتھ احرام باندھا تو کچھ لوگوں نے مجھے منع کیا۔ اس لئے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے تمتع کرنے کے لئے کہا۔ پھر میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہا ہے ”حج بھی مبزور ہوا“ اور عمرہ بھی مقبول ہوا“ میں نے یہ خواب حضرت ابن عباسؓ کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ پھر فرمایا کہ میرے یہاں قیام کر میں اپنے پاس سے تمہارے لئے کچھ مقرر کر کے دیا کروں گا۔ شعبہ (رولوی) نے بیان کیا کیا کہ میں نے (ابو جمرہ سے) پوچھا کہ ابن عباسؓ نے یہ کیوں کیا تھا؟ (یعنی مال کس بت پر دینے کے لئے کہا) انہوں نے بیان کیا کہ اسی خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

۷۷۸- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ الضُّبَعِيِّ ، قَالَ : تَمَتَّعْتُ فَتَهَانِي نَاسٌ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي ، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي : حَجٌّ مَبْرُورٌ ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ ، فَأَخْبِرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ لِي : أِقِمْ عِنْدِي فَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي - قَالَ شُعْبَةُ (الرَّوَيْ عَنْهُ) فَقُلْتُ : لِمَ؟ فَقَالَ : لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ .

۷۷۸- خواب کوئی شری حجت نہیں ہے مگر نیک لوگوں کے خواب جب شری امور کی تائید میں ہوں تو ان کے صحیح ہونے کا ظن غالب ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے حج تمتع کو رسول اللہ ﷺ کی سنت بتلایا۔ سنت کے موافق تھوڑی سی عبادت بھی خلاف سنت بڑی سے بڑی عبادت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ (راز)

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۳۴ - باب التمتع والإقرا ن والإفراد بالحج .

(۳۲) قربانی کے جانور کی کوہان چیرنے اور اس

(۳۲) باب تقلید الہدی وإشعارہ عند

کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان

الإحرام

۷۷۹- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ،
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حَلَّتْنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ
حَلَّ ، فَقُلْتُ : مِنْ أَيِّنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ ؟
قَالَ : مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿ثُمَّ مَجِّئَهَا إِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيقِ﴾ ، وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْلُؤُوا
فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ . قُلْتُ : إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ
الْمُعْرِفِ . قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ .

۷۷۹- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ،
عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : حَلَّتْنِي عَطَاءٌ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ
حَلَّ ، فَقُلْتُ : مِنْ أَيِّنَ قَالَ هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ ؟
قَالَ : مِنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿ثُمَّ مَجِّئَهَا إِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيقِ﴾ ، وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْلُؤُوا
فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ . قُلْتُ : إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَعْدَ
الْمُعْرِفِ . قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازی : ۷۷ - باب حجة الوداع .

(۳۳) عمرہ کرنے والے کے لیے بال کتروانے

(۳۳) باب التقصير في العمرة

کا بیان

۷۸۰- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کے بال قینبی سے کترے تھے۔

۷۸۰- حدیث معاویة رضي الله عنه ، قَالَ :
قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۱۲۷ - باب الحلق والتقصير عند الإحلال .

(۳۴) نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ کہنا اور قربانی کے

(۳۴) باب إهلال النبي ﷺ وهديه

جانور کا بیان

۷۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت علی

۷۸۱- حدیث أنس بن مالك رضي الله عنه ،

ﷺ یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کس طرح کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جس طرح کا آنحضرت ﷺ نے باندھا ہو۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

قَالَ : قَدِمَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ الْيَمَنِ ، فَقَالَ : «بِمَا أَهْلَلْتُ؟» قَالَ : بِمَا أَهَلَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ : «لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهُدْيَ لَأَحْلَلْتُ».

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۳۲ - باب من أهل في زمن النبي ﷺ كإهلال النبي ﷺ.

(۳۵) باب بيان عدد عمر النبي ﷺ

(۳۵) نبی اکرم ﷺ کے عمرے اور ان کے

وزمانهن

اوقات

۷۸۲- حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاروں عمرے ذی قعدہ میں کئے سوائے اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔ آپ نے ایک حدیبیہ کا عمرہ کیا اور دوسرا آئندہ سال اس کی قضا کا عمرہ کیا تھا۔ اور (تیسرا) جعرانہ کا عمرہ جب آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی۔ پھر ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ کیا تھا۔

۷۸۲- حَدِيثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ ، إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ : عُمَرَتُهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ ، وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ، وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۳ - باب كم اعتمر النبي ﷺ.

۷۸۳- حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوے کئے؟ انہوں نے کہا کہ انیس۔ پوچھا گیا، آپ حضور ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک رہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سترہ میں۔ پھر پوچھا گیا آپ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ کہا کہ عسیرہ یا عسیرہ۔

۷۸۳- حَدِيثَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ . قِيلَ لَهُ : كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ : تِسْعَ عَشْرَةَ . قِيلَ : كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ : سَبْعَ عَشْرَةَ . قِيلَ : فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوْلَى؟ قَالَ : الْعُسَيْرَةُ أَوْ الْعُسَيْرَةُ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۱ - باب غزوة العسيرة أو العسيرة.

۷۸۴- حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے انیس غزوے کئے اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک ہی حج حجتہ الوداع کیا اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔

۷۸۴- حَدِيثَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ . أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً؟ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْلَمًا هَاجِرًا حَجَّةً وَاجِلَةً ، لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا ، حَجَّةَ الْوَدَاعِ .

أخرجه البخاري في : ۶۴ - كتاب المغازي : ۷۷ - باب حجة الوداع.

۷۸۵- مجاہد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عمرو بن زبیر مسجد نبوی میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ کے حجرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ مسجد نبوی میں اشراق کی نماز پڑھ رہے تھے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے ان لوگوں کی اس نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ بدعت ہے۔ پھر ان سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ چار، ایک ان میں سے رجب میں کیا تھا۔ لیکن ہم نے پسند نہیں کیا کہ ان کی اس بات کی تردید کریں۔ مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہما کے حجرہ سے ان کے مساوک کرنے کی آواز سنی تو عمرو نے پوچھا اے میری ماں، اے ام المومنین! ابو عبد الرحمن کی بات آپ سن رہی ہیں؟ حضرت عائشہ نے پوچھا وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عمرو نے کہا وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ ابو عبد الرحمن پر رحم کرے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جس میں وہ (ابن عمر) خود موجود نہ رہے ہوں۔ آپ نے رجب میں تو کبھی عمرہ ہی نہیں کیا۔

۷۸۵- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا . عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى . قَالَ : فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ ؛ فَقَالَ : بَدْعَةٌ . ثُمَّ قَالَ لَهُ : كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ . فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ . قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِئْثَانَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ ، فَقَالَ عُرْوَةُ : يَا أُمَّاهُ ، يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ؟ قَالَتْ : مَا يَقُولُ ؟ قَالَ : يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ ، قَالَتْ : يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةَ إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ .

أخرجه البخاري في : ۲۶- كتاب العمرة : ۳- باب كم اعتمر النبي ﷺ .

(۳۶) رمضان المبارک میں عمرے کی فضیلت

۷۸۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون (ام شان) سے پوچھا

(۳۶) باب فضل العمرة في رمضان

۷۸۶- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، لِأَمْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ :

۷۸۵- چاشت کی نماز صحیح احادیث سے ثابت ہے اور پڑھنا مسنون ہے۔ رہا حضرت عائشہ کا نفی کرنا تو وہ ان کے اپنے علم کی حد تک ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز چاشت ہمیشہ اور باقاعدہ پڑھنے کی نفی ہے۔ اور جو حضرت عبداللہ بن عمر نے اسے بدعت کہا ہے تو ان کے اس قول سے مراد یہ ہے کہ جب مسجد میں اہتمام کے ساتھ نماز چاشت پڑھی جائے۔ جیسا کہ اس روایت میں لوگوں کا فعل ذکر ہے دو سرانجی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بیعتگی اور مواظبت کا اعتقاد رکھنے کی صورت پر محمول ہوگا۔

کہ تو ہمارے ساتھ حج کیوں نہیں کرتی تو وہ کہنے لگی کہ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جس پر ابو فلاں (یعنی اس کا خاوند) اور اس کا بیٹا سوار ہو کر (حج کے لئے) چل دیئے اور ایک اونٹ انہوں نے چھوڑا ہے جس سے پانی لایا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کا عمرہ ایک حج کے برابر ہوتا ہے یا اسی جیسی کوئی بات آپ نے فرمائی۔

لَمَّا مَتَعَكَ أَنْ تَحُجَّيْنَ مَعَنَا؟ قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فَلَانَ وَأَبْنُهُ (لِزَوْجِهَا وَأَبْنُهَا) وَتَرَكَ نَاضِحًا نَضَّحُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ رَمَضَانَ اغْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ أَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ.

أخرجه البخاري في: ۲۶- كتاب العمرة: ۴- باب عمرة في رمضان.

(۳۷) مکہ میں دخول بلند راستے سے اور

(۳۷) باب استحباب دخول مكة من الثنية

خروج نثيب سے مستحب ہے

العليا ، والخروج منها من الثنية السفلى

ودخول بلده من طريق غير التي خرج منها

۷۸۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شجرہ کے راستے سے گذرتے ہوئے ”معرس“ کے راستے سے مدینہ آتے۔ نبی کریم ﷺ جب مکہ جاتے تو شجرہ کی مسجد میں نماز پڑھتے۔ لیکن واپسی میں ذوالحلیفہ کے نثیب میں نماز پڑھتے۔ آپ رات وہیں گزارتے تا آنکہ صبح ہو جاتی۔

۷۸۷- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعْرَسِ.

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۱۵- باب خروج النبي ﷺ على طريق الشجرة.

۷۸۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں بلند گھاٹی (یعنی جنت المعلی) کی طرف سے داخل ہوتے۔ اور ثنیۃ سفلی یعنی نیچے کی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلتے۔

۷۸۸- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى.

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۴۰- باب من أين يدخل مكة.

۷۸۹- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو اوپر کی بلند جانب سے شہر کے اندر داخل ہوئے اور (مکہ سے) جب واپس گئے تو نیچے کی طرف سے نکل گئے۔

۷۸۹- حديث عائشة رضي الله عنها ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، لَمَّا جَاءَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۴۱- باب من أين يخرج من مكة.

۷۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے موقع پر شہر میں کدواں کی طرف سے داخل ہوئے اور کدی کی طرف سے نکلے جو مکہ کے بلند جانب ہے۔

۷۹۰- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كِدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدَا مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ.

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۴۱- باب من أين يخرج من مكة.

(۳۸) ذی طوی میں رات کو رہنا اور نماز کرنا

(۳۸) باب استحباب المبيت بذي طوى عند

کو مکہ میں جانا مستحب ہے

إرادة دخول مكة والاعتسال لدخولها ،

ودخولها نهارا

۷۹۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ذی طوی میں رات گزاری۔ پھر صبح ہوئی تو آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۷۹۱- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : بَاتَ النَّبِيُّ ﷺ ، بِذِي طُوى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، يَفْعَلُهُ.

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۳۹- باب دخول مكة نهارا أو ليلا.

۷۹۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مکہ جاتے ہوئے مقام ذی طوی میں قیام فرماتے اور رات یہیں گزارا کرتے تھے۔ اور صبح ہوئی تو نماز فجر یہیں پڑھتے۔ یہاں نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک بڑے سے ٹیلے پر تھی۔ اس مسجد میں نہیں جو اب وہاں بنی ہوئی ہے بلکہ اس سے نیچے ایک بڑا ٹیلا تھا۔

۷۹۲- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوى ، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ ، يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنِي ثُمَّ ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ.

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۸۹- باب المساجد التي على طرق المدينة والمواقع التي صلى فيها النبي ﷺ.

۷۹۳- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس پہاڑ کے دونوں کونوں کا رخ کیا جو اس کے اور جبل طویل کے درمیان کعبہ کی سمت ہیں۔ آپ اس مسجد کو جو اب وہاں تعمیر ہوئی ہے اپنی بائیں طرف کر لیتے ٹیلے

۷۹۳- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرُضَتِي الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ ،

کے کنارے۔ اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے پر تھھی ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ چھوڑ کر پہاڑ کی دونوں گھاٹیوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

الَّذِي يُبَيِّنُ لِي ثُمَّ يَسَارُ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكْمَةِ ،
وَمُصَلِّي النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَةِ
السُّودَاءِ ، تَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَدْرُعٍ أَوْ
نَحْوَهَا ، ثُمَّ تَصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْقُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ
الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ .

أخرجه البخاري في : ۸ - كتاب الصلاة : ۸۹ - باب المساجد التي على طرق المدينة والمواقع التي
صلى فيها النبي ﷺ .

(۳۹) طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں

(۳۹) باب استحباب الرمل في الطواف

رمل مستحب ہے

والعمرة ، وفي الطواف الأول في الحج

۷۹۴ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ
نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا پہلا طواف (یعنی طواف قدوم)
کرتے تو اس کے تین چکروں میں آپ دوڑ کر چلتے اور چار
میں معمول کے موافق چلتے۔ پھر جب صفا اور مرہ کی سعی
کرتے تو بطن میل (داوی) میں دوڑ کر چلتے۔

۷۹۴ - حديث ابن عمر رضي الله عنهما ،
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَّافِ
الْأَوَّلِ يَخْبُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ ، وَيَمْشِي أَرْبَعَةً ،
وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۶۳ - باب من طاف بالبيت إذا قدم مكة قبل أن يرجع إلى بيته .

۷۹۵ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (عمرہ
القضاء ۷ھ میں) جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو
مشروکوں نے کہا کہ محمد آئے ہیں ، ان کے ساتھ ایسے لوگ
آئے ہیں جنہیں یشرب (مدینہ منورہ) کے بخار نے کمزور کر دیا
ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ طواف کے پہلے
تین چکروں میں رمل (تیز چلنا جس سے اظہار قوت ہو)
کریں۔ اور دونوں میلانی رکنوں کے درمیان حسب معمول
چلیں۔ اور آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ سب پھیروں میں رمل
کریں اس لئے کہ ان پر آسانی ہو۔

۷۹۵ - حديث ابن عباس رضي الله عنهما ،
قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ ، فَقَالَ
الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَى
يَثْرِبَ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ
الثَّلَاثَةَ ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ ، وَلَمْ يَمْنَعَهُ
أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ
عَلَيْهِمْ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۵۵ - باب كيف كان بدء الرمل .

۷۹۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی اس طرح کی کہ مشرکین کو آپ اپنی قوت دکھلا سکیں۔

۷۹۶- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۸۰- باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة .

(۳۰) طواف میں دونوں ارکان یمانی کا چھوٹا

(۴۰) باب إستحباب استلام الركنين

مستحب ہے

اليمانين في الطواف دون الركنين الآخرين

۷۹۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا۔ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں رکن یمانی کو چومنے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے بھی اس کے چومنے کو خواہ سخت حالات ہوں یا نرم، نہیں چھوڑا۔

۷۹۷- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : مَا تَرَكْتُ اسْتِلامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۵۷- باب الرمل في الحج والعمرة .

۷۹۸- ابو الشعثاء رضی اللہ عنہ نے کہا، بیت اللہ کے کسی بھی حصہ سے بھلا کون پرہیز کر سکتا ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ چاروں رکنوں کا استلام کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ ہم ان دو ارکان (شامی اور عراقی) کا استلام نہیں کرتے۔

۷۹۸- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما . عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، إِنَّهُ قَالَ : وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ . وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۵۹- باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين .

(۳۱) طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب

(۴۱) باب استحباب تقبيل الحجر

ہے

الأسود في الطواف

۷۹۹- حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اسے بوسہ دینا اور فرمایا ”میں خوب جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے۔ نہ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع۔ اگر رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دینے میں نہ دیکھتا تو میں بھی کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔“

۷۹۹- حدیث عمر رضی اللہ عنہ ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ ، فَقَالَ : إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ ، وَلَوْ لَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۵۰- باب ما ذكر في الحجر الأسود.

(۴۲) باب جواز الطواف على بعير وغيره ، واستلام الحجر بمحجن ونحوه للراكب

(۳۲) سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھوا جا سکتا ہے

۸۰۰- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما :

قال : طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّمْلَيْنِ بِمِحْجَنٍ.

۸۰۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی اونٹنی پر طواف کیا تھا اور آپ حجر اسود کا استلام ایک چھڑی کے ذریعہ کر رہے تھے اور اس چھڑی کو چومتے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۵۸- باب استلام الركن بالحجن.

۸۰۱- حدیث أم سلمة ، قالت : شَكَوْتُ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، إِنِّي أَشْتَكِي ؛ قَالَ : طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ. فَطُفْتُ ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يُصَلِّي إِلَيَّ جَنْبَ الْبَيْتِ ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَنْطُورٍ.

۸۰۱- ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (حجۃ الوداع میں) اپنی بیماری کا شکوہ کیا میں نے کہا کہ میں پیدل طواف نہیں کر سکتی تو آپ نے فرمایا کہ لوگوں کے پیچھے رہ اور سوار ہو کر طواف کر۔ پس میں نے طواف کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کے قریب نماز میں آیت والطور و کتاب منطور کی تلاوت کر رہے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۷۸- باب إدخال البعير في المسجد لليلة.

(۴۳) باب بيان أن السعي بين الصفا والمروة

(۳۳) صفا مرہ کی سعی حج کا رکن ہے

رکن لا یصح الحج إلا به

۸۰۲- حدیث عائشة رضی اللہ عنہا. عَنْ

عُرْوَةَ ، إِنَّهُ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ :

۸۰۲- عروہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ ابھی میں نو عمر تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”صفا اور مرہ دونوں اللہ

۷۹۹- اس روایت سے یہ واضح ہے کہ قبروں کی چوکھٹ چومنا یا قبروں کی زمین چومنا یا خود قبر کو چومنا یہ سب ناجائز کلام ہیں۔ اور جاہلوں نے نکالے ہیں اور شرک ہیں۔ کیونکہ جن کی قبروں کو چومتے ہیں ان کو اپنے نفع نقصان کا مالک گردانتے ہیں اور ان کی دہائی دیتے ہیں اور ان سے مرواں مانگتے ہیں۔ لہذا شرک ہونے میں کیا کلام ہے؟ اگر کوئی خالص محبت سے چومے تو یہ بھی غلط اور بدعت ہو گا۔ (راز)

۸۰۰- جسور علماء کا یہ قول ہے کہ حجر اسود کو منہ لگا کر چومنا چاہیے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کتلی لگا کر اس کو چوم لے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو جب حجر اسود کے سامنے سے گزرے تو اپنے ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کر کے اس کو چوم لے۔ (راز)

تعالیٰ کی نشانیاں ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کاج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہو گا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اگر مطلب یہ ہو تا جیسا کہ تم بتا رہے ہو پھر تو ان کی سعی نہ کرنے میں واقعی کوئی حرج نہیں تھا لیکن یہ آیت تو انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو منات بت کے نام کا احرام باندھتے تھے جو قدید کے مقابل میں رکھا ہوا تھا۔ وہ صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا اور اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اس لئے جو شخص بیت اللہ کاج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔“

أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ فَلَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا، لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ - فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا - إِنَّمَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فِي الْأَنْصَارِ. كَانُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ، وَكَانَتْ مَنَاةَ حَذْوِ قَدِيدٍ، وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾.

أخرجه البخاري في : ۲۶ - كتاب العمرة : ۱۰ - باب يفعل في العمرة ما يفعل في الحج .

۸۰۳ - حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لئے جو بیت اللہ کاج یا عمرہ کرے اس کے لئے ان کا طواف کرنے میں کوئی گناہ نہیں“ (البقرہ: ۱۵۸) قسم اللہ کی پھر تو کوئی حرج نہ ہونا چاہئے اگر کوئی صفا اور مروہ کی سعی نہ کرنا چاہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا ”مجھے! تم نے یہ بری بات کہی۔ اللہ کا مطلب یہ ہوتا تو قرآن میں یوں اترتا ”ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں“ بات یہ ہے کہ یہ آیت تو انصار کے لئے اتری تھی۔ جو اسلام سے پہلے منات بت کے نام پر جو مشل میں رکھا ہوا تھا اور جس کی یہ پوجا کیا کرتے تھے

۸۰۳ - حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقُلْتُ لَهَا، أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحَ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةَ. قَالَتْ: بِنَسِّ مَا قُلْتُ يَا ابْنَ أُحْتَى، إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوْلَتْهَا عَلَيْهِ كَانَتْ - لَا جُنَاحَ

احرام باندھتے تھے۔ یہ لوگ جب (زمانہ جاہلیت میں) احرام باندھتے تو صفا مروہ کی سعی کو اچھا نہیں خیال کرتے تھے۔ اب جب اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا اور مروہ کی سعی اچھی نہیں سمجھتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں۔۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو پہاڑوں کے درمیان سعی کی سنت جاری کی ہے۔ اس لئے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اسے ترک کر دے۔ (زہری، راوی حدیث) نے کہا کہ پھر میں نے اس کا ذکر ابو بکر بن عبد الرحمن سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو یہ علمی بات اب تک نہیں سنی تھی۔ بلکہ میں نے بہت سے اصحاب علم سے تو یہ سنا ہے کہ وہ یوں کہتے تھے کہ عرب کے لوگ (ان لوگوں کے سوا جن کا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو مناتہ کے لئے احرام باندھتے تھے) سب صفا مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے۔ جب اللہ پاک نے قرآن شریف میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا اور صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا تو وہ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہم تو جاہلیت کے زمانہ میں صفا اور مروہ کا پھیرا کیا کرتے تھے۔ اور اب اللہ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر فرمایا، لیکن صفا مروہ کا ذکر نہیں کیا۔ تو کیا صفا مروہ کی سعی کرنے میں ہم پر کچھ گناہ ہو گا؟ تب اللہ نے یہ آیت اتاری ”صفا مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔۔۔۔۔ ابو بکر نے کہا میں سنتا ہوں کہ یہ آیت دونوں فرقوں کے بچ میں اتری ہے۔ یعنی اس فرقے کے باب میں جو جاہلیت کے زمانے میں صفا مروہ کا طواف برا جانتا تھا اور اس کے باب میں جو جاہلیت کے زمانہ میں صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے۔ پھر مسلمان ہونے کے بعد اس کا کرتا، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا

عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا - وَلَكِنَّهَا أَنْزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ ؛ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلِّ ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ يَحْرَجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، عَنْ ذَلِكَ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا كُنَّا نَخْرُجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ الْآيَةَ.

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّوَّافَ بَيْنَهُمَا ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرِكَ الطَّوَّافَ بَيْنَهُمَا.

(قَالَ الزُّهْرِيُّ ، رَاوِيَ الْحَدِيثِ) ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبُو بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، فَقَالَ : إِنَّ هَذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ ، إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ ، مِمَّنْ كَانَ يُهْلُ بِمَنَاةَ ، كَانُوا يَطُوفُونَ كُلَّهُمْ ، بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى الطَّوَّافَ بِالْبَيْتِ ، وَكَمْ يَذْكُرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الطَّوَّافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا ، فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا

مروہ کا نہیں کیا برا سمجھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کا بھی ذکر فرمادیا۔

وَالْمَرَّةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَاسْمَعُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا: فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرَّةِ، وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتَّى ذَكَرَ لَكَ بَعْدَهَا ذَكَرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ.

أخرجه البخاري في: ۲۵ - كتاب الحج: ۷۹ - باب وجوب الصفا والمروة وجعل من شعائر الله.

۸۰۴ - حضرت عاصم رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضي الله عنه سے پوچھا کیا آپ لوگ صفا اور مروہ کی سعی کو برا سمجھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! کیونکہ یہ عمد جاہلیت کا شعار تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ”صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے“ (البقرہ: ۱۵۸)

۸۰۴ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَكُتِمُ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ! لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرَّةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾.

أخرجه البخاري في: ۲۵ - كتاب الحج: ۸ - باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة.

(۴۵) حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک

لبیک پکارتا جائے

۸۰۵ - حضرت ابن عباس رضي الله عنهما کے غلام کرب رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضي الله عنه نے بیان کیا کہ میں عرفات سے رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ مزولفہ

(۴۵) باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة يوم النحر

۸۰۵ - حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَالْفَضْلِ. عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ

کے قریب بائیں طرف جو گھائی پڑتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ وہاں پہنچے تو آپ نے اونٹ کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور تشریف لائے تو میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا، آپ نے ہلکا سا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ اور نماز! آپ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی) پھر آپ سوار ہو گئے جب مزدلفہ میں آئے تو (مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر) پڑھی پھر مزدلفہ کی صبح (یعنی دسویں تاریخ) کو رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے فضل بن عباسؓ سوار ہوئے۔ کرب نے کہا کہ مجھے عبد اللہ بن عباسؓ نے فضلؓ کے ذریعہ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ برابر لہیک کتے رہے تا آنکہ جمرہ عقبہ پر پہنچ گئے (اور وہاں آپ نے ننگریاں ماریں)۔

مِنْ عَرَافَاتٍ ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمَزْدَلِفَةِ أَنَاخَ ، قَبَالَ ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَّتُ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ ، فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا . فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» . فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، حَتَّى أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ ، فَصَلَّى ، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَدَاةَ جَمْعٍ . قَالَ كُرَيْبٌ : فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، عَنِ الْفَضْلِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يَلْبَسِي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۹۳ - باب النزول بين عرفة وجمع .

(۳۶) لہیک اور تکبیر کہنا جب منیٰ سے عرفات کو عرفہ کے دن جائے

۸۰۶ - محمد بن ابی بکر ثقفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے تلبیہ کے متعلق دریافت کیا کہ آپ لوگ حضرت نبی کریم ﷺ کے عہد میں اسے کس طرح کہتے تھے؟ اس وقت ہم منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کہنے والے تلبیہ کہتے اور اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور تکبیر کہنے والے تکبیر۔ اس پر بھی کوئی اعتراض نہ کرتا۔

(۴۶) باب التلبية والتكبير في الذهاب من منى إلى عرفات في يوم عرفة

۸۰۶ - حديث أنسٍ رضي الله عنه عن محمد بن أبي بكر الثقفى ، قال : سألت أنسًا ، ونحن غاديان من منى إلى عرفات ، عن التلبية ، كيف كنتم تصنعون مع النبي ﷺ ؟ قال : كان يلبي الملبي ، لا ينكر عليه ؛ ويكبر المكبر ، فلا ينكر عليه .

أخرجه البخاري في : ۱۳ - كتاب العيدين : ۱۲ - باب التكبير أيام منى وإذا غدا إلى عرفة .

(۳۷) عرفات سے مزدلفہ لوٹنا اور اسی رات مغرب و عشاء جمع کرنا

(۴۷) باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة ، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جمعا

بالمزلفة في هذه الليلة

۸۰۷- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میدان عرفات سے واپس ہوئے۔ جب گھائی میں پہنچے تو آپ اتر گئے۔ آپ نے (پہلے) پیشاب کیا، پھر وضو کیا، اور خوب اچھی طرح نہیں کیا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ نماز کا وقت (آگیا) آپ نے فرمایا، نماز تمہارے آگے ہے۔ (یعنی مزلفہ چل کر پڑھیں گے) جب مزلفہ میں پہنچے تو آپ نے خوب اچھی طرح وضو کیا، پھر جماعت کھڑی کی گئی۔ آپ نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ بٹھایا، پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی اور آپ نے نماز پڑھی۔ اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

۸۰۷- حَدِيثُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ قِبَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الوُضُوءَ ، فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ : «الصَّلَاةُ أَمَامَكَ» فَرَكِبَ ، فَلَمَّا جَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ ، نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الوُضُوءَ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا .

أخرجه البخاري في : ۴- كتاب الوضوء: ۶- باب إسباغ الوضوء.

۸۰۸- عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا اور میں بھی وہیں موجود تھا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے واپس ہونے کی چال کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ پاؤں اٹھا کر چلتے تھے ذرا تیز، لیکن جب جگہ پاتے (ہجوم نہ ہوتا) تو (زیادہ) تیز چلتے تھے۔

۸۰۸- حَدِيثُ أُسَامَةَ . عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : سَأَلَ أُسَامَةَ وَأَنَا جَالِسٌ ، كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ : كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ ، فَإِذَا وَجَدَ فَحْوَةَ نَصَّ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج: ۹۲- باب السير إذا دفع من عرفة.

۸۰۹- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے مزلفہ میں آؤں کو مغرب اور عشاء کو ایک ساتھ ملا کر پڑھا تھا۔

۸۰۹- حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمَزْدَلِفَةِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج: ۹۶- باب من جمع بينهما ولم يتطوع.

۸۱۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو اگر سفر میں جلد چلنا منظور ہوتا تو مغرب اور

۸۱۰- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

عشاء ایک ساتھ ملا کر پڑھتے تھے۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ١٨ - كِتَابِ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ : ١٣ - بَابِ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

(٤٨) باب استحباب زيادة التغليس بصلاة

(٣٨) مزدلفہ میں عید کی صبح کو بہت سویرے

الصباح يوم النحر بالمزدلفة والمبالغة فيه بعد

صبح کی نماز پڑھنے کا بیان

تحقق طلوع الفجر

۸۱۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو نمازوں کے سوا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کوئی نماز بغیر وقت نہیں پڑھتے دیکھا آپ نے مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں اور فجر کی نماز بھی اس دن (مزدلفہ میں) معمولی وقت سے پہلے ادا کی۔

۸۱۱- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، صَلَّى صَلَاةً بَغَيْرِ مِيقَاتِهَا ، إِلَّا صَلَاتَيْنِ : جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٢٥ - كِتَابِ الْحَجِّ : ٩٩ - بَابِ مَنْ يَصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ.

(٣٩) ضعيفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے

(٤٩) باب استحباب تقديم دفع الضعفة من

سویرے روانہ کرنا مستحب ہے

النساء وغيرهن من مزدلفة إلى منى في أواخر

الليل قبل زحمة الناس واستحباب المكث

لغيرهم حتى يصلوا الصبح بمزدلفة

۸۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نے مزدلفہ میں قیام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سوہہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کے اڑھام سے پہلے روانہ ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ وہ بھاری بھر کم بدن کی خاتون تھیں، اس لئے آپ نے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ اڑھام سے پہلے روانہ ہو گئیں۔ لیکن ہم لوگ وہیں ٹھہرے رہے اور صبح کو آپ کے ساتھ گئے۔ اگر میں بھی حضرت سوہہ کی طرح آپ سے اجازت لیتی تو مجھ کو تمام خوشی کی چیزوں میں یہ بہت ہی پسند

۸۱۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمَزْدَلِفَةَ، فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةَ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتْ امْرَأَةً بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا؛ فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِنَفْعِهِ؛ فَلَأَنَّ أَكُونَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا

۸۱۰- سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کا جمع کرنا الہدایت امام احمد امام شافعی ثوری اور اسحاق سب کے نزدیک جائز ہے۔ خواہ جمع تقدیم کرے یعنی ظہر کے وقت عصر اور مغرب کے وقت عشاء پڑھے۔ خواہ جمع تاخیر کرے یعنی عصر کے وقت ظہر اور عشاء کے وقت مغرب پڑھے۔ (راز)

ہوتا۔

اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵ - كِتَابِ الْحَجِّ : ۹۸ - بَابِ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلَهُ بَلِيلٍ.

۸۱۳- حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کے غلام عبداللہؓ حضرت اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رات کی رات میں ہی مزدلفہ پہنچ گئیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر تک نماز پڑھنے کے بعد پوچھا بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا کہ نہیں، اس لئے وہ دوبارہ نماز پڑھنے لگیں۔ کچھ دیر بعد پھر پوچھا کیا چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کہ اب آگے چلو (منیٰ کو) چنانچہ ہم ان کے ساتھ آگے چلے وہ (منیٰ میں) رمی جمرہ کرنے کے بعد پھر واپس آگئیں اور صبح کی نماز اپنے ڈیرے پر پڑھی۔ میں نے کہا جناب! یہ کیا بات ہوئی کہ ہم نے اندھیرے ہی میں نماز صبح پڑھی؟ انہوں نے کہا بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

۸۱۳- حَدِيثُ أَسْمَاءَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ ، عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمَزْدَلِفَةِ ، فَقَامَتْ تُصَلِّي ، فَصَلَّتْ سَاعَةً . ثُمَّ قَالَتْ : يَا بُنَيَّ ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ : لَا ؛ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ : هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ : نَعَمْ! قَالَتْ : فَارْتَحِلُوا ؛ فَارْتَحَلْنَا ، وَمَضِينَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا . فَقُلْتُ لَهَا يَا هَتَاةُ! مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَسْنَا. قَالَتْ : يَا بُنَيَّ! إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِلطَّعْنِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵ - كِتَابِ الْحَجِّ : ۹۸ - بَابِ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلَهُ بَلِيلٍ.

۸۱۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر کے کمزور لوگوں کو مزدلفہ کی رات ہی میں منیٰ بھیج دیا تھا۔

۸۱۴- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ.

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵ - كِتَابِ الْحَجِّ : ۹۸ - بَابِ مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ بَلِيلٍ.

۸۱۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزوروں کو پہلے ہی بھیج دیا کرتے تھے اور وہ رات ہی میں مزدلفہ میں مشعر حرام کے پاس آکر ٹھہرتے اور اپنی طاقت کے مطابق اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پھر امام کے ٹھہرنے اور لوٹنے سے پہلے ہی (منیٰ) آجاتے تھے بعض تو منیٰ فجر کی نماز کے وقت پہنچتے اور بعض اس کے بعد جب منیٰ پہنچتے تو کنکریاں مارتے اور حضرت عبداللہ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ

۸۱۵- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ ، فَيَقْفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمَزْدَلِفَةِ بَلِيلٍ ، فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يُقَدِّمُ مَنَى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُقَدِّمُ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوْا

ہوئی تھی جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ﷺ۔

هَهُنَا ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ ، قَامَ الَّذِي أُتْرِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۱۳۸ - باب يكبر مع كل حصة.

(۵۵) سر مونڈنا افضل ہے کترانا جائز ہے

(۵۵) باب تفضيل الحلق على التقصير

وجواز التقصير

۸۱۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا سر منڈوایا تھا۔

۸۱۸- حديث ابن عمر رضي الله عنهما . كَانَ يَقُولُ : حَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ.

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۱۲۷ - باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

۸۱۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کی اور کتروانے والوں پر بھی یا رسول اللہ؟ آنحضرت ﷺ نے پھر دعا کی اے اللہ سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ نے پھر عرض کی اور کتروانے والوں پر بھی یا رسول اللہ؟ اب آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔

۸۱۹- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ». قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : «اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ».

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۱۲۷ - باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

۸۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے عرض کیا اور کتروانے والوں کے لئے بھی (یہی دعا فرمائیے) لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر۔ صحابہ نے پھر عرض کیا اور کتروانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

۸۲۰- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ. قَالَ : «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا : وَالْمُقَصِّرِينَ! قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ : «وَالْمُقَصِّرِينَ».

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۱۲۷ - باب الحلق والتقصير عند الإحلال.

(۵۶) نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر قربانی کرے

(۵۶) باب بيان أن السنة يوم النحر أن يرمي

ثم ينحر ثم يخلق ، والابتداء في الحلق بالجانب

الأيمن من رأس المخلوق

۸۲۱- حدیث انس رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ ، كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ .

پھر سر منڈائے اور ابتداء دائیں جانب سے کرے

۸۲۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حجۃ الوداع میں) جب سر کے بال منڈوائے تو سب سے پہلے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال لئے تھے۔

أخرجه البخاري في : ۴- كتاب الوضوء: ۳۳- باب الماء الذي يغسل به شعر الإنسان.

(۵۷) قربانی سے پہلے سر منڈوانے اور رمی

باب من حلق قبل النحر

سے پہلے قربانی کر لینے کا بیان

أو نحر قبل الرمي

۸۲۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھہر گئے تو ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا۔ آپ نے فرمایا (اب) ذبح کر لے اور کچھ حرج نہیں۔ پھر وہ سرا آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) رمی کر لے۔ (اور پہلے کر دینے سے) کچھ حرج نہیں۔ (ابن عمرو کہتے ہیں اس دن) آپ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا جو کسی نے آگے اور پیچھے کر لی تھی۔ تو آپ نے یہی فرمایا کہ (اب) کر لے اور کچھ حرج نہیں۔

۸۲۲- حدیث عبدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنِيِّ النَّاسِ يَسْأَلُونَهُ ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبِحَ ، فَقَالَ : «ذُبِحَ وَلَا حَرَجَ» فَجَاءَ آخَرُ ، فَقَالَ : لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ : «رِمَ وَلَا حَرَجَ» فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ : «فَعَلَّ وَلَا حَرَجَ» .

أخرجه البخاري في : ۳- كتاب العلم: ۲۳- باب الفتيا وهو واقف على الدابة وغيرها.

۸۲۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کرنے، سر منڈانے، رمی جمار کرنے اور ان میں آگے پیچھے کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

۸۲۳- حدیث ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ ، فَقَالَ : «لَا حَرَجَ» .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج: ۱۳۰- باب إذا رمي بعدما أمسى أو حلق قبل أن يذبح ناسيا أو جاهلا.

(۵۸) طوافِ افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے

۸۲۴- عبد العزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز آٹھویں ذی الحجہ میں کہاں پڑھی تھی؟ اگر آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد ہے تو مجھے بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ منیٰ میں۔ میں نے پوچھا کہ بارہویں تاریخ کو عصر کہاں پڑھی تھی؟ فرمایا کہ محصب میں، پھر انہوں نے فرمایا کہ جس طرح تمہارے حکام کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو۔

(۵۸) باب استحباب طواف الإفاضة يوم النحر

۸۲۴- حدیث انس بن مالک . عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قُلْتُ : أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ : بِمِنَى . قُلْتُ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ : بِالْأَبْطَحِ . ثُمَّ قَالَ : أَفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرًاؤُكَ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۸۳- باب أين يصلى الظهر يوم التروية.

(۵۹) کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے

(۵۹) باب استحباب النزول بالمحصب

يوم النفر والصلاة به

۸۲۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے کوچ کر کے یہاں محصب میں اس لئے اترے تھے تاکہ آسانی کے ساتھ وہاں سے مدینہ کو نکل سکیں آپ کی مراد ابطح میں اترنے سے تھی۔

۸۲۵- حدیث عائشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلُ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لَخُرُوجِهِ ، تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۴۷- باب المحصب.

۸۲۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ محصب میں اترنا حج کی کوئی عبادت نہیں ہے، یہ تو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کی جگہ تھی۔

۸۲۶- حدیث ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَيْسَ التَّجْصِيبُ بِشَيْءٍ ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلُ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۴۷- باب المحصب.

۸۲۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گیارہویں ذی الحجہ کی صبح کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں تھے تو یہ فرمایا تھا کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں قریش نے کفر کی حمایت کی قسم کھالی تھی۔ آپ کی مراد محصب سے تھی، کیونکہ یہیں قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب یا

۸۲۷- حدیث أبي هريرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْعَدَا يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنَى : «نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَيَّ الْكُفْرَ» يَعْنِي ذَلِكَ

(راوی نے) بنو المطلب (کما) کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ جب تک وہ نبی کریم ﷺ کو ان کے حوالہ نہ کر دیں، ان کے ہاں بیاہ شادی نہ کریں گے اور نہ ان سے خرید و فروخت کریں گے۔

الْمُحْصَبَ . وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ٢٥ - كتاب الحج : ٤٥ - باب نزول النبي ﷺ مكة .

(٦٠) ایام تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا واجب

(٦٠) باب وجوب المبيت بمنى ليالي أيام

لیکن حاجیوں کو پانی پلانے والوں کیلئے رخصت ہے

التشريق والترخيص في تركه لأهل السقاية

۸۲۸ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے (حاجیوں کو زمزم کا) پانی پلانے کے لئے منیٰ کے دنوں میں مکہ ٹھہرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی۔

٨٢٨ - حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، قال : استأذن العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة ليالي منى من أجل سقائته ، فأذن له .

أخرجه البخاري في : ٢٥ - كتاب الحج : ٧٥ - باب سقاية الحاج .

(٦١) قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کر

(٦١) باب في الصدقة بلحوم الهدى

و

وجلودها وجلالها

۸۲۹ - حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور یہ کہ آپ کے قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے اور جھول خیرات کر دوں اور قصائی کی مزدوری اس میں سے نہ دوں۔

٨٢٩ - حديث علي رضي الله عنه ، أن النبي ﷺ أمره أن يقوم على بدنه ، وأن يقسم بدنه كلها لحومها وجلودها وجلالها ولا يعطى في جزائها شيئا .

أخرجه البخاري في : ٢٥ - كتاب الحج : ١٢١ - باب يتصدق بجلود الهدى .

(٦٣) اونٹ کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کرنا

(٦٣) باب نحر البدن قيما مقيدة

مستحب ہے

۸۳۰ - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے

٨٣٠ - حديث ابن عمر رضي الله عنهما

٨٣٨ - منیٰ کی راتوں سے مراد گیارہ بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ (مرتب)

پاس آئے جو اپنا اونٹ بٹھا کر نحر کر رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسے کھڑا کر اور باندھ دے پھر نحر کر، یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۱۱۸- باب نحر الإبل مقيدة.

(۶۴) قربانی کو حرم میں بھیجنا مستحب ہے جب کہ خود نہ جا رہا ہو اور قربانی کو ہار پہنانا بھی مستحب ہے اور بھیجنے والا محرم کے حکم میں نہیں ہو گا کہ اس پر کوئی چیز حرام ہو۔

(أنه) أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها، قال: إبعثها قياماً مقيدة سنة محمد صلی اللہ علیہ وسلم.

(۶۴) باب استحباب بعث الهدى إلى الحرم لمن لا يريد الذهب بنفسه، واستحباب تقليده وقلد القلائد، وأن باعته لا يصير محرماً ولا يحرم عليه شيء بذلك

۸۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار میں نے اپنے ہاتھ سے خود بٹے تھے۔ پھر آپ نے انہیں ہار پہنایا، اشعار کیا، ان کو مکہ کی طرف روانہ کیا۔ پھر بھی آپ کے لئے جو چیزیں حلال تھیں وہ (احرام سے پہلے صرف ہدی سے) حرام نہیں ہوئیں۔

۸۳۱- حديث عائشة رضي الله عنها، قالت: قتلْتُ قلائدَ بدنِ النبي صلی اللہ علیہ وسلم، يدي، ثم قلدتها وأشعرها وأهداها؛ فما حرمَ عليه شيءٌ كانَ أحلَّ له.

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۱۰۶- باب من أشعر وقلد بذئ الحليفة ثم أحرم.

۸۳۲- زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے کہ جس نے ہدی بھیج دی اس پر وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو ایک حاجی پر حرام ہوتی ہیں۔ تا آنکہ اس کی ہدی کی قربانی کر دی جائے۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن عباس نے جو کچھ کہا مسئلہ اس طرح نہیں ہے میں نے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے قلاوے اپنے ہاتھوں سے خود بٹے ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے ان جانوروں کو قلاوہ پہنایا اور میرے والد محترم کے ساتھ انہیں بھیج دیا۔

۸۳۲- حديث عائشة. أن زياد بن أبي سفيان كتب إلى عائشة رضي الله عنها، إن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما، قال: من أهدى هدياً حرمَ عليه ما يحرمُ على الحاج حتى ينحرَ هديه. فقالت عائشة رضي الله عنها: ليس كما قال ابن عباس؛ أنا قتلْتُ قلائدَ هدي رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بيدي، ثم بعث بها مع أبي، فلم يحرم علي رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، شيءٌ أحله الله حتى نحر الهدى.

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربانی ذبح ہونے تک جسے اللہ تعالیٰ نے حلال کیا تھا کچھ بھی حرام نہیں ہوا۔

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۱۰۹- باب من قلد القلائد بیده.

(۶۵) باب جواز ركوب البدنة المهداة

لمن احتاج إليها

۸۳۳- حدیث اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : «رَكْبَهَا» فَقَالَ : «إِنهَا بَدَنَةٌ . فَقَالَ : «رَكْبَهَا» قَالَ : «إِنهَا بَدَنَةٌ . قَالَ : «رَكْبَهَا وَيَلِكُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۰۳- باب ركوب البدن.

۸۳۴- حدیث أنس رضي الله عنه ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : «رَكْبَهَا» قَالَ : «إِنهَا بَدَنَةٌ ، قَالَ : «رَكْبَهَا» ، قَالَ : «إِنهَا بَدَنَةٌ . قَالَ : «رَكْبَهَا» ثَلَاثًا .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۰۳- باب ركوب البدن.

(۶۷) باب وجوب طواف الوداع

وسقوطه عن الحائض

۸۳۵- حدیث ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ ، إِلَّا أَنَّهُ خَفَّفَ عَنِ الْحَائِضِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۴۴- باب طواف الوداع.

۸۳۶- حدیث عائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللهِ ! إِنَّ

(۶۵) قریانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت سوار

ہونا جائز ہے

۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قریانی کا جانور لے جاتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ تو قریانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا کہ یہ تو قریانی کا جانور ہے تو آپ نے پھر فرمایا افسوس! سوار بھی ہو جاؤ۔

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۰۳- باب ركوب البدن.

۸۳۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ قریانی کا جانور لے جا رہا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ تو قریانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جا۔ اس نے پھر عرض کیا یہ تو قریانی کا جانور ہے لیکن آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ سوار ہو جا۔ (ویلیک آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا)

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۰۳- باب ركوب البدن.

(۶۷) طواف وداع کے واجب ہونے کا بیان

۸۳۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگوں کو اس کا حکم تھا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے ساتھ ہو۔ (یعنی طواف وداع کریں) البتہ حائضہ سے یہ معاف ہو گیا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۴۴- باب طواف الوداع.

۸۳۶- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! ضیفہ

۸۳۵- یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف وداع سوائے حائضہ کے ہر حالتی پر واجب ہے جب کہ حائضہ سے ساقط ہے اور اس کے ترک پر فدیہ (دم) بھی لازم نہیں آئے گا۔ (مرتب)

بنت حبیٰ کو (حج میں) حیض آگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شاید کہ وہ ہمیں روکیں گی۔ کیا انہوں نے تمہارے ساتھ طواف (زیارت) نہیں کیا؟ عورتوں نے جواب دیا کہ کر لیا ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر نکلو۔

صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ قَدْ حَاضَتْ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُمْ؟» فَقَالُوا: بَلَى؛ قَالَ: «فَاخْرَجِي».

أخرجه البخاري في: ۶- كتاب الحيض: ۲۷- باب المرأة تحيض بعد الإفاضة.

۸۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مکہ سے روانگی کی رات حضرت صفیہؓ حائضہ تھیں انہوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے میں ان لوگوں کے رکنے کا باعث بن جاؤں گی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے کہا عقریٰ حلقیٰ کیا تو نے قربانی کے دن طواف الزیارة کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر چلو۔

۸۳۷- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفَرِ، فَقَالَتْ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسْتِكُمْ؛ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلَقَى! أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ! قَالَ: «فَانْفِرِي».

أخرجه البخاري في: ۲۵- كتاب الحج: ۱۵۱- باب الإدلاج من الْمُحَصَّبِ.

(۶۸) کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے

(۶۸) باب استحباب دخول الكعبة للحاج

وغیره والصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها

۸۳۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسلمہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجیوں بھی آپ کے ساتھ تھے۔ پھر عثمان نے کعبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور آپ اس میں ٹھہرے رہے۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے بلال سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نے اندر کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک ستون کو تو بائیں طرف چھوڑا اور ایک کو دائیں طرف اور تین کو پیچھے۔ اور اس زمانہ میں خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے۔ پھر

۸۳۸- حَدِيثُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَّيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا. فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ حَرَجٍ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ

۸۳۷- عقریٰ کافظی ترجمہ بانجھ اور حلقیٰ کا سرمنڈی ہے۔ آپ نے ازراہ محبت یہ لفظ استعمال فرمائے۔ یہ بول چال کا عام محلوہ ہے۔ (راز)

☆ مؤذن رسول حضرت بلال بن رباحؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر ابتداء میں ہی مسلمان ہوئے تو آپ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ میں اپنا اسلام ظاہر کیا۔ مکہ والوں سے اسلام کے قبول کرنے پر بڑی اذیتیں اٹھائیں۔ بدر اور دیگر غزوات میں شریک رہے۔ لاؤلد رہے۔ آخری عمر میں شام میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ ۲۰ ہجری میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ۴۴ احادیث کے راوی ہیں جن میں سے چار متفق علیہ ہیں۔

آپ نے نماز پڑھی۔

عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ، ثُمَّ صَلَّى .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸ - كِتَابُ الصَّلَاةِ : ۹۶ - بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ .

۸۳۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے چاروں کونوں میں آپ نے دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے۔

۸۳۹- حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاجِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ ؛ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي قُبْلِ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ : هَذِهِ الْقِبْلَةُ .

۳۰- باب قول الله تعالى ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ . ۸۳۰- حضرت عبداللہ بن ابی اونی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو آپ نے کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت پڑھیں۔ آپ کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بنے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے ابن ابی اونی سے پوچھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۸ - كِتَابُ الصَّلَاةِ : ۳۰ - بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ . ۸۴۰- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ ، قَالَ : اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ : لَا .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵ - كِتَابُ الْحَجِّ : ۵۳ - بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ .

(۶۹) کعبہ توڑ کر بنانے کا بیان

(۶۹) باب نقض الكعبة وبنائها

۸۳۱- حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا کیونکہ قریش نے اس میں کمی کر دی ہے۔ اس میں ایک دروازہ اور اس دروازے کے مقابل رکھتا۔

۸۴۱- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ : لَوْ لَا حَدَاثَةُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَإِنْ قَرِيشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاؤُهُ وَجَعَلَتْ لَهُ خَلْفًا .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵ - كِتَابُ الْحَجِّ : ۴۲ - بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبِنَائِهَا .

۸۳۲- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے جب تیری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تو بنیاد ابراہیم کو

۸۴۲- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا : «أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكَ لَمَّا بَنَوْا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنِ

چھوڑ دیا تھا۔ میں نے عرض کی 'یا رسول اللہ! پھر آپ بنیاد ابراہیم پر اس کو کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے بالکل نزدیک نہ ہوتا۔ تو میں بے شک ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اگر حضرت عائشہؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (اور یقیناً حضرت عائشہؓ سچی ہیں) تو میں سمجھتا ہوں یہی وجہ تھی جو رسول اللہ ﷺ حطیم سے متصل جو دیواروں کے کونے ہیں، ان کو نہیں چومتے تھے۔ کیونکہ خانہ کعبہ ابراہیمی بنیادوں پر پورا نہ ہوا تھا۔

قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا تَرُدُّهَا عَلَيَّ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! قَالَ: لَوْ لَا جِدْتَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ.

فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (هُوَ ابْنُ عُمَرَ): لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلامَ الرُّمَكَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنْ أَلْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَيَّ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. أخرجه البخاري في: ۲۵ - كتاب الحج: ۴۲ - باب فضل مكة وبنائها.

(۷۰) کعبہ کی دیواروں اور دروازے کا بیان

(۷۰) باب جسر الكعبة وبابها

۸۴۳- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ،
قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ!» قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ قَوْمَكَ قَصَّرَتْ بِهِمِ النَّفَقَةُ». قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: «فَعَلَّ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْ لَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَآخَافُ أَنْ تُنَكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ».

۸۴۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کہ پھر لوگوں نے اسے کعبے میں کیوں نہیں شامل کیا؟ آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی پڑ گئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ دروازہ کیوں اونچا بنایا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی تمہاری قوم ہی نے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر آنے دیں، اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ تازہ تازہ نہ ہوتا اور مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دل بگڑ جائیں گے تو اس حطیم کو بھی میں کعبہ میں شامل کر دیتا اور کعبہ کا دروازہ زمین کے برابر کر دیتا۔

أخرجه البخاري في: ۳۰ - كتاب الحج: ۴۲ - باب فضل مكة وبنائها.

(۷۱) بوڑھے اور میت کی طرف سے حج

(۷۱) باب الحج عن العاجز لزمانة

کرنے کا بیان

وهرم ونحوهما أو للموت

۸۴۴- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس (حجۃ الوداع میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خوبصورت عورت آئی۔ فضل اس کو دیکھنے لگے وہ بھی انہیں دیکھ رہی تھی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ فضل کا چہرہ بار بار دوسری طرف موڑ دینا چاہتے تھے۔ اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کا فریضہ حج میرے والد کے لئے ادا کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ لیکن وہ بہت بوڑھے ہیں اونٹنی پر بیٹھ نہیں سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج (بدل) کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ تھا۔

۸۴۴- حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِّ الْأَخْرَبِ ؛ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا ، لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، أَفَأَحْجُّ عَنْهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ» . وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ . أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۵- كِتَابِ الْحَجِّ : ۱- بَابِ وَجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ .

۸۴۵- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی طرف سے حج کا فریضہ جو اس کے بندوں پر ہے اس نے میرے بوڑھے باپ کو بھی پالیا ہے، لیکن ان میں اتنی سکت نہیں کہ وہ سواری پر بیٹھ سکیں تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں تو ان کا حج ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔

۸۴۵- حَدِيثُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ؟ قَالَ : «نَعَمْ» .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ۲۸- كِتَابِ جِزَاءِ الصَّيْدِ : ۲۳- بَابِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثَّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

(۷۳) حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے

(۷۳) باب فرض الحج مرة في العمر

۸۴۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تک میں تم سے یکسو رہوں تم بھی مجھے چھوڑ دو (اور سوالات وغیرہ نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے کی امتیں اپنے (غیر ضروری) سوال اور انبیاء کے سامنے اختلاف کی وجہ سے تباہ

۸۴۶- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «الدَّعُونِي مَا تَرَ كَحُكْمِي ، إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاجْتِلَالِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ ، فَإِذَا

☆ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما غزوہ جنین میں شریک ہوئے اور ثابت قدم رہے۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو جن صحابہ نے غسل دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ بعد میں شام کی طرف جہاد کے لیے چلے گئے اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ھ کو ۲۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ ایک قول کے مطابق جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔

ہو گئیں۔ پس جب میں تمہیں کسی چیز سے روکوں تو تم بھی اس سے پرہیز کرو اور جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو بجالاؤ جس حد تک تم میں طاقت ہو۔

نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

أخرجه البخاري في : ٩٦- كتاب الاعتصام : ٢- باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ.

(٤٣) عورت حج وغیرہ میں بغیر محرم کے سفر نہ کرے

(٧٤) باب سفر المرأة مع محرم إلى حج وغيره

٨٤٧- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا کہ ”عورتیں تین دن کا سفر ذی رحم محرم کے بغیر نہ کریں“

٨٤٧- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، عن النبي ﷺ ، قال : «لا تسافر المرأة ثلاثاً إلا مع ذي محرم».

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ٤- باب في كم يقصر الصلاة.

٨٣٨- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ میں نے چار باتیں نبی کریم ﷺ سے سنی تھیں یہ باتیں مجھے انتہائی پسند ہیں۔ یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اس وقت تک نہ کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا شوہر یا کوئی ذی رحم محرم نہ ہو۔ اور نہ تین مساجد کے سوا کسی کے لئے کجاوے باندھے جائیں مسجد حرام، میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

٨٤٨- حديث أبي سعيد ، قال : أُرْبِعُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَأَعَجَبْنِي وَأَنْقَنِي : «أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ . . . وَلَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ : مَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَمَسْجِدِي ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى».

أخرجه البخاري في : ٢٨- كتاب جزاء الصيد : ٢٦- باب حج النساء.

٨٣٩- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ ایک دن رات کا سفر بغیر کسی ذی رحم محرم کے کرے۔

٨٤٩- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قال : قال النبي ﷺ : «لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تسافر مسيرة يوم وليلة ليس معها حرمة».

أخرجه البخاري في : ١٨- كتاب تقصير الصلاة : ٤- باب في كم يقصر الصلاة.

٨٣٩- یعنی جب تک میں تمہیں خود کسی چیز سے نہ روکوں یا کرنے کا حکم نہ دوں تم مجھ سے سوالات نہ کرو ورنہ یہ تفصیل کا طلب کرنا اس حالت کی طرف لے جائے گا جو بنی اسرائیل پر واقع ہوئی کہ جب انہیں گائے کے ذبح کا حکم ملا تو انہوں نے اپنے اوپر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کر دی۔ (مرتب)

۸۵۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک اس کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو۔ اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے فلاں جہاد میں اپنا نام لکھوا دیا ہے اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو بھی جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

۸۵۰- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ،
أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ
بِامْرَأَةٍ ، وَلَا تُسَافِرُنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ» .
فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! اكْتُبْتُ فِي
غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا ، وَخَرَجْتُ امْرَأَتِي حَاجَّةً .
قَالَ : «اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ» .

أخرجه البخاري في : ۵۶ - كتاب الجهاد : ۱۴ - باب من اكتب في جيش فخرجت امرأته حاججة .

(۷۶) سفر حج وغیرہ سے واپس آ کر کیا دعا پڑھے

(۷۶) باب ما يقول إذا قفل من سفر الحج وغيره

۸۵۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو زمین سے ہر بلند چیز پر چڑھتے وقت تین تکبیریں کہا کرتے تھے۔ پھر دعا کرتے ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں“ تھا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ لوٹتے ہیں ہم توبہ کرتے ہوئے، اپنے رب کی عبادت کرتے ہوئے، اور حمد بیان کرتے ہوئے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمہارا تمام لشکر کو شکست دی۔“

۸۵۱- حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، كَانَ إِذَا
قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكْبِرُ عَلَى
كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ،
ثُمَّ يَقُولُ : «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ، أَيُّونَ تَأْتِيُونَ عَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا
جَائِدُونَ ، صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ ، وَنَصَرَ
عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَوَحْدَهُ» .

أخرجه البخاري في : ۸۰ - كتاب الدعوات : ۵۲ - باب الدعاء إذا أراد سفراً أو رجوع .

(۷۷) ذوالحلیفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان

(۷۷) باب التعرّيس بذي الحليفة والصلاة

بها إذا صلر من الحج أو العمرة

۸۵۱- بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ کی بلندی و بڑائی کو یاد رکھ کر نعرہ تکبیر بلند کرنا شانِ ایمان ہے۔ ایسے عقیدہ و عمل والوں کو اللہ دنیا میں بھی بلندی دیتا ہے۔ لشکر کو شکست دینے کا اشارہ جنگِ اتراب پر ہے جہاں کفار بڑی تعداد میں جمع ہوئے تھے مگر آخر میں غالب و خاسر ہوئے۔ (راز)

۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ذوالحلیفہ کے پتھرے میدان میں اپنی سواری روکی اور پھر وہیں آپ نے نماز پڑھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

ذَلِكَ. أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۴- باب حدثنا عبد الله بن يوسف.

۸۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو معرس کے قریب ذوالحلیفہ کی بطن واوی (داوی عقیق) دکھایا گیا۔ (جس میں) آپ سے کہا گیا تھا کہ آپ اس وقت ”بطحا مبارکہ“ میں ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ (رجل سند میں سے ایک) نے کہا کہ حضرت سالمؓ نے ہم کو بھی دہل ٹھیرایا۔ وہ اس مقام کو ڈھونڈ رہے تھے جہاں حضرت عبداللہؓ اونٹ بٹھایا کرتے تھے۔ یعنی جہاں آنحضرت ﷺ رات کو اتر کر تے تھے۔ وہ مقام اس مسجد کے نیچے کی طرف ہے جو نالے کے نشیب میں ہے۔ اترنے والوں اور راستے کے پتھوں پہنچ ہے۔

۸۵۲- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما ، يَفْعَلُ

۸۵۳- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ فِي مُعْرَسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي ، قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُبَارَكَةٍ.

(قَالَ مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ ، أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) : وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٍ يَتَوَحَّسِي بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُنِيخُ ، يَتَحَرَّى مُعْرَسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي ، بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ.

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۱۶- باب قول النبي ﷺ العقيق واد مبارك.

(۷۸) مشرك بيت اللہ کا حج نہ کرے اور

برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم

حج اکبر کا بیان

(۷۸) باب لا يحج البيت مشرك ولا يطوف

بالبيت عريان وبيان يوم الحج الاكبر

۸۵۴- حديث أبي بكر الصديقؓ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقِ رضي

۸۵۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ ﷺ

۸۵۴- عمد جاہلیت میں عام اہل عرب یہ کہہ کر کہ ہم نے ان کپڑوں میں گناہ کئے ہیں ان کو اتار دیتے اور پھر یا تو قریش سے کپڑے مانگ کر طواف کرتے یا پھر ننگے ہی طواف کرتے۔ اس پر رسول اکرم ﷺ نے یہ اعلان کر لیا۔ (راز)

نے انہیں بنایا تھا، انہیں دسویں تاریخ کو ایک مجمع کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی شخص ننگارہ کر طواف کر سکتا ہے۔

اللہ عنہ ، بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ ، فِي رَهْطٍ ، يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ : أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عَرِيَانٌ .

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب الحج : ۶۷- باب لا يطوف بالبيت عريان ولا يحج مشرك.

(۷۹) حج، عمرہ اور عرفہ کے دن کی فضیلت کا بیان

۸۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ دونوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔“

(۷۹) باب في فضل الحج والعمرة ويوم عرفة
۸۵۵- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ» .

أخرجه البخاري في : ۲۶- كتاب العمرة : ۱- باب وجوب العمرة وفضلها.

۸۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور اس میں نہ رفت (یعنی شہوت کی بات منہ سے نکالی) اور نہ کوئی گناہ کا کام کیا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہو گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (یعنی تمام گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا)

۸۵۶- حديث أبي هريرة رضي الله عنه ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرُفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ» .

أخرجه البخاري في : ۲۷- كتاب المحصر : ۹- باب قول الله تعالى ﴿فلا رَفَث﴾ .

(۸۰) مکہ میں حاجیوں کے اترنے اور مکہ کے

(۸۰) باب النزول بمكة للحاج وتوريث

گھروں کی وراثت کا بیان

دورھا

۸۵۷- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ مکہ میں کیا اپنے گھر میں قیام فرمائیں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لئے محلہ یا مکان چھوڑا ہی کب ہے۔ (سب فروخت کر دیئے) عقیل اور طالب، ابو طالب کے وارث ہوئے تھے۔

۸۵۷- حديث أسامة بن زيد رضي الله عنهما ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ : «وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟» وَكَانَ عَقِيلٌ

حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو دراثت میں کچھ نہیں ملا تھا۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے۔ اور عقیل (ابتداء میں) اور طالب اسلام نہیں لائے تھے۔

وَرثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمِينَ ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ .

أخرجه البخاري في : ۲۵ - كتاب الحج : ۴۴ - باب توريث دور مكة ويبيعها وشرائها.

(۸۱) مہاجر کے مکہ میں صرف تین دن رہنے کا ذکر

(۸۱) باب جواز الإقامة بمكة للمهاجر منها بعد فراغ الحج والعمرة ثلاثة أيام بلا زيادة

۸۵۸- حضرت علاء بن حضرمی نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجر کو (حج میں) طواف وداع کے بعد تین دن ٹھہرنے کی اجازت ہے۔

۸۵۸- حديث العلاء بن الحضرمي ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ» .

أخرجه البخاري في : ۶۳ - كتاب مناقب الأنصار : ۴۷ - باب إقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه .

(۸۲) مکہ کی حرمت اور مکہ میں شکار وغیرہ کی حرمت

(۸۲) باب تحريم مكة وصيدها وخلاها وشجرها ولقطتها إلا لمنشد على الدوام

۸۵۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت فرض نہیں رہی لیکن (اچھی) نیت اور جہلاب بھی باقی ہے۔ اس لئے جب تمہیں جہلاب کے لئے بلایا جائے تو تیار ہو جانا۔ اس شہر (مکہ) کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن حرمت عطا کی تھی جس دن اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اس لئے یہ اللہ کی مقرر کی

۸۵۹- حديث ابن عباس رضي الله عنهما ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ : «لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ ، وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا ، فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ، وَهُوَ حَرَامٌ

۸۵۸- مہاجر سے مراد وہ مسلمان ہیں جو مکہ سے مدینہ چلے گئے تھے۔ حج پر آنے کے لیے فتح مکہ سے قبل ان کے لیے یہ وقتی حکم تھا کہ وہ حج کے بعد مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کر کے مدینہ واپس ہو جائیں۔ فتح مکہ کے بعد یہ سوال ختم ہو گیا۔ (راز)

☆ حضرت العلاء بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بحرن کا گورنر بنایا تھا پھر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی وہاں کے گورنر رہے۔ ۲۱ ہجری میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والے سائب بن یزید ہیں۔

ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم ہے یہاں کسی کے لئے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لئے (فتح مکہ کے دن اجازت ملی تھی) اب ہمیشہ یہ شر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرمت والا ہے پس نہ اس کا کانا کانا جائے نہ اس کے شکار ہانکے جائیں اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! ازخیر (ایک گھاس) کی اجازت تو دیجئے کیونکہ یہ یہاں کے کارگروں اور گھروں کے لئے ضروری ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ ازخیر کی اجازت ہے۔

بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي ، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ ، وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا . وَلَا يُحْتَلَى خَلَاهَا .

قَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِلَّا إِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ . قَالَ : قَالَ : إِلَّا إِذْخِرَ .

أخرجه البخاري في : ۲۸ - كتاب جزاء الصيد : ۱۰ - باب لا يحل القتال بمكة .

۸۶۰ - حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید (والی مدینہ) سے جب وہ مکہ میں (حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے لڑنے کے لئے) فوجیں بھیج رہے تھے کہا کہ اے امیر! مجھے آپ اجازت دیں تو میں وہ حدیث آپ سے بیان کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اس (حدیث) کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث فرما رہے تھے تو میری آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ

۸۶۰ - حَدِيثُ أَبِي شُرَيْحٍ ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ ، وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ : إِذْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدُتْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ ، سَمِعْتُهُ أَدْنَايَ ، وَوَعَاهُ قَلْبِي ، وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ ؛ حَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ

۸۵۹ - فتح مکہ کے بعد چونکہ مکہ دارالسلام بن چکا ہے اس لیے اب یہاں سے مدینہ کی طرف ہجرت کا وجوب ختم ہو گیا ہے لیکن کافروں سے جہاد اور بھلائی کے کاموں میں اچھی نیت باقی ہے جن سے ہم وہ فضائل حاصل کر سکتے ہیں جو ہجرت سے حاصل ہوتے ہیں۔

امام مادودی، امام نووی کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حرم کے خصائص میں سے ہے کہ حرم میں رہنے والوں سے جنگ اور قتل منع ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ اہل عدل پر بغاوت کرتے ہیں تو بھی فقہاء نے ان سے لڑنے کی حرمت کافضیٰ دیا ہے اور کہا ہے کہ انہیں مجبور کیا جائے گا کہ وہ اطاعت کی طرف لوٹ آئیں اور اہل عدل کے قوانین کی طرف رجوع کریں۔ جمہور علماء نے کہا ہے کہ جب بغاوت سے قتل کے بغیر انہیں لوٹانا ممکن نہ ہو تو پھر ان سے لڑنا جائز ہے کیونکہ باغیوں سے لڑائی کرنا حقوق اللہ میں سے ہے اور حقوق اللہ کا ضیاع جائز نہیں ہے۔ امام نووی نے بھی اس آخری بات کو ترجیح دی ہے۔ (مرتب)

نے حرام کیا ہے، آدمیوں نے حرام نہیں کیا۔ تو (سن لو) کہ کسی شخص کے لئے جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ جائز نہیں ہے کہ مکہ میں خون ریزی کرے، یا اس کا کوئی پیڑ کاٹے، پھر اگر کوئی اللہ کے رسول (کے لڑنے) کی وجہ سے اس کا جواز نکالے تو اس سے کہہ دو کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے اجازت دی تھی، تمہارے لئے نہیں دی۔ اور مجھے بھی دن کے کچھ لمحوں کے لئے اجازت ملی تھی۔ آج اس کی حرمت لوٹ آئی، جیسی کل تھی۔ اور حاضر غائب کو (یہ بات) پہنچادے۔ (یہ حدیث سننے کے بعد راوی حدیث) حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ (آپ کی یہ بات سن کر) عمرو نے کیا جواب دیا؟ فرمایا (عمرو نے کہا) اے ابو شریح حدیث کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ مگر حرم (مکہ) کسی خطا کار کو یا خون کر کے اور فتنہ پھیلا کر بھاگ آنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

أخرجه البخاري في : ۳ - كتاب العلم : ۳۷ - باب ليلغ العلم الشاهد الغائب .

۸۶۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مکہ فتح کرا دیا، تو آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کو مکہ سے روک دیا تھا، لیکن اپنے رسول اور مسلمانوں کو اسے فتح کرا دیا۔ دیکھو! یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا تھا۔ (یعنی وہاں لڑنا) اور میرے لیے صرف دن کے تھوڑے سے حصے میں درست ہوا۔ اب میرے بعد کسی کے لیے درست نہیں ہو گا۔ پس اس کے شکار نہ چھیڑے جائیں۔ اور نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں۔ یہاں کی گری ہوئی چیز صرف اسی کے لیے حلال ہوگی جو اس کا اعلان کرے۔ جس کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو اسے دو باتوں کا

يُحْرَمُهَا النَّاسُ ، فَلَا تَحِلُّ لِامْرِئِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا ، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجْرَةً ، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا ، فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ ، وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ» فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ : مَا قَالَ عَمْرُو؟ قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ أَبَا يَا شُرَيْحٍ ، لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًا بِدَمٍ وَلَا فَارًا بِحَرْبَةٍ .

۸۶۱ - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيَّ رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ ، قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنِ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي ، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي ، فَلَا يُفْسَرُ صَيْدُهَا ، وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا ، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا

۸۶۰ - امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام شافعی اور امام مالک سے منقول ہے کہ قتل اور دیگر حدود کی اقامت میں حرم کا حکم غیر حرم کی مثل ہے اس میں حدیں قائم کی جائیں گی اور قصاص بھی پورا کیا جائے گا خواہ ظلم حرم میں کیا ہو یا باہر کیا ہو بعد میں حرم میں پناہ لی ہو کیونکہ عاصی اور نافرمان خود اپنے نفس کی حرمت کو پامال کر کے اس احسان کو باطل قرار دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے رکھی ہے۔ (مرتب)

اختیار ہے۔ یا (قاتل سے) فدیہ (مال) لے لے، یا جان کے بدلے جان لے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! انحر کانئس کی اجازت ہو۔ کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا انحر کانئس کی اجازت ہے۔ پھر ابو شاہ یمن کے ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا: یا رسول اللہ! میرے لیے یہ خطبہ لکھو اور بتجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ ابو شاہ کے لیے یہ خطبہ لکھ دو۔

لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقَيْدَ». فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِلَّا الْإِذْحِرَ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَيُوتِنَا ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِلَّا الْإِذْحِرَ». فَقَامَ أَبُو شَاهٍ ، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ ؛ فَقَالَ : اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «اَكْتُبُوا لِأَبِي

شَاهٍ». أخرجه البخاري في : ٤٥ - كتاب اللقطة : ٧ - باب كيف تعرف لقطة أهل مكة.

(۸۴) مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے

۸۶۲ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن رسول کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ جس وقت آپ نے اتارا تو ایک شخص نے آکر خبر دی کہ ابن حطل کعبہ کے پردوں سے لٹک رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اسے قتل کر دو۔

(۸۴) باب جواز دخول مكة بغیر احرام

۸۶۲ - حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ ابْنَ حَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : «اقتلوه».

أخرجه البخاري في : ٢٨ - كتاب جزاء الصيد : ١٨ - باب دخول الحرم ومكة بغیر احرام..

(۸۵) مدینہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی دعا اور

(۸۵) باب فضل المدينة ودعا النبي ﷺ

اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے حرم

فيها بالبركة وبيان تحريمها وتحريم صيدها

کی حدود کا بیان

وشجرها وبيان حدود حرمها

۸۶۳ - حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا۔ اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ میں بھی مدینہ کو اسی طرح حرام قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا۔ اور اس کے لئے، اس کے مد اور صلح (غلہ ناپنے کے دو

۸۶۳ - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمَتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا ، فِي مَدَّهَا

بیانے) کی برکت کے لئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی۔

وَصَاعِهَا ، مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ .

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۵۳ - باب بركة صاع النبي ﷺ ومدهم .

۸۶۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے بچوں میں کوئی بچہ تلاش کر لاؤ جو میرے کام کر دیا کرے۔ چنانچہ ابو طلحہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لائے۔ آنحضرت ﷺ جب بھی کہیں پڑاؤ کرتے تھے آپ کی خدمت کرتا۔ میں سنا کرتا تھا کہ آنحضرت ﷺ بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں غم سے، رنج سے، عجز سے، سستی سے، بخل سے، بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔“ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں اس وقت سے برابر آپ کی خدمت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ہم خیبر سے واپس ہوئے اور حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا بھی ساتھ تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں پسند فرمایا تھا۔ میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے لئے اپنی سواری پر پیچھے کپڑے سے پردہ کیا اور پھر انہیں وہاں بٹھایا۔ آخر جب ہم مقام صہبا میں پہنچے تو آپ نے دسترخوان پر جس (کھجور۔ پیاز اور گھی وغیرہ کا لمبہ) بنایا، پھر مجھے بھیجا اور میں لوگوں کو بلا لایا۔ پھر سب لوگوں نے اسے کھلایا۔ یہی آنحضرت ﷺ کی طرف سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی دعوت و لمبہ تھی۔ پھر آپ رولند ہوئے اور جب احد دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اس کے بعد جب مدینہ نظر آیا تو فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقے کو اسی طرح حرمت والا علاقہ بناتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرمت والا شہر بنایا تھا۔ اے اللہ! اس کے رہنے والوں کو برکت عطا فرما ان کے مد میں اور ان کے صلح

۸۶۴- حدیث انس بن مالک ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَلْحَةَ (التَّمِيسُ غَلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي) فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرِدُّنِي وَرَاءَهُ ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ ، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ ، وَالْبُخْلِ وَالْحُبْنِ ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَعَلْبَةِ الرَّجَالِ» فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ ، وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حَيْبٍ ، قَدْ حَازَهَا ، فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بَعَاءَةً أَوْ بِكِسَاءٍ ، ثُمَّ يُرِدُّهَا وَرَاءَهُ ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي ، فَدَعَوْتُ رَجَالًا فَأَكَلُوا ، وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا . ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ ؛ قَالَ : «هَذَا حَبْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ» فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ حَبْلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدَّهِمْ وَصَاعِهِمْ» .

میں برکت فرما۔

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأظعمة : ۲۸- باب الحيس.

۸۶۵- عاصم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرمت والا شہر قرار دیا ہے؟ فرمایا کہ ہاں فلاں جگہ (حیر) سے فلاں جگہ (ثور) تک۔ اس علاقہ کا درخت نہیں کاٹا جائے گا۔ جس نے اس حدود میں کوئی نئی بات پیدا کی اس پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ عاصم نے کہا کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ”یا کسی نے دین میں بدعت پیدا کرنے والے کو پناہ دی۔“

۸۶۵- حَدِيثُ أَنَسٍ. عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ! مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا ، لَا يُقَطَّعُ شَجَرُهَا ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ.

قَالَ عَاصِمٌ : فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ ، أَوْ آوَى مُحَدِّثًا.

أخرجه البخاري في : ۹۶- كتاب الاعتصام : ۶- باب إثم من آوى محدثا.

۸۶۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ! ان کے پیانوں میں برکت دے، اے اللہ! انہیں ان کے صلح اور مد میں برکت دے۔ آپ کی مراد اہل مدینہ تھے۔“

۸۶۶- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكْيَالِهِمْ ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدَّهُمْ» يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۵۳- باب بركة صاع النبي ومدهم.

۸۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! مکہ میں جتنی برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت کر۔“

۸۶۷- حَدِيثُ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ».

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۱۰- باب المدينة تنفي الحث.

۸۶۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اینٹ سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لئے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوائے اس صحیفہ کے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا۔ تو اس میں دیت

۸۶۸- حَدِيثُ عَلِيِّ ﷺ ، خَطَبَ عَلِيٌّ مِنْبَرًا مِنْ أَجْرٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ! مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ ، وَمَا فِي هَذِهِ

میں دیئے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا (کہ دست میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیئے جائیں) اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین عیر پہاڑی سے ثور پہاڑی تک حرم ہے۔ پس اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت) نکالے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری (عمد یا لمان) ایک ہے۔ اس کا ذمہ دار ان میں سب سے اونی مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ پس جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا، اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا رشتہ قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

الصَّحِيفَةَ. فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا : أَسْنَانُ الْإِبِلِ؛ وَإِذَا فِيهَا : «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحَدَّثَ فِيهَا حَدَّثَنَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا» ؛ وَإِذَا فِيهِ : «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ ، فَمَنْ أَحْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا» ؛ وَإِذَا فِيهَا : «مَنْ وَالَى قَوْمًا بغيرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا».

أخرجه البخاري في : ۹۶- كتاب الاعتصام : ۵- باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم والغلو في الدين والبدع.

۸۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر میں مدینہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں کبھی نہ چھیڑوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ کی زمین --- دونوں پتھر لے میدانوں کے بیچ میں --- حرم ہے۔

۸۶۹- حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَّاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتَهَا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : «مَا يَبْنَ لَابْتِيهَا حَرَامٌ».

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۴- باب لابتي المدينة.

(۸۶) مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہاں کی

(۸۶) باب الترغيب في سكنى المدينة

شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب

والصبر على لأوائها

۸۷۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی ہی

۸۷۰- حدیث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : «اللَّهُمَّ حَبِّبْ لِيْنَا

محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے، اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور صلح میں برکت عطا فرما۔“

الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ ،
وَأَنْتَقِلْ حُمَاهَا إِلَى الْحُجْفَةِ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي مُدْنَا وَصَاعِنَا».

أخرجه البخاري في : ۸۰- كتاب الدعوات : ۴۳- باب الدعاء برفع الوباء والوجع.

(۸۷) طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا

(۸۷) باب صيانة المدينة من

محمفوظ رہنا

دخول الطاعون والدجال إليها

۸۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں، اس میں طاعون آ سکتا ہے نہ دجال۔

۸۷۱- حديث أبي هريرة رضي الله
عنه، قال : قال رسول الله ﷺ : « على
أنقاب المدينة ملائكة لا يدخلها الطاعون
ولا الدجال».

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۹- باب لا يدخل الدجال المدينة.

(۸۸) مدینہ کا بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا

(۸۸) باب المدينة تنفي شرارها

۸۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھے ایک ایسے شہر میں ہجرت کا حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو کھالے گا (یعنی ان سب کا سردار بنے گا) منافقین اسے بیٹھتے ہیں لیکن اس کا نام مدینہ ہے وہ (برے) لوگوں کو اس طرح باہر کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو نکال دیتی ہے۔“

۸۷۲- حديث أبي هريرة رضي الله
عنه، قال : قال رسول الله ﷺ : « أمرت بقرية تأكل
القرى ، يقبلون يثرب ، وهي المدينة
تنفي الناس كما ينفي الكبر حبت
الحديد».

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۲- باب فضل المدينة وأنها تنفي النقص.

۸۷۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اسے مدینہ میں بخار آگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ کر دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا پھر وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت فسخ کر دیجئے۔

۸۷۳- حديث جابر بن عبد الله ، أن
أعرابياً بايع رسول الله ﷺ على الإسلام ،
فأصاب الأعرابي وعك بالمدينة ، فأتى
الأعرابي إلى رسول الله ﷺ ، فقال : يا

آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ بھی انکار کیا پھر وہ آیا اور بیعت فتح کرنے کا مطالبہ کیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس مرتبہ پھر انکار کیا۔ اس کے بعد وہ خود ہی (مدینہ سے) چلا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے اپنی میل کچیل کو دور کر دیتا ہے اور خالص مال رکھ لیتا ہے۔

رَسُولَ اللَّهِ! أَقْلِنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؛ ثُمَّ جَاءَهُ ، فَقَالَ : أَقْلِنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى ؛ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ : أَقْلِنِي بَيْعَتِي ، فَأَبَى ؛ فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْثَهَا وَيَنْصَعُ طَيْبُهَا» .

طیبہا» . أخرجه البخاري في : ۹۳- كتاب الأحكام : ۴۷- باب من بايع ثم استقال البيعة .

۸۷۴- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ مدینہ ”طیبہ“ ہے۔ یہ خیاباٹ کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

۸۷۴- حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «إِنَّهَا طَيْبَةٌ تَنْفِي الْحَبْثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبْثَ الْفِضَّةِ» .

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۴- سورة النساء : ۱۵- باب فما لكم في المنافقين ففتن .

(۸۹) اہل مدینہ سے جو برائی کا ارادہ کرے خدا اس کو سزا دے گا

(۸۹) باب من أراد أهل المدينة بسوء إذا به الله

۸۷۵- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا کہ ”اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح کھل جائے گا جیسے نمک پانی میں کھل جایا کرتا ہے۔“

۸۷۵- حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ» .

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۷- باب إثم من كاد أهل المدينة .

(۹۰) لوگوں کو مدینہ کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائیں

(۹۰) باب الترغيب في المدينة عند فتح الأمصار

۸۷۶- حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا کہ

۸۷۶- حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

☆ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کا تعلق از دشنوة سے تھا۔ باپ کا نام الفرد تھا۔ صحابی ہیں۔ مدینہ والوں میں شمار ہوئے ہیں۔

یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان کو جو ان کی بات مان جائیں گے سوار کر کے مدینہ سے (واپس یمن کو) لے جائیں گے۔ کاش انہیں معلوم ہو تاکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا اور شام فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور تمام لوگوں کو جو ان کی بات مان جائیں گے اپنے ساتھ (شام واپس) لے جائیں گے، کاش انہیں معلوم ہو تاکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا اور عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے اپنے ساتھ (عراق واپس) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہو تاکہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۵- باب من رغب عن المدينة.

(۹۱) مدینہ میں رہنے کی فضیلت جب لوگ

(۹۱) باب في المدينة حين يتركها أهلها

مدینہ سے کوچ کر رہے ہوں

۸۷۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ جاؤ گے پھر وہ ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ وہاں وحشی جانور درندے اور پرندے بننے لگیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ اپنی بکریوں کو ہانک لے جائیں لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے۔ آخر شبیہ الوداع تک جب پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔

۸۷۷- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «يَتْرَكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ. «وَأَخْسَرُ مَنْ يُحْشِرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ ، يَنْعَمَانِ بَعْنَمِهِمَا فَيَجِدَانَهَا وَحْشًا ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ نَبِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرًّا عَلَى وُجُوهِهِمَا».

أخرجه البخاري في : ۲۹- كتاب فضائل المدينة : ۵- باب من رغب عن المدينة.

(۹۲) قبر مبارک اور منبر کے درمیان موضع کی

(۹۲) باب ما بين القبر والمنبر

فضیلت کا بیان

روضة من رياض الجنة

۸۷۸- حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے اس منبر کے درمیان کا حصہ جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۸۷۸- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ».

أخرجه البخاري في : ۲۰- كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۵- باب فضل ما بين القبر والمنبر.

۸۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہوگا۔

۸۷۹- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ، وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي».

أخرجه البخاري في : ۲۰- كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۵- باب فضل ما بين القبر والمنبر.

(۹۳) احد پہاڑ کی فضیلت کا بیان

۸۸۰- حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو (مدینہ کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کہ یہ ”طالبہ“ ہے اور یہ احد پہاڑ ہے۔ یہ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔

(۹۳) باب أحد جبل يحبنا ونحبه

۸۸۰- حَدِيثُ أَبِي حُمَيْدٍ ، قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ ، حَتَّى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ ، قَالَ : «هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أُحُدٌ ، جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ».

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازی : ۸۱- باب حدثنا يحيى عن بكير.

(۹۴) مسجد مکہ اور مدینہ (مسجد نبوی) میں نماز کی فضیلت

۸۸۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے سوا تمام مسجدوں میں نماز سے ایک ہزار درجہ زیادہ افضل ہے۔

(۹۴) باب فضل الصلاة بمسجدي مكة

والمدينة

۸۸۱- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : «صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ».

أخرجه البخاري في : ۲۰- كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۱- باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة.

(۹۵) باب لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة

(۹۵) سفر صرف تین مسجدوں کی طرف کرنے

مساجد

کابیان

۸۸۲- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُشَدُّ الرَّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى».

۸۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں۔ (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام، دوسرے رسول اللہ ﷺ کی مسجد اور تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

أخرجه البخاري في : ۲۰- كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۱- باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة.

(۹۷) مسجد قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے

باب فضل مسجد قباء

اور اس کی زیارت کرنے کا بیان

و فضل الصلاة فيه وزيارته

۸۸۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ قباء آتے، کبھی پیدل اور کبھی سواری پر۔

۸۸۳- حدیث ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

أخرجه البخاري في : ۲۰- كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۴- باب إتيان مسجد قباء ماشيا وراكبا.

۸۸۲- اب جو عوام اجیر اور پاک تین وغیرہ وغیرہ مزارات کے لیے رخت سفر باندھتے ہیں، یہ ارشاد رسول ﷺ کی مخالفت کرنے کی وجہ سے عاصی، نافرمان اور آپ کے باغی ٹھہرتے ہیں۔ ہاں قبور مسلمین اپنے شہریا قریب میں ہوں وہ ایٹوں کی ہوں یا بیگانوں کی، وہاں مسنون طریقہ پر زیارت کرنا مشروع ہے کہ قبرستان والوں کے لیے دعائے مغفرت کریں اور اپنی موت کو یاد کر کے دنیا سے بے رغبتی اختیار کریں اور سنت طریقہ صرف یہی ہے۔ (راز)

۱۶- کتاب النکاح

۱۱- نکاح کے مسائل

۸۸۴- ملقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ملاقات کی اور کہا اے ابو عبد الرحمن! مجھے آپ سے ایک کام ہے پھر وہ دونوں تنہائی میں چلے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! کیا آپ منظور کریں گے کہ ہم آپ کا نکاح کسی کنواری لڑکی سے کر دیں جو آپ کو گذرے ہوئے ایام یاد دلاوے۔ چونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے اس لئے انہوں نے مجھے اشارہ کیا اور کہا اے ملقمہ! (اوپر آؤ) میں جب ان کی خدمت میں پہنچا تو وہ کہہ رہے تھے کہ اگر آپ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کا یہ مشورہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا۔ اے نوجوانو! تم میں جو بھی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہئے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہئے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔

۸۸۴- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ. عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بَعْنِي ، فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً ، فَخَلِيَا . فَقَالَ عُثْمَانُ : هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نَزُوجَكَ بَكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْفَهُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا ، أَشَارَ إِلَيَّ ، فَقَالَ : يَا عَلْقَمَةَ ! فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : أَمَا لَيْنَ قُلْتَ ذَلِكَ ، لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ : «يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ» .

أخرجه البخاري في: ۶۷- كتاب النكاح: ۲- باب قول ﷺ: ((من استطاع منكم الباءة فليتزوج)).

۸۸۵- حَدِيثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوهَا ، فَقَالُوا : وَآيِنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ؛ قَالَ أَحَدُهُمْ : أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا ؛ قَالَ آخَرُ : أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ ؛ وَقَالَ آخَرُ : أَنَا

۸۸۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف آپ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئیں ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ

أَعْتَرِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا.

فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؛ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ؛ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي».

روزے سے رہوں گا اور کبھی ٹانہ نہیں ہونے دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے جدائی اختیار کر لوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور ان سے پوچھا، کیا تم نے ہی یہ باتیں کہی ہیں؟ سن لو! اللہ کی قسم! میں اللہ رب العالمین سے تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ میں تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا رہتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور میں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے بے رغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ١- باب الترغيب في النكاح.

۸۸۶- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو قبل یعنی عورتوں سے الگ رہنے کی زندگی سے منع فرمایا تھا۔ اگر آنحضرت ﷺ انہیں اجازت دے دیتے تو ہم تو خمی ہو جاتے۔

۸۸۶- حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، قَالَ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَلَيَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونِ التَّبْتَلِ، وَلَوْ أُذِنَ لَهُ لَأَخْتَصَمْنَا.

أخرجه البخاري في : ٦٧- كتاب النكاح : ٨- باب ما يكره من التبتل والخصاء.

(۲) متعہ حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر

حلال ہونے کا پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان

۸۸۷- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو کر جملہ کیا کرتے تھے اور ہمارے ساتھ ہماری بیویاں نہیں ہوتی تھیں۔ اس پر ہم نے عرض کیا کہ ہم خود کو خمی کیوں نہ کر لیں۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے ہمیں اس سے روک دیا اور اس کے بعد ہمیں اس کی اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے (یا کسی بھی چیز) کے بدلے میں نکاح کر سکتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت پڑھی ”اے ایمان والو! اپنے اوپر ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں“ (المائدہ: ۸۷)

(۲) باب نكاح المتعة وبيان أنه أبيض ثم نسخ

ثم أبيض ثم نسخ واستقر تحريمه إلى يوم القيامة

۸۸۷- حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ ، فَقُلْنَا : أَلَا نَخْتَصِمِي؟ فَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ؛ ثُمَّ قَرَأَ - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرَمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾ - .

أخرجه البخاري في : ٦٥- كتاب التفسير : ٥- سورة المائدة : ٩- باب لا تحرموا

طیبات ما أحل الله لكم.

۸۸۸- حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اور حضرت سلمہ بن الاکوع (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا کہ ہم ایک لشکر میں تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اس لئے تم نکاح متعہ کر سکتے ہو۔

۸۸۸- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، وَ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ . قَالَ : كُنَّا فِي حَيْشٍ ، فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا ، فَاسْتَمْتِعُوا» .

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۳۱- باب نهى رسول الله عن نكاح المتعة آخره .

۸۸۹- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے نکاح متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۸۸۹- حدیث عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَعَنْ أَكْلِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .

أخرجه البخاري في : ۶۴- كتاب المغازي : ۳۸- باب غزوة خيبر .

(۳) بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا

(۳) باب تحريم الجمع بين المرأة

نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

وعمتها أو خالتها في النكاح

۸۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

۸۹۰- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا ، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا» .

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۲۷- باب لا تنكح المرأة على عمتها .

(۴) حالت احرام میں نکاح حرام ہے اور پیغام

(۴) باب تحريم النكاح المحرم

نکاح دینا مکروہ ہے

وكرهه خطبته

۸۹۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو

۸۹۱- حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ

۸۸۹- مقررہ مدت کے لیے نکاح ہوتا تھا اس کا نام متعہ اس لیے رکھا گیا کیونکہ اس کا مقصد ہی خاص فوائد اور اغراض کا حصول ہوتا تھا۔ اولاد وغیرہ کی طلب نہیں ہوتی تھی۔ آغاز اسلام میں مجبور کے لیے نکاح کی شکل جائز تھی پھر خیبر کے دن حرام ہوا پھر فتح مکہ میں اجازت ملی پھر جتہ الوداع کے موقع پر پیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا۔ (مرتب)

مُحَرَّمٌ.

آپ محرم تھے۔

أخرجه البخاري في : ۲۸- كتاب جزا الصيد : ۱۲- باب تزويج المحرم.

(۵) باب تحريم الخطبة على خطبة

(۵) ایک بھائی کے پیغام نکاح کا جب تک

أخيه حتى يأذن أو يترك

فیصلہ نہ ہو جائے تب تک پیغام دینا جائز نہیں

۸۹۲- حديث ابن عمر رضي الله

۸۹۲- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس

عنهما. كَانَ يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ

سے منع فرمایا ہے کہ ہم کسی کے بھاد پر بھاد لگائیں اور کسی

يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبُ

شخص کو اپنے کسی (دینی) بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجنا

الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرَكَ

چاہئے۔ یہاں تک کہ پیغام نکاح بھیجے والا اپنا ارادہ بدل دے یا

الْحَاظِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاظِبُ.

اسے پیغام بھیجے کی اجازت دے دے تو جائز ہے۔

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۴۵- باب لا يخطب على خطبة أخيه حتى

بنکح أو يدع.

(۶) باب تحريم النكاح الشغار وبطلانه

(۶) نکاح شغار حرام ہے

۸۹۳- حديث ابن عمر رضي الله

۸۹۳- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

عنهما، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ

”شغار“ سے منع فرمایا ہے۔ شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی

الشِّغَارِ. وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ

لڑکی یا اپنی بہن کا نکاح اس شرط کے ساتھ کرے کہ وہ دوسرا

عَلَى أَنْ يُزَوِّجَ الْآخَرَ ابْنَتَهُ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا

شخص اپنی بیٹی (بہن) اس کو بیاہ دے اور کچھ مہرنہ ٹھہرے۔

صَدَاقٌ.

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۲۷- باب الشغار.

(۷) باب الوفاء بالشروط في النكاح

(۷) نکاح کی شرائط پوری کرنا

۸۹۴- حديث عقبه بن عامر رضي الله

۸۹۴- حضرت عقبہ بن عامرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے

عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَقُّ

نے فرمایا، وہ شرطیں جن کے ذریعہ تم نے عورتوں کی

الشُّرُوطِ أَنْ تُوَفُّوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ

شرمگاہوں کو حلال کیا ہے، پوری کی جانے کی سب سے زیادہ

مستحق ہیں۔

☆ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی کنیت ابو موسیٰ تھی۔ آپ عالم، مقرر، فصیح اللسان، فقیہ اور علم فرائض کے ماہر اور بڑی شان والے تھے۔ دمشق کی فتح کے موقع پر حضرت عمرؓ کی طرف پیغام اور ڈاک بھی لاتے تھے۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ۵۸ ہجری کو وفات پائی۔ قاہرہ میں مقیم پہاڑ کے دامن میں دفن ہوئے۔

الفُرُوجُ». أخرجه البخاري في : ٥٤ - كتاب الشروط : ٦ - باب الشروط في المهر عند عقدة النكاح.

(٨) باب استئذان الثيب في النكاح

(٨) ثيبہ (بیوہ، مطلقہ) کا نکاح کے لئے زبان سے اجازت دینا ضروری ہے اور کنواری لڑکی کی

بالنطق والبكر بالسكوت

خاموشی ہی رضامندی ہے

۸۹۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کنواری عورت اجازت کیسے دے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔ (یہ خاموشی اس کی رضامندی سمجھی جائے گی)

۸۹۵- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: «لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ».

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ٤١ - باب لا يُنْكَحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثِيْبَ إِلَّا بِرِضَاهَا.

۸۹۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت لی جائے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں۔ میں نے عرض کیا لیکن کنواری لڑکی سے اگر اجازت لی جائے تو وہ شرم کی وجہ سے چپ سادھ لے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

۸۹۶- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِي أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحْيِي فَتَسْكُتُ ، قَالَ: «سَكَاتُهَا إِذْنُهَا».

أخرجه البخاري في : ٨٩ - كتاب الإكراه : ٣ - باب لا يجوز نكاح المكره.

(٩) والد کے لیے جائز ہے کہ نابالغ کنواری

(٩) باب تزويج الأب البكر الصغيرة

لڑکی کا نکاح کر دے

۸۹۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال تھی پھر ہم

۸۹۷- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا بِنْتُ

۸۹۳- جن میں ایجاب و قبول اور مہر کی شرائط بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ کوئی شخص مہر مقرر کرتے وقت دل میں نہ ادا کرنے کا خیال رکھتا ہو تو عند اللہ اس کا نکاح حلال نہ ہوگا۔ (راز)

مدینہ (ہجرت کر کے) آئے اور بنی حارث بن خزرج کے یہاں قیام کیا یہاں آکر مجھے بخار چڑھا اور اس وجہ سے میرے بل کرنے لگے۔ پھر موہنڈھوں تک خوب بل ہو گئے پھر ایک دن میری والدہ ام رومان آئیں، اس وقت میں اپنی چند سیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا کیا ارادہ ہے آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازہ کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر پھیرا۔ پھر گھر کے اندر مجھے لے گئیں۔ وہاں انصار کی چند عورتیں موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر دعادی کہ خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو۔ میری ماں نے مجھے انہیں کے حوالہ کر دیا اور انہوں نے میری آرائش کی۔ اس کے بعد دن چڑھے اچانک رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور حضور ﷺ نے خود مجھے سلام کیا۔ میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

سِتِّ سِنِينَ ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ، فَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ، فَوَعِكَتُ فَمَرَّقَ شَعْرِي ، فَوَفَى جُمَيْمَةَ ، فَأَتَيْتَنِي أُمِّي ، أُمُّ رُوْمَانَ ، وَإِنِّي لَفِي أَرْجُوْحَةٍ : وَمَعِيَ صَوَاجِبُ لِي ، فَصَرَخْتُ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي ؛ فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفْتَنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ ، وَإِنِّي لَأَنْهَجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِي ، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي ، ثُمَّ أَدْخَلْتَنِي الدَّارَ ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ ، فَقُلْنَ : عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ ؛ فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِنَّ ، فَأَصْلَحَنَ مِنْ شَأْنِي ، فَلَمْ يُرْغَبِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضُحًى ، فَأَسْلَمْتَنِي إِلَيْهِ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ .

أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي : ٦٣ - كِتَابُ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ : ٤٤ - بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ .

(۱۲) مہر کا بیان اور قرآن کی تعلیم اور لوہے

باب الصداق وجواز كونه تعليم

وغیرہ کا چھلا مہر ٹھہرانے کا بیان اور صاحب

قرآن وخاتم حديد وغير ذلك من قليل

استطاعت کے لیے پانچ سو درہم مہر مستحب ہے

وكتير واستحباب كونه خمسة

درهم لمن لا يجحف به

۸۹۷ - حجاز چونکہ گرم ملک ہے۔ اس لیے وہاں قدرتی طور پر لڑکے اور لڑکیوں سمیت کم عمر میں بالغ ہو جاتی ہیں۔ اس لیے حضرت عائشہؓ کی رخصتی کے وقت صرف ۹ سال کی عمر تعجب فیز نہیں ہے۔ (راز)

۸۹۸- حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ ایک خاتون رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی خدمت میں اپنے آپ کو بہہ کرنے کے لیے لائی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر نظر نیچی کر لی اور سر جھکا لیا۔ جب اس خاتون نے دیکھا کہ اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو میرے ساتھ ان کا نکل کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ (مہر کے لیے) بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں یا رسول اللہ!۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور دیکھو شاید کوئی چیز ملے۔ وہ صاحب گئے اور واپس آگئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! واللہ مجھے وہاں کوئی چیز نہیں ملی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ پھر دیکھ لو۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی! وہ صاحب گئے اور پھر واپس آگئے اور عرض کیا نہیں۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! لوہے کی ایک انگوٹھی بھی مجھے نہیں ملی۔ البتہ یہ ایک تہ بند میرے پاس ہے۔ حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی چادر بھی (اوڑھنے کے لیے) نہیں تھی۔ ان صحابی نے کہا خاتون کو اس میں سے آدھا پھاڑ کر دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اس تہ بند کا وہ کیا کرے گی۔ اگر تم اسے پہنتے ہو تو اس کے قابل نہیں رہتا۔ اگر وہ پہنتی ہے تو تمہارے قابل نہیں۔ پھر وہ صاحب بیٹھ گئے کئی دیر تک بیٹھے رہنے کے بعد اٹھے۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا تو بلوایا جب وہ حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہیں قرآن کتنا یاد ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں۔ انہوں نے ان کے نام لیے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم انہیں زبانی پڑھ

۸۹۸- حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ. أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْتُ لِأَهْبَ لَكَ نَفْسِي، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ، ثُمَّ طَأَطَأَ رَأْسَهُ؛ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ؛ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَوْجِئِهَا. فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟» فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «أَذْهَبُ إِلَيْ أَهْلِكَ فَانظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ؛ فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ: «انظُرْ وَكُوْ حَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ» فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ. فَقَالَ: لَا، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَلَا حَاتِمًا مِنْ حَدِيدٍ، وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي (قَالَ سَهْلٌ مَالَهُ رِدَاءٌ) فَلَهَا نِصْفُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنْ لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ» فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ. ثُمَّ قَامَ، فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فُدْعِيَ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَ: «مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟»

لیتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ تمہیں
قرآن مجید کی سورتیں یاد ہیں ان کے بدلہ میں میں نے اسے
تمہارے نکاح میں دے دیا۔

قَالَ: مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ
كَذًا؛ عَدَّهَا، قَالَ: «أَتَقْرَأُ هُنَّ عَنْ ظَهْرِ
قَلْبِكَ؟» قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: «أَذْهَبَ فَقَدْ
مَلَكَتْكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ».

أخرجه البخاري في: ٦٦- كتاب فضائل القرآن: ٢٢- باب القراءة عن ظهر قلب.

۸۹۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے
حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر زردی کا نشان دیکھا۔ تو
پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک عورت
سے ایک گھٹیل کے وزن کے برابر سونے کے مہر پر نکاح کیا
ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت
دے۔ دعوتِ ولیمہ کر خولہ ایک بکری ہی کی ہو۔

۸۹۹- حدیث انس رضی اللہ عنہ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ،
رَأَى عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنْزَرَ
صُفْرَةً. قَالَ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: إِنِّي
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ،
قَالَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ، أَوْلِمَ وَكَلِمًا بِشَاءَةٍ».

أخرجه البخاري في: ٦٧- كتاب النكاح: ٥٦- باب كيف يدعى للمتزوج.

(۱۳) اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی

(۱۳) باب فضيلة إعتاقه أمته ثم يتزوجها

فضیلت

۹۰۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ
غزوہ خیبر میں تشریف لے گئے۔ ہم نے وہاں فجر کی نماز
اندھیرے ہی میں پڑھی۔ پھر نبی ﷺ سوار ہوئے۔ اور ابو طلحہ
بھی سوار ہوئے۔ میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ نبی ﷺ
نے اپنی سواری کا رخ خیبر کی گلیوں کی طرف کر دیا۔ میرا گھٹنا
نبی کریم ﷺ کی ران سے چھو جاتا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی ران
سے تہ بند ہٹایا۔ یہاں تک کہ میں نبی کریم ﷺ کی شفاف اور
سفید رانوں کی سفیدی اور چمک دیکھنے لگا۔ جب آپ خیبر کی
بستی میں داخل ہوئے، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر خیبر بربلا ہو
گیا، جب ہم کسی قوم کے آنگن میں اتر جائیں تو ڈرائے ہوئے
لوگوں کی صبح منحوس ہو جاتی ہے۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خیبر کے یہودی اپنے کالموں کے

۹۰۰- حدیث انس رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ
بِغَلَسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، وَرَكِبَ أَبُو
طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى
نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ، وَأَنَّ رُكْبَتِي
لَتَمَسَّ فَحِيدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ
عَنْ فَحِيدِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظَرُ إِلَى بِيَاضِ فَحِيدِ
نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ: «اللَّهُ
أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ
قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ» قَالَهَا ثَلَاثًا.

لئے باہر نکلے ہی تھے کہ وہ چلا اٹھے محمد ﷺ لشکر لے کر پہنچ گئے۔ پس ہم نے خیر لڑ کر فرج کر لیا۔ اور قیدی جمع کئے گئے۔ پھر وحیہ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ قیدیوں میں سے کوئی باندی مجھے عنایت کیجئے، آپ نے فرمایا کہ جاؤ کوئی باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بن حبیبہ کو لے لیا۔ پھر ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ صفیہ جو قرظظہ اور نصیر کے سردار کی بیٹی ہیں، انہیں آپ نے وحیہ کو دے دیا، وہ تو صرف آپ ہی کے لئے مناسب تھیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ وحیہ کو صفیہ کے ساتھ بلاؤ۔ وہ لائے گئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ قیدیوں میں سے کوئی اور باندی لے لو۔ راوی نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر دیا۔ اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا۔ ثابت بنانی نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ابو حمزہ ان کامر آنحضور ﷺ نے کیا رکھا تھا؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ خود ان کی آزلوی ہی ان کامر تھا۔ اور اسی پر آپ نے نکاح کیا۔ پھر راستے ہی میں ام سلیم (رضی اللہ عنہا حضرت انسؓ کی والدہ) نے انہیں دلہن بنایا، اور نبی کریم ﷺ کے پاس رات کے وقت بھیجا۔ اب نبی کریم ﷺ دو لہما تھے، اس لئے آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس بھی کچھ کھانے کی چیز ہو تو یہاں لائے۔ آپ نے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھلایا۔ بعض صحابہ کھجور لائے، بعض گھی۔ (راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے حضرت انسؓ نے ستو کا بھی ذکر کیا) پھر لوگوں نے ان کا حلو بنا لیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْحَمِيسُ (يَعْنِي الْحَيْش). قَالَ : فَأَصْبَنَاهَا عَنُوءَ ، فَجُمِعَ السَّبِيُّ ، فَجَاءَ دِحْيَةَ ، فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَعْطِنِي جَارِيَةَ مِنْ السَّبِيِّ ، قَالَ : «أَذْهَبُ فَخُذْ جَارِيَةَ» فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيْسٍ ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَيْسٍ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنُّضَيْرِ؟ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ. قَالَ : «ادْعُوهُ بِهَا» فَجَاءَ بِهَا ؛ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ، قَالَ : «خُذْ جَارِيَةَ مِنْ السَّبِيِّ غَيْرَهَا». قَالَ : فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا.

فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ : يَا أَبَا حَمْزَةَ! مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ : نَفْسَهَا ، أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَزْتَهَا لَهُ أُمُّ سَلِيمٍ ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ ؛ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا ؛ فَقَالَ : «بَسَنَ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِي بِي». وَبَسَطَ نِطْعًا ،

۹۰۰۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ اور حضرت امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک ران شرم گاہ میں داخل ہے۔ اس لیے اس کا چھپانا واجب ہے۔ اور ابن ابی زئبؒ اور امام داؤد ظاہریؒ امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ران شرم گاہ میں داخل نہیں ہے۔ المعتمد میں امام ابن حزمؒ نے کہا کہ اگر ران شرم گاہ میں داخل ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی جو معصوم لور پاک تھے ران نہ کھولتا۔ نہ کوئی اس کو دکھتا۔ امام بخاریؒ و دیگر کارکنان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ اور آپ کا فیصلہ احتیاطاً ران ڈھلکنے کا ہے و جو باہر نہیں۔ (راز)

۹۰۰۔ جو کھجور، خیر اور گھی یا پنیر کی بجائے آٹا لاکر پکایا جاتا تھا۔ (مرتب)

فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ
يَجِيءُ بِالسَّمْنِ (قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ
السَّوِيْقَ) قَالَ : فَحَاسُوا حَيْسًا ، فَكَانَتْ
وَلِيْمَةً رَّسُولَ اللَّهِ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ۸- كتاب الصلاة : ۱۲- باب ما يذكر في الفخذ.

۹۰۱- حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو اور وہ اس کی اچھی پرورش کرے اور اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اس کو دو ہر اٹھاب ملے گا۔“

۹۰۱- حدیث اَبِي مُوسَى ﷺ ، قَالَ :
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «مَنْ كَانَتْ لَهُ
جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَاَحْسَنَ اِلَيْهَا ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا ،
وَتَزَوَّجَهَا ، كَانَ لَهُ اَجْرَانِ» .

أخرجه البخاري في : ۴۹- كتاب العتق : ۱۴- باب فضل من أدب جاريته وعلمها.

(۱۴) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کا

(۱۴) باب زواج النبي زينب بنت جحش

نکاح اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان

ونزول الحجاب وإثبات وليمة العرس

۹۰۲- حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا جیسا ولیمہ اپنی بیویوں میں سے کسی کا نہیں کیا۔ ان کا ولیمہ آپ نے ایک بکری کا کیا تھا۔

۹۰۲- حدیث أَنَسٍ ، قَالَ : مَا أَوْكَمَ
النَّبِيُّ ﷺ ، عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْكَمَ
عَلَى زَيْنَبَ ، أَوْ لَمْ بِشَاةٍ .

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۶۸- باب الوليمة ولو بشاة.

۹۰۳- حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو قوم کو آپ نے دعوت ولیمہ دی، کھانا کھانے کے بعد لوگ (گھر کے اندر ہی) بیٹھے (دیر تک) باتیں کرتے رہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایسا کیا گویا آپ اٹھنا چاہتے ہیں (تاکہ لوگ سمجھ جائیں اور اٹھ جائیں) لیکن کوئی بھی نہیں اٹھا۔ جب آپ نے دیکھا کہ کوئی نہیں اٹھا تو آپ کھڑے ہو گئے، جب آپ کھڑے ہوئے تو دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے، لیکن تین آدمی اب بھی بیٹھے رہ گئے۔ آنحضرت ﷺ جب باہر سے

۹۰۳- حدیث أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوا ،
ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ ، وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ
لِلْقِيَامِ ، فَلَمْ يَقُمْ ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ ؛
فَلَمَّا قَامَ ، قَالَ مَنْ قَامَ ، وَقَعْدَ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ،
فَحَاءَ النَّبِيِّ ﷺ ، لِيَدْخُلَ ، فَبِإِذَا الْقَوْمُ

اندر جانے کے لئے آئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ اب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دی کہ وہ لوگ بھی چلے گئے ہیں تو آپ اندر تشریف لائے۔ میں نے بھی چاہا کہ اندر جاؤں لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے اور میرے بیچ میں دروازے کا پردہ گرا لیا، اس کے بعد آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ ”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بغیر اجازت) مت جلیا کرو۔۔۔۔۔“ آخر آیت تک (الاحزاب: ۵۳)

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٣٣ - سورة الأحزاب : ٨ - باب قوله ﴿لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ﴾ - الآية.

۹۰۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں پردہ کے حکم کے بارے میں زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ سے اس کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ حضرت زینب بنت جحش سے رسول اللہ ﷺ کی شادی کا موقعہ تھا آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح مدینہ منورہ میں کیا تھا۔ دن چڑھنے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی کھانے کی دعوت کی تھی۔ آپ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بعض اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت تک دوسرے لوگ (کھانے سے فارغ ہو کر) جا چکے تھے۔ آخر آپ بھی کھڑے ہو گئے اور چلے رہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلا رہا۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے پھر آپ نے خیال کیا کہ وہ لوگ (بھی) جو کھانے کے بعد گھر میں بیٹھے رہ گئے تھے (جا چکے ہوں گے) (اس لئے آپ واپس تشریف لائے) میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ لیکن وہ لوگ اب بھی اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ پھر واپس آ گئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ دوبارہ واپس آیا۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر پہنچے پھر آپ وہاں سے واپس ہوئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اب وہ لوگ جا چکے تھے، اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے

جُلُوسٍ ؛ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا ، فَانطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ انطَلَقُوا ؛ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ ، فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ ، فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ؛ فَأَنْزَلَ اللَّهُ - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ﴾ - الآية.

تدخلوا بيوت النبي ﷺ - الآية.

۹۰۴۔ حدیث انس۔ قَالَ : أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ ؛ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ ؛ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِينَةِ ، فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ ، فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ ، بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَمَشَى وَمَشِيَتْ مَعَهُ ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا ، فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ ؛ فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ؛ فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا ؛ فَضْرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا ، وَأَنْزَلَ

اپنے اور میرے درمیان پردہ لگا لیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

أخرجه البخاري في : ۷۰- كتاب الأطعمة : ۵۹- باب قول الله تعالى ﴿فإذا طعمتم فانتمشروا﴾۔

۹۰۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیم کے گھر کی طرف سے گذرتے تو ان کے پاس جاتے ان کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضائی خالہ ہوتی تھیں) پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو لہاتے آپ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکل کیا تھا تو ام سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگی اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ تحفہ بھیجیں تو اچھا ہے۔ میں نے کہا مناسب ہے۔ انہوں نے کھجور اور گھی اور پیڑ ملا کر ایک ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھجوایا۔ میں لے کر آپ کے پاس چلا جب پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ رکھ دے اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا، آپ نے ان کا نام لیا اور جو کوئی بھی تجھ کو راستے میں ملے اس کو بلا لے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا۔ لوٹ کر جو آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اس حلوے پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا (برکت کی دعا فرمائی) پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لئے بلانا شروع کیا آپ ان سے فرماتے جاتے تھے۔ اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے (رکبے کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے) یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیئے۔ تین آدمی گھر میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا (اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو بری بیویوں کے جمروں پر گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا پھر راستے میں میں نے آپ سے کہا کہ وہ تین آدمی چلے گئے ہیں۔ اس وقت

۹۰۵- حدیث انس بن مالک، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ، إِذَا مَرَّ بِحَبَّاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا . ثُمَّ قَالَ : كَمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، عَرُوسًا بَزِينَبَ ، فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ : لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، هَدِيَّةً ! فَقُلْتُ لَهَا : أَفْعَلِي . فَعَمَدَتْ إِلَيَّ تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ ، فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِيَ إِلَيْهِ ؛ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ . فَقَالَ لِي : «ضَعُوهَا» ثُمَّ أَمَرَنِي ، فَقَالَ : «ادْعُ لِي رِجَالًا» سَمَّاهُمْ «وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ» قَالَ : فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي ، فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصُّ بِأَهْلِهِ . فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ ، وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ، ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَا كُلُّونَ مِنْهُ ، وَيَقُولُ لَهُمْ : «اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ ، وَيَأْكُلُ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ» قَالَ : حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلَّهُمْ عَنْهَا . فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ ، وَيَقِي نَفَرًا يَتَحَدَّثُونَ . قَالَ : وَجَعَلْتُ أُعْتَمُّ . ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَ الْحُحْرَاتِ ، وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ ، فَقُلْتُ :

آپ لوٹے اور (حضرت زینبؓ کے حجرے میں) آئے۔ میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا آپ سورہ احزاب کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔

”مسلمانو! نبی کے گھروں میں نہ جلیا کرو مگر جب کھانے کے لئے تم کو اندر آنے کی اجازت دی جائے۔ اس وقت جاؤ۔ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت دیکھ کر کہ کھانا پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ البتہ جب بلائے جاؤ تو اندر آ جاؤ اور کھانے سے فارغ ہوتے ہی چل دو۔ باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہا کرو۔ ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اس کو تم سے شرم آتی تھی (کہ تم سے کہے کہ چلے جاؤ) اور اللہ تعالیٰ حق بات میں نہیں شرارتک (الاحزاب: ۵۳)“

حضرت انسؓ نے کہا کہ میں نے دس برس تک متواتر آنحضرت ﷺ کی خدمت کی ہے۔

إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا ؛ فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ، وَأَرْحَى السِّتْرَ ، وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ : ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ﴾ .

قَالَ أَنَسٌ : إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَشْرَ سِنِينَ .

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۶۴- باب الهدية للعروس .

(۱۵) دعوت قبول کرنے کا بیان

۹۰۶- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کسی کو دعوت ولیمہ پر بلایا جائے تو اسے آنا چاہئے۔“

(۱۵) باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة

۹۰۶- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أن رسول الله ﷺ ، قال : «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا» .

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۷۱- باب حق إجابة الوليمة والدعوة .

۹۰۷- حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ولیمہ کا وہ کھانا بدترین کھانا ہے جس میں صرف مالداروں کو خصوصی دعوت دی جائے اور محتاجوں کو نہ کھلایا جائے۔ اور جس نے ولیمہ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کیا اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

۹۰۷- حديث أبي هريرة ؓ ، أنه كان يقول : شرُّ الطعام طعام الوليمة ، يُدعى لها الأغنياء ويترك الفقراء ، ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله ﷺ .

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۷۲- باب من ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله .

(۱۶) طلاق ثلاثہ کے بعد عورت دوسرے نکاح

(۱۶) باب لا تحل المطلقة ثلاثا لمطلقها

حتی تنکح زوجا غیره و بطاها

ثم یفارقها وتنقضی عدتها

کے بغیر پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی
اور دوسرا شوہر اس سے جماع کرے اور طلاق
کے بعد وہ عورت عدت پوری کرے

۹۰۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رفاہہ
قرظیؓ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں
اور عرض کیا کہ میں رفاہہ کی نکاح میں تھی۔ پھر مجھے انہوں
نے طلاق دے دی۔ قطعی طلاق دے دی۔ پھر میں نے
عبدالرحمن بن زبیر سے شادی کر لی۔ لیکن ان کے پاس تو
(شرمگاہ) اس کپڑے کی گانٹھ کی طرح ہے۔ آنحضرت ﷺ
نے دریافت فرمایا، کیا تو رفاہہ کے پاس دوبارہ جانا چاہتی ہے۔
لیکن تو اس وقت تک اس سے شادی نہیں کر سکتی، جب تک
تو عبدالرحمن بن زبیر کا مزانہ چکھ لے اور وہ تمہارا مزانہ چکھ
لیں۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ کی خدمت نبوی میں موجود
تھے۔ اور حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ دروازے پر اپنے
لئے (اندر آنے کی) اجازت کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے
کہا، ابو بکر! کیا اس عورت کو نہیں دیکھتے، نبی کریم ﷺ کے
سامنے کس طرح کی باتیں زور زور سے کہہ رہی ہے۔

۹۰۸- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ،
قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ النَّبِيِّ
ﷺ، فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي ،
فَأَبَتْ طَلَاقِي ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ
الزَّبِيرِ ، إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ، فَقَالَ:
«أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا ، حَتَّى
تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتِكَ». وَأَبُو بَكْرٍ
جَالِسٌ عِنْدَهُ ، وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ الْعَاصِ
بِالْبَابِ يَتَنَظَّرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ. فَقَالَ يَا أَبَا
بَكْرٍ! أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذِهِ، مَا تَحْهَرُّ بِهِ عِنْدَ
النَّبِيِّ ﷺ؟

أخرجه البخاري في : ۵۲- كتاب الشهادات : ۳- باب شهادة المحتبي.

۹۰۹- حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے اپنی
بیوی کو تین طلاق دے دی تھی، ان کی بیوی نے دوسری
شادی کر لی۔ پھر دوسرے شوہر نے بھی (ہم بستری سے پہلے)
انہیں طلاق دے دی۔ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا
پہلا شوہر اب ان کے لئے حلال ہے (کہ ان سے دوبارہ شادی
کر لیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، یہاں تک کہ وہ
یعنی شوہر ثانی اس کا مزہ چکھے جیسا کہ پہلے نے مزہ چکھا تھا۔

۹۰۹- حدیث عائشہ ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ
امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَتَزَوَّجَتْ ، فَطَلَّقَ ؛ فَسُئِلَ
النَّبِيُّ ﷺ ، أَنْجِلْ لِأَوَّلٍ؟ قَالَ : «لَا ،
حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ».

أخرجه البخاري في : ۶۸- كتاب الطلاق : ۴- باب من أجاز طلاق الثلاث.

(۱۷) جماع کے وقت کی دعا

(۱۷) باب ما يستحب أن يقوله عند الجماع

۹۱۰- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس ہم بستری کے لئے جب آئے تو یہ دعا پڑھے ”میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں“ اے اللہ شیطان کو مجھ سے دور رکھ اور شیطان کو اس چیز سے بھی دور رکھ جو (اولاد) ہمیں تو عطا کرے۔“ پھر اس عرصہ میں ان کے لئے کوئی اولاد نصیب ہو تو اسے شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔“

۹۱۰- حدیث ابن عباسؓ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ جَنِّبِي الشَّيْطَانَ وَحَبِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ؛ ثُمَّ قَدَّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا».

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۶۶- باب ما يقول الرجل إذا أتى أهله.

(۱۸) دبر سے بچتے ہوئے آگے اور پیچھے سے

(۱۸) باب جواز جماعه امراته في قبلها من

قبل میں جماع کرنے کا جواز

قدامها ومن ورائها من غير تعرض للدبر

۹۱۱- حضرت جابرؓ نے بیان کیا کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر عورت سے ہم بستری کے لئے کوئی پیچھے سے آئے گا تو بچہ بھیجنگا پیدا ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہاری بیویاں تمہاری کھیتی ہیں، سوائے کھیت میں آؤ جدھر سے چاہو۔“ (البقرہ: ۲۲۳)

۹۱۱- حدیث جابر رضي الله عنه ، قَالَ : كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ : إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ . فَنَزَلَتْ - ﴿نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾

أخرجه البخاري في : ۲۵- كتاب التفسير : ۲- سورة البقرة : ۳۹- باب ﴿نَسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ﴾... الآية.

(۱۹) بیوی کے لیے جائز نہیں کہ شوہر کو جماع

(۱۹) باب تحريم امتناعها من فراش زوجها

سے روکے

۹۱۲- حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر سے ناراضگی کی وجہ سے اس کے بستر سے الگ تھلگ رات گزارے تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت بھیجتے ہیں جب تک وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آجائے

۹۱۲- حدیث أبي هريرة، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ».

أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح : ۸۵- باب إذا باتت المرأة مهاجرة فراش زوجها.

(۲۱) عزل کا حکم

(۲۱) باب حكم العزل

۹۱۳- حضرت ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول

۹۱۳- حدیث أبي سعيد الخدري،

اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بنی المصطلق کے لئے نکلے۔ اس غزوہ میں ہمیں کچھ عرب کے قیدی ملے (جن میں عورتیں بھی تھیں) پھر اس سفر میں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی۔ اور بے عورت رہنا ہم پر مشکل ہو گیا۔ دوسری طرف ہم عزل کرنا چاہتے تھے (اس خوف سے کہ بچہ نہ پیدا ہو) ہمارا ارادہ یہی تھا کہ عزل کر لیں لیکن پھر ہم نے سوچا کہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ آپ سے پوچھے بغیر عزل کرنا مناسب نہ ہو گا۔ چنانچہ ہم نے آپ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم عزل نہ کرو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ قیامت تک جو جن پیدا ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

قَالَ: حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبِيِ الْعَرَبِ، فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعِزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعِزَلَ؛ وَقُلْنَا: نَعِزَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ؟ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ؛ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ».

أخرجه البخاري في: ۶۴- كتاب المغازي: ۳۲- باب غزوة بني المصطلق.

۹۱۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک غزوہ میں) ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم نے ان سے عزل کیا۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم واقعی ایسا کرتے ہو؟ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا (پھر فرمایا) قیامت تک جو روح بھی پیدا ہونے والی ہے وہ (اپنے وقت پر) پیدا ہو کر رہے گی۔ (پس تمہارا عزل کرنا ایک عبث حرکت ہے)

۹۱۴- حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ. قَالَ: أَصَبْنَا سَبِيًّا فَكُنَّا نَعِزَلُ؛ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَوْ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ!» قَالَهَا ثَلَاثًا «مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ».

أخرجه البخاري في: ۶۷- كتاب النكاح: ۹۶- باب العزل.

۹۱۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جب قرآن نازل ہو رہا تھا، ہم عزل کرتے تھے۔

۹۱۵- حَدِيثُ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَعِزَلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزَلُ.

أخرجه البخاري في: ۶۷- كتاب النكاح: ۹۶- باب العزل.

۹۱۵- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عزل کرنا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بعض صحابہ کا شیوہ تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا تھا۔ اور نہ قرآن مجید میں کوئی حکم اس کے بارے میں نازل ہوا۔ (راز)

۱۷- کتاب الرضاع

(۱) باب یحرم من الرضاعة

ما یحرم من الولادة

۹۱۶- حدیث عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ،
 زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ
 عِنْدَهَا ، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ
 يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ . قَالَتْ عَائِشَةُ :
 فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَاهُ فَلَانًا (لَعَمَّ
 حَفْصَةَ مِنَ الرُّضَاعَةِ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ : يَا
 رَسُولَ اللهِ! هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ ،
 قَالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «أَرَأَاهُ فَلَانًا»
 (لَعَمَّ حَفْصَةَ مِنَ الرُّضَاعَةِ) . فَقَالَتْ عَائِشَةُ ؛
 لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا (لَعَمَّهَا مِنَ الرُّضَاعَةِ)
 دَخَلَ عَلَيَّ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ « نَعَمْ ،
 إِنَّ الرُّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الوِلَادَةِ » .

دودھ پلانے کے مسائل

(۱) نسب سے جن رشتہ داروں سے نکاح حرام

ہے رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتے ہیں

۹۱۶- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ
 عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ان کے یہاں تشریف فرما
 تھے۔ حضرت عائشہ نے ایک صحابی کی آواز سنی جو ام المؤمنین
 حفصہ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا تھا۔ حضرت عائشہ نے
 کہا کہ میں نے کہا 'یا رسول اللہ! میرا خیال ہے یہ حفصہ کے
 دودھ کے چچا ہیں۔ یا رسول اللہ! یہ صحابی آپ کے گھر میں
 (جس میں میں حفصہ رہتی ہیں) آنے کی اجازت مانگ رہے
 ہیں۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،
 میرا خیال ہے یہ فلاں صاحب، حفصہ کے رضاعی چچا ہیں۔
 حضرت عائشہ نے بھی اپنے ایک رضاعی چچا کے متعلق پوچھا
 کہ اگر فلاں زندہ ہوتے تو کیا وہ بے حجاب میرے پاس آسکتے
 تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! دودھ سے بھی وہ تمام
 رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے
 ہیں۔

أخرجه البخاري في: ۵۲- كتاب الشهادات ۷- باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(۲) کیا رضاعت کی حرمت شوہر کی طرف بھی

(۲) باب تحريم الرضاعة من ماء الفحل

منتقل ہو جاتی ہے؟

۹۱۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پردہ کا حکم
 نازل ہونے کے بعد ابو قعیس کے بھائی اقلح نے مجھ سے ملنے

۹۱۷- حدیث عَائِشَةَ ، قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ
 عَلَيَّ اَقْلَحُ اَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا اُنزِلَ

۹۱۷- کسی بچے کو ماں کے علاوہ کوئی اور عورت دودھ پلاوے تو وہ شرعاً دودھ کی ماں بن جاتی ہے اور اس کے احکام حقیقی ماں کی طرح ہو جاتے ہیں۔
 اس کا خولہ باپ کے درجہ میں اور اس کے لڑکے بھائی کے درجہ میں آجاتے ہیں۔ رضاعی چچا، رضاعی پھوپھی، رضاعی ماموں، رضاعی خالہ سب محرم
 ہیں۔ (راز)

کی اجازت چاہی، لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت حاصل نہ کر لوں، ان سے نہیں مل سکتی۔ میں نے سوچا کہ ان کے بھائی ابو قعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا، مجھے دودھ پلانے والی تو ابو قعیس کی بیوی تھیں۔ پھر آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ابو قعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے ملنے کی اجازت چاہی، لیکن میں نے کہلوا دیا کہ جب تک آنحضرت ﷺ سے اجازت نہ لے لوں ان سے ملاقات نہیں کر سکتی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بچے سے ملنے سے تم نے کیوں انکار کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابو قعیس نے مجھے تھوڑا ہی دودھ پلایا تھا دودھ پلانے والی تو ان کی بیوی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ تمہارے چچا ہیں۔

الْحِجَابُ ، فَقُلْتُ : لَا أَدْنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَإِنَّ أَحَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ . فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ أَفْلَحَ أَحَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَيَّبْتُ أَنْ أَدْنُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «وَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْذِينَ؟ عَمَّكَ» قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي ، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ . فَقَالَ : «أَذْنِي لَهُ ، فَإِنَّهُ عَمَّكَ ، تَرَبَّتْ يَمِينُكَ» .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٣٣ - سورة الأحزاب : ٩ - باب قوله - «إِنْ تَبَدَّلُوا شَيْئًا أَوْ خَفَوْهُ» .

۹۱۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد) افلح نے مجھ سے (گھر میں آنے کی) اجازت چاہی تو میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ وہ بولے کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں۔ حالانکہ میں آپ کا (دودھ کا) چچا ہوں۔ میں نے کہا یہ کیسے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میرے بھائی (واکل) کی عورت نے آپ کو میرے بھائی ہی کا دودھ پلایا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا ہے۔ انہیں (اندر آنے کی) اجازت دے دیا کرو (ان سے پردہ نہیں ہے)

۹۱۸- حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ أَدْنُ لَهُ . فَقَالَ : أَتَحْتَجِّبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمَّكَ؟ فَقُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ : اَرْضَعْتِكَ امْرَأَةٌ أُحْيِي بِلَبَنِ أُحْيِي . فَقَالَتْ : سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «صَدَقَ أَفْلَحُ ، أَذْنِي لَهُ» .

أخرجه البخاري في : ٥٢ - كتاب الشهادات : ٧ - باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض .

(۳) رضاعت سے بھتیجی حرام ہونے کا بیان

۹۱۹- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے مسئلہ میں فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتیں، جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے۔

(۳) باب تحريم ابنة الأخ من الرضاعة

۹۱۹- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فِي بِنْتِ حَمْزَةَ: «لَا تَحِلُّ لِي، يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ، هِيَ بِنْتُ أُخِي مِنْ الرِّضَاعَةِ».

أخرجه البخاري في : ۵۲- كتاب الشهادات : ۷- باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(۴) ریبہ اور بیوی کی حرمت کا بیان

۹۲۰- حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ابو سفیان کی صاحبزادی (غزوہ بدر یا حند) کو چاہتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ پھر میں اس کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا کہ اس سے آپ نکاح کر لیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے پسند کرو گی؟ میں نے عرض کیا میں کوئی تنہا تو ہوں نہیں (بلکہ میری دوسری سوکنیں ہیں ہی) پور میں اپنی بہن کے لئے یہ پسند کرتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ آپ کے تعلق میں شریک ہو جائے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے لئے حلال نہیں ہے (کیونکہ دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھا جاسکتا) میں نے عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے (زینب بنت ابی سلمہ سے) نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام سلمہ کی لڑکی کے پاس؟ میں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ واہ واہ اگر وہ میری ریبہ (بیوی کے

(۴) باب تحريم الریبة وأخت المرأة

۹۲۰- حدیث ام حَبِيبَةَ. قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ: «فَأَفْعَلُ مَاذَا؟» قُلْتُ: تَنْكِحُ؛ قَالَ: «أَتَحِبِّينَ؟» قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُحَلِّيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرَكَنِي فِيكَ أُخْتِي. قَالَ: «إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي» قُلْتُ: بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ. قَالَ: «إِنَّ ابْنَةَ أُمِّ سَلْمَةَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «لَوْ لَمْ تَكُنْ رَيْبِيَّتِي مَا حَلَّتْ لِي، أَرْضَعْتَنِي وَأَبَاهَا ثَوِيَّةً، فَلَا تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ».

☆ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام رملہ بنت ابی سفیان تھا۔ ازواج مطہرات میں سے نسب میں قریب ترین یکی ام حبیبہ تھیں، آغاز دعوت میں اسلام قبول کیا۔ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی طرف ان کی منگنی کا پیغام بھیجا۔ خالد بن سعید بن عاص کی وکالت پر آپ سے اس کا نکاح ہوا اور ان کا مہر چار سو دینار تھا جو نجاشی نے ادا کیا تھا۔ ان کی روایات کی تعداد ۶۵ ہے دو احادیث متفق علیہ ہیں۔ ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔

سابق شوہر سے لڑکی) نہ ہوتی جب بھی وہ میرے لئے حلال نہ ہوتی۔ مجھے اور اس کے والد ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ دیکھو تم آئندہ میرے نکاح کے لئے اپنی لڑکیوں اور بہنوں کو نہ پیش کیا کرو۔

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ٢٥ - باب ﴿وربائبكم اللاتي في حجنوركم﴾.

(۸) رضاعت بھوک کے وقت ہے

(۸) باب إنما الرضاعة من المجاعة

۹۲۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ (گھر میں) تشریف لائے تو میرے یہاں ایک صاحب (حضرت عائشہ کے رضاعی بھائی) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، عائشہ! یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا عائشہ! ذرا دیکھ بھال کر چلو، کون تمہارا رضاعی بھائی ہے۔ کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو کم سنی میں ہو۔

۹۲۱- حديث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ، وَعِنْدِي رَجُلٌ ، قَالَ : «يَا عَائِشَةُ! مَنْ هَذَا؟» قُلْتُ: أَحْيِي مِنَ الرُّضَاعَةِ. قَالَ : «يَا عَائِشَةُ! أَنْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرُّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ».

أخرجه البخاري في : ٥٢ - كتاب الشهادات : ٧ - باب الشهادة على الأنساب والرضاع المستفيض.

(۱۰) لڑکا، عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور

(۱۰) باب الولد للفراش وتوقى الشبهات

شبهات سے بچنے کا بیان

۹۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زعمہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ اس نے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ خود میرے بھائی سے اس کی مشابہت دیکھ لیں۔ لیکن عبد بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے اور اس کی باندی کے پیٹ کا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے بچے کی صورت دیکھی تو صاف عتبہ سے ملتی تھی۔ لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ اے

۹۲۲- حديث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ ؛ فَقَالَ سَعْدٌ : هَذَا ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! ابْنُ أَحْيِي عْتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، عَهْدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ ، أَنْظُرْ إِلَى شَبْهِهِ ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ : هَذَا أَحْيِي ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! وُلِدَ عَلَيَّ فِرَاشِ أَبِي مِنْ وِلْدَتِيهِ. فَظَنَّرَ

عبدالیہ بچہ تیرے ہی ساتھ رہے گا، کیونکہ بچہ فراش کے تابع ہوتا ہے۔ اور زانی کے حصہ میں صرف پتھر ہے۔ اور اے سووہ بنت زمعہ اس لڑکے سے تو پرہہ کیا کر۔ چنانچہ حضرت سووہ رضی اللہ عنہا نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَبَّهِهَ فَرَأَى شَبَّهًا بَيْنًا بَعْتَبَةَ ، فَقَالَ : «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ، وَاحْتَجَبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ» . فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ .

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۰۰ - باب شراء المملوك من الحربي وهبته وعنتقه .

۹۲۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا بستر والے کا حق ہوتا ہے۔

۹۲۳ - حديث أبي هريرة ، عن النبي ﷺ ، قَالَ : «الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ» .

أخرجه البخاري في : ۸۵ - كتاب الفرائض : ۱۸ - باب الولد للفراش ، حرة كانت أو أمة .

(۱۱) اولاد کی نسبت میں قیافہ شناس کی بات کا

باب العمل یا لحاق القائف الولد

اعتبار کرنا

۹۲۳ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے، آپ بہت خوش تھے اور فرمایا ”عائشہ تم نے دیکھا نہیں، مجزز المدلجی آیا اور اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی، جس نے دونوں کے سروں کو ڈھک لیا تھا اور ان کے صرف پاؤں کھلے ہوئے تھے۔ تو اس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔“

۹۲۴ - حديث عائشة ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ ، فَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ ! أَلَمْ تَرَي أَنْ مُجْزَزًا الْمُدَلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا ، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطِيَا رُؤُوسَهُمَا ، وَبَدَتِ أَقْدَامُهُمَا ، فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ» .

أخرجه البخاري في : ۸۵ - كتاب الفرائض : ۳۱ - باب القائف .

(۱۲) باکرہ اور شیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر

باب قلدر ما تستحقه البكر والشيبي من

کے قیام کی مدت

إقامة الزوج عندها عقب الزفاف

۹۲۵ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص پہلے سے شادی شدہ بیوی کی موجودگی میں کسی

۹۲۵ - حديث أنس ، قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ ، إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الشَّيْبِ ، أَقَامَ

۹۲۳ - یہ شخص قیافہ شناس تھا۔ اس نے ان دونوں کے پیروں سے ہی پہچان لیا کہ یہ دونوں باپ بیٹے ہیں۔ بعض لوگ اس بارے میں شک کرنے والے بھی تھے، ان کی اس سے تردید ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے دلی خوشی حاصل ہوئی۔ (راز)

کنواری عورت سے شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب کسی کنواری بیوی کی موجودگی میں پہلے سے شادی شدہ عورت سے نکاح کرے تو اس کے ساتھ تین دن تک قیام کرے اور پھر باری مقرر کرے۔

عِنْدَهَا سَبْعًا ، وَقَسَمَ ؛ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيْبَ عَلَى الْبِكْرِ ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَسَمَ .

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١٠١ - باب إذا تزوج الثيب على البكر .

(۱۳) بیویوں کی باری کا بیان اور سنت ہر بیوی

(۱۳) باب القسم بين الزوجات وبيان أن

کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے

السنة أن تكون لكل واحدة ليلة مع يومها

۹۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو عورتیں اپنے بس کو رسول کریم ﷺ کے لئے بہہ کرنے آتی تھیں مجھے ان پر بڑی غیرت آتی تھی۔ میں کہتی کہ کیا عورت خود ہی اپنے آپ کو کسی کے لئے پیش کر سکتی ہے؟ پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے“ (الاحزاب: ۵۱) تو میں نے کہا کہ میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی مراد بلا تاخیر پوری کر دینا چاہتا ہے۔

۹۲۶- حديث عائشة رضي الله عنها ، قَالَتْ : كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبَنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، وَأَقُولُ : أَتَهَبُ الْمَرَأةَ نَفْسَهَا؟ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾ - قُلْتُ : مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٣٣ - سورة الأحزاب : ٧ - باب قوله -

﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ﴾ :-

(۱۳) اپنی باری سوکن کو بہہ کرنے کا بیان

(۱۴) باب جواز هبتها نوبتها لضررتها

۹۲۷- عطاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں، جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو زور زور سے حرکت نہ دینا بلکہ آہستہ آہستہ نرمی کے ساتھ جنازہ کو لے کر چلاؤ۔ نبی کریم ﷺ کے پاس آپ کی وفات کے وقت آپ کے

۹۲۷- حديث ابن عباس . عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسْرَفٍ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تُرْعِزُوهَا وَلَا تُزَلِّزُوهَا ، وَأَرْفُقُوا ، فَإِنَّهُ

نکاح میں نو بیویاں تھیں۔ آٹھ کے لئے تو آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی لیکن ایک کی باری نہیں تھی۔

كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعٌ ، كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ ، وَلَا يَقْسِمُ لَوَاحِدَةٍ .

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ٤ - باب كثرة النساء .

(۱۵) دیندار عورت سے نکاح کرنے کا بیان

(۱۵) باب استحباب نكاح ذات الدين

۹۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے، اور اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر۔ اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی۔“ (یعنی آخر میں تجھ کو ندامت ملے گی)

۹۲۸- حدیث أبي هريرة رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «تُنكحُ الْمَرْأَةَ لِأَرْبَعٍ : لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا ، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ ، تَرَبَّتْ يُدَاكُ» .

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١٥ - باب الأكفاء في الدين .

(۱۶) باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

(۱۶) باب استحباب نكاح البكر

۹۲۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے شادی کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کس سے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک بیوہ عورت سے۔ آپ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی کہ اس کے ساتھ تم کھیل کود کرتے؟ محارب (سند کے ایک راوی) نے کہا کہ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عمرو بن دینار سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ”تم نے کسی کنواری عورت سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اس کے ساتھ کھیل کود

۹۲۹- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : تَزَوَّجْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَا تَزَوَّجْتَ؟» فَقُلْتُ : تَزَوَّجْتُ نَيْبًا فَقَالَ : «مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابَهَا» .

قَالَ مُحَارِبٌ (أَحَدُ رِجَالِ السَّنَدِ) : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ ، فَقَالَ عَمْرٍو : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ :

۹۳۰- ایک وقت نو بیویوں کا رکھنا خاص نبوی میں سے ہے۔ امت کو صرف چار تک کی اجازت ہے۔ یہاں جس مرحومہ کا ذکر ہے اس سے

حضرت سوڈہ مراد ہیں جنہوں نے بڑھاپے کی وجہ سے اپنی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔ (راز)

۹۳۱- بیوہ سے بھی نکاح جائز ہے گو کنواری سے شادی کرنا بہتر ہے۔ ہندوستان میں پہلے مسلمانوں کے یہاں بھی نکاح بیوگان کو مایوس سمجھا جاتا تھا

مگر حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسم بد کے خلاف جملہ کیا اور اسے عملاً ختم کرایا۔ (راز)

کرتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔“

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ؟»

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ١٠ - باب تزويج النيبات .

۹۳۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میرے والد شہید ہو گئے اور انہوں نے سات لڑکیاں چھوڑیں یا (راوی نے کہا کہ) نو لڑکیاں۔ چنانچہ میں نے ایک پہلے کی شادی شدہ عورت سے نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، جاہرا تم نے شادی کی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا، کنواری سے کی ہے یا بیہی سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیہی سے! فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی؟ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی، تم اس کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے اور وہ تمہارے ساتھ ہنسی کرتی۔ حضرت جابر نے بیان کیا کہ اس پر میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میرے والد عبد اللہ ﷺ شہید ہو گئے اور انہوں نے کئی لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ اس لیے میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ ان کے پاس ان ہی جیسی لڑکی بیاہ لاؤں۔ اس لئے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی دیکھ بھل کر سکے اور ان کی اصلاح کا خیال رکھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے یا (راوی کو شک تھا) اللہ تم کو خیر عطا کرے۔

۹۳۰- حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : هَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً نَيْبًا ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟» فَقُلْتُ : نَعَمْ . فَقَالَ : «بِكْرًا أَمْ نَيْبًا» قُلْتُ : بَلْ نَيْبًا . قَالَ : «فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟» قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَّاكَ وَتَرَكَ نَبَاتٍ ، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ ، فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتُصَلِّحُهُنَّ ، فَقَالَ : «بَارَكَ اللَّهُ» أَوْ «خَيْرًا» .

أخرجه البخاري في : ٦٩ - كتاب النفقات : ١٢ - باب عون المرأة زوجها في ولده .

۹۳۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد (تجوک) میں تھا۔ جب ہم واپس ہو رہے تھے تو میں اپنے ست رفتار اونٹ کو تیز چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اتنے میں میرے پیچھے سے ایک سوار میرے قریب آئے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ نے فرمایا جلدی کیوں کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میری شادی ابھی

۹۳۱- حَدِيثُ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ ، فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرِ قَطُوفٍ ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي ، فَأَلْتَفْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؛ قَالَ : «مَا يُعْجِلُكَ؟» قُلْتُ : إِنِّي

نئی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کنواری عورت سے تم نے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ بیوہ سے، آپ نے اس پر فرمایا، کنواری سے کیوں نہ کی، تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔

حَدِيثُ عَهْدِ بَعْرَسٍ. قَالَ: «فَبِكْرًا تَزَوَّجْتُ أُمَّ نَيْبَا؟» قُلْتُ: «بَلْ نَيْبَا. قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ؟».

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب ہم (مدینہ) پہنچے تو ہم نے چاہا کہ شہر میں داخل ہو جائیں، لیکن آپ نے فرمایا، ٹھہر جاؤ، رات ہو جائے پھر داخل ہونا، تاکہ تمہاری بیویاں جو پر آگندہ بال ہیں وہ کنگھی چوٹی کر لیں اور جن کے خاوند غائب تھے وہ زیر ناف بال صاف کر لیں۔ اور اسی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ الکئیس الکئیس یعنی اے جابر جب تو گھر پہنچے تو خوب کیس کرنا۔ (امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کیس کا یہی مطلب ہے کہ اولاد ہونے کی خواہش کرنا)

قَالَ: «فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: «أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا» أَيْ عِشَاءً «لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةَ». وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ: «الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ» يَعْنِي الْوَالِدَ.

أخرجه البخاري في : 67 - كتاب النكاح : 121 - باب طلب الولد.

۹۳۲ - حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ (ذات الرقاع یا تبوک) میں تھا۔ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا۔ اتنے میں میرے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ اور فرمایا، جابرا میں نے عرض کیا، حضور میں حاضر ہوں۔ فرمایا کیا بات ہوئی؟ میں نے کہا کہ میرا اونٹ تھک کر سست ہو گیا ہے۔ چلتا ہی نہیں اس لئے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ پھر آپ اپنی سواری سے اترے اور میرے اسی اونٹ کو ایک ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے بچھے لگے (یعنی ہانکنے لگے) اور فرمایا کہ اب سوار ہو جا۔ چنانچہ میں سوار ہو گیا۔ اب تو یہ حال ہوا کہ مجھے اسے رسول اللہ ﷺ کے برابر پہنچنے سے روکنا پڑ جاتا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا، جابر تو نے شادی بھی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ دریافت فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے ہے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو ایک بیوہ سے کر لی ہے۔ فرمایا، کسی کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم بھی اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ بھی تمہارے ساتھ کھیلتی؟ (حضرت جابر بھی کنواری تھے) میں نے عرض کیا

أخرجه البخاري في : 67 - كتاب النكاح : 121 - باب طلب الولد. 932 - حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنهما ، قَالَ: «كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «جَابِرُ!» فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: «أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَحَلَّفْتُ؛ فَزَلَّ يَحْجُنُهُ بِمِحْجِنِهِ. ثُمَّ قَالَ: «ارْكَبْ» فَرَكِبْتُ. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْفَهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ نَيْبَا؟» قُلْتُ: «بَلْ نَيْبَا. قَالَ: «أَفَلَا جَارِيَةٌ تَلَاعِبُهَا وَتَلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: «إِنَّ لِي أَحْوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً».

تَجْمَعُهُنَّ وَتَمَشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ ؛ قَالَ :
 «أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَئِيسَ
 الْكَئِيسِ» . ثُمَّ قَالَ : «أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟» قُلْتُ :
 نَعَمْ . فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ قُبَلِي ، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ ، فَجِئْنَا
 إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ
 قَالَ : «الآنَ قَدِمْتُ؟» قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ :
 «فَدَعُ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ»
 فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ؛ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ
 أَوْقِيَّةً ، فوزن لي بلال فأرجح في الميزان .
 فانطلقت حتى وليت ، فَقَالَ : «ادع لي
 جابرًا» قُلْتُ الآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ ، وَلَمْ
 يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ ، قَالَ : «خُذْ
 جَمَلَكَ ، وَلكَ ثَمَنُهُ» .

کہ میری کئی بہنیں ہیں۔ (اور میری ماں کا انتقال ہو چکا ہے)
 اس لئے میں نے پسند کیا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو
 انہیں جمع رکھے۔ ان کے کنگھا کرے اور ان کی گمرانی کرے۔
 پھر آپ نے فرمایا کہ اچھا اب تم گھر پہنچ کر خیر و عافیت کے
 ساتھ خوب مزے اڑانا۔ اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم اپنا اونٹ
 بیچو گے؟ میں نے کہا۔ جی ہاں! چنانچہ آپ نے ایک اوقیہ
 چاندی میں خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے ہی (مدینہ)
 پہنچ گئے تھے۔ اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا۔ پھر ہم مسجد
 آئے تو رسول اکرم ﷺ مسجد کے دروازے پر تھے۔ آپ نے
 دریافت فرمایا کیا ابھی آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔
 فرمایا پھر اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کے دو رکعت نماز
 پڑھو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ اس کے بعد آپ نے
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ میرے لیے ایک اوقیہ چاندی تول
 دے۔ انہوں نے ایک اوقیہ چاندی جھکتی ہوئی (یعنی تھوڑی
 سی زیادہ) تول دی۔ میں پیٹھ موڑ کے چلا تو آپ نے فرمایا کہ
 جابر کو ذرا بلاؤ۔ میں نے سوچا کہ شاید اب میرا اونٹ پھر مجھے
 آپ واپس کریں گے۔ حالانکہ اس سے زیادہ ناگوار میرے
 لیے اور کوئی چیز نہیں تھی۔ چنانچہ آپ نے یہی فرمایا کہ یہ اپنا
 اونٹ لے جاؤ اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۳۴ - باب شراء الدواب والحمير .

(۱۸) باب الوصية بالنساء

(۱۸) عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا بیان

۹۳۳ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا عورت مثل پہلی کے ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا
 چاہو گے تو توڑ لو گے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے
 تو اس کی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرو گے۔

۹۳۳ - حدیث أبي هريرة، أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «الْمَرْأَةُ كَالضِّلْعِ ، إِنْ
 أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا ، وَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ
 بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ» .

أخرجه البخاري في : ۶۷ - كتاب النكاح : ۷۹ - باب المداررة مع النساء .

۹۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پہلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور پہلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔“

۸۰- باب الوصاة بالنساء۔ أخرجه البخاري في : ۶۷- كتاب النكاح

۹۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ اگر قوم بنی اسرائیل نہ ہوتی تو گوشت نہ سزا کرتا اور اگر حوانہ ہوتی تو عورت اپنے شوہر سے دغانہ کرتی۔

۹۳۴- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ : «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ ، وَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ حُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ
أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ ، فَإِنْ ذَهَبَتْ
تُقِيمُهُ كَسْرَتُهُ ، وَإِنْ تَرَكَتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ ،
فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا».

۹۳۵- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : «لَوْ لَا بَنُو
إِسْرَائِيلَ لَمْ يَحْتَنِرِ اللَّحْمُ ، وَلَوْ لَا حَوَاءُ لَمْ
تَحْنُ أَنْتَى زَوْجَهَا».

أخرجه البخاري في : ۶۰- كتاب الأنبياء : ۱- باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته.

۹۳۵- قلمہ سے مراد ہے کہ بنی اسرائیل کو سلوئی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع کیا گیا تھا مگر انہوں نے ذخیرہ کر لیا جس کی سزا میں اللہ تعالیٰ نے اسے بدبودار بنا دیا تو پھر یہ معاملہ اسی طرح برقرار ہوا اور گوشت خراب ہونا شروع ہو گیا۔ (مرتب)

۱۸ - کتاب الطلاق

(۱) باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاها
وأنه لو خالف وقع الطلاق ويؤمر برجعتهما

۱۸ - طلاق کے مسائل

(۱) حائضہ کو اس کی رضا مندی کے بغیر طلاق دینا حرام ہے اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو طلاق ہو جائے گی لیکن اسے رجوع کا حکم دیا جائے گا

۹۳۶ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی (آمنہ بنت عفرا) کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں (حالت حیض میں) طلاق دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں کہو کہ اپنی بیوی سے رجوع کر لیں اور پھر اپنے نکاح میں باقی رکھیں۔ جب ماہواری (حیض) بند ہو جائے۔ پھر ماہواری آئے اور پھر بند ہو تب اگر چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنے نکاح میں باقی رکھیں اور اگر چاہیں تو طلاق دے دیں (لیکن طلاق اس طہر میں) ان کے ساتھ ہم بستری سے پہلے ہونی چاہئے۔ یہی (طہر کی) وہ مدت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

۹۳۶ - حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، أنه طلق امرأته وهي حائض علي عهد رسول الله ﷺ، فسأل عمر بن الخطاب رسول الله ﷺ عن ذلك، فقال رسول الله ﷺ: «مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر، ثم تحيض، ثم تطهر، ثم إن شاء أمسك بعد، وإن شاء طلق قبل أن يمس؛ فتلك العدة التي أمر الله أن تطلق لها النساء».

أخرجه البخاري في : ۶۸ - كتاب الطلاق : ۱ - باب قول الله تعالى - ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلَّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ﴾ -

۹۳۷ - یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمر سے (حالت حیض میں طلاق کے بارے) پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اس وقت وہ حالت حیض میں تھیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ابن عمر اپنی بیوی سے رجوع کر لیں۔ پھر جب طلاق کا صحیح وقت آئے تو طلاق دیں (یونس نے بیان کیا کہ ابن عمر سے) میں نے پوچھا کہ کیا اس طلاق کا بھی شمار ہوا تھا؟ انہوں نے بتلایا کہ اگر کوئی طلاق دینے والا شرع کے احکام بجالانے سے عاجز ہوا یا احتیج بے وقوف (تو کیا طلاق نہیں پڑے گی)

۹۳۷ - حدیث ابن عمر . عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ ؛ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؛ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرَاغِبَهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قَبْلِ عِدَّتِهَا ؛ قُلْتُ : فَتَعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ ؟ قَالَ : «أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَمَقَ» ؟

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٤٥ - باب مراجعة الحائض.

(۳) جس نے اپنی عورت سے طلاق کی نیت کے بغیر کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اس پر کفارہ واجب ہے

(۳) باب وجوب الكفارة على من حرم امرأته ولم ينو الطلاق

۹۳۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اگر کسی نے اپنے اوپر کوئی حلال چیز حرام کر لی تو اس کا کفارہ دینا ہو گا۔ اور آیت مبارکہ تلاوت کی ”بے شک تمہارے لئے تمہارے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔“ (احزاب: ۲۱)

۹۳۸- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : فِي الْحَرَامِ يُكْفَرُ ؛ وَقَالَ : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٦٦ - سورة التحريم : ١ - باب ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾

۹۳۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے یہاں شہدیا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے اور حفصہ نے مل کر صلح کی کہ آنحضرت ﷺ ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے مغایر (ایک خاص قسم کی بدودار گوند) کی بو آتی ہے، کیا آپ نے مغایر کھلایا ہے؟ آنحضرت ﷺ اس کے بعد ہم میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو اس نے آنحضرت ﷺ سے یہی بات کہی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ میں نے زینب بنت جحش کے ہاں شہدیا ہے، اب دوبارہ نہیں پیوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اے نبی! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے۔“ (سورہ تحریم: ۱-۴) یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہما کی طرف خطا ہے۔ وانا سرالنبی الی بعض ازواجہ حیثا۔ میں حدیث سے آپ کا یہی فرمانا مراد ہے کہ میں نے مغایر نہیں کھلایا بلکہ شہدیا ہے۔

۹۳۹- حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا ، فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ : إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَايِرَ ، أَكَلْتَ مَغَايِرَ؟ فَدَخَلَ عَلَيَّ إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ ؛ فَقَالَ : «لَا. بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ ، وَلَنْ أَعُودَ لَهُ». فَتَرَكْتُ - ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ. . .﴾ إِلَى . . . ﴿إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ﴾ - لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ. وَإِذْ أَسْرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ - لِقَوْلِهِ : «بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا»

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٨ - باب لم تحرم ما أحل الله لك .

۹۴۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ شہد اور بیٹھی چیزیں پسند کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو کر واپس آتے تو اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے۔ اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے۔ ایک دن آنحضرت ﷺ حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہما) کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر ان کے گھر ٹھہرے۔ مجھے اس پر غیرت آئی اور میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی قوم کی کسی خاتون نے انہیں شہد کا ایک ڈبہ دیا ہے اور انہوں نے اسی کا شربت آنحضرت ﷺ کے لئے پیش کیا ہے۔ میں نے اپنے جی میں کہا کہ خدا کی قسم! میں تو ایک حیلہ کروں گی۔ پھر میں نے ام المومنین سوودہ بنت زمعہ سے کہا کہ آنحضرت ﷺ تمہارے پاس آئیں گے، اور جب آئیں تو کہنا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے مغفیر کھا رکھا ہے؟ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کے جواب میں انکار کریں گے۔ اس وقت کہنا کہ پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں معلوم کر رہی ہوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ نہیں گے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھے پلایا ہے۔ تم کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے مغفیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا۔ میں بھی آنحضرت ﷺ سے یہی کہوں گی اور صفیہ تم بھی یہی کہنا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سوودہ کہتی تھیں کہ اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ جو نمی دروازے پر آ کر کھڑے ہوئے تو تمہارے خوف سے میں نے ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ سے وہ بات کہوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ حضرت سوودہ کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے مغفیر کھلایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، انہوں نے کہا، پھر یہ بو کیسی ہے جو آپ کے منہ سے میں

۹۴۰۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا ،
قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، يُجِيبُ الْعَسَلَ وَالْحُلْوَاءَ ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كُنَّا يَحْتَبِسُ ، فَغَرْتُ ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ ، فَقِيلَ لِي ، أَهْدَتَ لَهَا امْرَأَةً مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً . فَقُلْتُ : أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ . فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكَ ، فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَقُولِي : أَكَلْتَ مَغْفِيرًا؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ : «لَا» . فَقُولِي لَهُ : مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ : «سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ» . فَقُولِي لَهُ : جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ ، وَسَأَقُولُ ذَلِكَ ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَلِكَ . قَالَتْ : تَقُولُ سُودَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكَ ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا ، قَالَتْ لَهُ سُودَةُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَكَلْتَ مَغْفِيرًا؟ قَالَ : «لَا» قَالَتْ : فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ

الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ: «سَقَتْنِي حَفْصَةَ شَرِبَةَ عَسَلٍ». فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ، قُلْتُ لَهُ نَحْوُ ذَلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ حَفْصَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَلَا أَسْقِيكَ مِنْهُ؟ قَالَ: «لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ».

قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةَ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا؛ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

محسوس کرتی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حفصہ نے مجھے شہد کا شہرت پلایا ہے۔ اس پر سودہ بولیں اس شہد کی مکھی نے مغفیر کے درخت کا عرق چوسا ہو گا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ میرے یہاں تشریف لائے تو میں نے بھی یہی بات کہی۔ اس کے بعد حضرت صفیہ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی اسی کو دہرایا۔ اس کے بعد جب پھر رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ شہد پھر نوش فرمائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس پر سودہ بولیں واللہ! ہم آنحضرت ﷺ کو روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ ابھی چپ رہو۔

أخرجہ البخاری فی : ۶۸ - کتاب الطلاق : ۸ - باب لم تحرم ما أحل الله لك.

(۳) عورت کو اختیار دینے سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

(۴) باب بیان أن تخیر امرأته لا یكون طلاقاً إلا بالنیة

۹۴۱ - حدیث عائشۃ زوج النبی ﷺ ، قَالَتْ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ، بَدَأَ بِي؛ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ»، قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبِي لَمْ يَكُنَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَلَّ تَسَاوُهُ قَالَ - ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا...﴾ إِلَى... أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَتْ: فَقُلْتُ فَمِیْ أَيْ هَذَا

۹۴۱ - حدیث عائشۃ زوج النبی ﷺ ، قَالَتْ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ، بَدَأَ بِي؛ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ»، قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبِي لَمْ يَكُنَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ. قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَلَّ تَسَاوُهُ قَالَ - ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا...﴾ إِلَى... أَجْرًا عَظِيمًا﴾ قَالَتْ: فَقُلْتُ فَمِیْ أَيْ هَذَا

بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں۔“ (الاحزاب: ۲۸: ۲۹)
حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اس میں
اپنے والدین سے مشورہ کس بات کے لئے ضروری ہے۔ ظاہر
ہے کہ میں اللہ، اس کے رسول اور عالم آخرت کو چاہتی
ہوں۔ بیان کیا کہ پھر دوسری ازواج مطہرات نے بھی وہی کہا
جو میں کہ چکی تھی۔

اسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ ، فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ؛ قَالَتْ : ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ .

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۳۳ - سورة الأحزاب : ۵ - باب قوله -
﴿إِنْ كُنْتُمْ تَرَدُّنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ﴾ -

۹۴۲ - معاذہ روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس آیت کے نازل ہونے
کے بعد بھی کہ ”ان میں سے آپ جس کو چاہیں اپنے سے دور
رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو آپ
نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے کسی کو پھر طلب کر لیں تب
بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے“ (الاحزاب: ۵۱) اگر (ازواج
مطہرات) میں سے کسی کی باری میں کسی دوسری بیوی کے
پاس جانا چاہتے تو جس کی باری ہوتی اس سے اجازت لیتے تھے
(معاذہ نے بیان کیا) میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ ایسی
صورت میں آپ آنحضرت ﷺ سے کیا کہتی تھیں؟ انہوں
نے فرمایا کہ میں تو یہ عرض کر دیتی تھی کہ یا رسول اللہ! اگر یہ
اجازت آپ مجھ سے لے رہے ہیں تو میں اپنی باری کا کسی
دوسرے پر ایثار نہیں کر سکتی۔

۹۴۲ - حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .
عَنْ مُعَاذَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ
الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ -
﴿تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُوْوِي إِلَيْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَمَنْ ابْتَغَيْتِ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكَ﴾ - فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتَ تَقُولِينَ؟
قَالَتْ : كُنْتُ أَقُولُ لَهُ : إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ
فَأِنِّي لَا أُرِيدُ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْ أُؤْتَرَ
عَلَيْكَ أَحَدًا .

أخرجه البخاري في : ۶۵ - كتاب التفسير : ۳۳ - سورة الأحزاب : ۷ - باب قوله -
﴿تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ﴾ .

۹۴۳ - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول
اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تھا اور ہم نے اللہ اور اس کے
رسول کو ہی پسند کیا تھا۔ لیکن اس کا ہمارے حق میں کوئی شمار

۹۴۳ - حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،
قَالَتْ : خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَاحْتَرْنَا

۹۴۲ - حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جن عورتوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے بہہ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو بھی آپ نے اپنے
بیتاچہ نہیں رکھا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اسے مباح قرار دیا تھا۔ لیکن بہر حال یہ آپ کی مرضی پر موقوف تھا۔ آپ کو یہ مخصوص اجازت
تھی۔ (راز)

اللَّهِ وَرَسُولَهُ ، فَلَمْ يَعُدَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا .

(طلاق) میں نہیں ہوا تھا۔

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٥ - باب من خير نساءه .

(٥) باب في الإيلاء واعتزال النساء

(٥) ایلاء اور عورتوں سے الگ رہنے اور بیویوں کو

اختیار دینے کا بیان اور ان تظاہر اعلیہ کی تفسیر

وتخيرهن وقوله تعالى ﴿وان تظاهرا عليه﴾

۹۴۴ - حدیث عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ ، فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ ؛ حَتَّى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا رَجَعْتُ ، وَكُنَّا بِيَعُضِ الطَّرِيقِ ، عَدَلَ إِلَيَّ الْأَرَاكُ لِحَاجَةِ لَهُ ، قَالَ : فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ، ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! مَنْ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ ؟ فَقَالَ : تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ . قَالَ : فَقُلْتُ : وَاللَّهِ ! إِنْ كُنْتُ لِأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ . قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ ؛ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي ، فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَرْتُكَ بِهِ . قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ : وَاللَّهِ ! إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ ، وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ ؛ قَالَ : فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَنَا أَمْرُهُ ، إِذْ قَالَتْ أَمْرَاتِي :

۹۴۴ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ایک آیت کے متعلق حضرت عمرؓ سے پوچھنے کے لئے ایک سال تک تردد میں رہا۔ ان کا تاؤ غالب تھا کہ میں ان سے نہ پوچھ سکا۔ آخر وہ حج کے لئے گئے تو میں بھی ان کے ساتھ ہو گیا۔ واپس میں جب ہم راستہ میں تھے تو رفع حاجت کے لئے وہ پیلو کے درختوں میں گئے۔ بیان کیا کہ میں ان کے انتظار میں کھڑا رہا۔ جب وہ فارغ ہو کر آئے تو پھر میں ان کے ساتھ چلا۔ اس وقت میں نے عرض کیا۔ امیر المؤمنین اموات المؤمنین میں وہ کون سی دو عورتیں تھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے لئے متفقہ منصوبہ بنایا تھا۔ انہوں نے بتلایا کہ حفصہؓ اور عائشہؓ تھیں۔ میں نے عرض کیا۔ اللہ کی قسم میں یہ سوال آپ سے کرنے کے لئے ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا لیکن آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا نہ کیا کرو، جس مسئلہ کے متعلق تمہارا خیال ہو کہ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی علم ہے تو اسے پوچھ لیا کرو۔ اگر میرے پاس اس کا کوئی علم ہو گا تو تمہیں بتا دیا کروں گا۔ بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ اللہ کی قسم! جاہلیت میں ہماری نظر میں عورتوں کی کوئی عزت نہ تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں وہ احکام نازل کئے جو نازل کرنے تھے اور ان کے حقوق مقرر کئے جو مقرر کرنے تھے۔

(حضرت عمرؓ نے) بتلایا کہ ایک دن میں سوچ رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ بہتر ہے اگر تم اس معاملہ کو فلاں فلاں طرح کرو۔ میں نے کہا تمہارا اس میں کیا کام۔ معاملہ مجھ

سے متعلق ہے۔ تم اس میں دخل دینے والی کون ہوتی ہو۔ میری بیوی نے اس پر کہا۔ خطاب کے بیٹے تمہارے اس طرز عمل پر حیرت ہے، تم اپنی باتوں کا جواب برداشت نہیں کر سکتے۔ تمہاری لڑکی (حضرت حفصہؓ) تو رسول اللہ ﷺ کو بھی جواب دے دیتی ہیں۔ ایک دن تو اس نے آنحضرت ﷺ کو ناراض بھی کر دیا تھا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر اوڑھ کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور فرمایا بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کی باتوں کا جواب دے دیتی ہو یہاں تک کہ ایک دن تم نے آنحضرت ﷺ کو دن بھر ناراض بھی رکھا ہے۔ حضرت حفصہؓ نے عرض کیا ہاں اللہ کی قسم! ہم آنحضور ﷺ کو کبھی جواب دے دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں نے کہا جان لو میں تمہیں اللہ کی سزا اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے ڈراتا ہوں۔ بیٹی! اس عورت کی وجہ سے دھوکہ میں نہ آ جانا جس نے حضور اکرم ﷺ کی محبت حاصل کر لی ہے۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔ کہا کہ پھر میں وہاں سے نکل کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کیوں کہ وہ بھی میری رشتہ دار تھیں۔ میں نے ان سے بھی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا ابن خطاب! تعجب ہے کہ آپ ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہیں اور اب چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور ان کی ازواج کے معاملات میں بھی دخل دیں۔ اللہ کی قسم انہوں نے میری ایسی گرفت کی کہ میرے غصہ کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیا۔ میں ان کے گھر سے باہر نکل آیا۔

میرے ایک انصاری دوست تھے۔ جب میں آنحضرت ﷺ کی مجلس میں حاضر نہ ہوتا تو وہ مجلس کی تمام باتیں مجھے آ کر بتایا کرتے اور جب وہ حاضر نہ ہوتے تو میں انہیں بتایا کرتا تھا۔ اس زمانہ میں ہمیں غسان کے بادشاہ کی طرف سے ڈر تھا۔ اطلاع ملی تھی کہ وہ مدینہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ چنانچہ ہم کو ہر وقت یہی خطرہ رہتا تھا۔ ایک دن اچانک

لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا! قَالَ فَقُلْتُ لَهَا : مَا لَكَ وَلِمَا هُنَا ، فِيمَا تَكَلَّفُكَ فِي أَمْرِ أُرِيدُهُ؟ فَقَالَتْ لِي : عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ! مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجِعَ أُنْتَ ، وَإِنَّ ابْنَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانٌ؟ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ ؛ فَقَالَ لَهَا : يَا بُنَيَّةُ! إِنَّكَ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَظُلَّ يَوْمَهُ غَضَبَانٌ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللَّهِ إِنْ لَتُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أُنِّي أَحْذِرُكَ عُقُوبَةَ اللَّهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ ﷺ ، يَا بُنَيَّةُ! لَا يَغْرُنُكَ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِيَّاهَا (يُرِيدُ عَائِشَةَ).

قَالَ ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ ، لِقِرَائَتِي مِنْهَا ، فَكَلَّمْتُهَا ؛ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ! دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِي أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ! فَأَخَذْتَنِي ، وَاللَّهِ! أَحْذَا كَسْرَتَنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا.

وَكَانَ لِي صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، إِذَا

میرے انصاری دوست نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے غسلی آگئے، انہوں نے کہا بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معاملہ پیش آگیا ہے۔ وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ میں نے کہا حفصہ اور عائشہ کی ناک غبار آلود ہو۔ چنانچہ میں نے اپنا کپڑا پہنا اور باہر نکل آیا۔ میں جب پہنچا تو حضور اکرم ﷺ اپنے بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے، جس پر بیڑھی سے چڑھا جاتا تھا۔ آنحضرت ﷺ کا ایک حبشی غلام (ربیع) بیڑھی کے سرے پر موجود تھا۔ میں نے کہا آنحضرت ﷺ سے عرض کرو عمر بن خطاب آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا سارا واقعہ سنایا۔ جب میں حضرت ام سلمہؓ کی گفتگو پر پہنچا تو آپ کو ہنسی آگئی۔

اس وقت آنحضرت ﷺ کھجور کی ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے جسم مبارک اور اس چٹائی کے درمیان کوئی اور چیز نہیں تھی۔ آپ کے سر کے نیچے ایک چمڑے کا تکیہ تھا۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ پاؤں کی طرف کیکر کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سر کی طرف مشحیدہ لٹک رہا تھا۔ میں نے چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر دیکھے تو رو پڑا۔ آپ نے فرمایا، کس بات پر رونے لگے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قیصر کسریٰ کو دنیا کا ہر طرح کا آرام مل رہا ہے آپ اللہ کے رسول ہیں (آپ پھر ایسی تنگ زندگی گزارتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ ان کے حصہ میں دنیا ہے اور ہمارے حصہ میں آخرت ہے۔

غَبْتُ أَنَابِي بِالْخَبِيرِ ، وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا
 آتِيهِ بِالْخَبِيرِ ؛ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ
 مُلُوكِ غَسَّانَ ذَكَرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ
 إِلَيْنَا ، فَقَدْ امْتَلَأَتْ صُدُورُنَا مِنْهُ ، فَإِذَا
 صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُ الْبَابَ ؛ فَقَالَ :
 افْتَحْ افْتَحْ ! فَقُلْتُ : جَاءَ الْغَسَّانِيُّ ؟ فَقَالَ :
 بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذَلِكَ ، اعْتَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 أَزْوَاجَهُ ؛ فَقُلْتُ : رَغِمَ أَنْفُ حَفْصَةَ
 وَعَائِشَةَ . فَأَخَذْتُ نُوْبِي فَأَخْرَجُ حَتَّى
 جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ
 يَرْفِي عَلَيْهَا بَعَجَلَةٍ ، وَغَلَامٌ لِرَسُولِ اللَّهِ
 ﷺ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ ؛ فَقُلْتُ لَهُ :
 قُلْ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَأَذِنَ لِي .

قَالَ عُمَرُ : فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 ﷺ هَذَا الْحَدِيثَ ، فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمَّ
 سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَإِنَّهُ لَعَلَى
 حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ ، وَتَحْتَ رَأْسِهِ
 وَسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْهَا لَيْفٌ ، وَإِنْ عِنْدَ
 رِجْلَيْهِ قَرَطًا مَصْبُوبًا ، وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهْبٌ
 مُعَلَّقَةٌ ؛ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِي جَنْبِهِ ،
 فَبَكَيْتُ ؛ فَقَالَ : «مَا يُبْكِيكَ؟» فَقُلْتُ : يَا
 رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا

فِيهِ ، وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ! فَقَالَ : «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ؟».

أخرجه البخاري في : ۶۵- كتاب التفسير : ۶۶- سورة التحريم : ۲- باب - ﴿تبتغي مرضاة أزواجك﴾ - .

۹۳۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بہت دنوں تک میرے دل میں خواہش رہی کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ سے نبی کریم ﷺ کی ان دو بیویوں کے متعلق پوچھوں جن کے بارے میں اللہ نے یہ آیت نازل کی تھی ”ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبكما“ (التحریم: ۴) ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے حج کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی حج کیا۔ ایک جگہ جب وہ راستہ سے ہٹ کر (قضائے حاجت کے لئے گئے) تو میں بھی ایک برتن میں پانی لے کر ان کے ساتھ راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر انہوں نے قضائے حاجت کی اور واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے وضو کیا تو میں نے اس وقت ان سے پوچھا یا امیر المؤمنین، نبی کریم ﷺ کی بیویوں میں وہ دو کون ہیں جن کے متعلق اللہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ”ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبكما“ حضرت عمر بن خطابؓ نے اس پر کہا اے ابن عباس تم پر حیرت ہے (کہ تمہیں یہ معلوم نہیں) وہ عائشہ اور حفصہ (رضی اللہ عنہما) ہیں۔ پھر حضرت عمرؓ نے تفصیل کے ساتھ حدیث بیان کرنی شروع کی۔

انہوں نے کہا کہ میں اور میرے ایک انصاری پڑوسی جو بنو امیہ بن زید سے تھے اور عوالی مدینہ میں رہتے تھے۔ ہم نے (عوالی سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے باری مقرر کر رکھی تھی، ایک دن وہ حاضری دیتے اور ایک دن میں حاضری دیتا۔ جب میں حاضر ہوتا تو اس دن کی تمام خبریں جو وحی وغیرہ سے متعلق ہوتیں، لاتا (اور اپنے پڑوسی سے بیان کرتا) اور جس دن وہ حاضر ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی

۹۴۵- حدیث عمر۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرَّاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ - حَتَّى حَجَّ وَحَجَّجْتُ مَعَهُ ، وَعَدَلَّ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ ، فَتَبَرَّزَ ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ ؛ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مِنَ الْمَرَّاتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - ﴿إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ - ؟ قَالَ : وَهَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسِ! هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ .

ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْخَلْدِيَّ يَسْؤِفُهُ ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَحَارٌّ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ ، وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ ، وَكُنَّا نَتَّوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزَلَ يَوْمًا ، فَبِإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَّثَ مِنْ حَبْرٍ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ

کرتے۔ اور ہم قریشی عورتوں پر جاوی تھے۔ لیکن جب ہم انصار کے پاس آئے تو یہ لوگ ایسے تھے کہ عورتوں سے مغلوب تھے۔ ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا طریقہ سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی میرا ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے اس کے اس طرح جواب دینے پر ناگواری کا اظہار کیا تو اس نے کہا کہ میرا جواب دینا تمہیں برا کیوں لگتا ہے۔ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کی ازواج بھی رسول اللہ ﷺ کو جواب دے دیتی ہیں۔ اور بعض تو آپ سے ایک دن تک الگ رہتی ہیں۔

میں اس بات پر کلب پر کلب اٹھا اور کمان میں سے جس نے بھی یہ معاملہ کیا یقیناً نامراد ہو گئی۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پینے اور (مدینہ کے لئے) روانہ ہوا۔ پھر میں (اپنی بیٹی) حفصہ کے گھر گیا اور میں نے اس سے کہا۔ اے حفصہ کیا تم میں سے کوئی بھی نبی کریم ﷺ سے ایک ایک دن رات تک غصہ رہتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں کبھی (ایسا ہو جاتا ہے) میں نے اس پر کہا کہ پھر تم نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈال لیا اور نامراد ہوئی۔ کیا تمہیں اس کا کوئی ڈر نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے غصہ کی وجہ سے اللہ تم پر غصہ ہو جائے اور پھر تم تباہی ہو جاؤ گی۔ خیروارا حضور اکرم ﷺ سے مطالبات نہ کیا کرو۔ نہ کسی معاملہ میں آنحضرت ﷺ کو جواب دیا اور نہ چھوڑا کرو۔ تمہاری سو کن جو تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور حضور اکرم ﷺ کو تم سے زیادہ پیاری ہے۔ ان کی وجہ سے تم کسی غلط فہمی میں نہ مبتلا ہو جاؤ۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ شاہ غسان ہم پر حملہ کے لئے فوجی تیاریاں کر رہا ہے۔ میرے انصاری ساتھی اپنی باری پر مدینہ منورہ گئے ہوئے تھے۔ وہ رات گئے واپس آئے اور میرے دروازے پر بڑی زور زور

الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ ، وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ، وَكُنَّا ، مَعَشَرَ قُرَيْشٍ ، نَغْلِبُ النِّسَاءَ ؛ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ ، فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ الْأَنْصَارِ ، فَصَحَّيْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعْتَنِي ، فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي ؛ قَالَتْ : وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعُنَهُ ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ ، فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ ، وَقُلْتُ لَهَا : قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْهُمْ .

ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ نِسَابِي ، فَسَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ؛ فَقُلْتُ لَهَا : أَيُّ حَفْصَةَ! أَتُعَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ - فَقُلْتُ : قَدْ خَبِثَ وَخَسِرَتْ ، أَفْتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِعِغْضَابِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِي . لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ ﷺ ، وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ ، وَسَلِّبِي مَا بَدَأَ لَكَ ، وَلَا يَغْرُوكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتِكَ أَوْضًا مِنْكَ وَأَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ (يُرِيدُ عَائِشَةَ) .

قَالَ عُمَرُ : وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُعِيلُ الْخَيْلَ لِعِزْوَانَا ، فَسَنَزَلَ صَاحِبِي

الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوَيْتِهِ ، فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً ، فَضْرَبَ أَبِي ضَرْبًا شَدِيدًا ؛ وَقَالَ : أَتَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ ، فَحَرَجْتُ إِلَيْهِ ؛ فَقَالَ : قَدْ حَدَّثَ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا ، قُلْتُ : مَا هُوَ ، أَجَاءَ غَسَّانٌ؟ قَالَ : لَا ، بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ ، طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ ؛ فَقُلْتُ : حَابَتُ حَفْصَةَ وَخَسِرْتُ ، قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ . فَحَمَعْتُ عَلَيَّ يَا بِي ، فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَشْرُبَةً لَهُ ، فَاعْتَزَلَ فِيهَا ، وَدَخَلْتُ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي ؛ فَقُلْتُ : مَا يُبْكِيكَ؟ أَلَمْ أَكُنْ حَذَرْتُكَ هَذَا؟ أَطَلَّقَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَتْ : لَا أَذْرِي ، هَا هُوَ ذَا مُعْتَزَلٍ فِي الْمَشْرُبَةِ ، فَحَرَجْتُ فَحِجْتُ إِلَى الْمَنْبَرِ ، فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ ، يَبْكِي بَعْضُهُمْ ؛ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ، ثُمَّ عَلَيْنِي مَا أَجْدُ ، فَحِجْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَقُلْتُ لِغَلَامٍ لَهُ أَسْوَدٌ ، اسْتَأْذِنَ لِعُمَرُ ؛ فَدَخَلَ الْغَلَامُ ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ، ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : كَلَّمْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَّتْ ؛ فَأَنْصَرَفْتُ ، حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمَنْبَرِ . ثُمَّ

سے دستک دی اور کہا کہ کیا عمر گھر میں ہیں؟ میں گھبرا کر باہر نکلا تو انہوں نے کہا کہ آج تو بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ کیا غسانی چڑھ آئے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ نہیں، حادثہ اس سے بھی بڑا اور اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ازواجِ مطہرات کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا کہ حفصہ تو خاسرو نامراد ہوئی۔ مجھے تو اس کا خطرہ لگا ہی رہتا تھا کہ اس طرح کا کوئی حادثہ جلد ہی ہو گا۔ پھر میں نے اپنے تمام کپڑے پنے (اور مدینہ کے لئے روانہ ہو گیا)

میں نے فجر کی نماز حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پڑھی (نماز کے بعد) حضور اکرم ﷺ اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور وہاں تنہا اختیار کر لی۔ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا اب روتی کیوں ہو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی متنبہ کر دیا تھا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ حضور اکرم ﷺ اس وقت بالا خانہ میں تنہا تشریف رکھتے ہیں۔ میں وہاں سے نکلا اور منبر کے پاس آیا۔ اس کے گرد کچھ صحابہ کرام موجود تھے اور ان میں بعض رو رہے تھے۔ تھوڑی دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا۔ اس کے بعد میرا غم مجھ پر غالب آ گیا اور میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں حضور اکرم ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے ایک حبشی غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اندر آنے کی اجازت لے لو۔ غلام اندر گیا اور حضور اکرم ﷺ سے گفتگو کر کے واپس آ گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی اور ان سے آپ کا ذکر کیا۔ لیکن آپ خاموش رہے۔ چنانچہ میں واپس چلا آیا اور پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس موجود تھے۔ پھر میرا غم مجھ پر غالب آیا اور دوبارہ آ کر میں نے غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت لے لو۔ اس غلام نے واپس آ کر پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ کا ذکر کیا تو آپ خاموش رہے۔ میں پھر واپس

آگیا اور منبر کے پاس جو لوگ موجود تھے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ لیکن میرا غم مجھ پر غالب آیا اور میں نے پھر آکر غلام سے کہا کہ عمر کے لئے اجازت طلب کرو۔ غلام اندر گیا اور واپس آکر جواب دیا کہ میں نے آپ کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا اور وہ خاموش رہے۔ میں وہاں سے واپس آ رہا تھا کہ غلام نے مجھے پکارا اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے تمہیں اجازت دے دی ہے۔ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس بان کی چارپائی پر جس سے جٹائی بنی جاتی ہے، لیٹے ہوئے تھے۔ اس پر کوئی بیستر بھی نہیں تھا۔ بان کے نشانات آپ کے پہلو مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ جس حکم پر آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اس میں چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا نہیں۔ میں (خوشی کی وجہ سے) کہہ اٹھا اللہ اکبر۔ پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کے لئے کہا یا رسول اللہ! آپ کو معلوم ہے۔ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے تھے۔ پھر جب ہم مدینہ آئے تو یہاں کے لوگوں پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس پر مسکرا دیئے۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپ کو معلوم ہے میں حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس ایک مرتبہ گیا تھا اور اس سے کہہ آیا تھا کہ اپنی سوکن کی وجہ سے جو تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو عزیز ہے، دھوکہ میں مت رہنا۔ ان کا اشارہ حضرت عائشہؓ کی طرف تھا۔ اس پر حضور ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے جب آپ کو مسکراتے دیکھا تو بیٹھ گیا۔ پھر نظر اٹھا کر میں نے آپ کے گھر کا جائزہ لیا۔ خدا کی قسم، میں نے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جس پر نظر رکتی۔ سوائے تین چیزوں کے (جو وہاں موجود تھے) میں

غَلْبَنِي مَا أَحَدٌ ، فَجَعْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ ؛ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ : قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَّتْ ؛ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمَنْبَرِ . ثُمَّ غَلْبَنِي مَا أَحَدٌ فَجَعْتُ الْغُلَامَ ، فَقُلْتُ : اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ ؛ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ ، إِلَيَّ فَقَالَ : قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَّتْ ؛ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا (قَالَ) إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي . فَقَالَ : قَدْ إِذْنٌ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ .

فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالٍ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ ، قَدْ أَثَرَ الرِّمَالُ بَحْنِبِهِ ، مُتَكِّمًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمَ ، حَشَوَهَا لَيْفًا ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ ، وَأَنَا قَائِمٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصْرَهُ ، فَقَالَ : «لَا» ، فَقُلْتُ : اللَّهُ أَكْبَرُ! ثُمَّ قُلْتُ : وَأَنَا قَائِمٌ : اسْتَأْنِسُ ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي ، وَكُنَّا ، مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، نَغْلِبُ النِّسَاءَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ، إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ ؛ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ . ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي ، وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ، فَقُلْتُ لَهَا : لَا يَغْرُنُكَ أَنْ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ آپ کی امت کو فراخی عطا فرمائے۔ فارس و روم کو فراخی اور وسعت حاصل ہے اور انہیں دنیاوی گئی ہے، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ ابھی تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا ابن خطاب! تمہاری نظر میں بھی یہ چیزیں اہمیت رکھتی ہیں! یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں جو کچھ بھلائی ملنے والی تھی، سب اسی دنیا میں دے دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کرو تجھے (کہ میں نے دنیاوی شان و شوکت کے متعلق یہ غلط خیال دل میں رکھا) چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اسی وجہ سے اسی دن تک الگ رکھا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا راز عائشہ سے کہہ دیا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ایک مہینہ تک میں اپنی ازواج کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر عتاب کیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کا بہت رنج ہوا اور آپ نے ازواج سے الگ رہنے کا فیصلہ کیا۔ پھر جب ۲۹ ویں رات گذر گئی تو آپ حضرت عائشہ کے گھر تشریف لے گئے اور آپ سے ابتداء کی۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ۔ آپ نے قسم کھائی تھی کہ ہمارے یہاں ایک مہینہ تک تشریف نہیں لائیں گے۔ اور ابھی تو انتیس ہی دن گذرے ہیں۔ میں تو ایک دن گن رہی تھی! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ مہینہ انتیس کا ہے۔ وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا۔ حضرت عائشہ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر (جس میں ازواج مطہرات کو آپ کے ساتھ رہنے یا الگ ہو جانے کا اختیار دیا گیا تھا) نازل کی اور آپ اپنی تمام ازواج میں سب سے پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور مجھ سے اللہ کی وحی کا ذکر کیا) تو میں نے آپ کو ہی پسند کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی تمام دوسری ازواج کو اختیار دیا اور سب نے وہی کہا جو حضرت عائشہ کہہ چکی تھیں۔

كَانَتْ جَارَتُكَ أَوْضًا مِنْكَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ النَّبِيِّ ﷺ (يُرِيدُ عَائِشَةَ). فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ تَبَسُّمَةً أُخْرَى؛ فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ، فَرَفَعْتُ بَصْرِي فِي بَيْتِهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهْبَةِ ثَلَاثَةٍ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِّعْ عَلَيَّ أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسًا وَالرُّومَ قَدْ وَسَّعَ عَلَيْهِمْ، وَأَعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ. فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَانَ مُتَكِمًا، فَقَالَ: «أَوْ فِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ إِنَّ أَوْلِيكَ قَوْمٌ عَجَلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَغْفِرْ لِي.

فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَيَّ عَائِشَةَ، تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً: وَكَانَ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا» مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ، حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ.

فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعُ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، دَخَلَ عَلَيَّ عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعِ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعَدُّهَا

عَدَا؟ فَقَالَ : «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ».

فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ
لَيْلَةً. قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ
التَّخْيِيرِ ، فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ
فَاخْتَرْتُهُ. ثُمَّ خَيْرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ ، فَقُلْنَ مِثْلَ
مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

أخرجه البخاري في : ٦٧ - كتاب النكاح : ٨٣ - باب موعظة الرجل ابنته لحال زوجها.

(٦) باب المطلقة ثلاثا لا نفقة لها

(٢) مطلقة ثلاثا کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

٩٤٦- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس خدا سے ڈرتی نہیں۔ حضرت عائشہ کا اشارہ ان کے اس قول کی طرف تھا (کہ مطلقہ بائنا کو) نفقہ و سکنی رہنا ضروری نہیں (جو کہتی ہے کہ طلاق بائن جس عورت پر پڑے اسے مسکن اور خرچہ نہیں ملے گا)

٩٤٦- حَدِيثُ عَائِشَةَ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ. عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : مَا لِفَاطِمَةَ! أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ ، يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سَكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٤١ - باب قصة فاطمة بنت قيس.

٩٤٧- عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ آپ فلانہ (عمرہ) بنت حکم کا معاملہ نہیں دیکھتیں،

٩٤٧- حَدِيثُ عَائِشَةَ ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ : أَلَمْ تَرَيْنِ

☆ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ضحاک بن قیس کی بہن ہیں۔ ماجرات میں سے ہیں۔ بڑی ذہین و فطین اور صالحہ عورت تھیں۔ پہلے ابو عمرو بن حفص کے نکاح میں تھیں۔ انہوں نے طلاق دے دی۔ عدت کے بعد نبی اکرم ﷺ کے مشورہ سے اسامہ بن زید سے نکاح کر لیا۔ بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

٩٣٦- مکمل قصہ لام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ ابو بکر بن جہم روایت کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے سنا وہ فرماتی ہیں ' میری طرف خالد ابو عمرو بن حفص نے طلاق نامہ بھیجا اور اس کے ساتھ پانچ صاع کھجوریں اور پانچ صاع جو بھی بھیجے۔ میں نے پوچھا کیا میرے لیے یہی نفقہ ہے اور میں تمہارے گھر میں عدت بھی نہیں گزار سکتی؟ اس نے کہا نہیں۔ فرماتی ہیں میں نے اپنے کپڑے لیے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے پوچھا کہ کتنی طلاقیں ہوئی؟ میں نے کہا تیسری طلاق ہے۔ فرمایا پھر اس نے سچ کہا ہے، تیرے لیے کوئی نفقہ اور خرچ نہیں اور تو اپنے چچا زوبہل بن ام مکتوم کے پاس جا کر عدت گزارو کیونکہ وہ نایمان ہے اور جب تم کپڑے وغیرہ اتارو گی تو تمہیں تکلیف نہیں ہو گی۔ اور جب عدت ختم ہو تو مجھے خبر کرنا۔ فرماتی ہیں مجھے کئی لوگوں نے سنگینی کے پیغام بھیجے جن میں معاویہ اور ابو جہم بھی شامل تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا معاویہ کنگال آدمی ہے اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ باقی ابو جہم عورت کو مارتا بہت زیادہ ہے تم ایسے کرو کہ اسامہ بن زید سے نکاح کرو۔ (مرتب)

ان کے شوہر نے انہیں طلاق بانہ دے دی اور وہ وہاں سے نکل آئیں (عدت گزارے بغیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جو کچھ اس نے کیا بہت برا کیا۔ عروہ نے کہا آپ نے فاطمہؓ (بنت قیس) کے واقعہ کے متعلق نہیں سنا؟ بتلایا کہ اس کے لئے اس حدیث کو ذکر کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔

إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ ، طَلَّقَهَا زَوْجَهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ! فَقَالَتْ : بِنْسَ مَا صَنَعْتُ . قَالَ : أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ : أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الْحَدِيثِ .

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٤١ - باب قصة فاطمة بنت قيس .

(۸) وضع حمل سے بیوہ اور مطلقہ کی عدت کا

(۸) باب إنقضاء عدة المتوفى عنها زوجها

تمام ہونا

وغیرہا بوضع الحمل

۹۴۸ - حضرت سبیعہ بنت حارثؓ نے بیان کیا کہ وہ سعد بن خولہؓ کے نکاح میں تھیں۔ ان کا تعلق بنی عامر بن لوئی سے تھا۔ اور وہ بدر کی جنگ میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔ پھر حجتہ الوداع کے موقع پر ان کی وفات ہو گئی تھی اور اس وقت وہ حمل سے تھیں۔ حضرت سعد بن خولہؓ کی وفات کے کچھ ہی دن بعد ان کے یہاں بچہ پیدا ہوا۔ نفاس کے دن جب وہ گزار چکیں تو نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے انہوں نے اچھے کپڑے پہنے۔ اس وقت بنو عبدالدار کے ایک صحابی ابوالسائب بن بعککؓ ان کے یہاں گئے اور ان سے کہا 'میرا خیال ہے کہ تم نے نکاح کا پیغام بھیجنے والوں کے لئے یہ زینت کی ہے۔ کیا نکاح کرنے کا خیال ہے؟ لیکن اللہ کی قسم' جب تک (حضرت سعدؓ کی وفات پر) چار مہینے اور دس دن نہ گذر جائیں، تم نکاح کے قائل نہیں ہو سکتیں۔ سبیعہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ابوالسائب نے مجھ سے یہ بات کہی تو میں نے شام ہوتے ہی کپڑے پہنے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بارے میں آپ سے مسئلہ معلوم کیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت سے نکل چکی ہوں اور اگر میں چاہوں تو نکاح کر

۹۴۸ - حَدِيثُ سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، فَتُوفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، وَهِيَ حَامِلٌ ، فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ ؛ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَحَمَّلَتْ لِلْحُطَابِ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعَكِكٍ ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ ؛ فَقَالَ لَهَا : مَا لِي أَرَاكِ تَحَمَّلِ لِلْحُطَابِ تُرَجِّينَ النِّكَاحَ ، فَإِنَّكَ ، وَاللَّهِ ! مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . قَالَتْ سُبَيْعَةُ : فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ ، وَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ ،

☆ حضرت سبیعہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا اسم قبیلہ سے تعلق تھا۔ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں۔ دس ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔

کئی ہوں۔

فَأَقْتَنِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ
حَمْلِي ، وَأَمَرَنِي بِالتَّرُوحِ إِنْ بَدَأَ لِي .

أخرجه البخاري في : ٦٤ - كتاب المغازي : ١٠ - باب حدثني عبد الله بن محمد الجعفي .

۹۴۹ - حدیث أم سلمة. عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ،
وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ ، فَقَالَ : أَفْتِنِي
فِي امْرَأَةٍ وُلِدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ؛
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : آخِرُ الْأَحْلِينَ . قُلْتُ أَنَا
﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ﴾ - قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَا مَعَ ابْنِ
أَحِي (يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ) . فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ
غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا . فَقَالَتْ :
قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ ، وَهِيَ حُبْلَى ،
فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ،
فَحُطِبَتْ ، فَأَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ،
وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ حَطَبَهَا .

أخرجه البخاري في : ٦٥ - كتاب التفسير : ٦٥ - سورة الطلاق : ٢ - باب وأولات الأحمال .

(۹) اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے سوگ
واجب ہے اور کسی حالت میں تین دن سے
زیادہ سوگ حرام ہے

(۹) باب وجوب الإحداد في عدة الوفاة ،
وتحريره في غير ذلك إلا ثلاثة أيام

۹۵۰ - حضرت زینبؓ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی

۹۵۰ - حدیث أم حبیبة زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ .

زوجہ مطرہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس وقت گئی جب ان کے والد ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق خوشبو کی زردی یا کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی۔ پھر وہ خوشبو ایک لونڈی نے ان کو لگائی اور ام المؤمنین نے خود اپنے رخساروں پر اسے لگایا، اس کے بعد کہا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی کاسوگ منائے شوہر کے (کہ اس کاسوگ) چار مہینے دس دن کا ہے۔

حضرت زینب نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں اس وقت گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا۔ انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور استعمال کی اور کہا کہ واللہ مجھے خوشبو کے استعمال کی کوئی خواہش نہیں تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو برسر منبر یہ فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے صرف شوہر کے لئے چار مہینے دس دن کاسوگ ہے۔

زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے ام سلمہ کو بھی یہ کہتے سنا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ میری لڑکی کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا سرمہ لگا سکتی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ نہیں، دو تین مرتبہ (آپ نے یہ فرمایا) ہر مرتبہ یہ فرماتے تھے کہ نہیں! پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ (شرعی عدت) چار مہینے اور دس دن ہی کی ہے۔ جاہلیت میں تو تھمیس سل بھرتک بیٹھتی پھیکنی

وَزَيْنَبُ ابْنَةَ جَحْشٍ ، وَأُمُّ سَلَمَةَ ، وَزَيْنَبُ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ : قَالَتْ زَيْنَبُ : دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حِينَ تُوْفِي أَبُوَهَا ، أَبُو سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ ، فَدَعَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ ، خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ ، فَذَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ، ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا ، ثُمَّ قَالَتْ : وَاللَّهِ! مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَيَّ مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَيَّ زَوْجٍ ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا» .

قَالَتْ زَيْنَبُ : فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ ابْنَةَ جَحْشٍ ، حِينَ تُوْفِي أُخُوَهَا ، فَدَعَتْنِي بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَتْ : أَمَا وَاللَّهِ! مَالِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَيَّ الْجَنَّبِ «لَا يَجِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَيَّ مِيتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَيَّ زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا» .

قَالَتْ زَيْنَبُ : وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ

پڑتی تھی (جب کہیں عدت مکمل ہوتی تھی) حمید (راوی حدیث) نے بیان کیا کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ ”سال بھر تک یعنی پھینکنی پڑتی تھی“ انہوں نے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تو وہ ایک نہایت تنگ و تاریک کوٹھری میں داخل ہو جاتی۔ سب سے بڑے کپڑے پہنتی اور خوشبو کا استعمال ترک کر دیتی۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں ایک سال گزر جاتا پھر کسی چوپائے، گدھے، بکری یا پرندے کو اس کے پاس لایا جاتا اور وہ عدت سے باہر آنے کے لئے اس پر ہاتھ پھیرتی۔ ایسا کم ہوتا تھا کہ وہ کسی جانور پر ہاتھ پھیر دے اور وہ مر نہ جائے اس کے بعد وہ نکال جاتی اور اسے میٹھی دی جاتی جسے وہ پھینکتی، اب وہ خوشبو وغیرہ کوئی بھی چیز استعمال کر سکتی تھی۔ امام مالک (راویان حدیث میں سے ایک) سے پوچھا گیا کہ ”تفتض بہ“ کا کیا مطلب ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس کا جسم چھوتی تھی۔

تَقُولُ : جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ ابْنَتِي تُوفِي عَنْهَا زَوْجَهَا ، وَقَدْ اشْتَكَّتْ عَيْنَهَا ، أَفَتَكْحُلُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ : «لَا» . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةٌ أَشْهُرٌ وَعَشْرٌ ، وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ» .

قَالَ حُمَيْدٌ (الرَّوَايِ عَنِ زَيْنَبَ) فَقُلْتُ لِرَازِي : وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَتْ زَيْنَبُ : كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوفِي عَنْهَا زَوْجَهَا ، دَخَلَتْ حِفْشًا وَكَبَسَتْ شَرَّ نَيْبِهَا ، وَلَمْ تَمَسَّ طَيِّبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ . ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ ، حِمَارٍ ، أَوْ شَاةٍ ، أَوْ طَائِرٍ ، فَتَفْتَضُ بِهِ ، فَقَلَّمَا تَفْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ، ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي ، ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدَ مَا شَاءَتْ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ غَيْرِهِ .

سُئِلَ مَالِكٌ (أَحَدُ رِجَالِ السُّنَنِ) مَا تَفْتَضُ بِهِ؟ قَالَ : تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا .

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٤٦ - باب تحد المتوفي عنها زوجها أربعة أشهر وعشرا .

۹۵۱- حَدِيثُ أُمِّ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ،
 قَالَتْ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ
 ثَلَاثٍ ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ،
 وَلَا نَكْتَجِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ ، وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا
 مَصْبُوعًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ ، وَقَدْ رُحِّصَ لَنَا
 عِنْدَ الطُّهْرِ ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ
 مَحِيضِهَا فِي بُدَّةٍ مِنْ كُسْتٍ أَطْفَارُ .

۹۵۱- حضرت ام عطیہؓ نے فرمایا کہ ہمیں (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔ لیکن شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن کے سوگ کا حکم تھا۔ ان دنوں میں ہم نہ سرمہ لگاتیں، نہ خوشبو اور عصب (بسن کی بنی ہوئی ایک چادر جو رنگین بھی ہوتی تھی) کے علاوہ کوئی رنگین کپڑا ہم استعمال نہیں کرتی تھیں اور ہمیں (عدت کے دنوں میں) حیض کے غسل کے بعد کست اظفار استعمال کرنے کی اجازت تھی۔

أخرجه البخاري في : ۶- كتاب الحيض : ۱۲- باب الطيب للمرأة عند غسلها من الحيض.

۱۹ - کتاب اللعان

۱۹ - لعان کا بیان

۹۵۲- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عویمر رضی اللہ عنہ مجملی رضی اللہ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے عاصم، تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا اسے وہ قتل کر سکتا ہے؟ اور کیا پھر تم قصاص میں اسے (شوہر کو) بھی قتل کر دو گے یا پھر وہ کیا کرے؟ عاصم میرے لیے یہ مسئلہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ دیجئے۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے ان سوالات کو ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں آپ کے کلمات حضرت عاصم رضی اللہ عنہ پر گراں گزرے۔ اور جب وہ واپس اپنے گھر آ گئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر ان سے پوچھا کہ بتائیے آپ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا۔ جو سوال تم نے پوچھا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گذرا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے بغیر باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان میں تشریف رکھتے تھے۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ کا کیا خیال ہے، کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے، یا پھر اسے کیا کرنا چاہئے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حنہ تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے۔ اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی ساتھ لاؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا۔ لوگوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت موجود تھا۔ لعان سے جب دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمر نے عرض کیا یا

۹۵۲- حدیث سہل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ، أن عويمراً العجلاني جاء إلى عاصم بن عدي الأنصاري، فقال له: يا عاصم! أرايت رجلاً وجد مع امرأته رجلاً أقتله فقتلونه، أم كيف يفعل؟ سل لي يا عاصم عن ذلك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم؛ فسأل عاصم عن ذلك رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، فكره رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابها، حتى كبر على عاصم ما سمع من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم.

فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ، جَاءَ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ! مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَقَالَ عَاصِمٌ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللَّهِ! لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَطَ النَّاسِ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَقْتَلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؟ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «قَدْ أَنْزَلَ

رسول اللہ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہو گا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی۔

اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا» . قَالَ سَهْلٌ : فَنَلَّعْنَا ، وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ : كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَمْسَكْتَهَا ؛ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٤ - باب من أجاز طلاق الثلاث .

۹۵۳- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والے میاں بیوی سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ کے یہاں ہو گا، تم میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے، تمہارے (یعنی شوہر کے) لئے اسے (بیوی کو) حاصل کرنے کا اب کوئی راستہ نہیں ہے۔ شوہر نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ تمہارا مال نہیں رہا۔ اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تھا تو وہ اس کے بدلہ میں ہے کہ تم نے اس کی شرمگاہ اپنے لئے حلال کی تھی اور اگر تم نے اس پر جھوٹی قسمت لگائی تھی، تب تو اور زیادہ تجھ کو کچھ نہ ملنا چاہئے۔

٩٥٣- حديث ابن عمرؓ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ لِمُتْلَاعَيْنِ : «حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا» . قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَالِي! قَالَ : «لَا مَالَ لَكَ ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَّتَ مِنْ فَرْجِهَا ، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبَعْدُ ، وَأَبَعْدُ لَكَ مِنْهَا» .

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٥٣ - باب المتعة التي لم يفرض لها .

۹۵۴- حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صاحب اور ان کی بیوی کے درمیان لعان کرایا تھا۔ پھر اس صاحب نے اپنی بیوی کے لڑکے کا انکار کیا تو آنحضرت ﷺ نے دونوں کے درمیان جدائی کرا دی اور لڑکا عورت کو دے دیا۔

٩٥٤- حديث ابن عمرؓ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَأَمْرَأَتِهِ ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ، وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ .

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٣٥ - باب يلحق الولد بالمتلعة .

۹۵۴- یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ تین طلاقیں اکٹھی دے دے تب بھی تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ اہل حدیث یہ جواب دیتے ہیں کہ عمرؓ نے غلطی سے ایسا کیا۔ کیونکہ ان کو معلوم نہ تھا کہ خود لعان سے مرد اور عورت میں جدائی ہو جاتی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس پر انکار اس وجہ سے نہیں کیا کہ وہ عورت اب ان کی بیوی نہ رہی تھی۔ تین طلاق تو کیا، اگر ہزار طلاق دیتے تب بھی بیکار تھا۔ (راز)

۹۵۵- حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر ہوا اور حضرت عاصمؓ نے اس سلسلہ میں کوئی بات کہی (کہ میں اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھ لوں تو وہیں قتل کروں) اور چلے گئے۔ پھر ان کی قوم کے ایک صحابی (عمیرؓ) ان کے پاس آئے یہ شکایت لے کر کہ انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر مرد کو پیلا ہے۔ عاصم نے کہا کہ مجھے آج یہ ابتلا میری اسی بات کی وجہ سے ہوا ہے جو میں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے کہی تھی۔ پھر وہ انہیں لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آنحضرت ﷺ کو وہ واقعہ بتایا جس میں اس صحابی نے اپنی بیوی کو پیلا تھا۔ یہ صاحب زرد رنگ، کم گوشت والے (پتلے دبلے) اور سیدھے بال والے تھے اور جس کے متعلق انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ (تمنائی میں) پیلا وہ گھٹھے ہوئے جسم کا گندمی اور بھرے گوشت والا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ، اس معاملہ کو صاف کر دے۔ چنانچہ اس عورت نے بچہ اسی مرد کی شکل کا بنا جس کے متعلق شوہر نے دعویٰ کیا تھا کہ اسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پیلا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے میاں بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شاکر نے مجلس میں حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کیا یہی وہ عورت ہے جس کے متعلق حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی کو بلا شہادت کے سنگسار کر سکتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا؟ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نہیں (یہ جملہ آنحضرت ﷺ نے) اس عورت کے متعلق فرمایا تھا جس کی بدکاری اسلام کے زمانہ میں کھل گئی تھی۔

أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ٣١ - باب قول النبي ﷺ لو كنت راجما بغير بينة.

۹۵۶- حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کی گردن مار دوں۔ پھر یہ

۹۵۵- حدیث ابن عباسؓ ، أَنَّهُ ذَكَرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انصَرَفَ . فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ، فَقَالَ عَاصِمٌ : مَا ابْتَلَيْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي . فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ . وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا ، قَلِيلَ اللَّحْمِ ، سَبَطَ الشَّعْرَ ؛ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ ، أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ ، خَدْلًا ، آدَمَ ، كَثِيرَ اللَّحْمِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ فَحَاءَتِ شَبِيهَا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ - فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا .

قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي الْمَجْلِسِ : هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بغيرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ؟» فَقَالَ : لَا ، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ .

۹۵۶- حدیث المغیرہ بن شعبہؓ ، قَالَ : قَالَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ : لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصَفَّحٍ قَبْلَ غَ .

بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تمہیں سعد کی غیرت پر حیرت ہے؟ بلاشبہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اور اللہ نے غیرت ہی کی وجہ سے فواحش کو حرام کیا ہے۔ چاہے وہ ظاہر میں ہوں یا چھپ کر۔ اور معذرت اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں اسی لئے اس نے بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بھیجے۔ اور تعریف اللہ سے زیادہ کسی کو پسند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ وَاللَّهِ! لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ؛ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْعُدُوِّ مِنَ اللَّهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنذِرِينَ؛ وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ الْمَدْحَةِ مِنَ اللَّهِ، وَمَنْ أَحْلَى ذَلِكَ وَعَدَا اللَّهُ الْجَنَّةَ».

۲۰- باب قول النبي ﷺ لا شخص أصغر من الله. ۹۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے یہاں تو کالا کلوٹا بچہ پیدا ہوا ہے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا۔ ان میں کوئی سیاہی مائل سفید اونٹ بھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا کہ پھر یہ کہاں سے آگیا؟ انہوں نے کہا کہ اپنی نسل کے کسی بہت پہلے کے اونٹ پر یہ پڑا ہو گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح تمہارا یہ لڑکا بھی اپنی نسل کے کسی دور کے رشتہ دار پر پڑا ہو گا۔

أخرجه البخاري في : ۹۷- كتاب التوحيد : ۲۰- باب قول النبي ﷺ لا شخص أصغر من الله. ۹۵۷- حديث أبي هريرة، أن رجلاً أتى النبي ﷺ، فقال: يا رسول الله! ولد لي غلام أسود، فقال: «هل لك من إبلٍ؟» قال: نعم، قال: «ما ألوانها؟» قال: حمر. قال: «هل فيها من أورق؟» قال: نعم. قال: «فأني ذلك؟» قال: لعله نزعته عرق. قال: «فلعل ابنك هذا نزعته».

أخرجه البخاري في : ۶۸- كتاب الطلاق : ۲۶- باب إذا عرض بنفي الولد.

۲۴۔ برہ آزاد کرنے کا بیان

۹۵۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مشترک غلام میں اپنے حصے کو آزاد کر دیا۔ اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ غلام کی پوری قیمت ادا ہو سکے تو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ لگائی جائے گی اور باقی حصہ داروں کو ان کے حصے کی قیمت (اسی کے مال سے) دے کر غلام کو اسی کی طرف سے آزاد کر دیا جائے گا۔ ورنہ غلام کا جو حصہ آزاد ہو چکا وہ ہو چکا (باقی حصوں کی آزادی کے لئے غلام کو خود کوشش کر کے قیمت ادا کرنی ہوگی)

أخرجه البخاري في : ۴۹ - كتاب العتق : ۴ - باب إذا أعتق عبدا بين اثنين .

(۱) غلام کے باقی ماندہ حصے کی قیمت مقرر کرنے کا بیان

۹۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مال سے غلام کو پوری آزادی دلا دے۔ لیکن اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں ہے تو انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت لگائی جائے۔ پھر غلام سے کہا جائے کہ (اپنی آزادی کی) کوشش میں وہ باقی حصہ کی قیمت خود کما کر ادا کر لے۔ لیکن غلام پر اس کیلئے کوئی دباؤ نہ ڈالا جائے۔

أخرجه البخاري في : ۴۷ - كتاب الشركة : ۵ - باب تقويم الأشياء بين الشركاء بقيمة عدل .

(۲) ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

۹۶۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس اپنے معاملہ مکاتبہ میں مد لینے آئیں۔ ابھی انہوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے ان سے کہا کہ تو اپنے مالکوں کے پاس جا، اگر وہ یہ پسند کریں کہ تیرے معاملہ مکاتبہ کی پوری رقم میں ادا کر دوں اور تمہاری ولاء میرے ساتھ قائم ہو تو میں ایسا کر سکتی ہوں۔ حضرت بریرہ نے یہ صورت اپنے مالکوں کے سامنے رکھی، لیکن انہوں نے

۲۰۔ کتاب العتق

۹۵۸۔ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ، قَوْمَ الْعَبْدِ قِيمَةَ عَدْلٍ ، فَأَعْطَى شِرْكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ» .

أخرجه البخاري في : ۴۹ - كتاب العتق : ۴ -

(۱) باب ذكر سعاية العبد

۹۵۹۔ حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ ، قَالَ : «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ قَوْمَ الْمَمْلُوكِ قِيمَةَ عَدْلٍ ، ثُمَّ اسْتَسْعَى غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ» .

أخرجه البخاري في : ۴۷ - كتاب الشركة : ۵ -

(۲) باب إنما الولاء لمن أعتق

۹۶۰۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا ، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا . قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : ارجعي إلى أهلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَالْأَوْلَى لِي

انکار کیا، اور کہا کہ اگر وہ (حضرت عائشہؓ) تمہارے ساتھ ثواب کی نیت سے یہ نیک کلم کرنا چاہتی ہیں تو انہیں اختیار ہے۔ لیکن تمہاری ولاء تو ہمارے ہی ساتھ رہے گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو خرید کر انہیں آزاد کر دے۔ ولاء تو اسی کے ساتھ ہوتی ہے جو آزاد کر دے۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کیا، اور فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرمیں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں۔ پس جو بھی کوئی ایسی شرط لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ ان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا، خواہ وہ ایسی سو شرمیں کیوں نہ لگالے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی سب سے زیادہ معقول اور مضبوط ہے۔

فَعَلْتُ . فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا ، وَقَالُوا : إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لَنَا ؛ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِتْبَاعِي فَاعْتِقِي ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» قَالَ ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ : «مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ ، وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ ، شَرَطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ» .

۲- باب ما يجوز من شروط المكاتب : ۵۰- كتاب البخاري في : ۹۶۱- حديث عائشة رضي الله عنها ،

۹۶۱- نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہؓ سے دین کے تین مسئلے معلوم ہو گئے۔ اول یہ کہ انہیں آزاد کیا گیا اور پھر ان کے شوہر کے بارے میں اختیار دیا گیا (کہ چاہیں ان کے نکاح میں رہیں ورنہ الگ ہو جائیں) اور رسول اللہ ﷺ نے (انہیں کے بارے میں) فرمایا کہ ”ولا“ اسی سے قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ اور ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ گھر میں تشریف لائے تو ایک ہانڈی میں گوشت پکایا جا رہا تھا۔ پھر کھانے کے لیے آنحضرت ﷺ کے سامنے روٹی اور گھر کا ساں پیش کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو ہانڈی میں گوشت پکتا دیکھا ہے؟ عرض کیا گیا کہ جی ہاں، لیکن وہ گوشت بریرہؓ کو صدقہ میں ملا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ : كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنِ : إِحْدَى السَّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَحُجِرَتْ فِي زَوْجِهَا ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ : فَقَرَّبَ إِلَيْهِ حُبْزٌ وَأَذَمٌ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ ؛ فَقَالَ : «أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا : بَلَى ، وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ

۹۶۱- حضرت بریرہؓ کی آزادی کے واقعہ کے سبب تین شرعی احکام معلوم ہوئے (۱) جب خاوند اور بیوی دونوں غلام ہوں اور بیوی پہلے آزاد ہو جائے تو اسے نکاح کے فسخ کا اختیار ہو گا۔ (۲) جب صدقہ اس کے مستحق کو مل جائے تو وہ ایسے آدمی کو بھی کھلا اور عطا کر سکتا ہے جو صدقہ کا مستحق نہیں۔ (۳) آزادی کی نسبت (ولاء کی نسبت) اس کی طرف ہوگی جو رقم لگا کر آزاد کرتا ہے۔ (مرتب)

الصَّدَقَةَ ؛ قَالَ : «عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ» .
أخرجه البخاري في : ٦٨ - كتاب الطلاق : ١٤ - باب لا يكون بيع الأمة طلاقاً .

(۳) ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں

(۳) باب النهی عن بيع الولاہ وھبته

۹۶۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا تھا۔

۹۶۲- حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ .

أخرجه البخاري في : ٤٩ - كتاب العتق : ١٠ - باب بيع الولاہ وھبته .

(۴) اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو "مولا" نہیں بنا سکتا

(۴) باب تحريم تولى العتيق غير موالیه

۹۶۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اینٹ سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ آپ تلوار لئے ہوئے تھے جس میں ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا واللہ ہمارے پاس کتاب اللہ کے سوا کوئی اور کتاب نہیں جسے پڑھا جائے اور سوائے اس صحیفہ کے۔ پھر انہوں نے اسے کھولا۔ تو اس میں دیت میں دیئے جانے والے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا کہ دیت میں اتنی اتنی عمر کے اونٹ دیئے جائیں اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ طیبہ کی زمین غیر پہاڑی سے نور پہاڑی تک حرم ہے۔ پس اس میں جو کوئی نئی بات (بدعت) نکالے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی کسی فرض یا نفل عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کی ذمہ داری (عمد یا امان) ایک ہے۔ اس کا ذمہ دار ان میں سب سے ادنیٰ مسلمان بھی ہو سکتا ہے۔ پس جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔ اللہ اس کی نہ فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفل عبادت۔ اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے کسی سے اپنے والیوں کی اجازت کے بغیر ولاء کا رشتہ قائم کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی

۹۶۳- حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ، خَطَبَ عَلِيٌّ مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ ! مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، فَتَشْرَهَا ؛ فَبَادَا فِيهَا : أَسْنَانُ الْإِبِلِ ، وَإِذَا فِيهَا : «الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا» ، وَإِذَا فِيهِ : «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا» ، وَإِذَا فِيهَا : «مَنْ وَالَى قَوْمًا بغيرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کی فرض نماز قبول کرے گا نہ نفل۔

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ، لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا
وَلَا عَدْلًا.

أخرجه البخاري في : ۹۶ - كتاب الاعتصام : ۵ - باب ما يكره من التعمق والتنازع في العلم.

(۵) برہ آزاد کرنے کی فضیلت

(۵) باب فضل العتق

۹۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بھی کبھی کسی مسلمان (غلام) کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کی آزادی کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ایک ایک عضو کو دوڑخ سے آزاد کرے گا۔

۹۶۴- حدیث اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ».

أخرجه البخاري في : ۴۹ - كتاب العتق : ۱ - باب ما جاء في العتق وفضله.

۹۶۳- ابن بطال فرماتے ہیں کہ تحویل نسب (نسب کے بدلنے) کے حرام ہونے پر علماء کا اجماع ہے، چونکہ ولاء کا حکم بھی نسب والا ہے اس لیے جس طرح نسب منتقل نہیں ہو سکتا اسی طرح ولاء کو منتقل کرنا بھی ناجائز ہے جب کہ جاہلیت میں لوگ ولاء کو بیع وغیرہ کے ذریعے سے پھیر دیتے تھے اس لیے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ (مرتب)

۹۶۳- امام خطابی فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام کا کل اعضاء والا ہونا چاہیے۔ لکن ادا بھی گناہ مندانہ ہو تاکہ آزاد کرنے والے کو قیامت کے دن جہنم سے پورے جسم کے ساتھ آزادی حاصل ہو۔ (مرتب)

۲۱- کتاب البيوع

(۱) باب إبطال بيع الملامسة والمنابذة

۹۶۵- حديث أبي هريرة رضي الله عنه، أنرسول الله ﷺ نهى عن الملامسة

والمنابذة.

۹۶۶- حديث أبي هريرة رضي الله

عنه، قال: يُنهى عن صيامين وبيعتين؛

الفطر والنحر، واللامسة والمنابذة.

أخرجه البخاري في: ۳۰- كتاب الصوم

۹۶۷- حديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنهقال: نهى رسول الله ﷺ عن لبستين

وعن بيعتين: نهى عن الملامسة والمنابذة

في البيع؛ واللامسة لمس الرجل ثوب

الآخر بيده باللليل أو بالنهار ولا يقلبه إلا

بذلك، والمنابذة أن يبيد الرجل إلى

الرجل بثوبه ويبيد الآخر ثوبه، ويكون

ذلك بيعهما من غير نظر ولا تراض.

واللبستين: اشتيمال الصماء؛ والصماء أن

۲۱- خرید و فروخت کے مسائل

(۱) بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے

۹۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ

نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔

۳۴- کتاب البيوع: ۶۳- باب بيع المنابذة.

۹۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے دو

روزے اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے۔ اور ملامت اور

منابذت کے ساتھ خرید و فروخت کرنے سے۔

۶۷- باب الصوم يوم النحر.

۹۶۷- حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے دو طرح کے پہنوں اور دو طرح کی خرید و فروخت

سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع

فرمایا۔ ملامسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص (خریدار)

دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات یا دن میں کسی بھی

وقت بس چھو دیتا (اور دیکھے بغیر صرف چھونے سے بیع ہو

جاتی) صرف چھونا ہی کافی تھا، کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔

منابذہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا

دوسرے کی طرف پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا اور بغیر دیکھے

اور بغیر باہمی رضامندی کے صرف اسی سے بیع منعقد ہو جاتی۔

اور دو کپڑے (جنہیں پہننے سے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا،

۹۶۵ یوں کے کہ جب تو میرے کپڑے کو ہاتھ لگائے گا یا میں تیرے کپڑے کو ہاتھ لگاؤں گا تو بیع واجب ہو جائے گی۔ بعض نے اس کی تعریف

یوں کی ہے کہ سالن کو کپڑے کے پیچھے سے ٹٹولے لیکن اس کی طرف دیکھے نہیں اس طرح بیع واقع ہو جائے۔

پھینکنے کو بیع کے وقوع کا سبب بنائیں اس طرح کہ ایک کے کہ میں اپنا کپڑا تیری طرف دس درہم کے بدلے میں پھینک رہا ہوں اور دوسرا

اسے پکڑے۔ یا یوں کے کہ یہ چیز میں تجھے اتنے کی بیچتا ہوں اس شرط پر کہ جب تیری طرف پھینکوں گا تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار ختم ہو

جائے گا۔ (مرتب)

ایک) اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شانے پر اس طرح ڈالا جاتا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناوے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے ایک کپڑے سے کمر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

أخرجه البخاري في : ۷۷ - كتاب اللباس : ۲۰ - باب اشتمال الصماء.

(۳) حبل الجبلہ کی بیع کی ممانعت

۹۶۸ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔ اس بیع کا طریقہ جاہلیت میں رائج تھا۔ ایک شخص ایک اونٹ یا اونٹنی خریدتا اور قیمت دینے کی مصلحت یہ مقرر کرتا کہ ایک اونٹنی جتنے پھر اس کے پیٹ کی اونٹنی بڑی ہو کر بنے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۶۱ - باب بيع الغرر وحبل الحبله.

(۴) اپنے بھائی کے نرخ پرہ نرخ نہ کرے نہ اس کی بیع پر زائد قیمت لگائے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ روکے رکھنا حرام ہے

۹۶۹ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید و فروخت میں دخل اندازی نہ کرے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۵۸ - باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم

۹۷۰ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، (تجارتی) قائلوں کی پیشوائی (ان کا سامان شہر بچنے

يَجْعَلُ تَوْبَهُ عَلَى أَحَدٍ عَاتِقِيهِ ، فَيَبْدُو أَحَدٌ شِقِيهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ ، وَاللَّبْسَةُ الْأُخْرَى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

(۳) باب تحريم بيع حبل الحبله

۹۶۸ - حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ ، وَكَانَ يَبْعَانِ يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ ، ثُمَّ تُنْتَجِ الْتِي فِي بَطْنِهَا.

(۴) باب تحريم بيع الرجل على بيع

أخيه وسومه على سومه وتحريم النجش

وتحريم التصرية

۹۶۹ - حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۵۸ - باب لا يبيع على بيع أخيه ولا يسوم على سوم أخيه حتى يأذن له أو يترك.

۹۷۰ - حدیث أبي هريرة رضي الله عنه ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «لَا تَلْقُوا

سے پہلے ہی خرید لینے کی غرض سے) نہ کرو۔ ایک شخص کسی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور کوئی شخص نہ کرے اور کوئی شہری بدوی کا مال نہ بیچے اور بکری کے تھن میں دودھ نہ روکے۔ لیکن اگر کوئی اس (آخری) صورت میں جانور خرید لے تو اسے دوہنے کے بعد دونوں طرح کے اختیارات ہیں۔ اگر وہ اس بیع پر راضی ہے تو جانور کو روک سکتا ہے۔ اور اگر وہ راضی نہیں تو ایک صلح کھجور اس کے ساتھ دے کر اسے واپس کر دے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۶۴ - باب النهي للبائع أن لا يحفل الإبل والبقر وكل محلفة.

۹۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (تجارتی قائلوں کی) پیشوائی سے منع فرمایا تھا، اور اس سے بھی کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مسلمان تجارت بیچے، اور اس سے بھی کہ کوئی عورت اپنی (دینی یا نسبی) بہن کے طلاق کی شرط لگائے، اور اس سے کہ کوئی اپنے کسی بھائی کے بھادر پر بھاد لگائے، اسی طرح آپ نے نجش اور تصریہ سے بھی منع فرمایا۔

۹۷۱- حَدِيث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلْقَى ، وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ ، وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلاقَ أُخْتِهَا ، وَأَنْ يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أُخِيهِ ؛ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ.

أخرجه البخاري في : ۵۴ - كتاب الشروط : ۱۱ - باب الشروط في الطلاق.

(۵) آگے بڑھ کر تاجروں سے ملنے کی ممانعت

(۵) باب تحريم تلقى الجلب

۹۷۲- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو شخص ”مصرّاة“ بکری خریدے اور اسے واپس کرنا چاہے تو (اصل مالک کو) اس کے ساتھ ایک صلح بھی دے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ والوں سے (جو مال بیچنے کو لائیں) آگے بڑھ کر خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

۹۷۲- حَدِيث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُخَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا ؛ وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُلْقَى الْبُيُوعُ.

۹۷۲- یہ مصرّاة کے معنی میں ہے یعنی وہ بکری یا اونٹنی جس کا مالک اسے کئی دن نہ دوہے حتیٰ کہ اس کا دودھ تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے جب خریدنے والا دوہتا ہے تو اسے زیادہ دودھ والی خیال کرتے ہوئے قیمت زیادہ لگاتا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد پتا چلتا ہے کہ یہ تو دھوکا ہوا ہے چونکہ اس کا دودھ جمع کیا ہوتا ہے اس لیے اسے غفلت کہتے ہیں۔ (مرتب)

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۶۴- باب النهي للبائع أن لا يحفل الإبل والبقر والغنم وكل محفلة.

(۶) باب تحريم بيع الحاضر للبادي

(۶) شروا لا باهروا لے کامل نہ بیچے

۹۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (تجارتی) قافلوں سے آگے جا کر نہ ملا کرو (ان کو منڈی میں آنے دو) اور کوئی شہری، کسی دیہاتی کا مسلمان نہ بیچے۔ (راوی کہتے ہیں) کہ اس پر میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ کے اس ارشاد کا کہ ”کوئی شہری کسی دیہاتی کو کامل نہ بیچے“ مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مطلب یہ ہے کہ دلال نہ بنے۔

۹۷۳- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ» (قَالَ الرَّاوي) فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : مَا قَوْلُهُ «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟» قَالَ : لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا.

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۶۸- باب هل بيع حاضر لباد بغير أجر وهل يعينه أو ينصحه.

۹۷۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمیں اس سے روکا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کو کامل تجارت بیچے۔

۹۷۴- حدیث أنس بن مالك رضي الله عنه ، قَالَ : نُهِنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۷۰- لا يبيع حاضر لباد بالسمسرة.

(۸) قبضہ سے پہلے دوسرے کے ہاتھ بیچنا

(۸) باب بطلان بيع المبيع قبل القبض

درست نہیں ہے

۹۷۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جس چیز سے منع فرمایا تھا وہ اس غلہ کی بیع تھی جس پر ابھی قبضہ نہ کیا گیا ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں تو تمام چیزوں کو اسی کے حکم میں سمجھتا ہوں (یعنی کہ کوئی بھی چیز جب خریدی جائے تو قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچا جائے)

۹۷۵- حدیث ابن عباس رضي الله عنهما ، قَالَ : أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البيوع : ۵۵- باب بيع الطعام قبل أن يقبض ويبع ما ليس عندك.

۹۷۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص کسی قسم کا غلہ

۹۷۶- حدیث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ :

«مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ».

خریدے تو جب تک اس پر پوری طرح قبضہ نہ کر لے، اسے نہ بیچے۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۵۱ - باب الكيل على البائع والمعطي.

۹۷۷- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، قَالَ : كَانُوا يَتَّاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِمْ ، فَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ.

۹۷۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لوگ بازار کی بلند جانب جا کر غلہ خریدتے اور وہیں بیچنے لگتے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ غلہ وہاں نہ بیچیں جب تک اس کو اٹھوا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۷۲ - باب منتهى التلقي.

(۱۰) بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک مجلس برخواست نہ ہو

(۱۰) باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين

۹۷۸- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ : «الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَتَّعَ الْخِيَارِ».

۹۷۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۴۴ - باب البيعان بالخيار ما لم يتفرقا.

۹۷۹- حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ : «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَكَانَا جَمِيعًا ؛ أَوْ يُخَيَّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فِتْبَايَعًا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ النَّبَيْعُ ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ

۹۷۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب دو افراد نے خرید و فروخت کی تو جب تک وہ دونوں جدا نہ ہو جائیں، انہیں (بیع کو توڑ دینے کا) اختیار باقی رہتا ہے۔ یہ اس صورت میں کہ دونوں ایک ہی جگہ رہیں۔ لیکن اگر ایک نے دوسرے کو پسند کرنے کے لئے کہا اور اس شرط پر بیع ہوئی، اور دونوں نے بیع کا قطعی فیصلہ کر لیا، تو بیع اسی وقت منعقد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر دونوں فریق بیع کے بعد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور بیع سے کسی

۹۷۸- یعنی جب بائع بیع کے بعد مشتری کو اختیار دے اور وہ کے میں بیع کو نافذ کرتا ہوں۔ اور وہ بیع اس سے الگ ہے جس میں اختیار کی شرط پہلے ہی سے لگادی گئی ہو۔ (راز)

فریق نے بھی انکار نہیں کیا، تو بھی بیع لازم ہو جاتی ہے۔

يَتْرُكُ وَاحِدًا مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ.

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۴۵ - باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع.

(۱۱) خرید و فروخت میں بیع بولنے کی فضیلت

(۱۱) باب الصدق في البيع والبيان

۹۸۰- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خریدنے اور بیچنے والوں کو اس وقت اختیار (بیع ختم کر دینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ نے فرمایا حتیٰ کہ دونوں جدا نہ ہو جائیں۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

۹۸۰- حديث حكيم بن حزام رضي الله عنه ، قال : قال رسول الله ﷺ : «الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا» أَوْ قَالَ : «حَتَّى يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيْنَا بُرُوكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَتَمَا وَكَدَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۱۹ - باب إذا بين البيعان ولم يكتما ونصحا.

(۱۲) جو شخص بیع میں دھوکہ کھائے

(۱۲) باب من يخدع في البيع

۹۸۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص (حبان بن منقذ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کرو۔ تو یوں کہہ دیا کرو کہ بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں۔

۹۸۱- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أن رجلاً ذكّر للنبي ﷺ ، أنه يُخدع في البيوع ، فقال : «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ».

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۴۸ - باب ما يكره من الخداع في البيع.

(۱۳) میوہ جب تک اس کے پکنے کا یقین نہ ہو

(۱۳) باب النهي عن الثمار قبل

درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

بدو صلاحها بغير شرط القطع

۹۸۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع کیا تھا۔ آپ کی ممانعت بیچنے والے اور خریدنے والے

۹۸۲- حديث عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ، أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار حتى يئدو صلاحها ، نهى البائع

وَالْمُبْتَاعَ.

دونوں کو تھی۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۸۵ - باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها.

۹۸۳- حدیث جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ،
 قَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى
 يَطْيَبَ ، وَلَا يُسَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالْذِّينَارِ
 وَالذَّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

۹۸۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے
 کھجور کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع کیا ہے اور یہ کہ اس میں
 سے ذرہ برابر بھی درہم و دینار کے سوا کسی اور چیز (سوکھے
 پھل) کے بدلے نہ بیچی جائے۔ البتہ عریہ کی اجازت دی۔

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۸۳ - باب بيع الثمر على رؤوس النخل
 بالذهب والفضة.

۹۸۴- حدیث ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : نَهَى
 النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ
 يُوَكَّلَ وَحَتَّى يُوزَنَ . قِيلَ لَهُ : وَمَا يُوزَنُ ؟
 قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ : حَتَّى يُحْرَزَ .

۹۸۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی
 کریم ﷺ نے کھجور کو درخت پر بیچنے سے جب تک وہ کھانے
 کے قابل نہ ہو جائے، اسی طرح جب تک وہ وزن کرنے کے
 قابل نہ ہو جائے، منع فرمایا ہے۔ پوچھا گیا کہ وزن کئے جانے کا
 کیا مطلب ہے؟ تو ایک صاحب نے جو ان کے پاس بیٹھے
 ہوئے تھے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ اس قابل نہ
 ہو جائے کہ اندازہ کی جاسکے۔

أخرجه البخاري في : ۳۵ - كتاب السلم : ۴ - باب السلم في النخل.

(۱۴) تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا

(۱۴) باب تحريم بيع الرطب

حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے

بالتمر إلا في العرايا

۹۸۵- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
 ﷺ نے صاحب عریہ کو اس کی اجازت دی کہ اپنا عریہ اس کے
 اندازے برابر میوے کے بدل بیچ ڈالے۔

۹۸۵- حدیث زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْحَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ
 يَبِيعَهَا بِخَرَصِهَا.

۹۸۳- اس کی تفسیر میں اختلاف ہے بعض علماء کی رائے یہ ہے جب مزانہ یعنی درخت پر موجود تر پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض بیچنے سے
 منع کیا گیا تو اس عموم سے العرايا کو مستثنیٰ کیا ہے کہ جس ضرورت مند کے پاس کھجور کے درخت نہیں ہیں کہ تر کھجوریں حاصل کر سکے اور نہ
 نقدی موجود ہے کہ بچوں کے لیے تر کھجوریں خرید سکے جب کہ خوراک سے، زائد خشک کھجوریں موجود ہیں تو وہ باغ کے مالک کے پاس جاتا ہے
 اور اسے کہتا ہے کہ مجھے خشک کھجوروں کے اندازے کے ساتھ ایک یا دو تر کھجوروں کے درخت بیچ دو تاکہ وہ لال و عیال کے لیے تر کھجوریں
 حاصل کر سکے تو اس صورت کی رخصت دی ہے بشرطیکہ وہ پانچ و سق سے کم ہو (ابن اثیر، مرتب)

- أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البیوع : ۸۲ - باب بیع المزابنة وهي بیع التمر بالتمر.
- ۹۸۶ - حدیث سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رضی اللہ عنہ ،
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ
 بِالْتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا
 يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا.
- ۹۸۷ - حدیث رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ
 أَبِي حَثْمَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، نَهَى عَنِ
 الْمُرَابَنَةِ ، بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ ، إِلَّا أَصْحَابَ
 الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ.
- ۹۸۸ - حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا
 فِي حَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ حَمْسَةِ أَوْسُقٍ.
- ۹۸۹ - حدیث عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، نَهَى
 عَنِ الْمُرَابَنَةِ ، وَالْمُرَابَنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ
 كَيْلًا ، وَيَبِيعُ الزَّبِيبَ بِالكَرْمِ كَيْلًا.
- ۹۸۷ - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی
 حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی
 درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے
 سے منع فرمایا، البتہ عریہ کی آپ نے اجازت دی کہ
 تازہ کھجور کھائیں۔
- ۸۳ - باب التمر علی رؤوس النخل بالذهب
 والفضة.
- ۹۸۷ - حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی
 حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ یعنی
 درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کی ہوئی کھجور کے بدلے بیچنے
 سے منع فرمایا، عریہ کرنے والوں کے علاوہ کہ انہیں آپ نے
 اجازت دے دی تھی۔
- ۱۷ - باب الرجل یكون له ممر أو شرب في
 حائط أو في نخل.
- ۹۸۸ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے
 پانچ وسق یا اس سے کم میں بیع عریہ کی اجازت دی ہے۔
- ۸۳ - كتاب البیوع : ۳۴ - باب بیع التمر علی رؤوس النخل
 بالذهب والفضة.
- ۷۵ - باب بیع الزبيب والطعام بالطعام.

۹۸۸ - لوسق وسق کی جمع ہے وسق ساٹھ صل کا ہوتا ہے اور ایک صل پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے۔

۹۹۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ یعنی باغ کے پھلوں کو، اگر وہ کھجور ہیں تو ٹوٹی ہوئی کھجور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے۔ اور اگر انگور ہیں تو اسے خشک انگور کے بدلے ناپ کر بیچا جائے۔ اور اگر وہ کھیتی ہے تو ناپ کر غلہ کے بدلے بیچا جائے۔ آپ نے ان تمام قسموں کے لین دین سے منع فرمایا ہے۔

۹۹۰- حدیث ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِثَمَرٍ كَيْلًا ، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا ، أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ ، وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البیوع : ۹۱- باب بیع الزرع بالطعام کیلًا .

(۱۵) جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو

(۱۵) باب من باع نخلا علیها ثمر

۹۹۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر کسی نے کھجور کے ایسے درخت بیچے ہوں جن کو پیوندی کیا جا چکا تھا تو اس کا پھل بیچنے والے ہی کا رہتا ہے۔ البتہ اگر خریدنے والے نے شرط لگا دی ہو“ (کہ پھل سمیت سودا ہو رہا ہے تو پھل بھی خریدار کی ملکیت میں آجائیں گے)

۹۹۱- حدیث عبدِ اللهِ بنِ عمرِ رضي اللهُ عنهُما ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ : «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبْرِتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ» .

أخرجه البخاري في : ۳۴- كتاب البیوع : ۹۰- باب من باع نخلاً قد أُبْرِتْ أو أرضاً مزروعة .

(۱۶) محافلہ اور مزابنہ اور مخابره کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل تیاری کے اور معاومہ کا منع ہونا

(۱۶) باب النهی عن المحافلة والمزابنة وعن المخابرة وبيع الثمرة قبل بدو صلاحها ، وعن بيع المعاومة وهو بيع السنين

۹۹۲- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مخابره، محافلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا تھا۔ اسی طرح پھل کو پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا تھا۔

۹۹۲- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ

۹۹۲- عقد مزارعت کو کہتے ہیں جب کہ بیج کاشکار اور عامل کی طرف سے ہو۔ ایک رائے یہ ہے کہ ایسی مزارعت جو مقرر اور معین حصے پر ہو جیسے تالی یا چوتھالی وغیرہ پر۔ کھڑی کھیتی کو خشک غلے کے عوض بیچنا۔ ایک رائے یہ ہے کہ گندم کے عوض زمین کا کرائے (ٹھیک) پر دنانے

اور یہ کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو، دینار و درہم ہی کے بدلے بیچا جائے۔ البتہ عریا کی اجازت دی ہے۔

حَتَّى يَبْدُو صِلَاحُهَا ، وَأَنْ لَا تَبَاعَ إِلَّا بِالذَّنْبَارِ وَالذَّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا .

أخرجه البخاري في : ٤٢ - كتاب المساقاة : ١٧ - باب الرجل يكون له ممر أو شرب في حائط أو في نخل .

(۱۷) زمین کو کرایہ پر دینا

باب كراء الأرض

۹۹۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم میں سے بہت سے اصحاب کے پاس فالتوزمین بھی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ تمہاری یا چوتھائی یا نصف کی بٹائی پر ہم کیوں نہ اسے دے دیا کریں۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو تو اسے خود بونی چاہئے۔ یا پھر کسی اپنے بھائی کو ہدیہ کر دینی چاہئے۔ اور اگر ایسا نہیں کر سکتا تو پھر زمین اپنے پاس ہی رکھے رہے۔

۹۹۳- حدیث جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَتْ لِرِجَالٍ مِّنَا فُضُولُ أَرْضِينَ ، فَقَالُوا : نُوَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالنِّصْفِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَحَاهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ» .

أخرجه البخاري في : ٥١ - كتاب الهبة : ٣٥ - باب فضل المنيحة .

۹۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس کے پاس زمین ہو تو وہ خود بوئے ورنہ اپنے کسی (مسلمان بھائی) کو بخش دے، اور اگر یہ نہیں کر سکتا تو اسے یوں ہی خالی چھوڑ دے۔

۹۹۴- حدیث أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَحَاهُ فَإِنَّ أَبِي فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ» .

أخرجه البخاري في : ٤١ - كتاب المزارعة : ١٨ - باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضا في الزراعة والثمرة .

۹۹۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزایفہ اور محافلہ سے منع فرمایا، مزایفہ درخت پر موجود کھجور اتری ہوئی کھجور کے بدلے میں خریدنے کو کہتے ہیں۔

۹۹۵- حدیث أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ ؛ وَالْمَزَابِنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمْرِ

گذشتہ سے ہوتا

مزارع لوگ محارثہ کہتے ہیں۔ ایک دوسری رائے یہ ہے کہ معین اور مقرر حصے پر مزارعت کرنا جیسے تمہاری یا چوتھائی حصہ پر۔ ایک تیسری رائے یہ ہے کہ باہوں میں موجود غلے کو خشک گندم کے عوض بیچنا۔ ایک چوتھی رائے یہ ہے کہ پکنے سے پہلے کھیتی کا بیچنا۔

بِالتَّمْرِ فِي رُغُوسِ النَّخْلِ.

أخرجه البخاري في : ۳۴ - كتاب البيوع : ۸۲ - باب بيع المزابنة وهي بيع الثمر بالتمر .

۹۹۶- نافع رضي الله عنه نے بیان کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کھیتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے عہد میں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عہد خلافت میں کرایہ پر دیتے تھے۔ پھر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع کیا تھا۔ (یہ سن کر) حضرت ابن عمر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمر نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر ابن عمر نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم اپنے کھیتوں کو اس پیدوار کے بدل جو تالیوں پر ہو اور تھوڑی گھاس کے بدل دیا کرتے تھے۔

۹۹۶- حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ . عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ؛ فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَذَهَبَتْ مَعَهُ ، فَسَأَلَهُ ؛ فَقَالَ : نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التَّنْبَنِ .

أخرجه البخاري في : ۴۱ - كتاب المزارعة : ۱۸ - باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والثمرة .

(۱۸) کھانے کے عوض زمین کرایہ پر دینا

(۱۸) باب كراء الأرض بالطعام

۹۹۷- حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کیا تھا جس میں ہمارا

۹۹۷- حَدِيثُ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا

۹۹۶- حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج کے اس اطلاق کی نفی اور انکار کیا ہے جو وہ کہتے تھے کہ زمین کو کرائے پر دینا منع ہے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ منع اس صورت میں تھی جس میں لوگ ایک فاسد اور باطل شرط لگاتے تھے کہ تالیوں اور کناروں پر اور نالے کے قریب حصے کی کھیتی مالک کی ہوگی جو کہ بھول ہوئی تھی تو کبھی اس شرط حصے پر آفت آتی اور کبھی مزارع کے حصے پر بیماری اترتی جن سے کسی ایک فریق کو نقصان اٹھانا پڑتا تھا اس لیے منع فرمایا ورنہ غلے کے مقرر اور معین حصے پر مزارعت پر زمین دینا اور ٹھیکے پر دینا جائز ہے۔ (مرتب)

(بظاہر ذاتی) فائدہ تھا۔ (حدیث کے راوی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا) اس پر میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا وہ حق ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کا معاملہ کس طرح کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم اپنے کھیتوں کو (بونے کے لئے) نہر کے قریب کی زمین کی شرط پر دے دیتے ہیں۔ اسی طرح کھجور اور جو کے چند وسق پر۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو۔ یا خود اس میں کھیتی کیا کرو یا دوسروں سے کراؤ، ورنہ اسے یوں خالی ہی چھوڑ دو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا (آپ کا یہ فرمان) میں نے سنا اور مان لیا۔

رَافِعًا (قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَأَى هَذَا الْحَدِيثَ) قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟» قُلْتُ: نُوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ. قَالَ: «لَا تَفْعَلُوا، ازْرَعُوهَا أَوْ ازرَعُوها أَوْ اْمْسِكُوها». قَالَ رَافِعٌ، قُلْتُ: سَمِعًا وَطَاعَةً.

أخرجه البخاري في : ٤١ - كتاب المزارعة : ١٨ - باب ما كان من أصحاب النبي ﷺ يواسي بعضهم بعضاً في الزراعة والثمرة.

(۲۱) زمین کا زراعت کے لیے کسی کو دینا

(۲۱) باب الأرض تمنح

۹۹۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے (یعنی کرایہ پر دینے سے) نہیں روکے۔ بلکہ آپ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو (اپنی زمین) مفت دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا محصول لے۔

۹۹۸- حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما، أن النبي ﷺ - لَمْ يَنْهَ عَنْهُ (أَيِ الْمُخَابِرَةِ) وَلَكِنْ قَالَ: «أَنْ يَمْنَحَ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا».

أخرجه البخاري في : ٤١ - كتاب المزارعة : ١٠ - باب حدثنا علي بن عبد الله.

☆ حضرت ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ اوس قبیلہ سے تعلق تھا۔ انصاری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ، غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شامل رہے۔ ان کا باپ رافع تھا جو رافع بن خدیج کے علاوہ ہے۔